شرح

قانون شہادت مجریہ ہند

یعنی

ایکٹ اوّل سنہ ۱۸۷۲ء

حسب ترمیم ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

مع

قانون حلف مجریہ ہند

یعنی

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء

مؤلفہ

سیّد محمود

بارسٹرایٹ لا۔ لنکنز ان حال جج ہائی کورٹ الہ آباد

مطبع مفید عام واقع آگرہ مین چھپا

TO

JOHN PEARSON Esquire, Q. C.

BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,

WITH KIND PERMISSION,

INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN

OF

SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجناب

جان پیرسن اسکویر کیو . سی .

بینچر آف لنکنز ان

اس کتاب کو

اُنکی عنایت آمیز اجازت سے

بطور دلی تعظیم و احسانمندی کی ایک نیازمندانہ نشانی کے

اونکے نام سے معنون کیا

اس کتاب کے بآسانی کام مین آنے کے لیئے مختلف قسم و قد کے حروف مستعمل کیئے گیے جنکی وجہ سے متن دفعہ و تمثیلات و شرح و حاشیہ و حوالہ صاف الگ الگ دکھائی دیتے ہین ◆

ایکٹ ہذا کی ترمیم کہین کہین حسب ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۲ء کے عمل مین آئی ہے مینے جہان جہان ترمیم ہوئی ہے وہان متن ایکٹ مین حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کردی ہے اور بطور علامت کے حیثیت ترمیم شدہ کو مابین بریکٹ چھاپا ہے اور وہان ہندسہ لگاکر حاشیہ پر حوالہ دیا ہے کہ کس دفعہ کے موافق وہ ترمیم ہوئی ہے اور خود اُس ایکٹ کو بھی تتمہ مین چھاپ دیا ہے - اس سے امید ہے کہ بہ نسبت اور نسخون ایکٹ ہذا کے جو کہ اُردو مین چھپے ہین اس نسخہ سے کچھہ زیادہ مدد ملے ◆

قانون حلف یعنی ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۳ء قانون شہادت سے اسقدر ملا ہوا اور ہم مضمون ہے کہ میری شرح مین جابجا اسکی دفعات کا حوالہ ہے اور چونکہ گواہونکی شہادت لینے مین حلف لازمی ہے لہذا اس ایکٹ کو بھی بغرض رفع دقت مین نے تتمہ مین چھاپ دیا ہے ◆

اس کتاب کے لکھنے مین مینے اپنی ذاتی راے کو بہت کم دخل دیا ہے بلکہ نظر اس بات پر رکھی ہے کہ محقق مسائل قانون شرح مین لکھے جاوین اور اس غرض سے مینے مصنفان متذکرہ ذیل کی تصنیفات سے مدد لی ہے ◆

بینتھم — ٹیلر — بیسٹ — راسکو — اسٹارکی — نارٹن — گوڈیو کننگھم ◆

مگر سب سے زیادہ مدد مجھکو فیلڈ صاحب کی عمدہ کتاب قانون شہادت سے ملی ہے جسکا شکریہ یہان ادا کیا جاتا ہے ◆

الہ آباد
۱۵ استمبر ۱۸۷۶ء

راقم
سید محمود

فہرست مضامین

قانون شہادت مجریہ ہند

ایکٹ نمبر ۱ بابت ۱۸۷۲ع

باب ۱ - متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ - مراتب ابتدائی

فصل ۲ - واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا

دفعہ	مضمون	صفحہ
	بیانات جو خاص حالات مین کیئے جائین	۱۵۵
۳۴-	داخلہ جات مندرجہ بہی حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہین	″
۳۵-	داخلہ جات مندرجہ بہی یا رجسٹر سرکاری کب قابل ادخال ہوتے ہین	۱۵۹
	فرق مابین دفعہ ۳۵ وضمن ۲ دفعہ ۳۲	۱۶۰
	داخلہ مندرج کاغذات سرکاری	۱۶۲
۳۶-	نقشہ جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہین ...	۱۶۳
۳۷-	بیان نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ ایکٹ یا اشتہار سرکاری کب قابل ادخال شہادت ہے	۱۶۴
	گزٹ بہ ثبوت اُمور خانگی کیا اثر رکھتے ہین	۱۶۶
۳۸-	بیانات مندرجہ کتب قانونی	″
	بیان مین کسقدر ثابت کرنا چاہیئے ...	۱۶۷
۳۹-	ایسے بیان کی جو جزو کسی گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا ہو کسقدر شہادت گذرانی چاہیئے	″
	فیصلہ جات عدالت کس حال مین واقعہ متعلقہ ہین	۱۶۸
۴۰-	تجویز حکم یا ڈگری مصدرہ مقدمہ سابق بغرض عارض نالش ثانی قابل ادخال ہے	″

دفعہ	مضمون	صفحہ

دفعہ	مضمون	صفحہ
	نسبت ابہام جلی	۳۰۰
	نسبت ابہام خفی	؍؍
۹۴-	خارج ہا ایسی شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جاوے	؍؍
	فرق مابین دفعہ ۹۳ و ۹۴	۳۰۱
۹۵-	شہادت جس سے دستاویز کے معنی کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو	؍؍
۹۶-	شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جبکہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء مین سے صرف ایک سے متعلق ہو سکتا ہے	۳۰۲
۹۷-	شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اوسکی عبارت دو قسم کے واقعات مین سے کلیۃً کسی سے متعلق نہین ہو سکتی...	۳۰۳
۹۸-	شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ	۳۰۴
۹۹-	دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کسکو منصب ہے	۳۰۵
۱۰۰-	بحالی احکام قانون وراثت مجریہ ہند	۳۰۶
	باب ۳ **شہادت کا پیش کرنا اور اوسکی تاثیر ...**	؍؍
	فصل ۷ بار ثبوت ...	؍؍
۱۰۱-	بار ثبوت کی تعریف	؍؍

دفعہ	مضمون	صفحہ
	اُصول جسپر بارِ ثبوت مبنی ہے	۳۰۸
	تصریح پلٹنے بارِ ثبوت کی	۳۰۹
۱۰۲	کسپر بارِ ثبوت ہوتا ہے	۳۰۹
	بارِ ثبوت کی علامت	۳۱۱
	اُلٹنا بارِ ثبوت کا	۳۱۲
	اُلٹنا بارِ ثبوت کا بوجہ اقبال کے	؍؍
	اُلٹنا بارِ ثبوت کا بوجہ قیاس کے	۳۱۳
	اقسام قیاسات	۳۱۴
	اقسام قیاسات قانونی	؍؍
	قیاس قطعی	؍؍
	قیاسات غیر قطعی	۳۱۵
	قیاسات واقعاتی	۳۱۶
	شجرہ اقسام قیاسات	؍؍
	نظایر متعلق جنہیں کہ قیاس کیوجہ سے بارِ ثبوت اُلٹ گیا	۳۱۷
	بارِ ثبوت فریب و سازش	؍؍
	بارِ ثبوت نسبت دباؤ ناجایز یا جبر کے	۳۱۸
	بارِ ثبوت نسبت مقدمہ کے مابین میعاد ہونے کے ...	؍؍
	بارِ ثبوت نسبت مقدار زرِ ثمن بمقدمات شفع ...	۳۱۹

فصل ۱۱- اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت

تتمہ جات

مخففات
جو نظایر کے حوالون مین مستعمل ہوئے ہین

ویکلی —— سے مراد وہ نظایر ہفتہ وار ہین جو کہ باہتمام مسٹر سدرلینڈ کے کلکتہ ہائی کورٹ کے اور نیز پریوی کونسل کے چھپتے ہین اور جسکو ویکلی رپورٹر کہتے ہین ✣

دیوانی —— سے مراد وہ جزو ویکلی رپورٹر و بنگال لا رپورٹ ہے جسمین دیوانی کی نظیرین چھپتی ہین اور جسکی ہر جلد مین علیحدہ صفحے ہین ✣

مورز انڈین اپیل — سے مراد وہ نظایر پریوی کونسل ہین جو مور صاحب کے اہتمام سے چھپا کرتی تہین مگر ۱۸۷۲ع مین بند ہوگئین ✣

انڈین اپیل — سے وہ نظایر مراد ہین جو کہ مکفرسن صاحب کے اہتمام سے بجاے مورز انڈین اپیل کے اب نکلتے ہین ✣

سدرلینڈ پریوی کونسل اپیل — سے وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوی کونسل مراد ہے جو سدرلینڈ صاحب نے جمع کرکے چھاپا ہے ✣

بنگال — سے وہ نظایر مراد ہین جو کہ بحکم گورنمنٹ ہائی کورٹ کے نظایر سالانہ

چھپا کرتی تھین اور جسکی جگہہ اب انڈین لا رپورٹ جاری ہوئی ہے

انڈین لا رپورٹ ــــ سے مراد وہ نظایر ہین جو کہ بحکم گورنمنٹ ہند پریوی کونسل ہائی کورٹ ہاے کلکتہ و مدراس وبمبئی و الہ آباد کی چھپتی ہین *

فوجداری ــــ سے مراد وہ جزو ویکلی رپورٹ و بنگال لا رپورٹ ہے جسمین فوجداری کی نظیرین چھپتی ہین اور جسکی ہر جلد مین علیحدہ صفحہ ہین *

ابتدائی ــــ سے مراد وہ جزو ویکلی رپورٹ اور بنگال لا رپورٹ سے جسمین ہائی کورٹ بنگالہ کے ابتدائی فیصلہ جات چھپتے ہین اور جسکی ہر جلد مین علیحدہ صفحہ ہین *

فہرست نظایر

ش

مقدمہ

قانون کے لغوی معنی مختلف ہین لیکن ہر ایک معنی مین عام مراد یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے بعض واقعات کے کسی حکومت اعلی کی وجہہ سے ہمیشہ ایک سے نتیجے پیدا ہون — قانون جس سے ہمکو غرض ہے وہ قانون ہے کہ جو ہر گروہ انسان مین بوجہہ ونکے مدنی الطبع ہونے اور ملکر رہنے کے جاری ہو- یہ قانون مرکب ہوتا ہے اُن احکام سے جو کہ ایسے گروہ پر حکومت کرنیوالون نے جاری کئے ہون ✢

قانون اور اوسکی ضرورت

حکومت کی بقا کے لئے لازم ہے کہ کچھہ قواعد جنکو قانون کہتے ہین موجود ہون اور اسی طور پر یہ بھی لازم ہے کہ جہان قانون ہو وہان اوسکی بقا کے لئے حکومت ہو- غرضکہ ایک دوسرے کی بقا کے لئے لازم و ملزوم ہین اور وجہہ اوسکی یہ ہے کہ فی نفسہ قانون کے بنانے سے پہلے یہ امر خیال کرلیا جاتا ہے کہ اوس سے کسی کو انحراف نہوگا *

پس قانون کی بڑی قسمین دو ہین :—

ایک کو قانون اصلی کہتے ہین یعنی وہ قانون جسکو اولاً اجماع عقل انسانی نے اور بعد ازان حاکمون کی راے نے قرار دیا ہے اور جسکے موافق حقوق اشخاص اور جائداد اور چارہ کار اور اون قواعد کے انحراف کی مکافات قرار پاتی ہے *

قانون کی تقسیم

دوسری کو قانون اضافی کہتے ہین یعنی وہ قانون جسکو حاکمون نے بغرض اس امر کے کہ قانون اصلی کی ٹھیک طور پر کارروائی ہو قائم کیا ہے اس قسم کے "قانون کو ضابطہ بھی کہتے ہین +

ہر انحراف قانون سے ایسی عملداریونمین جہان کہ امن اور انصاف جاری ہو لازم ہے کہ

مدارج تصفیہ

مفصلہ ذیل نتیجے پیدا ہون :-

(۱) اس امر کا بیان کیا جاوے کہ انحراف ہوا یعنی شکایت کسی شخص کے فعل کی کیجاوے *

(۲) اس امر کا بیان ہو کہ انحراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل کا ذمہ دار ہے *

(۳) تنقیح اور تجویز ایسی شکایت کی جسکا اولاً ذکر ہوا *

(۴) عمل مین لانا اوس تجویز کے نتیجہ کا *

ایسی عملداریونمین جہان کہ اُصول انصاف اور قواعد عدل لا معلوم ہین ان چارون مدارج کا خیال نہین رہتا اور اکثر بلکہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ بیچ کے دو درجون پر عمل نہین ہوتا اور بعد شکایت کے یا تو مجرم کو فوراً سزا دیجاتی ہے یا رہائی کر دیجاتی ہے *

پھر اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ قانون کی ابتدا بالکل مبنی ہے خیال ملکیت پر یعنی اوس تعلق کے خیال پر

قانون کی بنا

جو کہ مابین مضاف اور مضاف الیہ کے ہوتا ہے جیسے زید کا گھر اور بکر کا گھوڑا —

بڑے مقننون کا یہ قول ہے کہ فی الحقیقت ابتدا حق کی رشتۂ اضافت پر مبنی ہے — لیکن واسطے برقرار رکھنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یہ ہے کہ اون اثرون کو باز رکھے جو بوجہ غیر مساوی ہونے جسمی قوتون مختلف اشخاص ایک جماعت مدنی الطبع کے پیدا ہون یعنی کمزور مستحق کو زور آور غیر مستحق سے بچاوے ہر شخص کو اپنی ملکیت سے اسطور پر متمتع ہونے دے کہ اوسکو پورا اختیار حاصل رہے کہ غیر کو اوس سے متمتع نہونے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کبھی اپنی ملکیت سے پورے طور پر متمتع نہین ہوسکتا اور امن اصلی کسی گروہ انسانی مین قائم نہین رہ سکتا *

اب اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ حق ملکیت کے ساتھ امور مفصلہ ذیل کا بھی تعلق

لوازم حق | ہوتا ہے :ـ

(۱) اشخاص جو کہ مالک ہون مثلاً زید *

(۲) اشیاء جو کہ مملوکہ ہون مثلاً زمین ـ مکان ـ گھوڑا ـ میز ـ روپیہ *

(۳) وہ واقعات جنکے وقوع کی وجہ سے حق شروع ہوتا ہے یا ختم ہوتا ہے مثلاً وفات مورث ـ بیع ـ رہن ـ اختتام میعاد رہن *

(۴) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کمیت حق کی مثلاً حق راہنی ـ حق مرتہنی ـ حق ملکیت *

(۵) واقعی حاصل ہونا نتیجہ ملکیت کا مثلاً مقابضت مالک *

پھر ہر ایک مفصلہ بالا قسمونکی تقسیم اور پھر اوسکی تقسیم در تقسیم بھی ہو سکتی ہے مثلاً قسم نمبر ۲ مذکورہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ شئے مملوکہ کی اسطرح پر تقسیم ہو سکتی ہے :ـ

(۱) منقولہ یا غیر منقولہ *

(۲) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ *

(۳) قابل زوال یا غیر قابل زوال *

(۴) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم *

(۵) قابل تمتع واحدانہ یا مشترکانہ *

اسیطرح اس سے بھی زیادہ اور مختلف طرح پر تقسیمین ہو سکتی ہین *

اسقدر تقریر سے یہ ثابت ہوگا کہ ایک ادنی نزاع قانونی فیصل کرنے کے لئے کسقدر واقعات پر لحاظ کرنا

فرض عدالت | ضرور ہوتا ہے پس ہر عدالت کا سب سے اول فرض یہ ہے کہ تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کی اور پھر بعد قرار دینے واقعات کے موافق قواعد قانون اضافی کے قانون اصلی کو ان واقعات

ست متعلق کرے *

وہ جزو قانون اضافی کا جسکے قواعد کے موافق عدالتین واقعات کی تنقیح کرتی ہین قانون شہادت

تعریف قانون شہادت اور اسکی ضرورت

ہے - اور تمام اجزاء قانون اضافی مین سب سے بڑا اور مقدم جزو قانون شہادت ہی اسلیئے کہ کوئی قانونی کارروائی بلا لحاظ اُنکے قواعد کے نہین ہو سکتی ضرورت قائم کرنے قواعد قانون شہادت کی یہ ہی کہ تربیت یافتہ عملداریون کا اوّل اصول قانون یہ ہی کہ بے گناہ کا سزا پا جانا مجرم کے رہا ہو جانے کی بہ نسبت زیادہ بدتر ہی - اس وجہ سے نہایت مشکل اور اہم کام عدالت کا یہ ہی کہ اس امر کی تنقیح کرے کہ فی الحقیقت مدعی کو کوئی ایسا استحقاق حاصل ہے یا نہین جو مدعی علیہ کے حقوق پر غالب ہو - تجربہ انسانی سے یہ بات ثابت ہو گئی ہی کہ وہ چیزین جنکو عوام الناس شہادت تصور کرتے ہین فی الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق اور لاحاصل ہوتی ہین لیکنے نہ کوئی چیز متعلق امر متنازعہ فیہ ثابت ہوتی ہی نہ رد ہوتی ہی - اور اس سے بھی بدتر یہ بات تجربہ انسانی سے ثابت ہوئی ہی کہ اکثر اہل غرض اپنی غرض کی پیروی مین راست بازی سے قطع نظر کرکے ہر قسم کی پیروی واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے ہین اور تجربہ انسانی سے یہ بھی معلوم ہوا ہی کہ ایسے دماغ جنکو کافی تربیت اور تعلیم نہین ہوئی ہی راے کو واقعہ سے علیحدہ نہین کر سکتے اور اکثر ایسے ذہنون مین بلا لحاظ امر واقعہ کے اونکا تصور اونکی خواہش کو ایک واقعہ قرار دیتا ہی - پس بیگناہ کو اون ذمہ داریون سے بچانے کے لیئے جو جھوٹی اور ناکافی شہادت سے اوسپر عاید ہو سکتی ہین اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابلہ پر چارہ اور علاج حاصل ہونے کے لئے عقول مجتمع انسانی یعنی مدبران لایق نے ایسے قواعد قائم کیئے ہین کہ جنسے بیگناہ ذمہ دار نہ قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نہ پاوے - اِسی قانون کو قانون شہادت کہتے ہین *

منجملہ ادنی فوائد قانون شہادت کے یہ ہی کہ غیر متعلق اور بے وقعت شہادت داخل نہین ہو سکتی اور اسوجہ سے

ہر نزاع کا فیصلہ کرنا مختصر عرصہ مین اور بآسانی ہوتا ہی *

ہندوستان مین قبل عملداری انگریزی کے ہندوستان کے مسلمان بادشاہون نے اگرچہ قانون فوجداری مین موافق اپنے خیالات کے تبدیلی کی اور غیر مسلمان رعایا کو بھی اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اون حقوق مین جو بربناء مذہب پیدا ہوتے ہین جیسا کہ مقتضاے اصلی اُصول انصاف اور قواعد سعدہ سلطنت کے کرنا چاہیئے تھا اونہون نے ویسا ہی کیا یعنی ہندون کے قانون وراثت مین اور اون قانونون مین جو کہ قانون وراثت سے متعلق ہین علاقہ دخل نہین دیا اور ہندونکی وراثت ہمیشہ موافق قواعد شاستر کے جاری رکھی - جبکہ عملداری برطانیہ ہندوستان مین آئی تو اوسیطرح گورنمنٹ نے رعایا کے قانون وراثت اور اوسکے متعلقات مین کچھہ خلل نہین دیا جیسا کہ پورے قوانین مجریہ کونسل ہند سے اور دفعہ ۲۴ - ایکٹ ۱۸۷۱ء مجریہ حال سے ثابت ہوتا ہی - البتہ اُن قانونون مین جو کہ قطعاً دنیوی ہین اور فی الواقع دنیوی معاملات سے متعلق ہین گورنمنٹ نے تبدیل اور تنسیخ کی ہی اُن قانون وراثت مین بھی کسیقدر ترمیم جو کہ مصلحت ملکی اور بعض رعایا کی تبدیل حالت کی وجہ سے ضروری تھی عملمین آئی ہی اُسکا ذکر کرنا اِس قانون شہادت مین ضرور نہین لیکن یہ بیان کرنا لازم ہی کہ جو قانون شہادت ہندونمین بموجب شاستر کے جاری تھا یا وہ قانون شہادت جسکو علماء اور مجتہدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتہاد سے جمع کیا تھا اور جو مسلمانونمین بطور ایک جزو شرع محمدی کے سمجھا جاتا تھا اب جاری نہین ہی اور اب عدالتہاے فوجداری و دیوانی ہر قسم کے معاملات کے فیصلہ کرنے مین خواہ وہ متعلق بوارثت ہون یا نکاح یا اور کسی قسم کے تنازع جائداد یا اور کسی حق کے قانون شہادت مجریہ گورنمنٹ انگلشیہ کے پابند ہین گو بعض خاص ادنی امور مین مثل قیاس نسب بوجہ صحبت دائمی وغیرہ کے عدالتین خاص طریقہ شہادت مسلمہ رعایا [illegible] کرتی ہین اور لحاظ رکھتی ہین جیسا کہ آیندہ ذکر کیا جاویگا *

لیکن اصل مین بجای کل قوانین شہادت کے جو ہندوستان مین قبل یا بعد عملداری انگریزی کے

قانون شہادت جو اب جاری ہی

جاری تھے ایکٹ اول ۱۸۷۲ء گورنمنٹ سے جاری ہوا ہی اور اسلئے اوسکی شرح لکھنے سے خیال کا قانون شہادت ہندوستان ظاہر اور مبین ہوگا ✦

کیفیت شہادت

سوا سے اُن امور کے جو علوم حسابیہ و ہندسیہ یا ایسے علوم سے جو کہ اوس پر مبنی ہین علاقہ رکھتے ہین اور کسی امر مین پورے یقین کا مرتبہ حاصل نہین ہو سکتا لیکن روزمرہ کے کاروبار مین یقین کامل کے حاصل کرنیکا انتظار کبھی نہین کیا جا سکتا اور عملدرآمد ہماری روزانہ زندگی کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر ہی۔ زندگی جو کہ ہر شخص کو دنیا کی چیزون مین سب سے زیادہ عزیز ہی اُسکی نسبت بھی احتیاط کرنے مین کامل یقین کے ہم منتظر نہین رہتے اور یہی وجہ ہی کہ ہر شخص بلا تلاش یقین کامل نسبت تندرستی بخش ہونے خوراک کے کھانا کھاتا ہی پس ظن غالب روزمرہ کی زندگی کے لئے کافی شہادت تصور کیجاتی ہی پورا درجہ یقین کا دنیا مین بہت کم چیزونکی نسبت حاصل ہو سکتا ہی اور اکثر چیزین صرف اعتبار پر مانی جاتی ہین ✦

کیفیت شہادت قانونی

اِس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ شہادت جو کہ واسطے مقاصد عدالت کے مانی جاتی ہی نہ اوس درجہ کی ہے جسکو درجہ یقین کامل کہہ سکتے ہین اور نہ اوس درجہ اعتبار کی ہی جس پر روزمرہ زندگی کا کاروبار چلتا ہی بلکہ اون دونو مین ایک متوسط درجہ رکھتی ہی اور شاید اس سے بہتر نوعیت شہادت قانونی کی جو عدالتون مین کام مین آتی ہی بیان نہین ہو سکتی ✦

اصول جنپر کہ قانون شہادت مبنی ہے

نسبت شہادت کے دو اُصول اختیار کئے جا سکتے ہین ایک جسکو اُصول ادخال شہادت کہہ سکتے ہین اور دوسرا جسکو اُصول اخراج شہادت کہنا چاہیئے ✦
اصول ادخال شہادت سے مراد یہ ہی کہ ایسے قواعد منضبط کئے جاوین کہ جنسے ہر چیز شہادت مین داخل ہو سکے سواے اوس شہادت کے جو کہ صریح ممنوع ہی۔ اور اُصول اخراج شہادت سے یہ مراد ہی کہ تمام شہادت ناقابل ادخال تصور کیجاوے جبتک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کی جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے نہو ✦

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اُصول ادخال پر مبنی ہو تو لازم آتا ہی کہ

نقص اصول ادخال شہادت

ہر ادنی امر متنازعہ فیہ مین جو کہ عدالت کے روبرو ہو ایسی کثیر اور
غیر ضروری شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ حاکم تجویز کو پریشانی ہو بلکہ بے انتہا وقت ادنی
امور کے طے کرنے مین صرف ہو اور مستغیثون کو ایک دوسرے کے ہاتھہ سے اذیت پہونچے اور بدنیت لوگونکو
بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کی تاخیر کرانے مین حاصل ہو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم
مین کہ اُسنے ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچروپیہ جرمانہ ہونے کی سزا ملسکتی ہی اور شاہد
اُسکے فعل کا صرف بکر ہی جو بغرض تجارت بالفعل چین کو گیا ہی تو ایسی صورت مین کیا کوئی دانشمند مقنن
اسبات کو خلایق کی آسایش کا سبب سمجھیگا کہ بکر کو واسطے دینے شہادت کے چین سے طلب کرائے
جسکی وجہ سے اوسکا اسقدر ہرج ہو ایک ایسے ادنی معاملہ کی تنقیح کیوجہ سے کیا جاوے۔ اسیطور پر ایک
اور مثال دیجاسکتی ہی فرض کرو کہ کوئی شخص جسپر کہ ادنی قرضہ کی نالش ہوئی ہو اپنے جواب کے ثبوت
مین ایسے گواہون کا نام جو دنیا کے مختلف حصونمین پھیلے ہوئے ہین لکھواوے تو عدالت کو کبھی پابندی
اس امر کی لازم نہین ہی کہ اُسکے اس قول کو کہ یہہ دور و دراز کے گواہ معاملہ متنازعہ فیہ سے واقف ہین
منظور کر کے اون گواہون کو طلب کرے گو بیان مدعا علیہ نسبت واقفیت اون گواہان کے معاملہ سے
کتنا ہی راستی پر مبنی ہو ایسی صورت مین فیصلہ مقدمہ مین بانتظار گواہان مذکور تاخیر نہ کیجاوے گی —
اسقدر مضمون سے ظاہر ہو گا کہ اُصول ادخال شہادت سے کسقدر ہرج اور دقت پیدا ہو سکتی ہی +

اُصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتونمین مقدار شہادت پر کبھی لحاظ نہین ہوتا بلکہ اوسکی وقعت

فوائد اُصول اخراج شہادت

پر لحاظ ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر معتبر گواہون سے عدالت
کی راے پر اُسقدر اثر نہین ہوتا جیسا کہ ایک گواہ ذی وقعت کے اظہار سے۔ پس اہل اُصول یہہ قرار پایا کہ
ایسے قواعد قائم کرنے چاہئین جنسے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ کمیت پر۔ پس قانون شہادت جو

ہندوستان میں جاری ہے مبنی اُصول اخراج شہادت پر ہے*

پس سیدھی طرح پر تعریف قانون شہادت کی یہ ہو سکتی ہے کہ وہ قواعد جنسے کیفیت شہادت معلوم

تعریف قانون شہادت کی

ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون شہادت ہے*

یہ ایکٹ جسکی ہم شرح لکھہ رہے ہین جزو اعظم قانون شہادت کا ہے جو بالفعل ہندوستان مین

اُصول جن پر کہ ایکٹ ہذا مبنی ہے

جاری ہے اور یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایکٹ مفصلہ ذیل تین اصول پر مبنی ہے:—

اول — یہ کہ شہادت صرف اون واقعات کی نسبت گذرنی چاہیئے جنسے امور تنقیح طلب پر کچھہ اثر ہو*

دوم — یہ کہ صرف اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی یعنی سب سے اچھی شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرنی چاہیئے*

سوم — یہ کہ سُنے سُنائے بیانات کوئی شہادت نہین ہے*

واضح رہے کہ لفظ صرف جو اول و دوم اصول کے بیان مین مستعمل ہوا ہے اوس سے یہ مطلب ہے کہ اور قسم کی شہادت خارج سمجھی جاوے گی۔ اور لفظ سُنے سُنائے سے وہ شہادت مراد ہے جسکو عوام الناس غلطی سے سماعی کہتے ہین لیکن سماعی شہادت اور سُنی سُنائی شہادت مین بہت بڑا فرق ہے*

بیان ہر واقعہ کا جسکے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم ہوتا ہے شہادت سماعی ہو سکتی ہے

فرق مابین سماعی شہادت اور سُنی سُنائی شہادت کے

اور سُنی سُنائی شہادت صرف اُس بیان کو کہتے ہین جو کہ کسی واقعہ کے وجود کی نسبت دوسرے شخص سے ذکر سُنکر کیا گیا ہو مثلاً بیان زید کہ مینے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سُنا سماعی شہادت ہے اور حسب شرایط قانون قابل ادخال بھی ہے لیکن بیان زید کہ مجھکو عمر کی زبانی معلوم ہوا کہ بکر غل مچاتا تھا سُنی سُنائی شہادت ہے اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اس واقعہ کے کہ

بکر فعل سچا تا تھا قابل ادخال نہین ہے +

اس ایکٹ کے تین باب کئے گئے ہین اور گیارہ فصلین اور بعد تمہید کے مفصلہ ذیل طور پر مضامین شہادت کی ترتیب دیگئی ہے +

طریقہ ترتیب ایکٹ ہذا

باب اول — داخل بحث ہونا واقعات کا

فصل اوّل — مراتب ابتدائی +

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا +

اقبال +

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہی مین طلب نہین ہو سکتے +

بیانات جو خاص حالات مین کئے جائین +

بیان مین کسقدر ثابت کرنا چاہیئے +

فیصلہ جات عدالت کس حال مین واقعہ متعلقہ ہین +

راے اشخاص غیر کی کس صورت مین واقعہ متعلقہ ہے +

چال چلن کس صورت مین واقعہ متعلقہ ہی +

باب دوم — ثبوت

فصل سوم — واقعات جنکا ثبوت ضرور نہین +

فصل چہارم — شہادت زبانی

فصل پنجم — شہادت دستاویزی *

سرکاری دستاویزات *

قیاسات نسبت دستاویزات کے *

فصل ششم — نامنظوری شہادت زبانی کی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے *

باب سوم — شہادت کا پیش کرنا اور اوسکی تاثیر *

فصل ہفتم — بار ثبوت *

فصل ہشتم — موانع تقریر مخالف *

فصل نہم — گواہ *

فصل دہم — اظہار گواہان *

فصل یازدہم — اقبال بیجا و نامنظوری شہادت *

بعد بیان اسقدر مدارج کے مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ مین وہ چند اُصول متعارفہ و مسلمہ عام بھی بیان کرون جنپر قانون شہادت مبنی ہی اور فے الحقیقت قانون شہادت جنکی شرح قرار پا سکتا ہی *

اصول متعارفہ مسلمہ عام قانون شہادت

اول — برتاؤ سب سے بہتر مبین اشیا کا ہی *

اس مقولہ کے یہ معنی ہین کہ اگر یہ بات ثابت ہو جاوے کہ اسیطرح پر عملدرآمد رہا ہی تو فی نفسہ وہ برتاؤ اوس امر کے وجوہ کی شہادت ہی *

دوم — نسبت کسی پیشہ کے اُس پیشہ ور کی شہادت قابل اعتبار ہی *

اس مقولہ کے یہ معنی ہین کہ جب کبھی مقدمات مین انفصال کسی امر کا مبنی ہو کسی ایسے امر کی تنقیح پر

جو عوام الناس کو معلوم نہین ہو بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہی تو جو شخص اوس پیشہ کو کرتا ہو اوسکی شہادت اوس امر کی نسبت قابل اعتبار تصور کیجاوے گی ❖

سوم - ہر قیاس قانونی مرتکب فعل ناجائز کے مضر خیال کیا جاویگا ❖

اس مقولہ کا مطلب یہ ہو کہ جب یہ بات ثابت ہو جاوے کہ ایک شخص سے فعل ناجائز کیا ہے تو قانون شہادت کے موافق بعض ثبوت اس امر کے کہ اوسنے فعل ناجائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اوسکے تصور کیے جاوینگے مثلاً کوئی شخص خود اپنی مرضی سے ایک شہادت کو عدالت مین پیش نہونے دے تو اوس شہادت کو عدالت مضر اوسکے تصور کرے گی ❖

چہارم - تمام افعال درستی اور جائز طور سے کیے گئے قیاس کیئے جائین گے ❖

اسکا یہ مطلب ہے کہ تمام امور جو عدالت کے علم مین آوین اونکی نسبت یہ قیاس ہوگا کہ اون کامون کے کرنیوالون کو اونکے کرنے کا اختیار تھا اور اونہون نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستی سے نہین کیئے گئے تھے - ذمہ اوس شخص کے ہے جو اونکو ناجائز قرار دینا چاہتا ہے مثلاً اگر کوئی ڈگری کسی عدالت کی پیش کیجاوے تو عدالت تصور کریگی کہ وہ ڈگری عدالت مجاز نے صادر کی ہے تاوقتیکہ یہ ثابت نہو کہ عدالت مذکور کو ایسی ڈگری کا اختیار نہ تھا یا کوئی بےضابطگی واقع ہو ❖

پنجم - کوئی معاملہ مابین دو شخصون کے شخص ثالث کے حق مین مضر نہوگا ❖

اس مقولہ کا مطلب یہ ہی کہ فریقین معاملہ یا اونکے قائم مقامون کے سوا اوس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نہوگا - اور لفظ معاملہ مین کل کارروائی ہائے عدالت نسبت حاصل کرنے ڈگری وغیرہ کے داخل ہی ❖

یہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے ہین جو کہ قانون شہادت کے اعلیٰ اصولونمین شمار کیئے جاسکتے ہین اور آیندہ ایکٹ ہذا کی شرح سے معلوم ہوگا کہ بہت سی دفعات سے یہ مقولے متعلق ہین ❖

ایکٹ مفصلہ ذیل نے منظوری جناب گورنر جنرل ہند کی منظوری ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ع کو حاصل کی ❖

ایکٹ نمبر ا بابت ۱۸۷۲ء

قانون شہادت مجریہ ہند

ہرگاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون شہادت کا اجتماع اور اوسکی تعریف اور ترمیم عمل مین آوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی ٭

تمہید۔

باب ا

متعلق ہونا واقعات کا

فصل ا ـــ مراتب ابتدائی

یہ فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکھتی ہی جیسے کہ تشریحات عامہ یا تشریح اصطلاحات کسی فن کی اُس فن سے ـــ جو تعریفات اصطلاحات کی اس فصل مین بیان کی گئی ہین وہ نہایت مقدم ہین اور جو معنی ان تعریفات مین اصطلاحات کے قرار دئے گئے ہین اُسی کے موافق آیندہ کل ایکٹ مین اونکا استعمال ہوا ہی ـــ اِن تعریفات کو ہر اوس شخص کو جسکو اس ایکٹ سے کام پڑے گا خوب جاننا چاہیئے اور بیئے اس غرض سے کہ ان تعریفات کو جو کہ واضعان قانون نے قائم کی ہین مبین اور واضح کرون اوسکی صاف اور مفصل شرح لکھی ہی اور اس امر کو ملحوظ رکھا ہی کہ طوالت نہو جاوے یا قانون شہادت کے باریک اور پیچیدہ اور دقیق مسائل مین بحث کرنے سے اون لوگونکو جنکو کہ صرف اس ایکٹ کا سمجھنا منظور ہی پریشانی نہو ـــ تاہم جہانتک ایکٹ ہذا کے متن کو بخوبی سمجھنے کے لئے

ضرورت ہی اوسقدر اصول و مسائل بیان کیئے ہین *

دفعہ ۱ جایز ہی کہ اس ایکٹ کو قانون شہادت مجریہ ہند مصدرۂ ۱۸۷۲ع کے نام سے موسوم کرین *

نام ایکٹ

یہ قانون تمام برٹش انڈیا مین نافذ اور تمام کارروائی ہاے تجویزی سے جو کسی عدالت مین یا اوسکے روبرو ہون جسمین عدالت ہاے کورٹ مارشل بھی داخل ہین لیکن اون اقرارات حلفی سے علاقہ نہین رکھتا جو کسی عدالت یا عہدہ دار کے روبرو پیش ہون اور نہ اون کارروائیون سے جو کسی ثالث کے روبرو ہون *

حدود و نفاذ

یہ قانون یکم ستمبر ۱۸۷۲ع سے عمل درآمد ہوگا *

اقرار حلفی ایک قسم کا اظہار ہی کہ جسکو ایک دفعہ لکھکر مظہر حاکم مجاز کے سامنے جسکو حلف دینے کا اختیار ہو اوس بیان قلمبند شدہ کی صداقت کی نسبت حلف اوٹھاوے لیکن وہ اظہار جواب مین کسی سوال کے نہین ہوتا بلکہ بطور ایک بیان کے ہوتا ہی اور لازم ہی کہ اُسمین صاف طور پر وہ واقعات اور حالات جو کہ مظہر کے علم مین ہون بیان کیئے جاوین اور نیز یہ بھی بیان ہو کہ اُسکو اس علم سے کیا وسیلہ ہین کونسی اطلاع اورون سے پاکر اوسکو معلوم ہوا اور کونسی بات خود اوسکو معلوم ہی — لیکن چونکہ اس قسم کے بیانات یعنی اقرارات حلفی عدالتہاے دیوانی مین عموماً جاری نہین ہین لہذا اونکی نسبت زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہین ہی *

دفعہ ۲ تاریخ مذکور کو اور اوس تاریخ سے قواعد مفصلہ ذیل منسوخ ہو جاوینگی *

(۱) تمام قواعد شہادت جو کسی آئین انگلستان یا ایکٹ یا قانون مین جسکا نفاذ برٹش انڈیا کے کسی جزو مین ہو مندرج

تنسیخ قوانین

نہین ہین +

(۲) تمام وہ قواعد اور آئین و قوانین جو بموجب دفعہ ۲۵ قانون کونسل ہند مصدرہ ۱۸۶۱ء کے حکم قانون کا رکھتے ہین جسقدر کہ اونکو تعلق کسی معاملہ متذکرہ قانون ہذا سے ہی +

(۳) احکام قوانین مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قانون ہذا جسقدر کہ ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم مین لکھے گئے ہین +

لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ہذا مخل حکم کسی قانون مصدرہ پارلیمنٹ یا کسی ایکٹ یا قانون مجریہ کسی جزو برٹش انڈیا کے نہوگی جو صراحتاً اِس ایکٹ کی رو سے منسوخ نہین کیا گیا +

قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے عدالت ہاے برٹش انڈیا کے لئے فی الحقیقت کوئی قانون شہادت جامع نہ تھا اور اکثر عدالت ہاے ضلع مین جب کبھی کوئی بیرسٹر کسی مقدمہ مین پیروی کرتا تھا تو وہ انگلنڈ کے قانون شہادت کو اپنی کارروائی مین کام مین لاتا تھا اور اکثر حکام عدالتہاے مذکور اوس قانون پر توجہ بھی کرتے تھے اور بہت سی شہادت حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کر دیتے تھے +

فی الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزی ہندوستان کی حالت کے مناسب نہ تھے اور زیادہ تر خرابی یہ ہوتی تھی کہ انگریزی قانون شہادت کی کتابین ہندوستان کے حکام کے روبرو پیش کیجاتی تہین حالانکہ اون کتابونکا سمجھنا زیادہ تر اوس تجربہ پر منحصر ہی جو کہ بیرسٹر کو انگلستان کی عدالت مین کام کرنے سے حاصل ہوتا ہی پس ہندوستان کے حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو ہندوستان سے متعلق کرنے مین دقت واقع ہوتی تھی تاہم انگریزی قانون کو متعلق سمجھتے تھے +

انگلستان کے قانون کے بموجب بہت سی ایسی شہادت خارج سمجھی جاتی تھی جسکے داخل ہونے سے فی الحقیقت کسیقدر سچائی معلوم ہوتی ہندوستان اور انگلستان کے طریقہ انصاف مین یہ فرق ہے کہ تنقیح واقعات وہان ہمیشہ جوری (۱) کے ذمہ رہتی ہے اور قانون کی تنقیح حاکم کے ذمہ ہندوستان مین جج یعنی حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قانون دونونکی تنقیح کرنی پڑتی ہے +

یہ ایکٹ اسقدر سادگی اور صفائی سے تیار کیا گیا ہے کہ اون لوگون کو جنکو اوس قسم کا تجربہ حاصل نہین ہے جو کہ بیرسٹر کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کی عدالت مین حاصل ہوتا ہے کوئی مشکل نہ پیش آوے اور اس دفعہ کے فقرہ اول مین بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اوس خرابی کو باز رکھا ہے جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا ہوتی تھی + نسبت جزو ثانی فقرہ سوم دفعہ ہذا کے اسقدر رکھنا ضرور ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ ہونے سے بچ گئے ہین جو کہ انگلستان مین بغرض متعلق ہونے برٹش انڈیا کے جاری کئے گئے ہین یہ واضح رہے کہ ایکٹ ہذا مین کامل قواعد اُس قانون شہادت کے جو ہندوستان مین جاری ہین مکمل طور پر درج نہین ہین لیکن کُل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ ہاے پارلیمنٹ اور قوانین مجریہ کونسل گورنر جنرل مین شامل ہین +

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۲ء کے قوانین مفصلہ ذیل ہندوستان مین نسبت شہادت کے اب بھی جاری ہین +

(۱) جوری نام ہے اُن بارہ شخصون کا جنکو واسطے سماعت کسی مقدمہ دیوانی یا فوجداری کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا ہے اور اونکو پیشی مقدمہ مین موجود رہنا پڑتا ہے — اور ولایت کے قانون کے موافق اونکے ذمہ واقعات کی تنقیح ہوتی ہے جو واقعات کہ جوری کی راے مین ثابت قائم ہوتے ہین اون واقعات سے حاکم عدالت قانون متعلق کرکے اپنا فیصلہ صادر کرتا ہے +

(۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ع دفعہ ۲۶ *

(۲) ایضاً ۴ سنہ ۱۸۶۹ع دفعہ ۵۲ *

(۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۳ جلوس جارج سوم باب ۶۳ دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵

(۴) ایضاً سنہ ۲۶	ایضاً	باب ۵۷ دفعہ ۲۸ —
(۵) ایضاً سنہ ۴۲	ایضاً	باب ۸۵ —
(۶) ایضاً سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ وکٹوریہ		باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷ —
(۷) ایضاً سنہ ۶ و ۷	ایضاً	باب ۹۸ دفعہ ۴ —
(۸) ایضاً سنہ ۱۵ و ۱۶	ایضاً	باب ۸۶ دفعہ ۴۰ —
(۹) ایضاً سنہ ۱۷ و ۱۸	ایضاً	باب ۱۰۴ دفعہ ۲۷۰ —
(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹ و ۲۰ جلوس ملکہ وکٹوریہ		باب ۱۱۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ —
(۱۱) ایضاً سنہ ۲۰ و ۲۱	ایضاً	باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب ۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵ دفعہ ۴۹
(۱۲) ایضاً سنہ ۲۲	ایضاً	باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ —
(۱۳) ایضاً سنہ ۲۲ و ۲۳	ایضاً	باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
(۱۴) ایضاً سنہ ۲۴	ایضاً	باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ —
(۱۵) ایضاً سنہ ۳۰ و ۳۱	ایضاً	باب ۴۴ دفعات ۸۱ و ۱۰۳ —

لیکن یہ قوانین عدالتوں مین [illegible] اسقدر قلیل الاستعمال ہین کہ اُنکی نسبت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہین ہی +

دفعہ ۳ ایکٹ ہذا مین الفاظ اور عبارات مصرحہ ذیل اُن معانی مین مستعمل ہونگی جو اون کے واسطے بیان کیئے گئے ہین بشرطیکہ فحوای کلام سے کوئی اور مراد نہ پائی جاوے +

تعریفات

جن اصطلاحات اور الفاظ کی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ مین نہین ہی اونسے وہ معنی مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے عام قانون ایکٹ اول ۱۸۶۸ء مین لکھے گئے ہین اور اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہین متعلق ہی +

لفظ عدالت مین تمام جج اور مجسٹریٹ اور تمام اشخاص بجز ثالثون کے داخل ہین جو قانوناً مجاز لینے شہادت کے ہون +

عدالت

یہ صاف نہین معلوم ہوتا کہ عدالت کے لفظ مین وہ اشخاص بھی جو بذریعہ کسی کمیشن کے (جو کہ عدالت ماسوائے عدالتہائے برٹش انڈیا نے صادر کیا ہو) شہادت لیتے ہون شامل ہین یا نہین لیکن ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ایکٹ اُس شہادت سے متعلق نہو جو کہ بغرض فیصلہ یا تحقیقات کسی ایسے امر کے جو کسی عدالت ماسوائے عدالتہائے برٹش انڈیا کے روبرو پیش ہو بلکہ وہی قانون شہادت اوس سے متعلق ہوگا جس قانون کی مطیع اصل عدالت صادر کنندہ کمیشن ہی +

لفظ واقعہ کے معنی اور اوسکے مفہوم مین یہ امور داخل ہین +

واقعہ

(۱) ایسی ہر چیز یا چیزونکی ایسی کیفیت یا چیزون کا ایسا تعلق جو

حواس سے محسوس ہونے کے قابل ہو +

(۲) ہر حالت ذہنی جس سے کسی شخص کے دل کو آگاہی ہو +

اقسام واقعات

مقننون نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کئے ہین -

(۱) مثبتہ اور منفیہ +

(۲) ظاہری اور باطنی یعنی ذہنی +

(۳) حادثات اور حالات اشیاء +

اول ترتیب مین یہ بات بدیہی ہے کہ مثبتہ واقعات وہ واقعات ہین کہ جنسے کسی امر کا وجود ثابت ہو اور منفیہ وہ ہین کہ جنسے عدم ثابت ہو -- فی الحقیقت یہ دونون باتین ایک ہی ہین کیونکہ ہر بیان کو مثبت طور پر اور منفی طور پر بیان کر سکتے ہین مثلاً یہ کہنا کہ فلان وقت زید ایک مقام خاص مین تھا یہ مثبت طور پر بیان کرنے کا ہی اور یہ کہنا کہ زید اوسوقت اوس مقام سے باہر نہ تھا منفی طور سے بیان کرنا ہی +

نسبت دوسری ترتیب کے یہ بیان کرنا ضروری ہی کہ واقعہ ظاہری وہ ہی کہ جو حواس خمسہ بیرونی یعنی آنکھہ ناک کان زبان اور جسم سے محسوس ہو اور واقعہ باطنی وہ ہی کہ جو صرف ذہن مین موجود ہو مثلاً بندوق کی گولی سے ایک شخص کا ہلاک ہونا ایک واقعہ ظاہری ہی اور ارادۂ قتل جو کہ قاتل کے ذہن مین ہو ایک واقعہ باطنی ہی +

نسبت تیسری ترتیب کے یہ بیان کرنا ضرور ہی کہ ہر واقعہ یا تو ایک حادثہ ہوتا ہی یا ایک حالت ہوتی ہی مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثہ ہی اور اوسکا وہان پڑا ہونا ایک حالت ہی +

بعض مقننون کی رائے مین فعل اور حادثہ ایک ہی چیز ہی لیکن ٹھیک رائے یہ معلوم ہوتی ہی کہ فعل صرف اوس حادثہ کو کہتے ہین جو کہ بذریعۂ انسان کے ہوا ہو مثلاً درخت کا ازخود گر پڑنا ایک حادثہ

ہو اور زید کا ایک درخت کو گرانا ایک فعل ہی — کوئی واقعہ ایسا نہین ہو سکتا کہ جسپر تینون ترمیون کا ایک ہی ساتھہ اطلاق ہو اور گو اس ایکٹ مین تعریف واقعہ صرف بلحاظ ترتیب نمبر (۲) کے گئی ہی اور حالت اور حادثہ اور فعل مین کچھہ تفریق نہین کیگئی ہی تاہم تمثیلات سے ظاہر ہوگا کہ واضعان ایکٹ نے حادثہ اور حالت اور فعل تینون کو لفظ واقعہ مین شامل کرتے ہین مثلاً واقعات کی جو تمثیلین آئندہ بیان ہوتی ہین اُن مین :—

تمثیل (الف)　ایک مثبتہ ظاہری حالت ہی ✣

تمثیل (ب)　ایک مثبتہ ظاہری حادثہ ہی ✣

تمثیل (ج)　مثبتہ ظاہری فعل ہی ✣

تمثیل (د)　مثبتہ باطنی حالت و فعل و حادثہ ہی ✣

تمثیل (ہ)　مثبتہ باطنی حالت ہی ✣

یہ امر قابل غور ہی کہ یہ سب مثالین واضعان ایکٹ نے واقعات مثبتہ کی دی ہین اور منفیہ کی کوئی تمثیل نہین دی اسوجہ سے کہ جیسا ہم اوپر بیان کر آئے ہین فی الحقیقت مثبت اور منفی محض مجازی طریقے بیان کے ہین ✣

تمثیلات

(الف)　یہ کہ چند اشیاء ایک خاص وضع پر کسی جگہہ مین ترتیب دی ہوئی ہین ایک واقعہ ہی ✣

(ب)　یہ کہ کسی شخص نے کچھہ سُنا یا دیکھا امر واقعہ ہی ✣

(ج)　یہ کہ کسی شخص نے کچھہ الفاظ کہے ایک واقعہ ہی ✣

(د) یہ کہ ایک شخص کچھ راے رکھتا ہی یا کچھ ارادہ رکھتا ہی یا اوسکا عمل نیک نیتی یا بدنیتی کا ہی یا کسی خاص لفظ کو کسی خاص معنی مین مستعمل کرتا ہی یا ایک خاص وقت پر اوسکا دل کسی خاص امر محسوس سے آگاہ تھا ایک واقعہ ہی ✤

(ہ) یہ کہ ایک شخص کسی امر مین شہرت رکھتا ہی ایک واقعہ ہی ✤

لفظ تمثیلات ایکٹ ہذا مین پہلی دفعہ اس دفعہ مین مستعمل ہوا ہی اور یہ بات بیان کرنی مفید معلوم ہوتی ہی کہ واضعان قانون نے ایک خاص طریقہ مبین کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ ہر دفعہ کے بعد چند تمثیلات اس غرض سے داخل کی ہین کہ اُن لوگون کو جنکو قانون کے موافق کارروائی کرنی پڑتی ہی قانون کے سمجھنے مین آسانی ہو— یہ طریقہ تعزیرات ہند اور قانون معاہدہ اور ایکٹ ہذا اور دیگر مجموعون مین بھی اختیار کیا گیا ہی— زبان قانونی سے جو کہ مرکب تعریفات اور پیچیدہ اور دقیق اصطلاحات سے ہوتی ہی مطلب اخذ کرنا ایک دشوار بات ہی اور اس سے بھی زیادہ قانون کے قاعدون کو روزمرہ کی زندگی کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپان کرنا مشکل ہی— ان تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اوسکا روزمرہ کی زندگی سے لگاؤ صاف طور پر معلوم ہوتا ہی— ایک بڑا فائدہ اس قسم کی تمثیلات سے یہ ہی کہ قانون کے پڑھنے والے کا ذہن ہر دفعہ کے سمجھنے مین وہی مراتب طے کرتا ہی جو کہ واضعان قانون نے اپنے دلمین خیال کئے تھے— اسقدر بیان کرنا ضرور ہی کہ جو وقعت خود متن قانون کی ہی وہی وقعت تمثیلات کی ہی— یعنی تمثیلات فی الحقیقت وہ نظائر ہین جنکو کونسل قانونی نے اپنے اختیار سے قانون کے نافذ کرنے کے وقت قائم کیا ہی ان نظائر کی وقعت نظائر ہائی کورٹ سے بھی زیادہ مستحکم تصور کرنی چاہیئے مگر ان تمثیلات سے متن قانون پر اضافہ کرنے کی غرض نہین ہی بلکہ اگر تمثیلات ایکٹ مین سے معدوم بھی کردی جاوین تب بھی وسعت قانون مین مطلق فرق نہین آنے کا بلکہ قانون کی وسعت وہی رہیگی جو کہ معہ تمثیلات کے

فوائد تمثیلات

اب ہی۔ غرض ان تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا ہی تاکہ اوسکا مطلب آسانی سے سمجھ مین آسے۔ تمثیلات کبھی بخلاف متن قانون کے نہین ہوسکتین اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب خیال کرنا چاہیئے کہ تمثیلات متن قانون کی مطیع ہین ✣

ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ سے متعلق ہونا اسوقت کہا جاویگا جبکہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ ہذا مین در باب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم ہی ✣

تعریف واقعہ متعلقہ

جو تعریف واقعہ متعلقہ کی ایکٹ ہذا مین کی ہی وہ فی نفسہ کوئی تعریف نہین ہو کیونکہ اسکا تو طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکٹ مین ہی کردیا گیا ہو لیکن اسکو کتاب جو بواسطہ طریقہ جو اوس سے ہی یہ طریقہ ان دقیق مسئلون کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کار آمد تصور کیا گیا ہی (دیکھو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۰) ✣

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کی تعریف لکھنی نہایت مشکل ہی لیکن تعریف واقعہ متعلقہ کی کافی طور پر جامع ہی یعنی:-

لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف

واقعات متعلقہ اُن واقعات کو کہتے ہین کہ جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب [۲] کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتد بہ پیدا ہو ✣

یہ بات مقدمہ مین بیان ہو چکی ہی کہ یہ ایکٹ اُصول اخراج شہادت پر مبنی ہی لہذا اوس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے مین ہی کو نسے واقعات متعلقہ ہین اور کونسے نہین واضعان قانون نے مفصل طور پر ہر حالت تعلق کو دفعات مین بیان کیا ہی [۳] اور سوا اون حالتون کے جنکی اون

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحی کا

۳ دیکھو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ سے ۵۵ تک

دفعات مین تشریح ہو کسی حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعہ متعلقہ نہین کہہ سکتے جیسا کہ دفعہ ۵ کے اخیر الفاظ سے معلوم ہوگا ؛

جو تعریف کہ شئے بیان کی ہو اُسمین لفظ معتدبہ اس غرض سے لکھا ہو کہ ایسی شہادت جو کہ گو ایک ایسے طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق ہو تاہم اوسکو عدالت اسوجہ سے داخل نکرے گی کہ اُسکے داخل کرنے سے کافی نتیجہ حاصل نہین ہوتا - گو بعض واقعات فی الحقیقت واقعات متعلقہ کہے جا سکتے ہون لیکن تاہم عدالت کو اختیار ہو کہ اونکی نسبت شہادت مفصلہ ذیل دو وجہون سے داخل نکرے :-

(۱) جبکہ امور تنقیح طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالی ہو کہ جس سے کوئی معتدبہ نتیجہ نہین نکلسکتا ؛

(۲) جبکہ سوال وجواب فریقین سے کسی امر کا ثابت کرنا غیر ضروری ہو مثلاً اون واقعات کی نسبت جنکو فریق ثانی تسلیم کرتا ہو شہادت دینی ضرور نہین ہو گو اگر عدالت چاہے تو ثبوت طلب کر سکتی ہو ؛

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ قسم اول کے واقعات کو اس ایکٹ نے واقعات غیر متعلقہ نہین قرار دیا ہو ؛

لفظ واقعات تنقیحی سے مراد اور اوسکے معنی مین داخل :-

واقعہ تنقیحی

ہر واقعہ ہو جس سے بنفسہ یا بہ تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسی ایسے حق یا ذمہ داری یا ناقابلیت کی لازم آتی ہو جس کے اثبات یا سلب کی کسی نالش یا کارروائی مین بحث کیجاے ؛

لفظ شہادت کی تعریف آگے بیان ہوگی اور اُسپر شرح لکھی جاوے گی لیکن یہان یہ بیان کرنا

---

۳ دیکھو دفعہ ۵۸ ایکٹ ہذا

ضرور ہی کہ مادہ شہادت کا کیا ہی یعنی وہ چیز کیا ہی جسکے متعلق شہادت دیجاتی ہی حقیقت مین شہادت کا مادہ واقعات ہین اور اسیوجہ سے واضعان قانون نے واقعات کی تعریف شہادت کی تعریف سے پہلے بیان کی ہی +

اب تعریف اور تقسیم ایکٹ سے قطع نظر کرکے مین وہ تقسیم بیان کرنا چاہتا ہون کہ جو فی الحقیقت

تقسیم واقعات

واقعات کی تقسیم درست معلوم ہوتی ہی اور جس سے مضمون ایکٹ کا صاف سمجھہ مین آویگا علی الخصوص تعریف اثر تقسیمی کی +

تمام مقدمات مین واقعات دو قسم کے ہوتے ہین :—

مقدمات مین دو قسم کے واقعات ہوتے ہین

اول — واقعات مقصود بالذات یعنی وہ واقعات جنکا ثابت کرنا اصل مقصود ہے +

دوم — واقعات مقصود بالعرض یعنی جنکا ثابت کرنا فی نفسہ مقصود نہین ہی بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کے اونکی نسبت شہادت دیجاتی ہی :—

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات ہین کہ جو ہر مقدمہ مین ایسے ہوتے ہین کہ ہر فریق اپنے اپنے

واقعات مقصود بالذات

لیئے ثابت کرنا چاہتا ہی تاکہ اونکی بناپر اوسکے حق مین فیصلہ ہو اور ز دنکی وقعت تجویز مقدمہ کے لئے اسقدر مقدم ہوتی ہی کہ جب اونکی نسبت کوئی تجویز اثبات یا تردید کی قائم ہوجاوے تو فیصلہ اوس مقدمہ کا اون واقعات کی تجویز سے لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکل آوے ۔ مثلاً مورث کی وفات جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قائم ہوجاتا ہی +

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات ہین کہ جنکی تجویز اثبات یا تردید سے کوئی نتیجہ ایسا کہ جسکی

واقعات مقصود بالعرض

بناپر فیصلہ ہوسکے نہین نکلسکتا اور نہ اونکے اثبات یا تردید سے فیصلہ مقدمہ

کا لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکلتا ہی مثلاً مورث کا بیمار ہونا جس سے وارث کا حق قائم

نہین ہوتا*

حقیقت مین امور تنقیح طلب، واقعات مقصود بالذات کو کہتے ہین اور جو تعریف کہ اس شرح مین

امور تنقیح طلب

لکھی گئی ہی اوسکے بخوبی جاننے سے معنی تعریف مندرجہ ایکٹ ہذا کے بخوبی سمجھہ

مین آدینگے اور یہ ظاہر ہوگا کہ واقعات مقصود بالذات ہر مقدمہ مین بمقابلہ واقعات مقصود بالعرض کے

تعداد مین کم ہوتے ہین اور جو واقعات مقصود بالذات نہین ہین وہ کبھی تنقیح طلب نہین ہوسکتے سوا

واقعات مقصود بالذات کے اور سب واقعات مقصود بالعرض ہوتے ہین اور واقعات تنقیح طلب

نہین ہوتے*

واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے ہوتے ہین کہ جنکی حد قرار دینی نہایت مشکل ہی اور جو

قواعد ایکٹ ہذا مین نسبت تعلق واقعات کے باب اول مین قرار دئے گئے ہین وہ زیادہ تر متعلق

واقعات مقصود بالعرض سے ہین کیونکہ اونہین کی نسبت مشکل اکثر واقع ہوتی ہی*

تشریح۔ جب بموجب احکام قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے کوئی عدالت کسی تنقیح واقعاتی کو قلمبند کرے تو جس واقعہ کا اثبات یا سلب اوس تنقیح کے جواب مین ہوتا ہو وہ واقعہ تنقیحی ہی*

ضابطہ فوجداری مین چونکہ امر متنازعہ فیہ اسقدر پیچیدہ نہین ہوتے جسقدر کہ دیوانی کے معاملات

مین ہوتے ہین لہذا کوئی قاعدہ یا دفعہ ضابطہ فوجداری مین نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہین قرار دیا گیا

اور اسیوجہ سے اس تشریح مین بھی صرف ضابطہ دیوانی کا ذکر ہی۔ لیکن فوجداری کے مقدمات مین بھی

فرد قرارداد جرم سے کسیقدر وہی کام نکلتا ہی[۵]*

[۵] دیکھو دفعات ۴۳۹ سے ۴۴۲ تک ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

ضابطہ دیوانی مین تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دئے جاتے ہین :—

اقسام امور تنقیح طلب

اول عارضی دعوی یعنی وہ امور جنکے تصفیہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ مقدمہ جس حیثیت سے پیش ہوا ہی اور جس عدالت مین پیش ہوا ہی اوس حیثیت سے اوس عدالت کی تجویز کے قابل ہی یا نہین ✠

دویم — امور واقعاتی جنکی تجویز سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہی کہ وہ واقعات جو فریقین نے پیش کئے ہین وہ فی الحقیقت واقع ہوئے ہین یا نہین یا کسی حکم قانونی کی وجہ سے اوسکی تجویز روئداد پر ہو سکتی ہے یا نہین ✠

سویم — امور قانونی یعنی جو واقعات کہ فریقین نے تسلیم کئے ہین یا حاکم کی تجویز مین وہ واقعات ثابت ہوئے ہین اُنسے مسائل قانونی کو کیا تعلق ہی ✠

قسم دوم — ہمیشہ واقعات تنقیحی پر مشتمل ہوتی ہی اور قسم اول مین بھی کبھی وہ قعات تنقیحی ہوتے ہین جبکہ اسبات کی تجویز کہ مقدمہ قابل تجویز اور سماعت عدالت کے ہی یا نہین کسی واقعہ کی تجویز پر منحصر ہو ✠

قانون کے الفاظ پر جو کہ اس تشریح مین مستعمل ہوئے ہین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کسی عدالت نے غلطی سے بھی کسی واقعہ مقصود بالعرض کو واقعہ تنقیحی قرار دیا ہو تب بھی اوسکو واقعات متعلقہ سمجھنا لازم ہی گو فی الحقیقت وہ واقعہ متعلقہ ہو یا نہو اوسکی نسبت بحث نہین کیجا سکتی ✠

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا ✠

اوسکی تجویز مین واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہو سکتے ہین :—

یہ کہ زید باعث ہلاکت عمرو کا ہوا ✤

یہ کہ زید کی نیت مین تھا کہ عمرو کی ہلاکت کا باعث ہو ✤

یہ کہ زید کو عمرو سے سخت اور ناگہانی اشتعال پہونچا ✤

یہ کہ زید بروقت صدور اوس فعل کے جو عمرو کی ہلاکت کا باعث ہوا بوجہ فتور عقل اوس فعل کی نوعیت کے جاننے کی قابلیت نہین رکھتا تھا ✤

غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اول دو تنقیحین جو مثال مین لکھی ہین وہ متعلق جانب مدعی ہین اور دو اخیر کی متعلق جانب مدعا علیہ ہین ✤

اگرچہ تشریح مین لفظ ضابطہ دیوانی کا درج ہی مگر تمثیل مین مقدمہ فوجداری کا بیان کیا گیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ مقدمہ فوجداری مین بمجرد قرارداد جرم کے دونون قسم کی تنقیحین یعنی وہ جو مدعی کی جانب متعلق ہین اور وہ جو مدعی علیہ کی جانب متعلق ہین خواہ نخواہ واقعات تجویزی ہوتے ہین اور مقدمات دیوانی مین انکا قرار دینا مدعی اور مدعا علیہ کے بیان پر منحصر ہوتا ہے اور اس سبب سے کوئی ایسی مثال جزئی خاص جو ناقابل تغیر ہو اور قانون مین بطور قانون مستحکم کے شامل ہونیکے لائق ہو نہین آسکتی تھی برخلاف تمثیل فوجداری کے کہ اوسمین دونون قسم کی تنقیحین ناقابل تغیر بطور قانون کے داخل ہوسکتی ہین علاوہ اسکے فوجداری کی تمثیل سے مضمون دفعہ کا بھی بلالحاظ انتظار اور کسی بیان و تشریح کے بآسانی سمجھہ مین آجاتا ہی ✤

دستاویز

لفظ دستاویز سے مراد ہر مضمون ہی جو کسی شے پر بذریعہ حروف یا اعداد یا علامات یا اون وسایل مین سے ایک سے زیادہ وسیلون کے ذریعہ سے جنکا اوس مضمون کے قلمبند کرنے کے لئے مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہون ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جاے ✤

تعزیرات ہند مین جو تعریف دستاویز کی کیگئی ہی وہ بھی اسی تعریف کے قریب قریب ہی مگر اوس

تعریف سے اون جرائم کی نسبت اشارہ پایا جاتا ہی جو دستاویزات سے متعلق ہین اور اس تعریف سے اون امور کی طرف اشارہ ہی جو شہادت سے علاقہ رکہتے ہین اس تعریف مین تمام دستاویزات تحریری یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبے کے پتر پر کہود دی جاوین یا پتہر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یا مہرکا کے لگائی جاوین شامل ہین +

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہی +

الفاظ جو سیسہ یا پتہر کے چہاپہ سے مطبوع ہون یا بطور تصویر عکسی کے اوتارے گئے ہون دستاویزات ہین +

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہی +

کندہ جو کسی فلزاتی پترہ یا پتہر پر ہو دستاویز ہی +

شبیہہ دستاویز ہی +

لفظ شہادت سے مراد اور اوسکے مفہوم مین داخل یہ چیزین ہین :—

شہادت

(۱) تمام بیانات گواہون کے جو عدالت کی اجازت یا حکم سے امور واقعاتی تحقیق طلب کے باب مین اوسکے روبرو کئے جاوین +

ایسے بیانات شہادت زبانی کہلاتے ہین +

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لئے پیش کیجائین +

ایسی دستاویزات شہادت دستاویزی کہلاتی ہین +

اس تعریف سے اصلی تعریف شہادت کی نہین معلوم ہوتی ہو تعریف اسمین ہر وہ تعریف فی الحقیقت بالمثال ہہ لیکن ایک بڑے مقنن سنے شہادت کی تعریف یون بیان کی ہہ :—

شہادت ایسا ہر امر ہی کہ جسکا اثر اور میلان اور مقصود ایسا ہو کہ جب انسان کے ذہن مین سما جاوے تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت اثبات یا عدم وجود کسی واقعہ کے پیدا ہو *

تعریف شہادت

شہادت تین قسم کی ہوتی ہے :—

(۱) شہادت مادی یعنی کوئی شے فی نفسہ مثلاً چھری جس سے قتل صادر ہوا یا مقام متنازعہ فیہ *

(۲) شہادت شخصی یعنی بیان گواہان مثلاً بیان زید *

(۳) شہادت دستاویزی یعنی وہ جو حروف یا ہندسون یا نقوش سے ظاہر ہو مثلاً رہن نامہ — اقرارنامہ — بیع نامہ *

یہ بات قابل غور ہی کہ اس ایکٹ مین اقسام مذکورہ مین سے صرف دوسری اور تیسری قسم کا ذکر کیا ہی اور قسم اول یعنی شہادت مادی کا سوای فقرہ اخیر دفعہ ۶۰ کے اور کہین صاف ذکر نہین ہی معلوم نہین ہوتا کہ واضعان قانون سنے کیون اوّل قسم کی شہادت کا ذکر نہین کیا شاید یہ وجہ ہو کہ کوئی شہادت مادی بلا شہادت شخصی یعنی زبانی کے متعلق تصور نہین ہوسکتی مگر بہتر ہوتا کہ منجملہ اقسام شہادت کے شہادت مادی بھی قرار دیجاتی علے الخصوص ایسی صورت مین جبکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۸ و دفعہ ۲۵۰ مین شہادت مادی کے ملاحظہ کا ذکر ہی اور گو ضابطہ دیوانی مین ملاحظہ مقام متنازعہ فیہ کی نسبت کوئی قاعدہ لازمی نہین ہی تاہم بعض مقدمات مین ملاحظہ موقع کی ضرورت ہوتی ہی وہ بھی ایک شہادت مادی ہی *

پس شہادت چھہ قسم پر منقسم ہوتی ہی چنانچہ ہر ایک قسم کی تفصیل مفصلہ ذیل شجرہ سے

شجرۂ تقسیم شہادت

بخوبی معلوم ہوتی ہی :—

شہادت

- مادی — اخیر فقرہ دفعہ ۶۰
- دستاویزی — فصل ۵
  - اصلی — دفعہ ۶۲
  - نقلی — دفعہ ۶۳
    - تحریری — ضمن ۱ و ۲ و ۳ و ۴
    - بیانی — ضمن ۵
- شخصی یعنی زبانی — فصل ۴
  - بلا واسطہ — دفعہ ۶۰
  - باواسطہ — دفعہ ۳۲
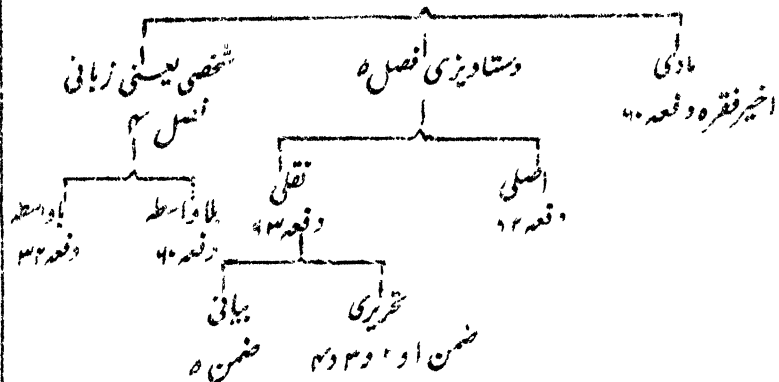
ان اقسام شہادت مین سے شہادت مادی کا نام اس ایکٹ مین نہین پایا جاتا مگر دفعہ ۶۰ کے اخیر فقرہ مین ضمنی طور پر ذکر ہی۔ شخصی شہادت اور زبانی شہادت ایک چیز ہی۔ لفظ شہادت باواسطہ بھی جسکو سُنی سُنائی شہادت کہنا چاہیے اس ایکٹ مین مستعمل نہین ہوا ہی مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل ادخال قرار دیگئی ہی وہ فی الحقیقت شہادت باواسطہ ہی جیسا کہ اوس دفعہ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگا ✦

زبانی شہادت ہمیشہ بلاواسطہ ہونی چاہیے (دیکھو دفعہ ۶۰) سوائے چند محدود حالتون کے (دیکھو دفعہ ۳۲)— دستاویزی شہادت بھی ہمیشہ اصلی ہونی چاہیے (دیکھو دفعہ ۶۴ و ۹۱) سوائے خاص صورتون کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱) ✦

واقعہ کا اثبات

واقعہ کا اثبات اوس صورت مین کہا جاویگا جبکہ امورات پیش شدہ پر غور کرنیکے بعد عدالت کو اُسکے موجود ہونیکا باور ہو یا یہ خیال کرے کہ اوسکا وجود اس نہج پر امکان رکھتا ہی کہ اوس خاص مقدمہ کی صورت مین کسی شخص محتاط کو اوسکے موجود ہونے کے قیاس پر

عمل کرنا چاہیئے ؛

واقعہ کا استرداد اوس صورت مین کہا جائیگا جبکہ عدالت امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد یہ باور کرے کہ اوس واقعہ کا وجود نہین ہے یا یہ خیال کرے کہ اسکا انعدام ایسا امکان رکھتا ہے کہ اُس خاص مقدمہ کی صورت مین کسی شخص محتاط کو اُسکے نہ موجود ہونے کے قیاس پر عمل کرنا چاہیئے ؛

واقعہ کا استرداد

واقعہ غیر مثبتہ اُسوقت کہا جاویگا جبکہ نہ اوسکا اثبات ہو نہ استرداد ؛

واقعہ غیر مثبتہ

لفظ شہادت اور لفظ ثبوت کو عوام الناس مخلوط کر دیتے ہین اور دونون کو ایک ہی شے تصور کرتے ہین لیکن جو لوگ منطق سے واقف ہین اونکو یہ بات

فرق مابین ثبوت و شہادت

بآسانی معلوم ہوگی کہ ان دونون اصطلاحون مین بڑا فرق ہے شہادت علت ہے اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظون مین شہادت سبب ہے اور ثبوت مسبب یعنی شہادت وسیلہ ہے اور ثبوت اوسکا نتیجہ ہے ـــ

پس ایکٹ ہذا مین جو فرق مابین اثبات واقعہ ۔ استرداد واقعہ اور واقعہ غیر مثبتہ کے بیان ہوا ہے بآسانی معلوم ہوگا ـ منطق کے جاننے والے کو یہ بات آسانی سے سمجھہ مین آوے گی کہ درحقیقت اثبات واقعہ اور استرداد واقعہ ایک ہی چیز ہے کیونکہ کسی واقعہ کا مثبت ثابت کرنا اور منفی ثابت کرنا ایک ہی طریقہ پر ہوتا ہے مثلاً جب یہ ثابت کر دیا جاوے کہ (الف) زید ہے تو یہ بھی لازمی ثابت ہوگیا کہ (الف) غیر زید نہین ہے ـ جو فرق کہ تینون اصطلاحات متذکرہ بالا مین ایکٹ ہذا نے قرار دیا ہے وہ یہ ہے :ـــ

(۱) جب رجحان طبیعت اپنی غایت کو نسبت وجود کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مثبتہ ہے ؛

(۲) اور جب وہ رجحان اپنی نہایت کو نسبت عدم کسی واقعہ کے پہنچ جاوے تو واقعہ مستردہ ہے

(۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نہ پہونچے تو وہ واقعہ غیر مثبتہ ہے *

مثلاً یہ امر تنقیح طلب ہو کہ آیا زید مرگیا ہے یا نہین - پس اگر پورے طور پر یہ ثابت ہو جاوے کہ زید کو چند شخصون نے دفن کیا تھا تو ایسی صورت مین موت زید واقعہ مثبتہ ہے - اور اگر زید عدالت مین زندہ موجود ہو تو ایسی صورت مین موت زید واقعہ مستردہ ہے - اور اگر زید کی نسبت چند برس سے کسی نے کچھہ نہ سنا ہو کہ کہان ہے تو ایسی صورت مین موت زید واقعہ غیر مثبتہ ہے *

اس تمثیل مین جو کہ ابھی بیان ہوئی ہے اگر امر تنقیح طلب یہ ہوتا کہ زید زندہ ہے یا نہین اور موت کے نقیض کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول مین یعنی زید کے دفن ہونے سے زندہ ہونا زید کا واقعہ مستردہ ہوگا اور دوسری صورت مین یعنی زید کے عدالت مین موجود ہونے سے اسکا زندہ ہونا واقعہ مثبتہ ہو جاوے گا اور تیسری صورت مین یعنی اوسکی کچھہ خبر نہ سنی جانے سے زید کا زندہ ہونا واقعہ غیر مثبتہ رہیگا - اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ایک ہی واقعات سے جس امر کا اثبات ہوتا ہے اوسی سے اوسکے نقیض کا استرداد ہوتا ہے اور ایک ہی واقعات سے نقیضین غیر مثبتہ رہتی ہین *

اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ اثبات اور استرداد نقیضین یعنی باہم مخالف ہین اور واقعہ کا غیر مثبت ہونا ایک حالت ان دونون سے مختلف ہے - اسقدر بحث سے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ ممکن ہے کہ شہادت ہو اور ثبوت نہو لیکن یہ ممکن نہین کہ ثبوت ہو اور شہادت نہو مثلاً فرض کرو کہ ایک گلا کٹا ہوا آدمی پایا جاوے ایک ایسی جگہہ پر کہ جدہر تھوڑے عرصہ پہلے ایک آدمی جاتا ہوا دکھائی دیا تھا اوس آدمی کا اسطرف جانا شہادت اسکے قاتل ہونے کی ہے لیکن ہرگز ثبوت اسکے قاتل ہونے کا نہین ہے *

دفعہ ۴ جہان ایکٹ ہٰذا مین یہ مرقوم ہے کہ عدالت ایک امر

جواز قیاس

واقعہ کو قیاس کرے وہان اسکو اختیار ہے کہ اوس امر واقعہ کو امر ثبت تصور کرے الا اوس حالت مین اور اوسوقت تک کہ اوسکا استرداد ہو یا اوسکو جائز ہے کہ اوسکا ثبوت طلب کرے ✤

جہان ایکٹ ہٰذا مین یہ ہدایت ہی کہ عدالت کو امر واقعہ پر

لزوم قیاس

قیاس کر لینا لازم ہے تو اوسے لازم ہے کہ اوس امر واقعہ کو ثبت تصور کرے الا اوس حال مین اور اوسوقت تک کہ استرداد ہو ✤

جہان ایک امر واقعہ از روی ایکٹ ہٰذا کے دوسرے امر واقعہ

ثبوت قطعی

کا ثبوت قطعی قرار دیا گیا ہے وہان عدالت کو لازم ہے کہ ایک امر واقعہ کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور کرلے اور عدالت اُسکے ابطال کے لئے شہادت کے پیش کئے جانے کی اجازت نہ دیگی ✤

منجملہ اُن کامون کے جو عدالت کے فرض مین صرف لینا اور تحریر کرنا شہادت کا ہی نہیں ہے بلکہ اوسکی نسبت اپنی راے قائم کرنا اور اوس سے نتیجہ نکالنا بھی اُسکا کام ہے حقیقت مین شہادت کا پیش کرنا یعنی اثبات واقعہ فریق مقدمہ کا کام ہے اور شہادت پیش شدہ سے نتیجہ نکالکر راے قائم کرنا عدالت کا کام ہے ✤

واضعان ایکٹ ہٰذا نے اس قانون کے مسودہ مین اس فصل مین ایک یہ دفعہ قائم کی تھی ✤

عدالت کو چاہیئے کہ معاملات واقعاتی مین امور مفصلہ ذیل کے استدلال سے اپنی

دفعہ مندرجہ مسودہ

اپنی راے قائم کرے :—

(۱) اُس شہادت سے جو واقعات مبینہ کے وجود کی بابت پیش کیجاوے ✦

(۲) اُن واقعات سے جنکا اثبات یا استرداد واقعات غیر مشتبہ کی بابت ہوا ہو ✦

(۳) اُن گواہوں کی غیر حاضری سے یا اوس شہادت کی عدم موجودگی سے جسکا پیش کیا جانا ممکن تھا ✦

(۴) اہل مقدمہ و گواہوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے ✦

اِس دفعہ سے یہ غرض تھی کہ عدالت کو اس امر اہم مین یعنی نتیجہ نکالنے اور رای قائم کرنے مین مدد ملے اور ہدایت ہو مگر جو کہ یہ مقصد قواعد قیاسات کے قائم کرنے سے بطور قواعد کلیہ حاصل ہوتا تھا اسلئے واضعان ایکٹ ہذا نے مسودہ کی اس دفعہ کو خارج کرکر قواعد نسبت قیاسات کے عمدہ طور سے اس ایکٹ مین قائم کئے ہین ✦

قیاسات

قیاسات کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونین سے ہے اور اوسکی شرح آیندہ کیجاوے گی لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس ایکٹ مین سواے دفعہ ہذا کے کہین تعریف قیاس کی نہین لکھی اور گو لفظ قیاس مستعمل ہوا ہی لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئی حاوی یا کافی تعریف اِس لفظ کی نہین معلوم ہوتی قیاس کی تعریف یہ ہوسکتی ہی:—

تعریف قیاس

قیاس ایک رجحان ذہن نسبت وجود کسی واقعہ مشتبہ یا منفیہ کے اس قسم کا ہے جسکی صحت پر عمل کرسکین بشرطیکہ کسی کافی شہادت سے اُس رجحان کے خلاف وجہ معلوم نہو ✦

اقسام قیاس

قیاس دو قسم کے ہین :—

اول — قیاسات جوکہ ہر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے واقعہ کے قائم کرتی ہے *

دویم — قیاسات جوکہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیے ہین *

اس ایکٹ مین جہان نسبت قیاسات اختیاری عدالت کے ذکر لکھا ہے وہ اول قسم کے قیاسات ہین اور جہان قیاس کرنا لازمی لکھا ہے وہ دوسری قسم کے قیاسات ہین *

نسبت ثبوت قطعی کے صرف اسقدر شرح بیان کرنی ضرور ہے کہ ثبوت قطعی فے الحقیقت

ثبوت قطعی

نہایت اعلی درجہ کا قوی قیاس ہے جوکہ فی نفسہ کوئی ثبوت نہین ہے لیکن قانون نے اوسکو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ہے پس تعریف ثبوت قطعی کی وہی ہے جوکہ قیاس کی تعریف اوپر بیان ہوچکی ہے صرف چند الفاظ ثبوت قطعی کی تعریف مین بدلے جاتے ہین — ثبوت قطعی کی تعریف یون ہوسکتی ہے :—

ثبوت قطعی ایسا ایک رجحان نسبت وجود کسی واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے ہے جسکی صحت پر عمل

تعریف ثبوت قطعی

کرسکین اور وہ رجحان اسقدر وقعت رکھتا ہے کہ وہ بمنزلہ ثبوت کامل کے تصور کیا جاتا ہے اور اوسکے خلاف شہادت لینے کو قانون نے صاف منع کیا ہے — گو اصطلاح مین اوسکو ثبوت قطعی کہتے ہین لیکن قطع نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعی کو قیاس قطعی کہنا انسب ہوتا اور یہ امر قابل غور ہے کہ درحقیقت قیاس قطعی درجہ ثبوت کا رکھتا ہے *

اس ایکٹ کی دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ مین اور دفعہ ۱۱ قانون حلف یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء مین ثبوت قطعی کا ذکر ہے اور اونکے پڑھنے سے مثالین ثبوت قطعی کی معلوم ہونگی *

ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف (جسکا ذکر دفعہ ۱۱۵ مین مندرج ہے) کسیقدر ایک دوسرے

مشابہت مابین ثبوت قطعی و مانع تقریر مخالف

کے مشابہ ہین اور اونکا اثر نسبت مانع ہونے ادخال شہادت کے یکسان ہوتا ہے با این ہمہ ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف مین

بڑا فرق ہے جسکا بیان ذکر کرنا ضروری نہیں ہے آیندہ واضح طور پر بیان کیا جاویگا *

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا *

مقدمہ شرح ہذا مین یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ شہادت واقعات سے متعلق ہوتی ہے اور شرح دفعہ ۳ مین واقعہ کے معنی اور اقسام پر بحث کیگئی ہے — اس فصل مین واضعان قانون نے وہ صورتین بیان کی ہین کہ جنمین واقعات متعلق مقدمہ تصور ہوتے ہین — قبل اسکے کہ دفعات کی شرح لکھی جاوے یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی واقعات کی نسبت کوئی بحث ہوتی ہے یا کوئی رائے قائم کرنی منظور ہوتی ہے تو اوسکی نسبت مفصلۂ ذیل سوالات ذہن مین آتے ہین :—

اول — کیا وقوع پذیر ہوا اور اوسکی نسبت کیا کیا گیا (دیکھو دفعہ ۶ سے دفعہ ۱۰ تک) *

دوم — اوس واقعہ کی نسبت کیا کہا گیا (دیکھو دفعہ ۱۱ سے دفعہ ۳۹ تک) *

سوم — عدالتون نے اوس واقعہ کی نسبت کیا تجویز کی (دیکھو دفعہ ۴۰ سے دفعہ ۴۴ تک)

چہارم — اوس واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہے (دیکھو دفعہ ۴۵ سے دفعہ ۵۱ تک) *

پنجم — اون لوگونکا جو اوس واقعہ سے تعلق رکھتے ہین کیا چال چلن ہے (دیکھو دفعہ ۵۲ سے دفعہ ۵۵ تک)

پس مفصلہ بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال مین آتے ہین اور واضعان قانون نے دفعہ ۵۵ تک جو کہ اس فصل کی اخیر دفعہ ہے ان امور کی نسبت بحث کی ہے — جبتک کہ کوئی واقعہ ان پانچ امور مین سے کسی نہ کسی سے تعلق نرکھتا ہو تب تک وہ واقعہ متعلقہ نہین قرار پاسکتا گو یہ ممکن ہے کہ ایک ہی واقعہ دو تین امور سے متعلق ہو — ابتداء فصل ہذا مین ہی دو اصولی

سوالات بیان کردیئے کہ جنسے تعلق واقعات پیدا ہوتا ہے اسکے بعد اس فصل کی دفعات کے مضامین بآسانی سمجھہ مین آوینگے ٭

دفعہ ۵

شہادت واقعات تنقیحی اور واقعات متعلقہ کی دیجا سکتی ہے

ہر مقدمہ یا کارروائی مین جائز ہے کہ شہادت وجود یا انعدام ہر واقعہ تنقیحی اور ایسے واقعات کی ادا کیجاوے جو ایکٹ ہذا مین بعد ازین واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ہین نہ کسی اور واقعات کی ٭

واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف دفعہ ۳ کی شرح مین بیان ہوچکی ہے [۶] ٭

تشریح — ازروی دفعہ ہذا کے کسی شخص کو منصب ادای شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نہوگا جسکے ثابت کرنے کا وہ ازروے کسی حکم قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے مستحق نہین ہے ٭

ظاہر ہے کہ اس تشریح بین مُراد اون قواعد سے ہے جو کہ ضابطہ دیوانی مین واسطے صاف ہوجانے امر متنازعہ فیہ اور آسایش عدالت اور عجلت انفصال مقدمات کے قائم کئے گئے ہین اور جنکی روسے عدالتین اُمور تنقیح طلب قرار دیتی ہین ٭

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے کیگئی جسکو اوسنے ایک لاٹھی سے بہ نیت اوسکی ہلاکت کے مارا ٭

زید کی تجویز مین واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہین :—

زید کا عمرو کو لاٹھی سے مارنا ٭

۶— دیکھو صفحہ ۱۲ سے ۲۵ تک

زید کا عمرو کی ہلاکت کا باعث اوس ضرب سے ہونا *

زید کی نیت عمرو کی ہلاکت کا باعث ہونے مین *

(ب) زید ایک اہل مقدمہ بروقت اول پیشی مقدمہ کے اپنے ساتھہ ایک تمسک جسپر وہ استدلال کرتا ہے نہ لایا اور پیش کرنے کے لئے تیار نہین رکھتا ہے تو ازروے اس دفعہ کے وہ اوس تمسک کو کارروائی مقدمہ کی کسی نوبت مابعد مین پیش کرنے اور اوسکے مضمون کو ثابت کرنے کا استحقاق بجز مطابقت شرائط مذکورہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اور طور پر نہین رکھتا *

ان تمثیلون مین سے تمثیل (الف) تو متن دفعہ سے متعلق ہے اور تمثیل (ب) اوس دفعہ کی تشریح سے علاقہ رکھتی ہے *

احکام ضابطہ دیوانی نسبت پیشی شہادت کے

تمثیل (ب) جسمین ممانعت پیش ہونے دستاویز کی بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے ہے قابل لحاظ کے ہے - دیوانی عدالتون کے ضابطہ مین دستاویزات پیش ہونے کے اوقات معین کئے گئے ہین *

پہلا وقت یہ ہے کہ جب مدعی عرضی دعوی پیش کرے تو اوسکے ساتھہ وہ دستاویز جسکی روسے اوسنے نالش کی ہے یا اوسپر بطور تائید اپنے دعوی کے حوالہ دیا ہے عرضی دعوی کے ساتھہ عدالت مین پیش کرے *

اور اگر وہ دستاویز مدعی کے قبضہ مین نہو بلکہ مدعا علیہ کے قبضہ مین ہو تو عرضی کے ساتھہ اوسکی کیفیت پیش کرے تاکہ مدعا علیہ سے طلب کیجاوے *

دوسرا وقت وہ ہے کہ جب مقدمہ اول مرتبہ روبکار ہوتا ہے اور امور تنقیح طلب قرار پاتے ہین اوسوقت پر فریقین کو واجب ہوتا ہے کہ تمام وجہ ثبوت تحریری ہر قسم کی جو پیشتر عدالت مین

داخل نہو چکی ہو اور جملہ دستاویزات اور تحریرات حاضر لاوین اور عند الطلب حاکم عدالت پیش کرین ✤

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا بروقت پیشی اول مقدمہ کے ضرورت ہے اُس فریق کے قبضہ مین نہو جو اوسکا پیش ہونا چاہتا ہے تو اوسکو ضرور ہے کہ قبل او سوقت کے اوسکی طلبی کے لئے سمن جاری ہونے کی درخواست عدالت مین پیش کرے ✤

یہ اخیر وقت ہے دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونیکا اگر اوسوقت تک کوئی دستاویز نہ داخل ہوا اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لیجاوے گی اِلا اوس حالت مین کہ وجہ موجہ اس بات کی حسب اطمینان عدالت پیش کیجاوے کہ وہ بروقت اول روبکار ہونے مقدمہ کے اوسکو پیش نہین کرسکتا تھا ✤

دفعہ ۶　واقعات جو اگرچہ داخل تنقیح نہون مگر واقعات تنقیح طلب سے اسقدر الحاق رکھتے ہون کہ جزو ایک ہی معاملہ کے ہوگئے ہون وہ بھی واقعات متعلقہ ہین عام اس سے کہ وہ ایک ہی وقت اور مقام مین وقوع مین آئے ہون یا اوقات اور مقامات مختلفہ مین ✤

تعلق اُن واقعات کا جو جزو معاملہ ہون

واضح رہے کہ یہ دفعہ اول دفعہ ہے جسمین ایکٹ ہذا نے اُس رشتہ کو جسکی وجہ سے واقعات متعلقہ تصور کئے جاتے ہین بیان کیا ہے اور دفعات جو اوسکے بعد ہین دفعہ ۵۵ تک ہر دفعہ مین ایک قسم کے رشتہ کی جسکی وجہ سے واقعات متعلقہ ہوجاتے ہین تعریف بیان کی ہے — لیکن جو تعلق کہ اس دفعہ مین بیان کیا گیا ہے وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا ہے یعنی وہ تعلق جو کہ واقعات مین بوجہ ہونے اجزاء ایک معاملہ کے پیدا ہوجاتا ہے ✤

عموماً شہادت جو کہ نسبت افعال اشخاص خارج معاملہ کے ہو داخل نہین ہو سکتی مثلاً یہ امر کہ کسی غیر شخص نے کسی معاملہ کی نسبت کیا کہا اکثر سُنی سُنائی شہادت تصور ہو کر شہادت مین داخل نہوگا لیکن جب کہ وہ بیان اُس معاملہ سے اسطرح پر ملا ہوا ہو کہ فی الحقیقت اُس کُل معاملہ کا ایک جزو تصور کیا جاوے تب وہ شہادت مین داخل ہوگا اسلیئے کہ درحقیقت وہ بیان صرف بغرض وضح کرنے اصل واقعہ کے جس سے کہ مقصود ہے داخل ہوتا ہے اور بغیر ایسے بیان کے صرف اصل واقعہ اکیلا سمجھہ مین نہ آتا ✤

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک ہی قسم کی ہین اور پانچون ایک ہی اُصول پر مبنی ہین

> دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰
> ایک اُصول پر مبنی ہین

یعنی اس مسئلہ قانون شہادت پر کہ جو کچہہ گرد و نواح کے حالات نسبت کسی واقعہ مقصود بالذات کے ایسے ہون کہ جنکے کھلنے سے اصل حال واقعہ مقصود بالذات کا واضح ہوتا ہو شہادت مین داخل ہو سکتے ہین — دیکھو دفعہ ۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء جسمین مجسٹریٹون کو یہ ہدایت ہوئی ہے کہ جب ایسے مقدمات کی تحقیقات کرین جو قابل تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے ہین تو علاوہ واقعات منشاء الزام کے اُن حالات اور امور کی نسبت بھی شہادت لین جو فی الحقیقت منشاء الزام یا نالش نہین ہین ✤

تمثیلات

(الف) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنیکا الزام لگایا گیا پس جو کچھہ کہ زید یا عمرو یا ان شخصون نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنے کے وقت کہا یا کیا یا اس سے اسقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کہا یا کیا کہ وہ جزو اوس واقعہ کا ہوگیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہے ✤

(ب) زید پر بمقابلہ ملکہ معظمہ کے اسطرح پر جنگ کرنیکا الزام رکھا گیا کہ ایک جماعت مفسدان مسلح کا وہ شریک ہوا اور اوس مفسدہ مین کچھہ مال تلف کیا گیا اور فوج پر حملہ کیا گیا اور جیلخانے

توڑ ڈالے گئے ہیں وقوع ان واقعات کا واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ وہ جزو اوس عام وارادات کے ہین گوکہ زید ان سب واقعات مین موجود نہو *

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت ہتک آمیز مندرجہ کسی خط کے جو جزو ایک مراسلت کا ہے نالش رجوع کی پس وہ خطوط جو فیمابین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے ہتک پیدا ہوا تحریر مین آئے ہون اور جزو اوس مراسلت کے ہون جسمین وہ عبارت مندرج ہے واقعات متعلقہ ہین گوکہ اون خطوط مین وہ عبارت ہتک آمیز مندرج نہو *

(د) نزاع اس امر کی ہے کہ کوئی خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تھا زید کے حوالہ کیا گیا اور وہی مال درمیان مین کئی اشخاص کو بعد یکدیگرے حوالہ کیا گیا پس ہر حوالگی واقعہ متعلقہ ہے *

واقعات جوکہ نتیجہ یا وجہ یا باعث واقعہ تنقیحی کے ہون

دفعہ ۷ جو واقعات کہ باعث یا وجہ یا نتیجہ قریب یا بعید واقعات متعلقہ یا واقعات تنقیحی کے ہون یا داخل اُن حالات کے ہون جنمین واقعات تنقیحی وقوع مین آئے یا جنکے موقع اُن واقعات تنقیحی کے وقوع یا معاملہ کا پیدا ہوا ہو وہ بھی واقعات متعلقہ ہین *

دیکھو شرح دفعہ ۹ جو اس دفعہ سے بھی متعلق ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ سب کے جاننے سے نتیجہ یعنی مسبب کا حال کھلتا ہے اور نتیجہ جاننے سے سبب کا پس رشتہ سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعہ متعلقہ کردیا ہے *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ عمرو نے بکر کا سرقہ بالجبر کیا یا نہین *

یہ واقعات کہ سرقہ بالجبر سے ذرا پہلے عمرو ایک میلہ مین اپنے ساتھ روپیہ لیکر گیا اور وہ روپیہ

اور اشخاص کو دکھلایا یا اُنسے یہہ کہا کہ یہ روپیہ میرے پاس ہے واقعات متعلقہ ہین ٭

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نہین ٭

اُس مقام مین یا اُسکے قریب جہان قتل وقوع مین آیا کشا کشی کے نشانات زمین پر دکھلائے گئے پس یہ واقعات متعلقہ ہین ٭

(ج) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے عمرو کو زہر کھلایا یا نہین ٭

عمرو کی حالت تندرستی زہر کھلانے کی علامات مبینہ کے پہلے اور عمرو کی عادات جو زید کو معلوم تہین اور جنسے موقع زہر کھلانے کا پیدا ہوا واقعات متعلقہ ہین ٭

دفعہ ۸ ہر واقعہ جو وجہ تحریک یا تیاری کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہو یا جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو واقعہ متعلقہ ہے ٭

وجہ تحریک یا طیاری یا عمل مابعد یا ماقبل واقعہ متعلقہ ہین

عمل کسی ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسی مختار کا جو کسی نالش دیوانی یا کارروائی مین فریق ہو بلحاظ اُسی نالش یا کارروائی کے یا بلحاظ کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ اُس نالش یا کارروائی کے اور عمل کسی ایسے شخص کا کہ کوئی جرم اوسکے مقابل کارروائی ہونے کے بنا ہو واقعہ متعلقہ ہے بشرطیکہ وہ عمل کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ پر موثر ہو یا اُس سے متاثر ہو عام اس سے کہ وہ امر اوسکے پہلے یا اوسکے بعد وقوع مین آئی ٭

ایکٹ ہذا مین لفظ اقبال مین جسکی تعریف دفعہ ۱۷ مین مندرج ہے وہ افعال جو کہ بیانات زبانی یا دستاویزی نہون شامل نہین رکھے گئے اور اس دفعہ کی تشریح اول مین یہ امر صاف کردیا گیا ہے کہ لفظ عمل مین بیانات داخل نہین ہین لیکن واضح رہے کہ عمل علاوہ بیانات کے کبھی ایک قسم

اقبال ہوتا ہے ٭

گو ایکٹ ہٰذا کی اس دفعہ مین اقبالونکا ذکر نہین ہے تاہم یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر اون اثرونکا بیان کیا جاوے جو کہ حسب قانون شہادت عمل سے پیدا ہوتے ہین ٭

دفعہ ۱۷ مین جو اقبال کی تعریف لکھی ہے اور جو اوسکا اثر بیان کیا گیا ہے اوس قسم کا اثر

عمل جسکا اثر اقبال کے برابر ہے

بعض حالتونمین عمل سے بلا کسی بیان کے پیدا ہوتا ہے مثلاً ملزم کا بھاگنا یا چھپنا بھیس بدلنا یا اون ہتیارون کا جنکو کہ وہ جرم کے کرنے مین کام مین لایا ہے تلف کرنا یا کپڑون کو خون چھڑانے کے لئے دھونا یا اُس قسم کا کوئی اور فعل اوس عمل مین داخل ہے جس سے کہ قیاس مجرم ہونے ملزم کا پیدا ہوتا ہے اور اپنی حیثیت کے موافق اقبال جرم ہے اسیطرح پر دیوانی کے معاملونمین بھی عمل سے اثر پیدا ہوتا ہے مثلاً بہی کھاتہ مین کسی خاص شخص کے لیکھے مین ایک رقم کا لکھا جانا اپنی حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بہی کھاتہ کے اس امر کا ہے کہ وہ رقم اوس شخص کے حساب سے متعلق ہے جسکے لیکھے مین وہ لکھی گئی ہے نہ کسی دوسرے شخص کے ۔ اسیطرح پر وصی کا ایک موصی لہ کو شے موصی بہ کا دیدینا بادی النظر مین اقبال اس امر کا ہے کہ وصی کے قبضہ مین کافی جائداد متوفی کی ہے جسمین سے تمام موصی لہم کو اونکے حصص موافق وصیت کے مل سکتے ہین ۔ اسیطرح پر متوفی کی جائداد مین سے قرضہ درجہ دوم کا ادا کرنا اقبال بادی النظری اس امر کا ہے کہ قرضہ درجہ اعلیٰ کے ادا کرنے کو کافی مال متوفی چھوڑکر مرا ٭

اسیطرح پر ایسی حالتونمین جب کہ عملدرآمد روزمرہ مقتضی اس امر کا ہو کہ کوئی فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک ایسے فعل کا اور چپ اور ساکت رہنا بعضی حالتونمین اثر اقبال کا رکھتا ہے مثلاً جب کہ ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب بہیجتا ہے اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسی اعتراض کے

ایک معقول عرصہ تک ساکت رہے تو فی نفسہ یہ سکوت بادی النظر مین اقبال درست ہونے حساب کا تصور کیا جاویگا اور اسیطرح پر مابین دو شخصون کے ایک حساب مین سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقی کی صحت کا اقبال ہے ✤

قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۷ کی تشریح دو تمثیلات قابل غور ہین اور وہ یہ ہین ✤

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہون کہ کوئی شخص کسی معاہدہ پر راضی ہوجاوے فریب نہین ہے اِلّا اوس حال مین کہ حالات متذکرہ ایسے ہون کہ اونکے لحاظ سے سکوت کرنیوالے کو بولنا لازم ہو یا اوسکا سکوت برابر خود بمنزلہ بولنے کے ہو ✤

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۷ کی تشریح

(الف) زید نے بطور نیلام کے ہندہ کے ہاتھ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہے کہ وہ صحیح سالم نہین ہے اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب مین کچھہ نہین کہا یہ زید کا فریب نہین ہے ✤

دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کی تمثیلات

(ب) ہندہ زید کی بیٹی ہے اور ابھی بحد بلوغ پہنچی ہے اس صورت مین جو رشتہ کے مابین ان دونون فریق کے ہے اُسکے لحاظ سے زید پر لازم ہے کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو ہندہ سے کہدے ✤

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھوڑے کے صحیح سالم ہونے سے انکار نکرو تو مین اوسکو ایسا ہی سمجھہ لونگی زید نے کچھہ نہ کہا اس صورت مین زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہے ✤

(د) زید و عمرو نے جو دونون تاجر ہین باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے

کم و بیش ہو جانے کی اطلاع ہے کہ جسکے سبب سے اوس معاہدہ کے انعقاد مین عمرو کی رضامندی مین خلل واقع ہوتا ہے پس زید پر لازم نہین ہے کہ عمرو کو اوس سے مطلع کرے ❖

اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جاوے جسکا اثر اوسکے مضر ہو تو اگر وہ شنکر ساکت رہے اور کوئی اعتراض نکرے تو اوسکا سکوت بمنزلہ اقبال کے ہے — اگر کوئی بیان بطور معاملہ مضر کسی شخص کے بذریعہ چٹھی کے اوسکو معلوم ہو تو قانوناً اوس شخص کا اوس چٹھی کا جواب معترض نہ لکھنا اُسکے مضر نہین ❖

سکوت کا اثر

قاعدۂ مذکورۂ بالا نسبت سکوت کارروائی ہاے عدالت کے متعلق نہین ہے اسوجہ سے کہ فی نفسہ نوعیت اُن کارروائیونکی ایسی ہے کہ سوای فریقین مقدمہ کے شخص غیر دخل در معقولات نہین دے سکتا مثلاً اگر کوئی گواہ عدالت مین کسی شخص کے مضر اظہار دے تو اوس شخص کو منصب عدالت مین جواب سوال کرنیکا نہین ہے جبتک کہ خود فریق مقدمہ نہو اور اسوجہ سے اوسکا سکوت عدالت مین موافق دفعہ مذکور کے اُسکے مضر نہوگا ❖

ایک نئی قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ایام تمادی از سر نو تاریخ اقبال سے شمار ہوتے ہین چنانچہ تفصیل اوسکی دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع مین مندرج ہے اور وہ یہ ہے :—

اثر ادائے سود یا جزو زر قرضہ نسبت قانون تمادی کے

جب سود کسی قرضہ یا مال متروکہ کا قبل انقضای میعاد معین کے اوس شخص نے جو مواخذہ دار ادائے قرضہ یا مال متروکہ کا ہو یا اُسکے مختار عام یا خاص نے جو اوس باب مین مجاز ہو ادا کر دیا ہو ❖

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

یا جب جزو قرضہ کے زر اصل کا قبل انقضاے میعاد معینہ کے مدیون یا اوسکے مختار عام یا خاص نے جو اس باب مین مجاز ہو ادا کیا ہو ❖

تو نئی میعاد سماعت کے مطابق نوعیت اصل مواخذہ کی اُسوقت سے شمار ہوگی جب کہ
ادائے مذکور عمل مین آیا ہو ٭

مگر شرط یہ ہے کہ زر اصل مین سے ایک حصہ کے ادا ہونے کی صورت مین قرضہ معاہدہ
تحریری کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے نوشتہ یا خود
اسکی ہی جات مین یا دائن کی ہی جات مین مرقوم ہو ٭

دفعہ مذکورہ بالا کی روسے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ سوداگر کا بل بھی ایک معاہدہ ہے پس ایک
سوداگر کے بل یعنی فرد حساب کی مقدار کا ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تمادی
از سر نو قائم نہین کرتا کیونکہ بل ایک معاہدہ نہین ہے ٭

تشریح ۱ — لفظ عمل کا اس دفعہ مین حاوی معنی بیانات
کا نہین ہے الا اوس حال مین کہ وہ بیانات بجز بیانات کے کسی افعال
کی معیت رکھتے ہون یا اونکی توضیح کرتے ہون لیکن یہ تشریح اون
بیانات سے علاقہ نہین رکھتی جنکا متعلق واقعات ہونا اس ایکٹ کی
کسی اور دفعہ کی روسے لازم آتا ہو ٭

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا سے دفعہ ۳۹ - ایکٹ ہذا تک ٭

تشریح ۲ — جب عمل کسی شخص کا متعلق واقعہ ہو تو جو
بیان کہ اُس سے یا اُسکے روبرو اور اوسکی سماعت مین کیا جاوے
اور اوس عمل پر موثر ہوتا ہو وہ امر متعلقہ ہی ٭

—— ۰)٭(۰ ——

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے ہوئی *

یہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ہے اور عمرو نے زید کو یہ دھمکی دیکر کہ مین اوس راز کو فاش کر دونگا زید سے بجبر روپیہ لینا چاہا تھا یہ سب واقعات متعلقہ ہین *

(ب) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلاپانے کی نالش کی عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا یہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کسی خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیہ کی رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہے *

(ج) زید کی تجویز بعلت اس امر کے کیگئی کہ اوسنے عمرو کو زہر کھلاکر ہلاک کیا *
یہ واقعہ کہ عمرو کی وفات سے پہلے زید اوسیطرح کا زہر جوکہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ہے *

(د) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ہے یا نہین *
یہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کی تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اون امور کی تحقیقات کی تھی جنسے کہ وصیت نامہ مبینہ کی شرایط متعلق ہین اور وصیت نامہ کی تحریر کے باب مین وکیلون سے مشورہ لیا تھا اور اوسنے آور وصیت ناموں کا مسودہ تیار کرایا تھا جنکو اوسنے پسند نہین کیا واقعات متعلقہ ہین *

(ہ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھیرا گیا *
جرم مبینہ سے پہلے یا اوسکے وقوع کے وقت یا اوسکے بعد زید نے ایسی شہادت بہم پہونچائی جو واقعات تنقیحی مقدمہ مذکور کو رنگت اسکے مفید مطلب دیسکے یا اوسنے شہادت کو

تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ہو سکتے تھے اونکی حاضری کا مانع ہوا یا انکو غیر حاضر کرایا یا اوسنے اوس معاملہ مین اشخاص سے جھوٹی گواہی دلائی یہ سب واقعات متعلقہ ہین +

(و) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہین عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اوسکی تلاش کے لئے اہلکاران پولیس آتے ہین اور اس بات کے کہے جانے کے بعد فوراً زید بھاگ گیا یہ سب واقعات متعلقہ ہین +

(ز) بحث اس امر کی ہے کہ زید کو عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہین یا نہین +

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اوسوقت کہ زید موجود تھا اور اس بات کو سنتا تھا یہ کہا کہ مین تمکو یہ صلاح دیتا ہون کہ زید کا اعتبار کرنا اسواسطے کہ اوسے عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہین اُسوقت زید بغیر دینے کسی جواب کے چلا گیا یہ سب واقعات متعلقہ ہین +

اس تمثیل مین سکوت زید درجہ اقبال کا رکہتا ہے دیکھو شرح متن دفعہ ہذا جسمین سکوت کا اثر لکھا ہے +

(ح) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہین +

یہ واقعہ کہ زید بعد وصول ہونے ایک چٹھی کے جسمین اوسکو اطلاع دیگئی تھی کہ مجرم کی تلاش ہو رہی ہے بھاگ گیا اور نیز مضمون اوس چٹھی کا یہ دونون امر واقعات متعلقہ ہین +

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹھیرایا گیا +

یہ واقعات کہ بعد ارتکاب جرم مبینہ کے زید بھاگ گیا یا اوسکے پاس وہ جائداد یا اوس جائداد کی قیمت کا روپیہ تھا جو اوسنے اوس جرم سے حاصل کی یا اوسنے اون اشیاء کے چھپانے کا

ارادہ کیا جو اس جرم کے ارتکاب مین مستعمل تھین یا مستعمل ہو سکتی تہین واقعات متعلقہ ہین +

(ي) بحث ہے کہ ہندہ کا بجبر ازالہ بکارت کیا گیا یا نہین +

یہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ہندہ نے اوس جرم کی نالش کی اور وہ حالات جنمین کہ نالش کیگئی اور وہ مضمون جو اس نالش مین لکہا گیا واقعات متعلقہ ہین +

یہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنے کے ہندہ نے یہ کہا کہ اوسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ہے حسب دفعہ ہذا ایسا عمل نہین ہے جو کہ واقعہ متعلقہ سمجہا جاے گو کہ وہ صورتہاے مفصل ذیل مین واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو یعنی :-

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱ یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ +

(ك) بحث اس امر کی ہے کہ زید کا سرقہ ہوا یا نہین +

یہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ہی اُسنے اوس جرم کی بابت نالش کی اور حالات نالش اور وہ مضمون جو اس نالش مین لکہا گیا سب واقعات متعلقہ ہین +

یہ واقعہ کہ اُسنے اپنے سرقہ کے ہونے کا بیان بغیر رجوع کرنے کسی استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب دفعہ ہٰذا نہین ہے جو واقعہ متعلقہ ہو گو کہ وہ صورتہاے منفصلہ ذیل مین واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو یعنی :-

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱ یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ +

دفعہ ۹ واقعات جو کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کی وجہ ظاہر ہونے یا بنا پڑنے کے لئے ضروری ہون

واقعات جو تمہید واقعات متعلقہ کے ہون

یا جن واقعات سے کسی ایسی دلیل کی تائید یا تردید ہوتی ہو جو کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے پیدا ہو یا جن واقعات سے کہ کسی شے یا شخص کی شناخت ہوتی ہو اور وہ شناخت متعلق مقدمہ ہے یا جن واقعات سے کہ کسی واقعہ تنقیحی یا متعلقہ کے وقت یا مقام کا تعین ہوتا ہو یا جن واقعات سے کہ ان فریق کا باہم تعلق معلوم ہوتا ہو جنکے درمیان مین ایسے امر واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہانتک کہ اوس غرض کے لئے اونکی ضرورت ہو واقعات متعلقہ ہین ✤

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب ہین جو کہ آپس مین باہم بنے ہوئے ہین - ہر حالت کسی حالت سابقہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یعنی حالت سابق علت ہوتی ہے اور حالت ثانی معلول اور نتیجہ ہوتی ہے اور پھر یہ حالت سبب ہوتی ہے بہت سی اور حالتونکی اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتین ایسی ہوتی ہین کہ جو اوس سے علیحدہ نہین ہوسکتین اور جسکی وجہ سے اوس حالت کی نوعیت پر اثر ہوتا ہے اور جنکا جاننا واسطے ٹھیک طور پر سمجھنے اُن حالتون کے ضرور ہوتا ہے — واقعہ اصلی یعنی مقدمہ دفعہ کے ساتھہ ان چیزونکا بیان بھی بطور واقعات متعلقہ کے شہادت مین داخل ہوسکتا ہے — لیکن عدالت کا کام یہ ہے کہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق اِن حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم سے ایسا قریب ہے یا نہین کہ جس سے نتیجہ متنازعہ حاصل ہوسکے اِن حالات سے گردنواح واقعہ مقدم کی نسبت کوئی صریح قاعدہ قائم کرنا محال ہے اور یہ عدالت کی راے پر چھوڑا گیا ہے کہ اس امر کو طے کرے کہ کونسی حالت کی نسبت شہادت مناسب ہے اور کونسی کی نہین ✤

امور قابل لحاظ دربارہ تجویز تعلق واقعات تمہیدی ایسی راے قائم کرنے مین عدالت کو دو امور پر لحاظ

رکھنا چاہیئے ✤

اول — یہ کہ آیا یہ حالات واقعہ مقدم کے ہم زمانہ ہین یا نہین ✤

دوم — یہ کہ آیا وہ اس قسم کے ہین کہ جنسے واقعہ مقدم کی نوعیت کی تصریح ہوتی ہے یا نہین ✤

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص دستاویز وصیت نامہ زید کا ہے یا نہین ✤ اس صورت مین زید کی جائداد اور اوسکے خاندان کی وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامہ کے ہو واقعات متعلقہ مین داخل ہو سکتی ہے ✤

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسی عبارت تہتک آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلن کا اتہام ہوتا ہے نالش رجوع کی عمرو بیان کرتا ہے کہ وہ مضمون جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعی ہے ✤

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانہ مین جبکہ عبارت تہتک آمیز مشتہر کیگئی واقعات متعلقہ بطور مبادی واقعات تنقیح طلب کے متصور ہو سکتے ہین ✤

جزئیات کسی تنازعہ کے جو فیمابین زید اور عمرو کے ایسے امر کی بابت تھا جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھہ واسطہ نہین ہے واقعات متعلقہ نہین ہین اگرچہ اُن دونون کے درمیان تنازع کا ہونا اوس حالمین کہ زید اور عمرو کے تعلق باہمی پر کچھہ موثر ہوا ہو واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہے ✤

(ج) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب جرم کے بعد ہی زید اپنے گھر سے فراری ہوا تو یہ واقعہ حسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ وہ ایک ایسا عمل ہے جو واقعات تنقیحی کے قائم ہونے کے بعد اور اونکی تاثیر سے سرزد ہوا ✤

یہ واقعہ کہ جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وہان اوسکو ایک ضروری اور ناگہانی کام پیش آیا تھا واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اوس سے یک بیک مکان سے چلے جانے کی توضیح ہوتی ہے ✤

جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اُسکے جزئیات واقعات متعلقہ نہین ہین مگر اُسیقدر کہ واسطے ثبوت اس امر کے ضروری ہون کہ وہ کام ناگہانی اور ضروری پیش آیا تھا ✤

ولایت کے قانون شہادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعنی ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ جو بیانات اور چٹھیات گھر سے باہر ہونے کے زمانہ مین لکھی گئی ہون اور جس سے وجہ گھر سے باہر جانے کی معلوم ہوتی ہو بطور شہادت مقبول ہوسکتی ہین اسواسطے کہ گھر سے باہر جانا اور وہانسے غائب رہنا افعال مسلسل ہین ✤

(د) زید نے عمرو پر اس امر کی نالش کی کہ بکر نے جو معاہدہ نوکری کا زید کے ساتھہ کیا تھا اُسکے نقض کی ترغیب بکر کو دی بکر نے زید کی نوکری چھوڑنے کے وقت زید سے یہ کہا کہ مین تمہاری نوکری اسواسطے چھوڑتا ہون کہ عمرو نے اس سے ایک اچھی نوکری دینے کو کہا ہے یہ بیان واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اوس سے بکر کے اوس عمل کی توضیح ہوتی ہے جو کہ امر تنقیحی متعلقہ مقدمہ ہے ✤

(ہ) زید پر الزام سرقہ کا ہو اور وہ عمرو کو مال مسروقہ دیتے ہوئے دیکھا گیا اور وہی مال زید کی زوجہ کو دیتے ہوئے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکہ اوسے وہ مال حوالہ کیا تو یہ کہا کہ زید نے کہا ہے کہ تم اسکو چھپا رکھو عمرو کا یہ بیان واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اوس سے توضیح اوس واقعہ کی ہوتی ہے جو کہ جزو ایسے معاملہ کا ہے ✤

(و) زید کی تجویز بعلت ایک بلوہ کے ہوئی اور ثابت ہوا کہ وہ سرغنہ ہوکر جاتا تھا شور وغل

بلوہ کے لوگون کا امر واقعہ ہے اسواسطے کہ اوس سے توضیح نوعیت اوس فعل کی ہوتی ہے

دفعہ ۱۰ جبکہ وجہ معقول اس امر کے باور کرنے کی ہو کہ دو یا چند اشخاص نے کسی جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لئے باہم سازش کی ہے تو جو چیز کہ اونمین سے کسی ایک شخص نے نسبت اونکے عام ارادہ کے بعد ازان کہ وہ عام ارادہ اونمین سے کسی ایک کے ذہن مین گذرا ہو کہی یا کی یا لکھی ہو وہ نسبت ہر شخص شریک سازش کے واسطے ثابت کرنے وجود سازش کے اور نیز واسطے ثبوت اس امر کے کہ ہر ایسا شخص شریک اوس سازش کا تھا امر واقعہ ہو ٭

امور جو کہ کسی سازشی نے نسبت مقصد عام سازش کے کئے یا لکھے ہون

٭ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ لفظ وجہ معقول سے شہادت بادی النظری مراد ہے۔ یہ ایک مسئلہ قانونی طے شدہ ہے کہ جب چند شخص ملکر ایک مقصد ناجائز کے لئے کوئی فعل کرتے ہین تو اوس گروہ کے ایک فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک سازش کنندہ کرے وہ اور سازش کنندگان کے مخالف شہادت مین مستعمل ہو سکتے ہین لیکن یہ امر ضروری ہے کہ تمام افعال اور بیانات وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کئے گئے ہون یعنی جبتک کہ یہ امر ثابت نہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کئے گئے ہین تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ کئے جاوینگے ٭

تمثیل

(الف) وجہ معقول اس امر کے باور کرنے کی ہے کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے لئے سازش کی ٭

یہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اس سازش کے عمرو نے اسلحہ یورپ مین حاصل کئے اور اوسی مطلب سے بکر نے کلکتہ مین روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی مین لوگون کو اُس سازش مین شریک ہونے کا اغوا کیا اور زید نے آگرہ مین اوس غرض کی تائید مین تحریرات مشتہر کین اور حامد نے دہلی سے محمد کے (پاس کابل مین وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ مین جمع کیا تھا پہونچایا اور مضمون اوس خط کا جو کہ خالد نے اوس سازش کے بیان مین لکھا ان سب واقعات مین سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اوس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہے گو کہ وہ اُن سب سے لاعلم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنھون نے یہ افعال کئے اُس سے نا آشنا ہون اور افعال مذکورہ قبل ازان کہ وہ اس سازش مین شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اوس سے نکلگیا وقوع مین آئے ہون ٭

فلیفر صاحب نے نہایت خوبی کے ساتھ اس دفعہ کی شرح یون کی ہے کہ امور مفصلہ ذیل پر

امور قابل لحاظ دفعہ ہذا

اس دفعہ کے سمجھنے کے لئے غور کرنا چاہئے :—

اول — یہ دفعہ متعلق ہے جرم سے اور نیز اُن افعال نا جائز سے جو کہ بنا ے مخاصمت نالش دیوانی قرار پا سکتے ہین — اور جب کبھی چند اشخاص سازش کر کے کوئی جرم یا فعل ناجائز کرین تو اونسے یہ دفعہ متعلق ہوگی ٭

دوم — یہ کہ قبل اسکے کہ شہادت اس دفعہ کے موافق لیجاوے وجہ موجہ وجود سازش کی ضرور ہو ٭

سوم — بعد ثبوت سازش کے ہر فعل و بیان ہر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور مضر ہر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہ مختلف افراد سازش کنندگان ایکدوسرے کے فعل سے ناواقف ہون بلکہ ایکدوسرے کو جانتے بھی نہون ٭

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت مین داخل ہوسکتے ہین گو قبل یا بعد اوس زمانہ کے کیئے گئے ہون جبکہ وہ شخص (جسکے مخالف بطور شہادت استعمال کیئے جاتے ہین) اوس سازش مین شریک ہوا ہو *

پنجم — چٹھی جسمین کہ حال سازش کا درج ہوا ور گو وہ چٹھی بغرض اوس سازش کی امداد کے یا کسی اور مقاصد متعلقہ سازش کے نہ لکھی گئی ہو تاہم شہادت مین درج ہوسکتی ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ گزٹ آف انڈیا مین جو چھپیات سرکاری مشعر حالات باغیان سرحد مندرج تہین وہ اوس ملزم کے مقابلہ مین جسپر جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شہادت مین داخل ہوسکتی ہین (۷) — اور اسیطرح پر مقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ جسکے ذمہ وہی الزام بغاوت لگایا گیا تہا یہ امر تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کی نسبت پہلے شہادت گذر چکی تھی اور جو اوسکے بعد ملزم کے مکان مین سے وقت خانہ تلاشی پائے گئے داخل شہادت ہوسکتے ہین (۸) *

دفعہ ۱۱　واقعات جو اور نہج پر واقعہ متعلقہ نہین ہین وہ صورتہاے مفصلہ ذیل مین واقعات متعلقہ ہین *

واقعات غیر متعلقہ متعلقہ کب ہو جاتے ہین

**(۱) — اگر وہ کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہون *

(۲) — اگر انسے فی نفسہ یا بمعیت اور واقعات کے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا وجود یا عدم بدرجہ غایت قرین قیاس یا بعید از قیاس ہوتا ہو *

(۷) ملکہ معظمہ بنام امیرالدین — بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۳

(۸) ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ — بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۶

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ - ایکٹ ہذا ایک اصول پر مبنی تہین لیکن اس دفعہ سے
ایک نیا اصول قانون شہادت شروع ہوتا ہے اور منجملہ دفعات ایکٹ ہذا کے یہ ایک متقدم دفعہ ہے
جیساکہ شرح سے معلوم ہوگا +

ایکٹ ہذا کی دفعہ ۲ کی شرح مین ہمنے کہ ہمنے واقعات کی تقسیم مثبتہ اور منفیہ کی ہے یہ امر بیان
ہوچکا ہے (۹) کہ فی الحقیقت ہر واقعہ مثبتہ اور منفیہ طور پر بیان کیا جاسکتا ہے اور اوس جگہہ ہم
ہمنے یہ مثال دیکے آئے ہین کہ یہ کہنا کہ فلان وقت زید ایک مقام قائم مین تھا دوسرے طور پر
یون کہنا ہے کہ زید اسوقت اوس مقام سے باہر نہ تھا مثلاً جب یہ امر ثابت کرنا منظور ہو کہ زید وقت
خاص پر فلان مقام پر نہ تھا اور کوئی شہادت ایسی بہم نہین پہنچ سکتی کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اوس وقت
زید وہان نہ تھا تو اس غرض کو اسطرح پر حاصل کیا جاسکتا ہے کہ یہ امر ثابت کرین کہ زید اس خاص
وقت مین دوسری جگہہ مین موجود تھا اور چونکہ یہ امر محال ہے کہ زید ایک ہی وقت مین دو جگہہ موجود
ہو تو خواہ مخواہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب زید کا ایک جگہہ ہونا ثابت ہوجاوے تو معاً زید کا باقی اور
کل مقامونمین موجود نہونا ثابت ہوجاویگا غرضکہ جب واقعہ مثبتہ کو منفیہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو یا
منفیہ واقعات کو مثبتہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو تب حسب منشاء دفعہ ہذا ایسی شہادت جو کہ بظاہر (اور
بحالت نہونے دفعہ ہذا کے) قابل ادخال نہ سمجھی جاتی قابل ادخال سمجھی جاوے گی +

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ضمن اول دفعہ ہذا وہ حالت ہے کہ جسمین ایک واقعہ کا وجود ثابت
ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم خواہ مخواہ ثابت ہوجاتا ہے اور اسکی مثال تمثیل (الف) کے
جزو اول مین مندرج ہے اور ضمن دوم ایسے اعلیٰ درجہ کی حالت نہین ہے بلکہ ایسی حالت ہے کہ ایک واقعہ
کے وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم غالب طور پر معلوم ہوتا ہے اور اوسکی مثال جزو آخر

(۹) دیکھو صفحہ ۱۸

تمثیل (الف) مین مندرج ہے الغرض ضمن اول حب متعلق ہوتی ہے جبکہ دو واقعات کا وجود محال ہے اور ضمن دوم جبکہ وجود دو واقعات کا مشکل ہے فرق مابین محال اور مشکل کے ظاہر ہے *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ زید سے کلکتہ مین ایک خاص تاریخ مین ایک جرم سرزد ہوا یا نہین *

یہ واقعہ کہ اُس روز زید لاہور مین تھا واقعہ متعلقہ ہے *

یہ واقعہ کہ قریب زمانہ سرزد ہونے جرم کے زید مقام ارتکاب جرم سے اسقدر فاصلہ پر تھا کہ وہانسے ارتکاب اوسکا گو کہ غیر ممکن نہو لیکن بدرجہ غایت بعید از قیاس ہے واقعہ متعلقہ ہے *

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ زید نے ایک خاص جرم کا ارتکاب کیا یا نہین *

حالات اس مقدمہ کے ایسے ہین کہ وہ جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور ہوا ہوگا پس ہر واقعہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اوس جرم کا ارتکاب کسی اور سے نہین ہوسکتا تھا یا یہ کہ ارتکاب عمر یا بکر یا خالد مین سے کسی سے نہین ہوا واقعہ متعلقہ ہے *

تمثیل (ب) وہ صورت ہے جبکہ چند واقعات کے ثابت ہونے سے ایک واقعہ کا پورا اثبات ہو جاوے ایسے طور پر جیسا کہ ضمن اول دفعہ ہذا مین مندرج ہے *

دفعہ ۱۲ جن نالشات مین کہ دعوی ہرجہ کا ہو اونمین ہر واقعہ جس سے عدالت تعداد زر ہرجہ کی جو دلایا جاتا چاہیئے تجویز کر سکے واقعہ متعلقہ ہے *

واقعات سے تعین مقدار ہرجہ

گو مضمون دفعہ ہذا آسانی سمجھ مین آتا ہے تاہم یہ بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے

کر تعریفات واقعات تنقیحی مندرجہ دفعہ ۳ - ایکٹ ہذا کی مطابقت کرنے سے یہ امر معلوم ہوگا کہ یہ دفعہ زیادہ تر متعلق امور تنقیحی سے ہے کیونکہ مقدار ہرجہ فی الحقیقت حد دداری ہے جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیحی مین ہے (۱) +

ہر مقدمہ مین جسمین کہ دعوی واسطے دلاپانے ہرجہ کے ہو لازم ہے کہ منجملہ امور تنقیح طلب کے یہ امر قرار پاوے کہ مقدار ہرجہ کیا ہے کیونکہ بغیر تنقیح مقدار مذکور کے ڈگری اجرا نہین پا سکتی اور جو واقعات کہ امر تنقیح طلب مذکور کے تجویز کرنے مین ضروری ہون وہ حسب منشاء دفعہ ہذا متعلق قرار دئے گئے ہین +

بعض حالتونمین مثل مقدمات ہتک عزت جو دیوانی مین دائر کئے جاوین مقدار ہرجہ کی تنقیح کرنے کے لئے مدعی کے چال چلن کے دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ اوسکی وقعت کے موافق ہرجہ دلایا جاوے اسکا ذکر دفعہ ۵۵ - ایکٹ ہذا مین مندرج ہے +

دفعہ ۱۳ ۔ جس حال مین کہ کسی حق یا کسی رسم کے وجود کی بحث ہو واقعات مفصلہ ذیل واقعات متعلقہ ہین +

جب حق یا رسم کی بحث ہو تو کیا کیا واقعات متعلقہ ہین

(الف) ہر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئی ہو یا اوسکا دعوی کیا گیا ہو یا اسمین تبدیل ہوئی ہو یا جس سے اوسکی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اوسکے وجود کا مغائر ہو +

(ب) وہ خاص حالات جنمین کہ حق یا رسم مذکور کا دعوی

(۱) دیکھو صفحہ ۲۲ سے ۲۵ تک

کیا گیا ہو یا جنمین وہ تسلیم کیگئی ہو۔ متعمل ہوئی ہو یا جنمین کہ اُسکے استعمال کی نسبت نزاع یا اصرار ہوا ہو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ہو *

تمثیل

بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک جاے شکار ماہی کا حق رکھتا ہے۔ زید ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگہہ زید کے آبا و اجداد کو دیگئی یا ایک رہن نامہ اوسی جگہہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور رہن بعد اوسی جگہہ کو زید کے باپ کا کسی اور شخص کو بخلاف اوس رہن کے دینا اور وہ خاص حالات جنمین کہ زید کا باپ اوس حق کو عمل مین لاتا رہا یا جنمین کہ زید کے ہمسایون نے اوس حق کے استعمال کا انسداد کیا یہ سب واقعات متعلقہ ہین *

مقولہ اول منجملہ مقولات خمسہ مندرجہ کتاب ہذا یہ ہے کہ :—

برتاو سب سے عمدہ مبین اشیا کا ہے *

رسم کیا ہے

یہ دفعہ اسی مقولہ پر مبنی ہے۔ رسم ایک ایسا قانون ہے کہ جو نہ تو کسی ایکٹ نے جاری کیا ہو اور نہ کسی قانون خاص پر مبنی ہو بلکہ صرف استعمال اور برتاو کی وجہ سے وقعت قانون کی رکھتا ہو۔ قانون اور رسم مین یہ فرق ہے کہ قانون ایک عملداری کی کل رعایا پر حاوی ہوتا ہے اور رسم صرف ایک خاص جگہہ یا خاص قوم یا برادری سے متعلق اور اوسپر واجب التعمیل ہوتی ہے جب کبھی ایک طرح کے عملدرآمد کو لوگ موجب آسایش سمجھتے ہین اور بار بار وقتاً فوقتاً متواتر اوسکا عملمین لانے لگتے ہین تو بعد انقضاے میعاد دراز کے وہ عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا ہے اور اوسکا زور بمنزلہ قانون کے ہو جاتا ہے بہرحال رسم و رواج بمنزلہ قانون اُس صورت مین ہوتا ہے جب مفصلہ ذیل شرائط اوسمین پائی جاوین :—

اول - رسم صریح و واضح ہو یعنی اوسکے عملدرآمد کرنے مین کوئی شک وشبہ باقی نہو مثلاً

شرائط رسم

ایسی رسم کہ راج ایق بیٹے کو اور بیٹون سے وچند ترہ سے کبھی

رسم نہین ہوسکتی کیونکہ یہ امر کبھی طے نہین ہوسکتا کہ سب سے لایق کون ہے - لیکن ایسی رسم کہ سب سے

بڑے بیٹے کو دوچند ترکہ ملیگا جایز متصور ہوگی کیونکہ یہ امر تحقیق ہوسکتا ہے کہ کون سب سے

بڑا بیٹا ہے (۱) ✣

دوم - رسم معقول اور غیر واجبی نہو مثلاً یہ رسم کہ جبتک افتادہ زمین مین نمبردار

اپنے مویشی نہ چرالیوے دیگر شرکا رپٹی دار اپنے مویشی نہ چرا سکین رسم نہین ہوسکتی کیونکہ اگر نمبردار

اپنے مویشی کبھی نہ چراوے تو اور رپٹی دارون کے وہ چراگاہ کسی کام نہین آسکتی (۲) ✣

سوم - رسم قدیم ہونی چاہئے یعنی بوجہ امتداد کے کسی کو ٹھیک معلوم نہو کہ کب سے

شروع ہوئی ✣

چنانچہ پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ جب کہ یہ ثابت ہوگیا کہ آٹھ یا چودہ نسل سے ایک

زمینداری کل بطور راج کے بڑے بیٹے کو ملتی رہی ہے تو اوس عملدرآمد کو ایسی رسم تصور

کیا کہ جسکی وقعت عام شاستر کے قواعد سے بڑہ جاوے اور اسوجہ سے بڑے بیٹے کو کل

راج دلوایا (۳) ✣

چہارم - رسم متواتر مانی گئی ہو یعنی اوس پر ہمیشہ عملدرآمد ہوتا رہا ہو ورنہ رسم نہین

ہوسکتی (۴) ✣

(۱) بھگوان داس بنام بالگوبند سنگہ - بنگال جلد اول صفحہ ۹ تتمہ شارٹ نوٹ

(۲) راوت ارجن سنگہ و راوت وجن سنگہ بنام راوت گنشام سنگہ مور زانڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ گنیش ویتگم بنام مہاراجہ مہیشر سنگہ مور زانڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۷

(۳) امرت ناتھ چودہری بنام گوری ناتھ چودہری - بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ دنکند نرائن بنام کنناتھ نرائن دیو ویکلی جلد ۱۸۶۶ع صفحہ ۲

پنجم — رسم قدیم سے غیر متنازعہ فیہ رہی ہو یعنی عموماً سب اوسکو مانتے آئے ہون ۔

ششم — رسم لازمی ہو یعنی یہ کہ ہمیشہ اوسکے موافق عمل کرنا لازم ہو ۔ خلاف اوسکے مثلاً ایسی رسم کہ کبھی بڑا بیٹا گدی پر بیٹھے اور کبھی چھوٹا بیٹا رسم نہین ہوسکتی ۔

ہفتم — رسم ایسی ہونی چاہیئے کہ اوس قوم یا برادری یا مقام کی کسی دوسری رسم سے نقیض نہو ۔

الغرض بسا اوقات رسم ثبوت ہوتی ہے وجود کسی حق کی لیکن ثبوت کے طور پر کام مین لانے کے لیئے شرائط بالا ضروری ہین اور جب یہ شرائط پوری پوری کسی رسم مین پائی جاتی ہون تو وہ بمنزلہ قانون کے ہو جاتی ہے چنانچہ ہائی کورٹ ممالک مغربی اور شمالی نے اپنے فیصلہ مورخہ ۲ مارچ ۱۸۶۸ء نمبری ۲۰۹ عام ۱۸۶۸ء مین یہ تجویز کیا کہ جب رسم و رواج شفع کا ... قائم ہو جاوے تو اوسکی بنیاد پر ڈگری ملسکتی ہے (۵) ۔

رسم اگر خلاف قانون عام کے ہو تب بھی خاص برادری یا خاص مقام پر جہان وہ جاری ہو اور اوسپر عملدرآمد ہو واجب التعمیل ہوگی چنانچہ پریوی کونسل نے ایک مقدمہ مین جسمین کہ راج کی بحث تھی ۱۵ مارچ ۱۸۶۹ء کو یہ تجویز کیا کہ جب رسم خاص کا وجود ثابت ہو جاوے تو وہ عام قاعدہ قانون سے بڑھکر زور رکھتی ہے (۶) لیکن اگر کوئی ایسی رسم جو صریح قانون نافذ کردہ گورنمنٹ کے خلاف ہو تو اوسکا عملدرآمد نہوگا ۔

رسم خلاف قانون

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف ہونے عام مسائل شاستر کے قابل پابندی تصور کیگئی ہے اسوجہ سے شاستر کے موافق رسم خود ایک ناسخ قانون کی ہے ۔ منو کا قول ہے کہ رسم قدیم سب سے اعلیٰ قانون ہے — اور حکام پریوی کونسل نے اسکے موافق فیصلہ ...

رسم خلاف قاعدہ شاستر

---

(۵) کیشو راے بنام بنایک راے

(۶) نیا کرسنو دیٹ پرتاب بنام بیرچندر ٹھاکر بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۳ فیصلجات پریوی کونسل و راوت ارجن سنگھ بنام گھنشام سنگھ مورز انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹

تجویز کر دیا ہے کہ حسب احکام قانون اہل ہنود شہادت کامل رسم کا لکھے ہوئے قانون کے الفاظ پر غالب ہے (۷) ✤

اقسام رسوم اہل ہنود

ہندوؤں میں دو قسم کی رسم ہوتی ہیں ایک کلاچار یعنی رواج کسی خاندان کا دوسرے دیشاچار یعنی رواج کسی خاص علاقہ کا ✤

واسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار کی ان شرائط کے جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے پابندی لازم ہے علی الخصوص شرائط سوم و چہارم مذکور الصدر کی (۸) ✤

علاوہ تعیین منقسم ہونے راج کے اور رواج بھی جو متعلق کسی خاص راج کے ہوں قابل پابندی قرار دیئے گئے ہیں مثلاً راجہ کی اولاد جو کہ کم قوم زوجہ سے ہو اوسکا مرتبہ بہ تعلق قوم زوجہ کی اولاد سے کم تصور رہتا ہے (۹) ✤

اور راجہ کے بھائی کا حق بمقابلہ راجہ کی کنیزک زاد اولاد کے اعلیٰ متصور رہتا ہے (۱۰) ✤

مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم

برا نامی مقدمہ پریوی کونسل نے ۱۳ جون ۱۸۶۳ء کو فیصل کیا جسمیں حکام نے یہ تجویز کی کہ جب کبھی کسی خاندان خاص میں کوئی ایسا طریقہ جانشینی اور وراثت نکالا جاوے جو کہ اوس جگہ کے عام طریقہ وراثت سے مختلف ہو تو ایسے خاص طریقہ وراثت کو رواج

---

(۷) ملاحظہ شیورا بنام متورالنگا منسوبی مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ و بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۲ نظائر پریوی کونسل و بھیا رام سنگھ بنام بھیا اگر سنگھ مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰

(۸) مرت ناتھ چودہری بنام گوری ناتھ چودہری - بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ — و راجہ نگند نرائن بنام رگھناتھ نرائن دیو - ویکلی جلد ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰

(۹) رانی ... پربا پتہما دیا بنام بانس دیو دل بھارتی پٹنایک - ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ نظائر دیوانی

(۱۰) نتانند سود ... راج بنام ہری کرن جگرناتھ ہوتا پٹنایک ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۶ نظائر دیوانی

خاندان خاص قرار دینا چاہیئے اور جائداد اس خاندان کی (خواہ موروثی ہو یا مکسوبی) اوسی قاعدہ وراثت کے موافق بٹیگی ـ اس مقدمہ مین فریقین قوم کے ہندو تھے مگر اونکے اجداد نے مذہب عیسائی قبول کر لیا تھا اور ایک نئے طریقہ وراثت کا سلسلہ قائم کیا تھا[۲] ✤

بحوالہ مقدمہ مذکور پریوی کونسل نے نسبت جائداد متروکہ کرنل اسکنر واقع دہلی و میرٹھہ

خاندان کرنل سکنر

یہ تجویز کیا کہ جو خاندان ایک ایسی خاص قسم کا ہو جسمین آدھے مسلمان اور آدھے عیسائی ہین اور جنہین کے سب غیر صحیح النسب ہین اس خاندان کی نسبت قانون قائم کرنیکے لئے اُس خاندان کا خاص طریقہ زندگی پر خاطر رکھنا چاہیئے اور یہانتک قرار دیا کہ حسب منشای وصیت نامہ کرنل اسکنر کے لفظ اولاد مین اولاد ولدالحرام داخل ہے[۳] ✤

حق شفع ایک حق ہے جو کہ شرع محمدی کے موافق ابتدائً ہندوستان مین مسلمانون نے جاری

حق شفع اور اوسکے اقسام

کیا رفتہ رفتہ ہندوؤن مین بھی وہ رسم جاری ہوگئی اور یہانتک کہ دیہات کے واجب العرضون مین بھی داخل ہونے لگی ـ بوجہ انقضاے مدت دراز کے اب حق شفع نہایت عام طور پر جاری ہو گیا ہے اور اوسکی نزاعین عدالتون مین اکثر پیش ہوتی ہین لہذا مختصر طور پر اوسکا یہان ذکر کرنا بیجا نہوگا ✤

حق شفع ہندوستان مین اب چار قسم کا ہے ✤

۱ـــ حسب احکام شرع محمدی ✤

۲ـــ حسب احکام ایکٹ ہاے کونسل قانونی ہند (دیکھو دفعہ ۴۔ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع)

۳ـــ حسب شرائط واجب العرض دیہہ ✤

(۲) ابراہیم بنام ابراہیم ـ موزانڈین اپیل صفحہ ۲۲۴ وسدرلینڈ پریوی کونسل ججمنٹ صفحہ ۵۰۱

(۳) مسماۃ ہنی پار بو بنام مسس آرٹو ـ بنگال جلد ۵ صفحہ ۱ نظائر پریوی کونسل

حسب رواج مقام گرد نواح ۞

نسبت قسم اول و دویم کے ہمکو کچھ بیان کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ وہ حق بربناء قانون ہے اور بغیر پورا کیے ان شرائط کے جو کہ قانون و شرع محمدی مین لازمی ہین کوئی شخص مستحق حق شفع نہین ہے[۴] اور ہندو پر وہ حق شفع شرعی جاری نہین ہو سکتا[۵]۞

قسم سویم سے بھی ہمکو کچھ غرض نہین ہے کیونکہ وہ بربناء معاہدہ واجب العرض ہے اور اوسمین شرائط شرعی پورا کرنے کی ضرورت نہین ہے[۶] اور اوس شخص پر جو متعلق واجب العرض نہین ہے جاری نہین ہو سکتا[۷]۞

قسم چہارم کا شفع منحصر ہے رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذہب و قوم سب پر جاری ہوتا ہے چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ ملک بہار مین عموماً رسم شفع جاری ہے اور ایک ہندو دوسرے ہندو پر شفع کا دعوی حسب شرائط شرع محمدی کر سکتا ہے[۸] مگر بغیر ثبوت رسم ہندو پر شفع جاری نہین ہو سکتا[۹] اور نہ عیسائیون پر[۱۰] اور ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہ تجویز کیا ہے

(۴) کریم الدین بنام معز الدین منفصلہ ہائی کورٹ اضلاع شمال و مغرب مورخہ ۱۳۱- اگست ۱۸۶۶ء نمبری [illegible] ۱۸۶۶ء وچھرو یاسین بنام ہیلو ان [illegible] ویکلی جلد ۱۶ صفحہ ۳ نظائر دیوانی

(۵) شیخ قدرت اللہ بنام موہنی موہن شاہ بنگال جلد ۴ صفحہ ۱۳۴ نظائر اجلاس کامل و ویکلی جلد ۱۳ [illegible] ۲۱ نظائر اجلاس کامل

(۶) چودھری برج لال بنام راجہ گرسہائے منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۶۷ء نمبر ۱۶۷ سنہ ۱۸۶۶ء فیصلہ اجلاس کامل

(۷) سبے کشور سنگہ بنام ٹھاکر داس منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب ۷ فروری ۱۸۶۸ء نمبری ۱۷۱ سنہ ۱۸۶۶ء

(۸) رامدار مشر بنام جھوٹک لال مشر بنگال جلد ۸ صفحہ ۴۵۵

(۹) سراج علی بنام رمضان بی بی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ نظائر دیوانی

(۱۰) میشی لال بنام جے کرشن ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۵۰ نظائر دیوانی

گر کسی مقام پر ایک یا دو دفعہ حق شفع کے قائم ہونے اور جائز رکھے جانے سے کوئی ثبوت ہونے رسم حق شفع نہیں ہوتا[2] رسم عام ہونی چاہیئے — واجب العرض شہادت رواج شفع قرار پا سکتی ہے لیکن حسب احکام شرع کوئی رسم جو صریح نص کے خلاف ہو واجب التعمیل نہیں ہے مثلاً

رسم خلاف شرع محمدی قابل پابندی نہیں

کوئی ایسی رسم کہ بڑے بیٹے کو کل جائداد متروکہ پدر ملجاوے یا یہ کہ دختر کو کچھہ ترکہ نہ ملے (جو کہ خلاف احکام شرع ہے) قابل پابندی نہوگی[3]

تمثیل دفعہ ہذا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعہ حقوق سے جو متعلق کسی خاص شخص سے ہوں یا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق ہوں دونوں پر حاوی ہے — معنی لفظ حق کے جو اس دفعہ میں مستعمل کیا گیا ہے نہایت وسیع معلوم ہوتے ہیں اور وہ معنی تمام حقوق متعلق جائداد منقولہ اور غیر منقولہ پر حاوی ہیں ✤

اصل مسودہ ایکٹ ہذا میں منجملہ تمثیلات اس دفعہ کے یہ تمثیلات دیگئی تہین :—

تمثیلات مندرجہ مسودہ ایکٹ ہذا

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ کوئی خاص قطعہ اراضی زید کاشت یا نہیں انتقالات اراضی مذکور کے جو ایک شخص سے دوسرے شخص کے ہاتھہ اور بالآخر زید کے ہاتھہ ہوئے واقعات متعلقہ ہین ✤

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص گھوڑا زید کے وصی عمرو کا ہے یا بکر کا جسکے پاس وہ ہے ✤

یہ امر کہ وہ گھوڑا زید نے بکر کو اپنے حین حیات دیا تہا واقعہ متعلقہ ہے ✤

(۲) بنارسی داس بنام پہولچند منفصلہ ہائیکورٹ شمال و مغرب مورخہ تاریخ ۵ دسمبر ۱۸۶۶ء نمبری ۱۲ ۱۳۱ سنہ ۶۶ء

(۳) سرست خان بنام قادر داد خان منفصلہ ہائیکورٹ شمال و مغرب مورخہ ستمبر ۱۸۶۶ء فیصلہ اجلاس کامل

واضح رہے کہ ضمن (ب) دفعہ ہذا کی وجہ سے ایسے معاملات کی نسبت بھی جو کہ مابین ایسے شخصون کے ہون جو اس مقدمہ مین جسمین کہ رسم کی بحث ہے کوئی فریق نہون شہادت دی جاسکتی ہے(۴) چنانچہ وہ فیصلجات جنہین اشخاص غیر فریق ہون لیکن جنمین بحث وجود یا عدم رسم متنازعہ فیہ کی ہو شہادت مین داخل ہوسکتے ہین۔ چنانچہ ایک مقدمہ شفع مین عدالت ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ سابق کی کارروائیان عدالت کی (جوکہ مقدمات سابق مین جنکے حالات مقدمہ حال کے ہمشکل اور مشابہ تھے اور جنمین وجود حق شفع کا قرار پایا تھا) یہ ثبوت شفع داخل ہوسکتے ہین گو وہ کارروائیان مابین فریق حال کے نتھین (۵)۔ عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ مین یہ امر بیان کیا کہ گو عموماً کارروائیان مابین اشخاص غیر کے مقدمہ مین بطور شہادت کے داخل نہین ہوسکتین لیکن چونکہ اس حالت مین رواج متعلق اشخاص عام کی بحث ہے تو داخل ہوسکتی ہین اسوجہ سے کہ کارروائی ہر فیصلہ ثبوت اس امر کا ہے کہ فلان حالت مین یہ رواج جائز رکھا گیا ٭

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق رسم جبکہ کسی حق یا رسم عام کی بحث ہو

دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے یہ اور ظاہر ہوگا کہ راے اون اشخاص کی جوکہ غالباً کسی رسم کے وجود سے واقف ہون شہادت مین لیجا سکتی ہے اور دفعہ ۳۲ ضمن ۴ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیان اون اشخاص کے کہ جو بطور گواہ طلب نہ کئے جاوین نسبت ایسی رسم کے داخل ہوسکتے ہین۔ ضمن ۷ دفعہ مذکور سے واضح ہوگا کہ رسم کی نسبت جو بیانات کسی دستاویز یا وصیت نامہ یا کسی اور کاغذ مین مندرج ہون داخل شہادت ہوسکتے ہین نسبت رواج خاندان خاص کے بھی شہادت لیجا سکتی ہے(۶) اور نسبت رواج تجارتی کے پریوی کونسل نے یہ

علی ہذا القیاس راے اور بیانات اشخاص

رواج تجارتی

(۴) دیکھو دفعہ ۴۲ - ایکٹ ہذا
(۵) مادہب چندر ناتھ بسواس بنام تومین بیوہ ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۰۱
(۶) دیکھو دفعہ ۴۹ - ایکٹ ہذا

تجویز کیا کہ ثبوت رسم و رواج تجارتی کے لئے ضرورت ایسی قدامت اور شرائط کی جو کہ اور قسم کی رسمون کے لئے ضروری ہین چندان نہین ہے کیونکہ جب تک رواج پورے طور پر قائم نہو چکا ہو بلکہ قائم ہونے کی حالت مین ہو اور جبتک کہ وہ رواج اسقدر مشہور اور معروف نہو جاوے کہ ہر عاہدہ کو اُسکے مطیع سمجھین تب تک شہادت ہر ایسی حالت کی لیجاوے گی کہ جب اوس رواج پر عمل ہوا ہو (۷) (مقابلہ کرو شرط پنجم دفعہ ۹۲ - ایکٹ ہذا) ❖

اسقدر اور بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۵ و دفعہ ۷ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء متعلقہ

احکام قوانین نسبت رسم و رواج

عدالتہاے پنجاب مین یہ صاف درج ہے کہ رسم و رواج متخاصمین مقدمہ پر (اگر وہ رسم و رواج اُصول انصاف کے خلاف نہو یا جسکو قانون حکومت نے منسوخ نکر دیا ہو) عمل کرنا چاہئیے اور اسیطرح پر دفعہ یکم قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء مین اُن رسومات کی پابندی جائز رکھی گئی ہے کہ جو ایکٹ کے منشاء کے صریح خلاف نہون دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور مین بھی رواج پر لحاظ رکھنا جائز رکھا ہے ❖

فلیڈ صاحب نے اپنی کتاب لاجواب شرح ایکٹ ہذا مین نہایت خوبی کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ دفعہ ۲ بنگال ریگیولیشن نمبر ۱۱ بابت سنہ ۱۸۲۵ء مین یہ حکم درج ہے کہ جب کبھی کوئی صاف اور مسلم رواج نسبت اراضی دریا برد اور دریا برار کے مدت مدید سے جسکی ابتداء یاد سے باہر ہو واسطے انفصال اور تجویز حقوق مالکان اراضیات ملحقہ کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہو جاری ہو تو ایسا رواج تمام اُن نزاعون کے تصفیہ کرنے مین جو کہ نسبت اراضی دریا برد و دریا برار کے مابین اُن فریق کے ہونگی کہ جائداد اُس رواج کی مطیع ہو متعلق اور حاوی ہوگا اور فیصلہ اُن مقدمات کا حسب رواج مذکور قرار پاویگا - ضمن ۵ دفعہ ۳ قانون مذکور مین یہ حکم ہے کہ وہ نزاع

(۷) سدرلینڈ پریوی کونسل ججمنٹس صفحہ ۳۵۷

جو کہ نسبت ایسی اراضی کے ہون جو کہ دریا برار حاصل ہون اور جنکا قانون مذکور مین کوئی صریح ذکر نہیں عدالتین اُس اعلیٰ شہادت کی جو کہ اونکو بہم پہونچ سکے پابند ہونگی نسبت رواج مقام خاص کے اگر کوئی ایسا رواج تھا جو مقام خاص سے متعلق ہو اور اگر نہو تو عدالتین موافق اصول عدل و انصاف کے عمل کرین ✤

نسبت اُن حقوق کے جو بصرف بوجہ مدت تک عمل مین آنے کے قائم ہو جاتے ہین اور بروئت ایک حق جائز حاصل کردہ کی کیفیت لگتے ہین - یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ حقوق

حصول حقوق آسائش

آسایش مثلاً راہ اور حق مجرائے آب اور حق روشنی اور حق ہوا وغیرہ مابہ النزاع رہتے تھے اور عدالتون کو سخت دشواری پیش آتی تھی کہ ایسی حالتون مین جب کہ ثبوت حاصل کرنے حق متنازعہ فیہ کا کسی کے ذاتی اختیار سے موجود نہو تو کیا کرین -

اب دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء سے یہ صاف ہو گیا ہے کہ کتنے زمانہ کے بعد محض استعمال ایک حق کا حق ملکیت قائم کر دیتا ہے اور وہ دفعہ یہ ہے :-

جبکہ استحصال اور استفادہ روشنی یا ہوا کا کسی مکان مین یا کسی مکان کے لئے بلامزاحمت بطور آسایش اور بطور استحقاق کے بلافصل بیس برس تک ہوتا رہا ہو

دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

اور جس حال مین کہ کسی راستہ یا مجرائے آب سے یا کسی پانی کے فائدہ سے یا اور کسی شئے آسایش سے (عام اس سے کہ وہ بطور اثبات یا سلب کے ہو) بلامزاحمت اور علانیہ کوئی شخص اُسکے استحقاق کا دعوی دار ہو بطور آسایش اور حق کے بلافصل بیس برس تک منتفع ہوتا رہا ہو تو حق اُس استحصال اور استفادہ روشنی یا ہوا یا راستہ یا مجرائے آب یا پانی کے فائدہ یا ور شئے آسایش کا قطعی اور غیر زائل ہوگا ✤

میعاد بست سالہ مذکورہ بالا مین سے ہر ایک ایسی میعاد متصور ہوگی جو اوس نالش کے

رجوع ہونے سے پہلے جسمین کہ دعوی متعلقہ میعاد مذکور کی بابت نزاع ہو دو برس کے اندر تک قائم رہنے کی صورت مین مؤثر ہوتی ہے ✢

شرح دفعہ ۲۷- ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء جسکی اوپر نقل ہوئی اس مقام پر لکھی جاتی ہے ✢

یہ مراد ہے کہ وہ استفادہ مایہ النزاع نہوا ہو کیونکہ اگر اوسکی نسبت جھگڑے ہوتے رہے ہون تو استحصال و استفادہ بلامزاحمت نہین تصور ہو سکتا ✢

لفظ بلامزاحمت سے

کوئی تعریف ایکٹ تمادی مین لفظ شے آسایش کی نہین بیان کی لیکن یہ راسے صحیح معلوم ہوتی ہے کہ لفظ آسایش مین مویشی دوسرے کی زمین پر چرانا یا دوسرے کی زمین سے چکنی مٹی کھودنا داخل نہین ہے اور نہ فی نفسہ اوسپر سے راستہ چلنا داخل ہے جبتک کہ ایسا حق بوجہ ایک دوسری اراضی کے قبضہ کے نہو- شرط قائم ہونے حق آسایش کی یہ ہے کہ دو اراضی مختلف اور علیحدہ ہون ایک پر تو احق ملکیت قائم ہون اور دوسری پر صرف حق آسایش جسپر تو احق ملکیت قائم ہوتے ہین اُس اراضی کو اراضی متبوع کہتے ہین اور اُسکو جسپر حق آسایش ہو اراضی تابع کہتے ہین اسوجہ سے کہ دوسری قسم کی زمین اول قسم کی زمین کی تابع ہے کیونکہ بوجہ حاصل ہونے حق ملکیت اراضی متبوع کے اراضی تابع پر حق آسایش قائم ہو جاتا ہے اور یہ امر ضرور ہے کہ اراضی متبوع اور اراضی تابع مختلف اشخاص کی ملکیت ہون کیونکہ اگر دونون اراضی ایک ہی شخص کی ملکیت ہون تو کوئی حق آسایش قائم نہین ہو سکتا اسوجہ سے کہ حق ملکیت مین حقِ آسایش شامل ہے — چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہ دار قریب کی اراضی کا ہو تو بیس برس تک اُسکا اپنے مکان مین اوس اراضی پر سے جسکا وہ کرایہ دار ہے روشنی حاصل کرنا کوئی حق نہین بخشے گا اسوجہ سے کہ یہ شرط ضروری ہے کہ روشنی بطور حق آسایش کے حاصل ہوئی ہو اور حق آسایش صرف اوس صورت مین حاصل ہوتا ہے جبکہ دوسری اراضی کی

لفظ بطور آسایش

نسبت جس سے کہ روشنی حاصل ہوتی ہے کوئی حق حاصل کنندہ روشنی کو حاصل نہیں ہوتا ✤

لفظ بطور استحقاق

اسکے معنی یہ ہین کہ ایسا استفادہ کسی کی اجازت سے نہو بلکہ بلا اجازت ۔ رضامندی و شخص کے استفادہ حاصل ہوا ہو ۔ اگر کوئی استفادہ باجازت حاصل ہوا ہو تو وہ بطور استحقاق نہین کہلایا جا سکتا ✤

لفظ بلا فصل

سکے معنی یہ ہین کہ اگر وس قسم کا فصل نہ ثابت ہو جسکا ذکر تشریح دفعہ ہذا مین درج ہے تو حق حاصل ہو جاوے گا یہ امر نمونا رہے کہ بار ثبوت وقوع ایسی مداخلت کا ذمہ اوس شخص کے ہے جو کہ حق آسایش کے وجود سے انکار کرتا ہے اسیطرح جیسا کہ بار ثبوت اس امر کا کہ قبضہ مخالفانہ نہین ہے ذمہ اوس شخص کے ہے جو قبضہ مخالفانہ سے انکار کرتا ہے اور قابض کو بیدخل کرنا چاہتا ہے ✤

لفظ راستہ

دوسرے کی زمین پر راستہ چلنے کے استحقاق کے یہ معنی ہین کہ وہ ایک لکیر کے طور پر راہ ہو اور کوئی ایسا حق کہ مویشی چرنے جانے کے وقت زمین پر پھیل کر اور تتر بتر ہو کر چلین نہین ہو سکتا کیونکہ اگر کوئی ایسا حق ہوتا تو اصل مالک زمین تابع اوسپر کاشت کرنے سے باز رہتا اور کوئی حق آسایش ایسا نہین ہو سکتا کہ جس سے اصل مالکہ اراضی تابع کو اوسکی جایداد سے منفعت نہ حاصل ہو سکے اور جس سے اوسکی زمین بیکار ہو جاوے ۔ مالک اراضی متبوع کو حق آسایش صرف اسقدر حاصل ہو سکتا ہے کہ جسقدر سے اراضی تابع بالکل بیکار نہ ہو جاوے[۸] ✤

---

(۸) جگرناتھ راے بنام جے درگا داس ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۹۵

ضمیر علی بنام درگاہم ویکلی جلد اول صفحہ ۲۳۰ و جلد ۶ صفحہ ۲۱۲

گوکل چند چودھری بنام تارینی چکرورتی ویکلی جلد ۴ صفحہ ۴۹

گنگا گوبند چاترجی بنام گروچرن گرن ویکلی جلد ۶ صفحہ ۶۹

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ ظاہر طور پر غیر کی زمین کہ سڑک یا ٹپیا یا پکڈنڈی کے مدت دراز تک بلافصل استعمال کرنا اور بلا کسی اجازت ضمنی یا صریحی کے ایک قیاس اس امر کا پیدا کرتا ہے کہ وہ استعمال زمین کا بطور استحقاق کے تھا (۵) +

اور ایک اور مقدمہ مین عدالت مذکور نے یہ تجویز کیا کہ اُس صورت مین جبکہ استعمال وقتاً فوقتاً مالک زمین نے جسپر سے کہ سڑک گئی ہو روک دیا ہو اور اپنی زمین پر قبضہ کر لیا ہو تو وہ استعمال اراضی بغرض راہ اجازت مالک تصور ہوگا نہ بطور استحقاق کے (۱) +

اور ایک اور مقدمہ مین یہ اُصول قرار پایا کہ اگر زید جو قریب رشتہ دار بکر کا ہے ایک مکان مین رہتا ہو جو کہ بکر کے مکان سے متصل ہے اور بوجہ رشتہ داری کے بکر زید کو اپنی اراضی پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اُس راستہ کو استعمال کرتا رہا ہو اور بعد ازان اپنے مکان کو ایک شخص مسمی عمرو کے نام بیع کر دے تو ایسی صورت مین زید کو کوئی حق راہ بطور استحقاق کے نہین حاصل ہوا تھا اور نہ عمرو مشتری کو کوئی ایسا استحقاق راہ زید دے سکتا ہے +

مدراس ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ حق آسایش نسبت ایسے پانی کے جو کہ بہی ہوئی نہر سے بہتا ہو بمقابلہ گورنمنٹ کے ایسی ہی وقعت رکھتا ہے جیسی کہ بمقابلہ کسی شخص عام کے جو کہ مالک زمین کا ہو (۲) +

لفظ مجرائے آب یا پانی کا فائدہ

اور ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ اُصول قائم کیا ہے کہ جو پانی زید کی زمین پر گرتا تھا اور ایک گڈھے مین جمع ہوتا تھا بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے اُمنڈ آتا تھا زید نے اس

(۵) محمد علی بنام جگل رامچندر ویکلی جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴

(۱) ملاتین لوار بنام رو کھی ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۹

(۲) دیکھو مقدمہ بینی ساہو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۳

اراضی پر ایک منڈیر بنائی جسکی وجہ سے بکر کی زمین پر پانی جانا بند ہوگیا تو یہ قرار پایا کہ مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کی اراضی پر سے اوسکی زمین پر آتا تھا استفادہ اوٹھانے سے کوئی حق اوسکو حاصل نہین ہوتا اور یہ کہ بکر زید کی منڈیر کے توڑوانے کی نالش نہین کر سکتا(۳) لیکن ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ زید کو بوجہ امتداد زمانہ کے ایسا حق حاصل ہو سکتا ہے کہ ایسے تالاب سے جو کہ بکر کی اراضی مین واقع ہو پانی لیکر اپنے کھیتونکی کاشت کرے اور نالش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پانی لینے سے منع کرے دائر ہو سکتی ہے(۴)۔

لفظ شے آسایش بطور اثبات یا سلب

شے آسایش بطور اثبات اُسکو کہتے ہین کہ جس سے ایسا حق پیدا ہوتا ہے کہ جس کے نفاذ سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر ہو مثلاً ایک حق ہمسایہ کی زمین پر پرنالہ ڈالنے کا یا اوسپر سے آنے جانے کا اور جس حق کی نسبت نالش دائر ہو سکتی ہے ــــ شے آسایش بطور سلب وہ ہین کہ جنسے منفیہ طور پر حق قایم ہوتا ہو یا جنسے بالواسطہ ضرر پہونچتا ہو اور جنکے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضی تابع کے کسیقدر عدم قائم ہو مثلاً یہ کہ وہ اپنی زمین پر ایسی عمارت نہ بناسکے جسکی وجہ سے مالک اراضی متبوع کی روشنی بند ہو جاوے ــــ یہ ظاہر ہے کہ کوئی بنا رمخاصمت نسبت دوسری قسم کی آسایش کے یعنی جو بطور سلب کے ہین نہین قائم ہو سکتی جبتک کہ کوئی فعل صادر نہو ــــ اس دفعہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ استفادہ جسکی وجہ سے حق نسبت آسایش کے حاصل ہوا ہے کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل ہوتا رہا ہو اور دو سال کے اندر نالش دائر کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قائم

(۳) دیکھو مقدمہ بینی ساہو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۴

(۴) دیکھو مقدمہ مہر بعل تیواری بنام تلی داس چوبے راج ویکلی جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ و رام ٹہل لعل بنام شیو ناتھہ سنگھ منفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۳ جنوری ۱۸۶۹ع

قائم رہا ہو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دائر ہونے نالش
استفادہ حاصل نہ رہا ہو تو دعوی ناکامیاب ہوگا ضمیمہ دوم ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے سمجھ مین آتا ہے
کہ اوسکے منشا کو اس دفعہ کے منشا سے کیونکر تطبیق کرین کیونکہ نمبر ۱۴۶ کی عبارت یہ ہے کہ
نالش واسطے استقرار کسی آسائش کے مابین دوازدہ سال ہونی چاہیئے اور میعاد در سماعت شروع
ہوگی اوس تاریخ سے جبکہ اوس آسایش سے مدعی یا اون اشخاص کا متمتع ہونا موقوف ہوا جنکی
طرف سے وہ نالش کرے ٭

ازروے معنی قرارداده دفعہ ہذا کے کوئی امر داخل مزاحمت نہین ہے الا اوس حال

تشریح دفعہ ۲۔ ابطال و استثناء

مین کہ دعویدار کے سوا کسی اور شخص کے فعل سے مزاحمت ہونے کے باعث
قبضہ یا استحصال تمتع کا نہ رہا ہو یا اوس مزاحمت سے اور اوس شخص سے جسنے کہ مزاحمت
کی یا جسکی اجازت سے مزاحمت کی گئی مطلع ہونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا اسکا اعتبار
کیا گیا ہو ٭

گویا بار بار ایسی مزاحمت سے اور ایسے قبضہ یا استفادہ کے قائم نہ رہنے سے (جو مزاحمت

لفظ قائم نہ رہنا

یا قائم نہ رہنا ایک سال سے کم ہو) نسبت ایام استحصال استفادہ جو بیس
برس تک ہونا چاہیئے حسب شرائط تشریح ہذا کے خلل نہین آتا الا ایسی مزاحمت ثبوت اس
امر کا ہوسکتی ہے کہ حق آسایش کا بلا مزاحمت استفادہ نہین اوٹھایا گیا ٭

مزاحمت کے لئے شرط ہے کہ بوجہ فعل شخص غیر کے ہوئی ہو اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے

لفظ مزاحمت

استفادہ حق آسایش بند کردے تو وہ مزاحمت نہین متصور ہوسکتی ٭

یہ امر لازمی ہے کہ مزاحمت کی خبر دعویدار حق آسایش کو پہونچی ہو کیونکہ حقوق آسایش

لفظ مطلع ہونا

اوس قسم کے نہین ہین کہ جنکی ہر وقت اور ہر لمحہ ضرورت پڑتی ہو اور جبتک

کہ شخص مستحق کو خبر نہ ملے فی الحقیقت کسی بنا ئے مخاصمت کا وجود اسکو معلوم نہین ہو سکتا ✚

(الف) زید نے بوجہ مزاحمت استحقاق راہ کے سنہ ۱۸۷۱ء مین نالش کی مدعا علیہ نے

تمثیلات دفعہ ۲۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

مزاحمت سے اقبال کرکے راہ کے استحقاق سے انکار کیا مدعی نے ثابت کیا کہ وہ استحقاق بلا مزاحمت اور علانیہ اسکو حاصل تھا اور اسنے اپنے استحقاق کا دعوی اس بناء پر کیا کہ بطور آسایش اور حق کے بلا فصل یکم جنوری سنہ ۱۸۵۰ء سے یکم جنوری سنہ ۱۸۷۰ء تک متمتع ہوتا رہا ہے اس صورت مین مدعی مستحق ڈگری کا ہے ✚

(ب) اسیطرح کے مقدمہ مین کہ وہ بھی سنہ ۱۸۷۱ء مین دائر ہوا مدعی نے صرف اسقدر ثابت کیا کہ وہ بطور مذکورہ بالا سنہ ۱۸۴۸ء سے سنہ ۱۸۶۸ء تک اس حق سے متمتع ہوتا رہا ہے اسصورت مین نالش خارج کیجاوے گی اسواسطے کہ قائم رہنا اوس حق کے تمتع کا بوجہ واقعی استفادہ کے رجوع نالش سے پہلے دو برس کے اندر تک ثابت نہین کیا گیا ہے ✚

مگر دیکھو ضمیمہ دوم — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء نمبر ۱۴۶ جو کہ اس سے نقیض ہے ✚

(ج) اسیطرح کی نالش مین مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق بلا مزاحمت اور علانیہ بیس برس تک اسکو حاصل رہا مدعا علیہ نے ثابت کیا کہ مدعی نے اوس بیس برس کے اندر ایک مرتبہ اجازت اوس حق کے استفادہ کی چاہی تھی اِس صورت مین نالش خارج کیجاوے گی ✚

کیونکہ مدعی کا استفادہ اس تمثیل مین بطور اجازت ہے نہ بطور استحقاق کے ✚

لیکن بغرض سمجھنے دفعہ ۲۷ کے دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کا پڑھنا ضرور ہے اور وہ یہ ہے :—

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی زمین یا پانی جسکے اوپر یا جس سے تمتع یا

دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

حصول کسی آسایش کا (بجز استحصال اور استفادہ

روشنی اور ہوا کے) ہوتا رہے از روے یا بوسیلہ کسی حقیقت کے ایک شخص کی حیات تک یا تاریخ عطا سے تین سال سے زیادہ میعاد تک اُسکے قبضہ مین ہو تو اُس آسایش کے حصول کی مدت در اثناء قائم رہنے اُس حقیقت یا میعاد کے بیس برس کی میعاد متذکرہ بالا کے شمار مین اُس صورت مین محسوب نہو گی جبکہ دعوے کی نسبت اوس حقیت یا میعاد کے منقضی ہونے کے بعد تین برس کے اندر اوس شخص نے باوجود اوس اراضی یا پانی پر بروقت اوسکے منقضی ہونے کے استحقاق رکھتا تھا اعتراض نہ کیا ہو ✤

زید نے بغرض استقرار اس امر کے نالش کی کہ وہ عمرو کی اراضی پر راستہ کا استحقاق رکھتا ہے اور زید نے یہ ثابت کیا کہ وہ پچیس برس تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہے لیکن عمرو نے یہ ثابت کیا کہ اوس عرصہ پچیس برس مین دس برس تک ہندہ ایک بیوہ متوفی قوم ہنود کی اراضی کی حقیت حین حیات رکھتی تھی اور ہندہ کی ذات پر عمرو اراضی مذکور کا مستحق ہوا اور ہندہ کی وفات کے بعد دو برس کے اندر زید کے استحقاق کی نسبت اُسنے اعتراض کیا تو اوس صورت مین نالش خارج کیجاوے گی اسواسطے کہ زید نے بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے صرف پندرہ برس تک تمتع اس استحقاق کا ثابت کیا ✤

تمثیل دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

دفعہ ۱۴

واقعات جنسے کہ حالت ذہنی یا جسمی ظاہر ہوتی ہے واقعات متعلق ہین

واقعات جنسے ذہن کی کسی حالت کا ہونا مثلاً ارادہ یا علم یا نیک نیتی یا غفلت یا بے احتیاطی یا نا رضامندی یا رضامندی کا ہونا نسبت کسی خاص شخص کے ظاہر ہوتا ہو یا موجودگی کسی حالت جسم یا جسم کی قوت حسّی کی ظاہر ہوتی ہو واقعات متعلقہ ہین جس حال مین کہ ذہن یا جسم یا جسم کی قوت حسّی کی اوس حالت کا موجود ہونا

واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ہو +

مقابلہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۱۲- ایکٹ ۱ کو اس دفعہ سے - اُس ضمن مین ذکر اُن اقبالون کا جو متعلق حالات ذہنی یا جسمی ہین مندرج ہے +

تشریح - جس واقعہ متعلقہ سے وجود ذہن کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا ہو اوسکے واسطے یہ ضرور ہے کہ وہ اُس حالت کے وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعی کے +

گو ایسی نزاعون مین جنمین کہ بحث حالت ذہن کسی شخص کی ہو طریق عمل غیر شخصون کا نسبت اُس شخص کے بذاتہ شہادت سُنی سُنائی ہے اور قابل دخال نہین تاہم خود شخص مذکور کا عمل درآمد (جس سے کہ وہ اثر ہو کہ اُس طریق پر عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور پر پیدا ہوا ہو واضح ہوتا ہو) شہادت قابل دخال ہے اور طریق عمل اشخاص غیر کا جبکہ خود اوس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت ہے - گوردیو صاحب نے اپنی کتاب قانون شہادت مین ایک نامی مقدمہ منفصلہ عدالت انگلستان کا حوالہ دیا ہے اور اوسمین ایک بڑے لایق جج کی راے پر استدلال کیا ہے جسمین کہ صاف طور پر یہ امر تجویز ہوا ہے کہ کونسی شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص غیر کی بابت حالت ذہنی کسی شخص خاص کے داخل ہوسکتی ہے - اُس مقدمہ مین یہ امر تنقیح طلب تھا کہ آیا ایک موصی بوقت لکھنے ایک وصیت نامہ کے صحیح العقل تھا یا نہین اِس ادنی بحث تھی کہ آیا وہ خطوط جو اشخاص غیر نے اوس اثنا مین اُس شخص کو لکھے تھے اس امر کی شہادت مین پیش ہوسکتے ہین یا نہین کہ وہ شخص اُس زمانہ مین صحیح العقل تھا - اُس مقدمہ کے فیصلہ مین لایق جج نے یہ بیان کیا کہ :—

" اِس مقدمہ مین امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آیا موصی بوقت لکھنے وصیت نامہ کے ایک شخص صحیح العقل اور سالم الحواس تھا کہ اوسکی وصیت جائز رکھی جاوے یا نہین واسطے تنقیح کرنے اس امر کے

میری راے یہ ہے کہ ہر چیز جو کہ اُس اثنا مین جبکہ وصیت نامہ تحریر ہوا موصی نے کہی ہو لکھی ہو یا کی ہو سب سے اعلیٰ درجہ کی شہادت اُسکی حالت ذہنی کی کیفیت ثابت کرنے کے لئے ہے اور اوسکی بہ نسبت دوسرے درجہ کی شہادت ہر وہ چیز ہے جو کہ اور لوگون نے جو اوس تک رسائی رکھتے تھے اُس اثنا مین اُس سے کہی ہو اُسکو لکھی ہو یا اُسکے ساتھہ کی ہو کیونکہ طریق عمل اور شخصون کا اُس خود شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا ہے لیکن اس دوسری قسم کی شہادت کے ادخال کے لئے یہ شرط لازمی ہے کہ جو کچھہ اور دن نے اوس شخص سے کہا ہو یا اوسکو لکھا ہو یا اوسکے ساتھہ کیا ہو اوس شخص کے علم تک پہنچ گیا ہو ۔ کیونکہ ایسے امور جو کہ اوردن نے کئے ہون لیکن اُس شخص کے کان تک (جسکی کہ فہم اور حالت ذہن کی نسبت بحث ہے) نہ پہونچے ہون اور وہ امور جو کہ اوردن نے اُسکو لکھے ہون لیکن اُس تک نہ پہونچے ہون یا وہ امور جو کہ اوردن نے اوسکے ساتھہ کئے ہون لیکن اون امور کے کئے جانے کا اوسکو علم نہوا ہو اُن امور کی نسبت میری یہ راے ہے کہ ایسا کہنا یا لکھنا یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے کی راے کے تصور ہوسکتا ہے اور چونکہ ایسی راے اُس وقت جبکہ ظہور پذیر ہوئی حلفاً ظاہر نہین کیگئی تھی اور نہ اوس پر طرف ثانی کو جرح کرنے کا موقع ملا تھا اسلئے شہادت مین قابل ادخال نہین تصور کیجاسکتی ۔ مین اسلئے اجازت نہین دیسکتا کہ شہادت بابت ایسے طریق عمل اشخاص غیر کے جو طریق عمل اُس موصی کے علم تک نہ پہونچا ہو داخل کیجاوے " ✤

یہ امر قابل بیان ہے کہ بیانات ایک شخص کے جسکی حالت ذہنی کی بحث ہو گو بطور ذکر اُسنے خود بیان کیا ہو قابل ادخال ہین کیونکہ ایسے بیانات اُسکی حالت ذہنی کے قدرتی نتایج ہین مثلاً کوئی بیمار شخص اپنی طبیعت کا حال کسی سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت مین داخل ہوسکتا ہے ✤

تمثیلات

(الف) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہ ثابت ہوا کہ اُسکے پاس ایک خاص شے مسروقہ ہے *

پس یہ واقعہ کہ اُسیوقت اُسکے پاس اور کئی اشیاء مسروقہ بھی تھین واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہر شے اور تمام اشیا کو جو اوسکے پاس تھین مسروقہ جانتا تھا *

(ب) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے فریبًا دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اوسوقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا منقلب جانتا تھا *

یہ واقعہ کہ بروقت اوسکی حوالگی کے اوسکے پاس اور کئی سکّے منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہے *

تمثیل (الف) اور تمثیل (ب) مین جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا ہے اسقدر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت کامل اس امر کا ہونا چاہیئے کہ جو چیزین قبضہ مین پائی گیین وہ مسروقہ ہین اور یہ کہ سکہ جو قبضہ مین پایا گیا وہ سکہ منقلب ہے اور بلا ثبوت شے کے مسروقہ ہونے یا سکہ کے منقلب ہونے کے وجود ان اشیا یا سکہ کا قابل ادخال شہادت واسطے تقیح حالت ذہنی قابض کے نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اشیاء نیک نیتی سے خریدی گئی ہون اور فی نفسہ اونکے قبضہ سے کوئی شہادت متعلقہ نہین نکلتی *

تمثیل (ب) دفعہ ہذا سے تمثیل (ج) دفعہ ۶ - ایکٹ ہذا کا مقابلہ کرو *

(ج) زید نے عمرو پر اس نقصان کی نالش کی جو اوسکو عمرو کے کتے سے ہوا تھا عمرو کتکھنا جانتا تھا *

یہ واقعات کہ اُس کتے نے پہلے حامد محمود مسعود کو بھی کاٹا تھا اور اونہون نے عمرو سے اس

بات کی شکایت کی تھی واقعات متعلقہ ہین ✣

(د) بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک ہنڈی کا سکار نے والا یہ بات جانتا تھا یا نہین کہ نام اوس شخص کا جسکو روپیہ ملنا چاہیئے جھوٹا ہے ✣

یہ واقعہ کہ زید نے اور ہنڈیان اُسیطرح کی لکھی ہوئی قبل ازآنکہ اوہنڈیان درصورت اصلیت اُس شخص کے جسکو روپیہ ملنے والا ہو زید کے پاس بھیجی جاسکتین سکار دی تہین واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اُس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جسکو روپیہ ملنے والا ہے اُسکے شخص فرضی ہونے سے زید آگاہ تھا ✣

(ہ) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے عمر کی بدنامی کرنے کے ارادہ سے ایک مضمون افترا آمیز چھاپکر عمر کا ازالہ حیثیت عرفی کیا ✣

یہ واقعہ کہ زید نے پہلے بھی اشتہارات نسبت عمرو کے جنسے اوسکی بدخواہی بحق عمرو پائی جاتی تھی مشتہر کیے تھے واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے زید کی یہ نیت پائی جاتی ہے کہ اُس خاص اشتہار متنازعہ فیہ کے چھاپنے سے عمر کی بدنامی ہو ✣

یہ واقعات کہ اُس سے پہلے کوئی نزاع مابین زید اور عمرو کے نہ تھی اور زید نے اعادہ اُس امر متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُسنے سنا تھا واقعات متعلقہ ہین کیونکہ اونسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید کی نیت مین عمرو کو بدنام کرنا نہ تھا ✣

(و) زید پر عمرو نے اِس بات کی نالش کی کہ اُسنے عمرو سے فریبًا بیان کیا تھا کہ بکر ایک شخص مالدار ہے اور اسباب سے عمرو کے دلمین بکر کا اعتبار پیدا ہوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تھا اور عمرو کو اُس سے نقصان ہوا ✣

یہ واقعہ کہ جسوقت زید نے بکر کا مالدار ہونا بیان کیا تھا بکر کو اُسکے ہمسائے اور وہ اشخاص

جو اوس سے وا دستہ رکتے تھے مالدار سمجتے تہے واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ زید نے وہ بیان نیک نیتی سے کیا تھا *

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کی مزدوری کی نالش کی جو اُسنے زید کے گھر مین بکر ایک
ٹھیکہ دار کے کہنے سے کیا تھا *

زید کا عذر یہ ہے کہ عمرو کا ٹھیکہ بکر سے تھا *

یہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اوس کام کا روپیہ ادا کر دیا واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ زید نے بہ نیک نیتی اُس کام کا اہتمام بکر کو سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل
تھا کہ وہ خود اپنی طرف سے عمرو کے ساتھہ معاملہ کرے اور وہ بطور کارندہ زید کے نہ تھا *

(ح) زید پر الزام بدنیتی سے تصرف بیجا مال کا جو اوسنے پایا تھا کیا گیا اور اوس مقدمہ
مین بحث یہ ہوئی کہ بروقت تصرف کے اوسنے نیک نیتی سے یہ بات باور کی یا نہین کہ اصل مالک
اُس مال کا نہین ملسکتا ہے *

یہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ہوجانے کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہان کہ زید تھا واقعہ
متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے نیک نیتی سے یہ باور نہین کیا کہ مال کا اصل
مالک نہین ملسکتا ہے *

یہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ تھی کہ بکر نے اُس مال کے گم
ہوجانے کا حال سُنکر فریبًا اشتہار کیا تھا اور یہ چاہا تھا کہ جھوٹا دعوی اوسپر قائم کرے واقعہ
متعلقہ ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا واقف ہونا باعث
اُسکی نیک نیتی کے ابطال کا نہین ہے *

(ط) زید پر یہ نالش ہوئی کہ اُسنے عمرو پر ہلاک کرنے کے ارادہ سے گولی چلائی ـ پس زید

کا ارادہ ثابت کرنے کے لئے جائز ہے کہ یہ واقعہ ثابت کیا جاسے کہ زید نے پیشتر عمر دیدگونی چلائی تھی *

(ی) زید پر یہ نالش کیگئی کہ اوسنے عمرو کو دھمکی کے خطوط لکھے تھے جائز ہے کہ جو دہمکی کے خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکھے تھے وہ ثابت کئے جائین تاکہ اونسے خطوط کا منشا ظاہر ہو *

(ش) بحث اس امر کی ہے کہ زید اپنی زوجہ ہندہ پر تشدد کرنے کا قصوروار ہے یا نہین *
اُس تشدد مبینہ سے ذرا پہلے یا پیچھے ان دونون کے باہم جو کلام خصومت آمیز ہوئے وہ واقعات متعلقہ ہین *

(ل) بحث اس امر کی ہے کہ زید کی وفات زہر سے ہوئی یا نہین *
جو بیانات کہ زید نے اپنی بیماری مین نسبت بیماری کی علامات کے کیئے واقعات متعلقہ ہین *

(م) بحث اِس امر کی ہے کہ جسوقت زید کی زندگی کا بیمہ کیا گیا اوسکی تندرستی کا کیا حال تھا *
جو بیانات کہ زید نے اپنی تندرستی کی نسبت اوس زمانہ مین یا اوسکے قریب کیئے واقعات متعلقہ ہین *

(ن) زید نے عمرو پر یہ نالش کی کہ اُسنے کرایہ کی ایسی گاڑی اُسکے واسطے نہین دی جو عقلاً سواری کے لائق تھی اور اس سبب سے زید کو ضرر جسمانی پہونچا *
یہ واقعہ کہ عمرو سے اور اوقات پر اوسی گاڑی کے ناقص ہونے کا ذکر کیا گیا تھا واقعہ متعلقہ ہے *
یہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاڑیون کے دینے بین احتیاط نہین کیا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہے *

(س) زید کی تجویز اس حالت مین ہوئی کہ اوسنے عمرو پر عمداً گولی چلاکر اوسکا قتل عمد کیا ✣

یہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولی چلائی تھی واقعہ متعلقہ ہے کیونکہ اوس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولی چلانے کا پایا جاتا ہے ✣

یہ واقعہ کہ زید لوگون پر اونکے قتل عمد کے ارادہ سے گولی چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہے ✣

(ع) زید کی تجویز بعلت ایک جرم کے ہوئی ✣

یہ واقعہ کہ اوسنے کچھہ کہا تھا جس سے اوس خاص جرم کے ارتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تھا واقعہ متعلقہ ہے ✣

یہ واقعہ کہ اوسنے کچھہ کہا تھا جس سے اس قسم کے جرائم کے ارتکاب کا عموماً اوسکا میلان خاطر پایا جاتا ہے واقعہ غیر متعلقہ ہے ✣

> واقعات جنسے کہ ارادی یا اتفاقی ہونا افعال کا معلوم ہو

دفعہ ۱۵ جب نسبت کسی فعل کے بحث اس امر کی ہو کہ وہ فعل اتفاقی تھا یا ارادی تو یہ واقعہ کہ وہ فعل جسز و اُسیطرح کے چند افعال کا تھا جنمین سے ہر ایک سے فاعل اُس فعل کا تعلق رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہی ✣

دفعہ ہذا اُسی اصول پر مبنی ہے کہ جسپر دفعہ ۱۴ - ایکٹ ہذا ہے - اور دفعہ ہذا مین جو متواتر افعال کی نسبت شہادت متعلق قرار دیگئی ہے وہ اسوجہ سے ہی کہ عقل انسانی یہ امر قبول نہین کرتی کہ متواتر افعال ایک ہی قسم کے اتفاقیہ ہون اور تجربہ انسانی سے یہ امر بعید ہے کہ ایسے افعال جنسے کہ اوس فعل کے کرنے والیکا کچھہ فائدہ نکلے محض اتفاقی ہون اور اتفاق سے متواتر صادر ہوئے ہون مثلاً اگر کسی کے کھاتہ مین پانچ چھہ جگہہ غلطی ہو اور ہر غلطی ایسی ہو کہ جس سے بہی کھاتہ والے کا فایدہ ہو تو ایسا

تواتر مضرنیت مالک بہی دکہاتہ کے ہے لیکن اگر اون غلطیون مین سے چند مفید ہون اور چند مضر ہون تو گو وقعت بہی کہانہ مین کچہہ فرق ہو لیکن فی نفسہ تواتر غلطیون سے نیت مالک بہی دکہاتہ پر چندہ ان الزام نہین آتا ✤

تمثیلات

(الف) زید پر الزام اس بات کا رکہا گیا کہ اوسنے اپنا گہر اسواسطے جلادیا کہ جس روپیہ پر اوسنے بیمہ اوس گہر کا کیا تہا وہ اوسکو ملجائے +

یہ واقعات کہ زید متواتر چند مکانات مین رہا اور ہر ایک کا اونمین سے بیمہ کیا گیا تہا اور اونمین سے ہر ایک مین آگ بہی لگی اور ہر مرتبہ آگ لگنے کے بعد زید نے بیمہ کے کارخانہ ہاے جدا گانہ سے روپیہ وصول کیا واقعات متعلقہ ہین کیونکہ اونسے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہر مرتبہ آگ کا لگنا اتفاقی نہ تہا +

(ب) زید عمرو کے قرضدارون سے روپیہ وصول کرنے پر مامور تہا اور زید کی یہ خدمت تہی کہ جو روپیہ وصول کرے وہ ایک بہی مین داخل کرلیا کرے زید نے کچہہ روپیہ داخل کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے ایک مرتبہ جتنا کہ درحقیقت وصول کیا تہا اس سے کم لکہا ہے +

اس مقدمہ مین بحث اس امر کی ہے کہ یہ داخلہ دروغ اتفاقی تہا یا ارادی +

یہ امر واقعہ کہ دوسرے داخلے جو زید نے اس کتاب مین کئے دروغ ہین اور ہر داخلہ مین فائدہ زید کا ہے واقعہ متعلقہ ہے ✤

(ج) زید پر یہ الزام رکہا گیا کہ اوسنے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیہ دیا +

اسمین بحث اس بات کی ہے کہ اوس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقی ہے یا نہین +

یہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تہوڑے عرصہ پہلے یا پیچہے زید نے منقلب روپیہ بکر اور خالد اور

دیدکو بھی دیئے تھے واقعات متعلقہ ہین اسواسطے کہ اونسے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عمرو کو منقلب
روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا +

اون تمثیل کا مقابلہ کرو تمثیل (ب) دفعہ ۱۴-ایکٹ ہذا سے +

دفعہ ۱۶ جب یہ بحث ہو کہ ایک خاص فعل کیا گیا تھا یا نہین تو وجود کسی سلسلہ کاروبار کا جسکے مطابق وہ فعل خواہی نخواہی کیا جاتا واقعہ متعلقہ ہے +

وجود سلسلہ کاروبار کب واقعہ متعلقہ ہے۔

فی الحقیقت یہ دفعہ مبنی ہے ایک قیاس پر یعنی یہ کہ جب یہ ثابت ہو جاوے کہ ہمیشہ حسب
دستور العمل کوئی کام اسطرح پر ہوتا ہے تو اوس سے بادی النظر مین یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی خاص حالت
متنازعہ مین بھی ویسا ہی ہوا ہوگا۔ مثلاً دفعہ ۱۱۴-ایکٹ ہذا مین عدالتون کو صاف اجازت ہے کہ
نسبت سلسلہ کاروبار کے قیاس قایم کرین اور تمثیلات دفعہ ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قسم کی
حالتون مین ایسا قیاس قایم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر سلسلہ کاروبار یہ ثابت ہو کہ کسی شخص کا نوکر اوس
شخص کے خطوط ڈاک سے لایا کرتا تھا تو اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ اوس نوکر کو وہ چٹھی حوالہ کیگئی
تو بادی النظر مین یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ اوس نوکر نے اوس خط کو اپنے آقا کو دیا ہوگا اور اسیطرح
پر اگر سلسلہ کاروبار یہ ثابت ہو کہ نوکر خطوط ڈاک خانہ مین لیجایا کرتا ہے تو اگر یہ ثابت ہو جاوے
کہ کوئی خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادی النظر مین ثبوت اوس خط کے ڈاک مین پڑنے کا ہوگا
لیکن اس امر کا تنقیح کرنا کہ سلسلہ کاروبار کے کیا معنی ہین اور آیا کوئی نتیجہ معتد بہ بغرض شہادت
ایسے سلسلہ کاروبار سے حاصل ہوتا یا نہین بالکل حاکم عدالت کی راے پر منحصر ہے +

چنانچہ ایک ایسے مقدمہ مین جسمین یہ امر تنقیح طلب تھا کہ ایک خاص کرایہ دار سے مالک مکان
کو ماہواری کرایہ واجب الادا ہوتا تھا یا ششماہی تو شہادت اس امر کی کہ اوس خاص مالک مکان کا ہمیشہ یہ

دستور تھا کہ اپنے اور کرایہ داروں سے ماہواری کرایہ لیتا تھا قابل ادخال نہین تصور کیگئی گو ایسی شہادت اس دلیل پر پیش کرنی چاہیئے تھی کہ ایک مالک مکان جسطرح پر اوروں سے کرایہ لیتا ہے اوسیطرح پر اس خاص شخص سے بھی لیتا ہوگا *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص خط روانہ کیا گیا تھا یا نہین *

یہ واقعات کہ دستور معمولی کاروبار کا یہ تھا کہ تمام خطوط جو ایک خاص جگہہ مین رکھے جاتے وہ ڈاک خانہ مین پہونچا دیئے جاوین اور وہ خط بھی اوس جگہہ رکھدیا گیا تھا واقعات متعلقہ ہین *

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص خط زید کے پاس پہونچا یا نہین *

یہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک مین ڈالا گیا اور ڈاک گھر سے واپس نہین آیا واقعات متعلقہ ہین *

اقبال

دفعہ ۱۷

تعریف اقبال

اقبال وہ بیان زبانی یا دستاویزی ہے جس سے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ پر کسی طرح کا استدلال کیا جائے اور وہ بیان کسی شخص نے ان حالات مین کیا ہو جنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے *

جو تعریف دفعہ ہذا مین لفظ اقبال کی بیان ہوئی ہے وہ تعریف جبتک کہ کل دفعات دفعہ ہذا سے اکتیسوین دفعہ تک نہ پڑھی جاوین ناکافی ہے لیکن پوری حاوی تعریف اقبال کی بیان کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے میرے نزدیک تعریف اقبال کی یون ہوسکتی ہے :—

اقبال وہ بیان واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہے کہ جسکے ذریعہ سے اُس شخص کے مقابلہ مین جسنے وہ

دوسری تعریف اقبال کی

بیان کیا ہو ایک حجت الزامی نسبت اوس واقعہ کے قائم ہو سکے *

شرح دفعہ — ایکٹ ہذا مین یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ بعض صورتون مین طریق عمل وقعت اقبال کی کہتا ہے لیکن ایکٹ ہذا مین اقبال کی اصطلاح مین طریق عمل داخل نہین رکھا اور اقبال صرف دو قسم کا قرار دیا ہے ایک دستاویزی جیسے بہی کھاتہ کسی شخص کا (کیونکہ تعریف دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ مین بہی کھاتہ دستاویز ہے) دوسرے زبانی جیسے بیان جو کہ کسی شخص نے کیا *

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاء دفعہ ۸ داخل ہو سکتی ہے اور عدالت اوس سے نتیجہ نکالکر راے قائم کر سکتی ہے *

نفس الحقیقت اقبال کوئی شہادت بلا واسطہ بیچ ہونے اس امر کے جسکا کہ اقبال ہی نہین ہے بلکہ

اقبال شہادت باواسطہ ہے وسکی تمثیل

اقبال کو سنی سنائی شہادت کی ایک قسم تصور کرنا چاہیئے مثلاً زید نے بکر کے روبرو اقبال کیا کہ موضع اسلام پور ہمن نے پانچہزار روپیہ کو ہندہ سے خریدا ہے — عمرو نے زید مشتری اور ہندہ بایعہ پر شفع کی نالش کی اور زید نے جواب دعوی مین بیان کیا کہ موضع مذکور کی قیمت نوہزار روپیہ دی گئی ہے اب عمرو مدعی نے بغرض ثبوت اس امر کے کہ واقعی قیمت پانچہزار روپیہ زید نے ہندہ کو دیئے تھے بکر کو بطور گواہ کے طلب کیا — موافق قاعدہ عام قانون شہادت کے بیان بکر کا کہ زید سے اوسنے پانچ ہزار روپیہ قیمت ہونا سُنا ہے سنی سنائی شہادت ہے اور قابل ادخال نہوتی اسوجہ سے کہ اول تو یہ ضرور نہین کہ زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کہا ہو دوسرے یہ کہ اقبال زید جو کہ بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تھا تیسرے یہ کہ اس بیان پر کوئی جرح کا موقع نہین ملا تھا — لیکن منشاء قانون مین بکر کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا ہے اس اصول پر کہ کوئی شخص کبھی اپنے مضرات مین کہتا اور اسوجہ سے جو اور شہادت کی صداقت کے دریافت کرنیکے لئے قواعد مقرر کیے گئے ہین اوس سے متعلق نہین کیے گئے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جبکہ ایک شخص خود ایک امر کو جو کہ اُسکے مضر ہے تسلیم کرتا ہے تو اور وں کو کیا غرض ہے کہ اسکی صداقت پر شک

کرہن - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اقبال کرنے کے وقت شخص اقبال کنندہ کو یہ یقین نہین ہوتا کہ وہ اپنے مضرات بیان کرتا ہے بلکہ اوسکے خلاف یقین ہوتا ہے لیکن تاہم وہ شہادت قابل ادخال تصور کیگئی ہے اور زید مشتری کا اقبال مذکور بمقابلہ اوسکے قابل ادخال شہادت ہے - واضح رہے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے ہونا ضرور ہے ورنہ اوسکی نسبت شہادت داخل نہوگی سوائے اون صورتون کے جنکی تصریح دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا کی ضمن ۱ و ۲ و ۳ مین کیگئی ہے - جبکہ کوئی اقبال ثابت کرنا منظور ہو تو اوس کل اقبال کی شہادت لینی چاہیئے گو ایک جزو اوسکا مضر ہو اور ایک مفید کیونکہ جب تک کہ پورا بیان نہ سُنا جائے اُس جزو کے جو کہ اوسکے مضر ہے پورے معنی سمجھ مین نہین آسکتے گو یہ ضرور نہین کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار ہو ٭

اقبال دو قسم کے ہین ایک وہ کہ مقدمات دیوانی سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے وہ جو کہ مقدمات فوجداری سے علاقہ رکھتے ہین یعنی بیانات ملزم جو اوسکے مقابلہ مین بغرض شہادت جرم پیش کیے جاتے ہین - دیوانی کے اور فوجداری کے اقبال مین بہت فرق ہے اور اقبال فوجداری کی وقعت اقبال دیوانی سے بہت زیادہ ہے یہانتک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداری جرم کو ثابت تصور کرکے سزا دیدیتی ہے چنانچہ دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع مین یہ لکھا ہے کہ :-

اقسام اقبال

اگر شخص ملزم ایسی عدالت کے روبرو کسی جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اوس جرم کے کرنے کی مجاز ہو تو وہ عدالت اوسی کے اقبال کی بناء پر اسکو مجرم قرار دیسکتی ہے

دفعہ ۳۴۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع

اور حسب منشاء ضابطہ دیوانی کے جب عدالت اوس صورت مین جب کہ مدعا علیہ اقبال کرتا ہے ڈگری صادر کرتی ہے تو وہ اس اصول پر نہین ہے کہ دعویٰ ثابت ہے بلکہ اس اصول پر ہے کہ جب مدعا علیہ خود ایک ذمہ داری اپنے ذمہ قبول کرتا ہے تو فی نفسہٖ اقبال کا فی ہے

اقبال دیوانی

قایم ہوجانے اُس ذمہ داری کی ہے اور ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ منشاء دفعہ ۵۸ - ایکٹ ہذا جس مین واقعات مسلمہ کا ذکر ہے متعلق کارروائی ہاے دیوانی کے ہیں - لیکن اقبال فوجداری سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اسوجہ سے نہ ملسکتی کہ کسی رعایا کے ناحق قید ہوجانے سے عملداری کا نقصان ہے اور دیوانی کی ڈگری ہوجانے سے صرف مدعا علیہ کا نقصان ہوتا ہے نہ راج کا - اور یہ قاعدہ اسوجہ سے قایم کیا گیا ہے کہ یہ غالب قیاس ہوتا ہے کہ کوئی بے جرم شخص اپنی زندگی یا آزادی یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو کہ جھوٹ ہو خطرہ مین نہین ڈالتا اور قانون نے اِس بات کی خاص احتیاط کی ہے کہ اقبال فوجداری بوجہ کسی دھمکی یا قرار یا کسی اور دباؤ نا جایز کے نہ کیا گیا ہو[5] اور آیندہ ایکٹ ہذا مین بھی ایسے اقبالات فوجداری جنکا ہونا کافی احتیاط سے کیا جانا نہ معلوم ہو غیر متعلق قرار دیے گئے ہین[6]

لیکن یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اقبال فوجداری کے معنے صرف یہ ہین کہ ملزم خود اپنی زبان سے بیان کرے کہ اوسنے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو کہ متعلق اُن افعال ملزم کے ہین جنمین کہ نسبت جرم داخل نہین ہے وہ گو مقدمات فوجداری مین کیے گئے ہون اقبال فوجداری نہین ہین مثلاً ایک مقدمہ مین جسمین کہ ملزم پر جرم تصرف بیجا مجرمانہ کا الزام لگایا گیا تھا تو ملزم کے کارندہ مجاز کا اقبال نسبت وصولیابی روپیہ کے صرف اِس امر کی شہادت تصور کیا گیا کہ روپیہ اُسکے کارندہ نے وصول پایا - اور اس امر کی شہادت مین کہ روپیہ ملزم کے ہاتھہ مین پہنچا اگر وہ اقبال پیش کیا جاتا تو منظور نہوتا - جج نے اسکی نسبت یہ تجویز کیا کہ رو سے اول امر اس مقدمہ مین یہ ہے کہ مدعا علیہ کے کارندہ مجاز کے ہاتھہ مین روپیہ پہنچا اسکے ثبوت مین اقبال دیوانی بھی داخل ہوسکتا ہے کیونکہ امر واقعہ کا اثبات مقدمہ فوجداری کا ہو یا دیوانی کا ایک ہی طرح پر ہوتا ہے - گو مدعا علیہ کے کارندہ مجاز کا روپیہ وصول پانا مدعا علیہ کو بمقدمہ دیوانی ذمہ دار کرتا ہے لیکن مقدمہ فوجداری مین کارندہ کا روپیہ پانا مدعا علیہ پر کچھہ اثر نہین رکھہ سکتا"

(حاشیہ: اقبال فوجداری)

---

(۵) دیکھو دفعہ ۱۲۰ سے ۱۲۲ تک و دفعہ ۱۸۴ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۴۲ سے دفعہ ۳۴۹ تک ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

(۶) دیکھو دفعہ ۲۴ سے دفعہ ۳۰ - ایکٹ ہذا تک

اس دفعہ کی شرح ختم کرنے سے پہلے یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اون اقبالون کا بھی ذکر

اقبال حافظ تمادی

کیا جاوے جنکے ذریعہ سے تمادی کے اثر سے دعوی محفوظ رہتا ہے - قانون
نسبت ان اقرارات کے مندرج ہے دفعہ ۲۰ قانون تمادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع
مین اور وہ دفعہ یہ ہے :-

کسی اقرار یا وعدہ کے سبب سے جو کسی قرضہ یا مال متروکہ کی بابت کیا گیا ہو مقدمہ ایکٹ ہذا کی تاثیر سے

دفعہ ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

باہر نہ سمجھا جاویگا الا اوس حال مین کہ وہ اقرار یا وعدہ اوس فریق کی کسی ایسی
تحریر مین مندرج ہو جسپر قبل منقضی ہونے میعاد معین کے اوس فریق نے
جسپر اوسکی بابت نالش کیجاوے یا اوسکے مختار مجاز عام یا خاص نے دستخط کئے ہون ٭

اون لوگونکی نسبت جو تحریر نہین کر سکتے کوئی صاف منشاء قانون کا معلوم نہین ہوتا لیکن ظاہرا

شرح

ایک تحریر پر نشانی ناخواندہ شخص کے ہاتھ کی کافی تصور ہوگی - لیکن مہر
لگانا کافی تحریر نہین سمجھا جاویگا جیسا کہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ دستخط کرنا افعال
تحریری پر ایک بات ہے اور مُہر لگانا شے دیگر (۷) اور فی نفسہ مہر لگانے سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مدعا علیہ
کی غرض اپنے دستخط کرنے کی تھی - اور یہ امر تمثیلات دفعہ ۱۰ مین صاف کر دیا گیا ہے کہ مہر کرنا وقعت دستخط
کی نہین رکھتا - اور حسب منشاء قانون کے دستخط ہونے شخص مدیون کے لازمی ہین چنانچہ ایک خط جسمین کہ
مدیون اقبال ذمہ داری کرتا ہے اور جس خط پر کہ دستخط نہین ہین اوس سے نئی میعاد تمادی شروع نہوگی (۸) ٭

جس حال مین کہ ایسی تحریر موجود ہو ایک نئی میعاد سماعت مطابق نوعیت اصل مواخذہ کے اوس وقت

تتمہ دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع (ب)

سے شمار کیجاویگی جب کہ اقرار یا وعدہ پر دستخط کئے گئے ہون ٭

جس حال مین کہ تحریر متضمن اقرار یا وعدہ کے بلا تاریخ ہو تو دستخط کے وقت کی بابت شہادت

تتمہ دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع (ج)

زبانی لیجا سکتی ہے لیکن جس حال مین کہ اوس تحریر کا تلف یا گم ہوجانا

بیان کیا جاوے تو اوسکے مضمون کی بابت شہادت زبانی منظور نہوگی *

یہ جزو اس دفعہ کا خاص کر قانون شہادت سے متعلق ہے اور دفعہ ۹۱ و ۹۲ مین جو شہر

شرح

ممانعت ادخال شہادت لسانی نسبت امور مندرجہ دستاویز کے ہین جو لفظ شرائط مستعمل ہوا ہے اسمین ظاہرا تاریخ دستاویز داخل نہین ہے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجملہ شرائط کے تصور بھی کیا جاوے تب بھی بموجب دفعہ ۹۲ - ایکٹ ہذا کے شہادت زبانی نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل ہوسکتی ہے - ماسواے اسکے جبکہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء جو کہ قبل فانون شہادت ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ء کے نافذ ہوا اور صراحتًا اُسکے ذریعہ سے منسوخ نہین ہوا تو حسب منشاء دفعہ ۲ فقرہ اسی ایکٹ ہذا کے بدستور نافذ اور ایکٹ شہادت پر غیر متاثر ہے *

(۱) واسطے اغراض دفعہ ہذا کے اقرار یا وعدہ کافی ہے گو اوسمین تصریح خاص تعداد قرضہ یا

تشریحات دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

مال متروکہ کی نہو یا یہ لکھا ہو کہ وقت ادا اسے یا حوالگی کا ہنوز نہین آیا ہے یا اُسکے ساتھہ انکار ادایا حوالگی کا ہو یا دعوی کسی رقم کے مجرا ہونے کا کیا گیا ہو یا بنام مدیون یا موصی لہ کے کسی اور شخص کے نام لکھا ہو - لیکن وہ وعدہ یا اقرار صراحتًا متضمن تعہد ادا یا حوالگی قرضہ یا مال متروکہ کا بلاکسی شرط کے متضمن اقبال ذمہ داری کے ہونے کا ہو *

اس امر کا قرار دینا کہ اقبال بلاشرط متضمن تعہد اقبال ذمہ داری کیا ہے ایک مشکل امر ہے اور

شرح

مندرجہ حاشیہ نظیر (۹) ون کے دیکھنے سے اُسکا حال بخوبی واضح ہوتا ہے *

(۲) اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ لازم نہوگا کہ منجملہ چند شرکا یا اوصیاء کے کسی پر مطالبہ

تتمہ دفعہ ۱ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء (ب)

محض اسوجہ ہوسکے کہ اُنمین سے دوسرے نے کسی تحریری

(۹) گشبن بنام منگلین مجوزہ ہائی کورٹ الہ آباد منفصلہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۷۶ء - دفلی منگ بنام بیرن ہنگال جلد ۵ صفحہ ۱۱۹ - ورا جرس بنام مدھو بنگال جلد ۶ صفحہ ۵۵ - وملنس بنام پیڈی مجوزہ ہائی کورٹ الہ آباد منفصلہ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۷۶ء

اقرار یا وعدہ پر دستخط کئے ہین +

چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے یہی امر تجویز کیا ہے (۱) لیکن اگر

شرح منجملہ چند شرکا یا اوصیاء کے ایک کو اور ونکی طرف سے دستخط کرنے کا اختیار ہو

تب یہ تشریح متعلق نہو گی اور تمادی دوبارہ از سر نو شروع ہو گی +

نسبت ایسے اقبال تحریری کے جو موثر تمادی ہوتا ہے مفصلہ ذیل امور گویا کہ لب لباب

لب لباب قانون نسبت اقبال تحریری حافظ تمادی

قانون ہین :-

اول یہ کہ تحریر ضرور ہونی چاہیئے +

دوم — تحریری اور دستخط شدہ اقبال ایسا ہو کہ جس سے ذمہ داری بلا شرط حاصل ہوتی ہو +

سوم — جس صورت مین اقرار ذمہ داری منحصر کسی شرط پر ہو تو وہ اقرار کافی اور حافظ میعاد

نہین (۲) +

چہارم — اقبال ذمہ داری گو کسی شخص غیر سے کیا ہو تب بھی کافی اور حافظ میعاد ہے (۳) اور بعض

مقدمات مین یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکھنے اثر تمادی کے کافی نہین ہے

لیکن وہ نظایر حسب منشاء دفعہ ۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے قائم ہوئی تہین اور اب متعلق نہین ہین کیونکہ

تشریح اول دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع مین یہ صریح لکھا ہے کہ شخص غیر سے اقبال کرنا کافی ہے +

دو مقدمون مین ہائی کورٹ الہ آباد و کلکتہ سے یہ تجویز ہوا ہے کہ حسب منشاء دفعہ ۱ ضمن ۱۵

ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے اقبال تحریری جو کہ مرتہن نے نسبت حق راہن کے یا نسبت اوسکے استحقاق انفکاک

(۱) دیکھو مقدمہ خوشحال چند بنام بامر

(۲) پنگ بنام منگلا ریلی رمیا مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۰۸

(۳) نظام الدین بنام محمد علی مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۸۵ - و مقدمہ ہو سر ہن چودہری بنام بیچ نانہ چند بنگال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹

کے جو کہ اوس مرتہن نے اپنے ایک خط مین بنام شخص غیر لکہا تہا اس امر کے لئے کافی ہے کہ تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تمادی شمار کیجاوے (۴) ؛

پنجم — مقدار ذمہ داری کا تعین ہونا ضروری نہین ہے (۵) ؛

ششم — اقبال تحریری مین ضرور نہین کہ بیان ہو کہ کس سے اقبال کیا یا یہ کہ کب کیا اور یہ امور شہادت شخصی یعنی زبانی سے ثابت ہو سکتے ہین ؛

ہفتم — کوئی خاص مقام دستاویز پر ضرور نہین کہ وہین دستخط ہون دستاویز کی کسی جگہہ پر دستخط ہون کافی ہین (۶) ؛

ہشتم — اقبال تحریری قبل انقضاء میعاد معینہ متعلقہ ذمہ داری کے کیا گیا ہو ورنہ حافظ میعاد نہوگا ؛

امور متذکرہ بالا نتائج ہین منشاء دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے جسکی وجہ سے قانون تمادی مین بہت ترمیم ہوئی ہے اور جو نظایر کہ امور مصرحہ بالا کے خلاف ہوئے ہین وہ قبل اجراء ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے ہوئے اب وہ متعلق اور قابل استدلال نہین ہین ؛

زید ایک تمسک کے لکہدینے والے نے خود ایک چٹھی باقرار ادا ے قرضہ اپنے داین عمرو کے

تمثیلات دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

نام لکھی اور زید نے اپنی مہر اوسپر کی لیکن اوس چٹھی پر دستخط نہین کئے ؛

اوسنے ایک جزو قرضہ کا ادا کر دیا اور باقی کے ادا کرنیکا اقرار زبانی کیا ؛

اوسنے ایک اشتہار اس مضمون کا کیا کہ اوسکے داین اپنا دعوی واسطے جانچ کرنیکے پیش کرین ؛

(۴) ایسری سنگہ بنام بشیشر سنگہ فیصلہ چیف کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۵ - اپریل ۱۸۶۹ع نمبری ۴۷۹ خاص ۱۸۶۸ع — و درگوپال سنگہ بنام کاشی رام پانڈے ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲

(۵) ہریس بنام بھوپ مندرجہ بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۴ — و بہاری لال سہاے بنام اومیش چندر ہازرہ ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۴

(۶) خواجہ محمد جان اللہ بنام نکہا اپر مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۹

ان مقدمات مین سے کسی مین بھی قرضہ ایکٹ ہٰذا کی تاثیر سے باہر نہین ہے *

یہ تمثیلات حسب منشاء دفعہ ۲ کے لکھی گئی ہین لیکن اگر زید مدیون نے ایک جزو ایک قرضہ کا جو کہ معاہدہ تحریری پر مبنی ہوا دا کرکے دستاویز پر یا اپنے بہی کھاتہ مین یا دائن کے بہی کھاتہ مین نشان کردیا ہے تو حسب منشاء دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے قرضہ اثر تمادی سے بری ہوجاویگا *

دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع اُن اقبالات سے متعلق ہے جنسے کہ تمادی از سر نو شمار ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ زیادہ تر متعلق اقبال بذریعہ طریق عمل کے ہے اسوجہ سے اُسکا ذکر شرح دفعہ ۸ - ایکٹ ہٰذا مین مناسب سمجھکر کیا گیا ہے (۷) *

دفعہ ۱۸

اقبال فریق مقدمہ یا اُسکے مختار مجاز کا

بیانات جو کسی کارروائی کے فریق نے یا فریق مذکور کے ایسے مختار نے کئے ہون جنکو عدالت حسب حالات مقدمہ یہ تصور کرتی ہو کہ صراحتًا یا بحسب مفہوم وہ مختار اوسکی طرف سے اُن بیانات کے کرنیکا مجاز ہے اقبال مین داخل ہین *

اس دفعہ مین واضعان قانون نے چار صورتین ایک ایسی حالت کی بیان کی ہین کہ جنکی وجہ سے بیان ایک شخص کا بمقابلہ اسکے حجت الزامی تصور ہوسکتا ہے اور فقرہ اول مین سب سے اول صورت ادخال اقبال کی بیان کی ہے *

یہ ظاہر ہے کہ جب ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے تو اوسکے مقابلہ مین وہ بیان بطور شہادت استعمال ہوسکتا ہے اور بحالت مختار مجاز ہونے کے ایسے مختار کا بیان بھی اوس مختار کے اصل مالک کے مقابلہ پر بطور شہادت مستعمل ہوسکتا ہے - یہ امر ضروری ہے کہ اوس مختار کو اختیار ایسے بیان کرنیکا اصل مالک سے پورا حاصل ہو ورنہ وہ بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہین - مثلاً ہر مقدمہ مین مختار یا وکیل

(۷) دیکھو شرح دفعہ ۸ - ایکٹ ہٰذا صفحہ ۴۴ سے ۵۴ تک

مجاز کا بیان بمقابلہ اوسکے موکل کے مستعمل ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ بیان اوسکے حد اختیار اوس وکیل یا مختار کے ہو۔ اسیطرح پر اگر کوئی مالک مکان بذریعہ مختار نامہ خاص کے کسی شخص کو واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے۔ اور وہ مختار اوس مکان کے بیع کرنے کے وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئی بیان کرے تو وہ بمقابلہ بایع مکان کے مستعمل ہو سکتا ہے۔ فلیڈ صاحب نے بحوالہ کتاب اسٹوری صاحب کے ایک مثال لکھی ہے کہ ایک مسافر نے ریل کی کمپنی پر واسطے ہرجہ اپنے اسباب تلف شدہ کے دعوی کیا تھا اور جب اوس مسافر نے ریل سے اوترنے وقت ملازم ریلوی سے جسکا کام اسباب کی خبرداری کرنیکا تھا نسبت اپنے اسباب کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اوس ملازم ریلوی نے اوسوقت اوس مسافر سے کیے بمقابلہ ریلوی کمپنی کے اقبال تصور کیے گئے اور قابل ادخال قرار پائے ✣

یہ ایک اصول قانون شراکت کا ہے کہ چند اشخاص ملکر ایک عام مقصد کی غرض سے ایک تجارتی شراکت قایم کریں تو بیان ہر فرد شریک کا نسبت اوس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ہے ✣

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء قانون تمادی سے اقرارات ایک شریک کی نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہوں گے (۸) ✣

بیانات اون فریق کے جو بقایمقامی کسی شخص کے مدعی یا مدعا علیہ ہوں

> اقبال فریق مقدمہ بحیثیت قایمقامی

اقبال نہیں ہیں الا اوس حال میں کہ وہ بیانات اوسوقت کیے جاویں جب کہ فریق مقبل حیثیت قایمقامی کی رکھتا ہو

اس فقرہ میں دوسری صورت بیان کیگئی ہے یعنی یہ کہ جبکہ اقبالات ایسے اشخاص کے ہوں جو کہ بذات خود فریق نہوں بلکہ بحیثیت قایمقامی فریق ہوں۔ فلیڈ صاحب نے اپنی کتاب میں مفصلہ ذیل مثالیں قایمقامی

(۸) دیکھو شرح دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء تحت دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ہذا

کی بیان کی ہین :ــ

اول ــ ایسا شخص دیوالیئے کا +

دوم ــ مہتمم یا منتظم جائداد متوفی کا +

سوم ــ مہتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعہ سارٹیفکٹ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع +

بیانات جو اشخاص مفصلہ ذیل نے کیئے ہون :ــ

اقبال اشخاص حقدار

(۱) اُن اشخاص نے جو کسی کارروائی کے امر متنازعہ مین حق کسی ملکیت یا زر نقد کا رکھتے ہون اور بہ منصب رکھنے اس حق کے اُن بیانات کو کرین +

اقبال اشخاص جنسے کہ حق حاصل ہوا

(۲) اون اشخاص نے جنسے فریق مقدمہ نے اپنی حقیت شئے متنازعہ مقدمہ مذکور حاصل کی ہو +

یہ بیانات اقبال مین داخل ہین مگر اس شرط پر کہ وہ اوس زمانہ مین کیئے گئے ہون جبکہ اُن بیانات کے کرنے والے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے +

واضعان قانون نے اس فقرہ دفعہ ہذا مین دو صورتین بیان کی ہین +

اول ــ یہ کہ اون لوگون کا بیان جنکو کہ شئے متنازعہ فیہ مین حق حاصل ہو بمقابلہ دیگر حقداران اقبال ہوتا ہے ــ مثلاً بیان ایک شریک کوٹھی تجارتی کا بمقابلہ دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل ہو سکتا ہے اور اسیطرح پر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابلہ دوسرے مدیون کے بطور اقبال شہادت متصور ہو سکتا ہے بشرطیکہ تمسک اجمالی ہو ــ اور علیٰ ہذا القیاس اگر چند اشخاص کو ایک ہی وصیت نامہ کے ذریعہ سے کچھہ جائداد پہونچی ہو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابلہ دیگر اشخاص کے (جنکو اوس وصیت کے ذریعہ سے جائداد پہونچی ہو) بطور اقبال شہادت مین مستعمل ہو سکتا ہے +

دوم - اون لوگون کا بیان جنسے کہ حق حاصل ہوا ہے بمقابلہ اونکے جنکو کہ حق حاصل ہوا ہے اقبال خیال کیا جاتا ہے - مثلاً بیان مورث بمقابلہ وارثون کے شہادت مین داخل ہو سکتا ہے اور اسی طرح پر بایع کا بیان (جو کہ ماقبل بیع کیا گیا ہو) بمقابلہ مشتری مستعمل ہو سکتا ہے +

غرضکہ ایک فقرہ کی صورت دوسرے کے برعکس ہے اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور نہین - لیکن جب ضروری امر قابل غور یہ ہے جو کہ ان الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہے یعنی "مگر اس شرط پر کہ وہ (اقبالات) اوس زمانہ مین کیئے گئے ہون جب کہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے" +

بیانات بزمانہ عدم حقداری غیر موثر ہین

اور جو بیانات کہ اوس زمانہ مین کیئے گئے ہون اور اُن حالتون مین ہوئے ہون جب کہ وہ اشخاص حقیت نہ رکھتے ہون اسوجہ سے غیر متعلق قرار دیئے گئے ہین کہ یہ نہایت خلاف انصاف ہوتا کہ ایک شخص جو کہ اپنی حقیت کسی جائداد مین علیحدہ کر چکا تاہم اوسکو ایسے اختیارات باقی رہین کہ جسکے ذریعہ سے وہ اُن لوگون کو جو کہ اُس سے اپنا حق حاصل کرتے ہین کسی اقبال سے ضرر پہنچاوے مثلاً اقبال ایک شخص کا جسکے حقمین ہنڈوی لکھی گئی ہو اور جو اقبال کہ بعد بیچنے اُس ہنڈوی کے اوسنے کیا ہو بمقابلہ مشتری ہنڈوی کے قابل ادخال نہین - اور اسیطرح پر اقبال ایک دیوالیہ کا نسبت کسی قرضہ کے (جو اقبال کہ اگر قبل دیوالہ نکلنے کے کیا جاتا قابل ادخال ہوتا) وہی اقبال اگر بعد دیوالہ نکلنے کے کیا جاوے جبکہ دیوالیہ پر قرضہ کی ذمہ داری باقی نہین رہتی قابل ادخال نہین +

یہی اصول عموماً متعلق ہے واہب اور موہوب لہ بایع اور مشتری سے بھی مثلاً مثال مقدمہ شفع جسکا ذکر فقرہ آخر صفحہ ۹۵ و ۹۶ مین ہوا ہے اور جسمین ہندہ بایعہ اور زید مشتری اور عمر شفیع تھے اگر اقبال نسبت زرثمن کے جو کہ زید مشتری نے بکر کے روبرو کیا وہ اقبال ہندہ بایعہ نے کیا ہوتا تو اوسکا اقبال اسوجہ سے قابل ادخال شہادت نسبت مقدار اصلی زرثمن کے نہ سمجھا جاتا کہ وقت اقبال کے وہ جائداد متنازعہ فیہ

بیع کرچکے تھے اور اوسکا حق اوس جائداد مین باقی نہ رہا تھا +

ضمن اول فقرہ دفعہ ہذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہے جو فریق مقدمہ تو نہین ہین لیکن جنکا

وجہ ادخال بیانات اشخاص حقدار

نفع نقصان کسی شے یا امر متنازعہ فیہ مین متعلق ہو اور وہ اسوجہ سے قابل ادخال تصور کیے گئے ہین کہ گو وہ فریق مقدمہ تو نہین ہین لیکن تاہم مقدمہ مین اونکا تعلق ہے مثلاً اقبالات موصی لہ کے اُس حد تک اقبال تصور ہو کر بمقابلہ وصی کے شہادت مین داخل ہو سکتے ہین کہ جس حد تک موصی لہ اور وصی کے حقوق واحد ہین +

غرضکہ بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکے حقوق واحد ہون بطور اقبالات شہادت مین داخل ہو سکتے ہین مثلاً اقبال ایک شریک کوٹھی مہاجنی یا تجارتی کا جو نسبت اُن معاملات کوٹھی مشترکہ کے ہو جو معاملات کہ قبل انفساخ شراکت کئے ہون قابل ادخال ہین گو وہ بیانات مابعد فسخ شرکت کے کئے گئے ہون کیونکہ اُن معاملات دکان مشترکہ سے جو قبل انفساخ شرکت کے ہوئے ہین جو ذمہ داریان پیدا ہوتی ہین وہ سب شرکا پر ہوتی ہین گو شراکت فسخ ہوگئی ہو +

لیکن یہ امر اہم کہ ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کسقدر رکھا جاوے بالکل راے حاکم عدالت پر چھوڑا گیا ہے کیونکہ بعض حالتون مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک شریک بغرض ضرر پہنچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کرکے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے ہین کہ جو اس دفعہ کے موافق موثر شہادت ہین +

ضمن دوم فقرہ ہذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہے جو کہ فریق مقدمہ تو نہین لیکن وہ ہین جنسے

مابین شخص اقبال کنندہ اور اس شخص کے جسکے مقابلہ پر اقبال مستعمل کیا جاتا ہے تعلق ضروری ہے

کہ فریق مقدمہ کو حق حاصل ہوا ہے مگر شرط ضروری یہ ہے کہ فریق مقدمہ نے اُن اقبالون کے بعد حقیت حاصل کی ہو اور نیز مابین اُن اشخاص کے جنکے وہ قایممقام ہون اور خود فریق مقدمہ کے ایک تعلق ہو مثلاً جیسا تعلق کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہوتا ہے +

اول — بذریعہ معاہدہ :—

واہب	اور	موہوب لہ
پٹہ دہندہ	اور	پٹہ دار
بائع	اور	مشتری
راہن	اور	مرتہن

دوم — بذریعہ ورثت :—

مورث	اور	وارث

سوم — بذریعہ وصیت :—

موصی	اور	موصی لہ

چہارم — بذریعہ تقرر :—

موصی	اور	وصی
متوفی بلا وصیت	اور	اُسکی جائداد کا منتظم

پنجم — بذریعہ احکام قانون :—

مالک سابق جسکی جائداد گورنمنٹ نے ضبط کی	اور	مالک مابعد جسکو وہ جائداد عطا ہوئی

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے کہ تعلق بعدیت ہے بمقابلہ ان پچھلے اشخاص کے جنکو کہ ایسا تعلق ہے اسوجہ سے قابل ادخال تصور کئے گئے ہین کہ اونکی حقیت فی الحقیقت وہی حقیت ہے جو کہ پہلے اشخاص کی تھی لیکن اونکے اقبالات اُس حد تک موثر ہون گے جہان تک کہ حقیت دونون کی واحد ہو مثلاً :—

وصی اگر کسی قرضہ یا قیمتی موصی کا دعوی کرے تو مدعا علیہ ایسے اقبال کو جو کہ موصی نے نسبت وصولیابی

اُس قرضہ کے جسکا کہ دعوی ہے کیا ہو بمقابلہ اوسکے وصی کے شہادت مین داخل کر سکتا ہے اور اسیطرح پر اقبال مورث کا بمقابلہ وارث کے نسبت حقیقت اوسکی جائداد کے قابل ادخال ہے +

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ مشتری نیلام جائداد بعلت بقایا مالگذاری سرکار کو کوئی تعلق اصل مالک سے نہین ہوتا اور وہ مالک سابق سے اپنی حقیت حاصل نہین کرتا اور اسو جہ سے وہ پابند مالک سابق کے افعال کا نہین ہے[9] اور اسیطرح پر بوجہ خاص اثر احکام قانون کے جو جائداد بعلت بقایا مالگذاری نیلام ہوتی ہے وہ جملہ مطالبات اور ذمہ داریون سے پاک صاف ہو کر مشتری کو ملتی ہے چنانچہ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع مین جو متعلق مالگذاری ہے نسبت نیلام جائداد بعلت بقایا مالگذاری کے دفعہ ۳۷ مین صاف لکھدیا گیا ہے اور وہ یہ ہے :-

نیلام اُس اراضی کا جو حسب دفعہ ملحقہ بالا (یعنی بعلت بقایا مالگذاری) کیا جاوے تمام

دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع

ذمہ داریون سے مبرا ہوگا +

اور تمام عطیات اور معاہدات جو کسی اور شخص نے بجز مشتری کے اُسی اراضی کی بابت پیشتر کئے ہون مشتری نیلام کے مقابلہ مین فسخ ہونگے +

دفعہ ہذا کی ضمن اول کی کوئی عبارت صورت ہائے مفصلہ ذیل سے متعلق نہوگی +

(الف) اضلاع یا جزو اضلاع بندوبستی استمراری مین اُن مستاجریون سے جو بہ نیک نیتی اور لگان واجبی پر رقبہ مصرحہ کے لئے مالک سابق نے اُس میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہو بذریعہ پٹہ جات تحریری حسب ضابطہ رجسٹری شدہ کے دیئے ہون +

(ب) تمام اضلاع مین اُن اراضیات سے جو بذریعہ پٹہ جات بلا فریب کے لگان واجبی پر میعاد معین یا دوام کے لئے مکانات سکونت یا کارخانون کے تعمیر کی غرض سے یا کان یا باغات یا تالاب یا نہر

---

(۹) منشی بزالرحیم بنام پران دہبندت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ - وگڈانک منی راسی بنام ہر وچندر گھوس ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۶۲

یا معبد یا مقابر کے واسطے کسی کے قبضہ مین ہون اور وہ اراضیات اغراض مصرحہ بالا مین مستعمل رہی ہون ✣

ضمن دوم　دفعہ ہذا غالباً اُن اقرارات سے بھی متعلق ہے کہ جنکی وجہ سے حسب احکام شرع محمدی اُس شخص کو جسکی نسبت اقرار کیا گیا ہے استحقاق وراثت حاصل ہوجاتا ہے۔ اور ایسے اقبالات اسوجہ سے متعلق ہین کہ عموماً یہ اقبالات اُن اشخاص کے ہوتے ہین جنسے کہ ہر نزاع وراثت مین فریقین مقدمہ حقیت حاصل کرتے ہین ✣

اقرار شرعی

تعریف شرعی اقرار کی یہ ہے:۔

تعریف اقرار شرعی

دینا ایک اطلاع کا بہ نسبت کسی حق کے بحق کسی دوسرے شخص کے بمقابلہ اپنے

مثلاً یہ کہنا کہ فلان شخص کا میرے ذمہ اسقدر روپیہ ہے ایک اقرار شرعی ہے ✣

اور شرط ضروری یہ ہے کہ مقر ذی عقل اور بالغ ہو۔ اور اثر اقرار کا یہ ہوتا ہے کہ وہ اقرار فی نفسہ امر مقربہ کے وجود کا ثبوت ہوتا ہے اور جب کہ اقرار ثابت ہوجاوے تو ایسے ثبوت کی جو عام اُمور کے ثابت کرنے کے لئے ضرور ہے کچھہ حاجت باقی نہین رہتی اور اقرار سے نسبت امر مقربہ کے پورا حق تا حد اقرار بحق مقرلہ قائم ہوجاتا ہے۔ پس فی الحقیقت اقرار شرعی میرے نزدیک ایک اعلی قسم کا اقبال قانون شہادت ہے اور وہ گو سنی سنائی شہادت ہے تاہم قابل ادخال ہے جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ہذا مین بیان کیا گیا ہے(۱) ✣

لیکن احکام شرع محمدی نے ایسے اقرارات کو جو کہ نسبت نسب کے کئے جاوین ایک خاص وقعت دی ہے اشخاص ذکور شرعاً چار شخصونکی نسبت ایسا اقبال نسب کرسکتے ہین اور ایسے اقبال کے ذریعہ سے وہ لوگ جنکی نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج

اقرار بانسب حسب احکام شرع محمدی

---

(۱) دیکھو صفحہ ۸۵ — و ۸۶ —

ثبوت شہادت بلا واسطہ[۲] کے حاصل کر سکتے ہین اور وہ یہ ہین :-

۱- باپ

۲- مان

۳- اولاد

۴- زوجہ

سوائے اِن چار شخصون جنکا اوپر ذکر ہوا اور کسیکی نسبت اقبال مرد کا موثر ثبوت نسب نہوگا +

اشخاص اناث مفصلہ ذیل اشخاص کی نسبت اقبال نسب کر سکتے ہین +

۱- باپ

۲- مان

۳- شوہر

لیکن اولاد کی نسبت اُنکا اقبال نسب قائم نہین کرتا اور وجہ یہ ہے کہ اُس سے ترکہ شوہری پر حق اُس اولاد کا قائم ہو جاتا ہے البتہ برضامندی شوہر خود زن منکوحہ ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتی ہے کہ جس سے نسب قائم ہو +

واضح رہے کہ اقرار بالنسب شرعی مطیع اُسی شرط کے ہے جس شرط کے مطیع اقبال معینہ قانون شہادت ہے یعنی احکام دفعہ ۲۱ - ایکٹ ہذا اوس سے بھی متعلق ہین +

مفصلہ ذیل تین شرطین ہین کہ جنکی بغیر کسی مرد کا اقبال بالنسب موثر نہین ہو سکتا +

شرائط جواز اقرار بالنسب

۱- عمرین شخصونکی ایسی ہون کہ اقبال کنندہ اور مقبول لہ باہم باپ بیٹے ہو سکین[۳] +

(۲) نسبت نوعیت شہادت با واسطہ و بلا واسطہ دیکھو دفعہ ۶ و دفعہ ۳۲

(۳) مسماۃ زینب بنام بی بی نجیب النسا ر ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۴ وینگال جلد ۸ صفحہ ۵۵ -- ولی بی وحید النسا بنام سید وصی حسین، وینکار جلد ۵ صفحہ ۳۰۸ صیغہ دیوانی -

۲ — اولاد مجہول النسب ہو اسوجہ سے کہ اگر اُسکا کسی اور باپ سے ہونا ثابت ہو تو اقبال مؤثر نسب نہین ہو سکتا ✣

۳ — مقبل لہ منکر نہو ایسے اقبال بالنسب سے بلکہ قبول کرتا ہو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کنندہ کے ہو ✣

اقبال جو کوئی مرد نسبت کسی عورت کے اپنی زوجہ ہونے کا کرے وہ بشرایط ذیل مؤثر ہوگا ✣

۱ — عورت کو اوس اقبال سے انکار نہو ✣

۲ — وہ کسی دوسرے کی زوجہ نہو ✣

۳ — وہ ایام عدت مین نہو ✣

۴ — مقر کے نکاح مین اوسکی بہن یا کوئی ایسی عورت جسکے ہوتے اُس مرد کا نکاح اُس عورت سے جسکی نسبت اقبال ہے حرام ہو موجود نہو اور نیز اوس مرد کے نکاح مین اور چار زندہ جورو ین موجود نہون ✣

حسب شرایط مفصلہ بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اوپر ہوا ہے مؤثر وراثت ہوگا گو وہ اقرار بحالت صحت کیا گیا ہو یا بحالت مرض اسوجہ سے کہ سوای مقر یا اوسکے قائم مقام کے اور کسی کے مقابلہ پر وہ اقبال مؤثر نہین ہوتا ✣

سوائے اُن اشخاص کے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور کسیکی نسبت اقبال سے شرعاً نسب یا رشتہ قائم نہین ہوتا مثلاً چچا یا ماموں یا اور کسیکی نسبت ایسے اقبال جائز نہین ✣

مگر جب کہ پوری شرایط کے موافق اقبال قایم ہو جاتا ہے تو اوسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اقبال منزلہ ثبوت قطعی کے تصور ہوتا ہے اور اوس سے مقرلہ کا نسب قائم ہو جاتا ہے (۴) بلکہ مقرلہ کی ماں بھی زوجہ منکوحہ اُس مقر کی خیال کیجاتی ہے گو اُس سے مقر کا نکاح ہونا ثابت ہو یا نہو (۵) علی ہذا جبکہ ایک شخص کسیکو

(۴) بی بی نجیب النساء بنام بی بی نمیرہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۴۲۶
(۵) رخ بیگم بنام شاہزادہ والاگہر ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۸۷

اپنا بیٹا کہہ چکا ہو تو وہ اور وارثون کے ساتھہ وراثت پاویگا گو وہ اور وارث اُسکے نسب سے منکر ہون[۶]
یہانتک کہ وہ شخص اقبال کنندہ کے باپ کی بھی وراثت پاویگا گو وہ دادا اپنے پوتے کے نسب سے منکر ہو +

لیکن اگر سواے اُن اشخاص کے جنکی تصریح ہم اوپر کر آئے ہین کوئی شخص اقبال کرے تو وہ اقبال صرف اقبال کنندہ ہی پر واجب ہوگا نہ اورون پر مثلاً اگر کوئی بھائی کی نسبت اقبال کرے یعنی کسی کو اپنا بھائی ہوتا کہے تو بعد وفات اقبال کنندہ بمقابلہ ورثا اقبال کنندہ کے وراثت نہ پاویگا[۷] لیکن اگر اقبال کنندہ کوئی وارث نچھوڑے تو شخص مقرلہ اوسکی وراثت کا مستحق ہوگا کیونکہ اقبال مین دو چیزین شامل ہین +

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کی جائداد پر جو بعد اوسکی وفات کے مقرلہ کو حاصل ہوتا ہے اور اگرچہ نسب ایسے اقرار سے جو بھائی کی نسبت کیا جاوے قایم نہین ہوتا تاہم بحالت عدم موجودگی ورثاء متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقرلہ کو جایداد متوفی پر حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ اُس اقرار کا اثر صرف جایداد متوفی پر نافذ ہوتا ہے اور چونکہ متوفی نے خود اقبال کیا تھا تو وہ اقبال جایز تصور ہوگا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی کل جایداد جسکو چاہے دیدینے کا اختیار رہے جبکہ اُسکے قرضخواہ اور وارث کوئی نہون — اگر کوئی شخص جسکا باپ مرگیا ہو ایک دوسرے شخص کی نسبت بھائی ہونیکا اقرار کرے تو گو پدر متوفی سے مقرلہ کا نسب قائم نہوگا لیکن مقرلہ اقبال کنندہ کے ساتھہ ترکہ پدر متوفی مین مستحق ہوگا +

دفعہ ۱۹ — بیانات ایسے اشخاص کے جنکا منصب یا ذمہ داری بمقابلہ کسی فریق مقدمہ کے ثابت کرنی ضرور ہو اقبال مین

اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصب بمقابلہ فریق مقدمہ کے ثابت کرنا چاہیے

(۶) عمدہ بی بی بنام سید شاہ حسین علی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ — ورانی روشن جہان بنام راجہ سید عنایت حسین ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴ — دنجم الدین احمد بنام بی بی تھوڑا ویکلی جلد ۱ صفحہ ۴
(۷) صاحبزادی بیگم بنام مرزا ہمت بہادر بنگال جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ دیوانی ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲ — و ویکلی جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۵

داخل ہین مگر باین شرط کردہ بیانات نسبت اُس منصب یا ذمہ داری کے اُن اشخاص کیطرف سے یا اُنکے نام مقدمہ کے دائر ہونے کی صورت مین واقعات متعلقہ سمجھے جاتے اور ایسے زمانے مین اُنہون نے وہ بیان کئے ہون کہ وہ منصب اونکو حاصل ہو یا وہ ذمہ داری اُنپر عاید ہوتی ہو +

تمثیل

زید نے عمرو کی طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے ذمہ لیا +

عمرو نے زید پر یہ نالش کی کہ جو لگان عمرو کو بکر سے یافتنی تھا وہ زید نے تحصیل نہین کیا +

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچھہ لگان پانا نہ تھا یہ بیان بکر کا کہ مجھے عمرو کو لگان دینا ہے ایک اقبال ہے اور واقعہ متعلقہ ہے جبکہ زید یہ بیان کرتا ہے کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتنی نہین ہے +

اِس دفعہ مین ایک نئی صورت بیان کیگئی جسمین کہ اقبال اُن اشخاص کے جو کہ فریق مقدمہ نہین ہین شہادت مین داخل ہو سکتے ہین ۔ مثلاً جیسا کہ اس دفعہ کی تمثیل مین لکھا ہے کہ ایک مقدمہ مین جو کہ مابین زید اور عمرو کے ہے بیان بکر کا متعلق تصور ہوگا اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت نالش جو کہ عمرو زید پر کرتا ہے وہ نالش فی الحقیقت بالواسطہ بکر پر ہے کیونکہ عمرو زید کو جو کہ مدعا علیہ مقدمہ ہے وہ اختیارات دے چکا تھا جو کہ عمرو کو خود حاصل تھے اور زید عمرو کے کرایہ دار بکر سے دعوی کرکے کرایہ لے سکتا تھا تو زید گویا بوجہ اپنے معاہدہ کے عمرو سے وہی نسبت رکھتا ہے جو کہ عمرو بکر سے رکھتا تھا اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت بیان بکر (جو کہ اب عمرو بمقابلہ زید کے مستعمل کرنا چاہتا ہے) ایک ایسا اقبال قانونی ہے کہ جو ایک ایسے مقدمہ مین (جسمین زید مدعی بنکر دعوی دار وصول کرایہ بکر سے ہو) مفید زید ہوتا اور یہ ظاہر ہے کہ یہ اقبال اسوجہ سے متعلق ٹھیرایا گیا ہے کہ ایسے مقدمہ مین جیسا کہ تمثیل مین بیان کیا گیا ہے

ضرور منجملہ امور تنقیح طلب کے یہ امر تنقیح طلب قرار پاتا :-

"آیا کوئی لگان بکر سے عمرو کو یافتنی ہے یا نہین"

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتدبہ نسبت وجود یا عدم واقعہ مندرجہ امر تنقیح طلب کے پیدا کرتا(۸) +

علاوہ صورت متذکرہ تمثیل ہذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو کہ فریق مقدمہ نہین ہین اوس صورت مین قابل ادخال منجانب مدعا علیہ متصور ہوتا ہے کہ جب وہ غیر شخص مدعا علیہ کے ساتھہ ذمہ داری متدعوبہ کا شریک ہو اور مدعا علیہ کیطرف سے اس امر کا عذر پیش ہو کہ "اُس مطالبہ کی ذمہ داری جسکا کہ مدعی دعویدار ہے علاوہ مجھہ مدعا علیہ کے شخص غیر پر بھی ہے اور اُسکو اُسنے مدعا علیہ نہین گردانا" فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب مین ایسی صورت کی ایک نہایت عمدہ تمثیل بیان کی ہے :-

زید اور عمرو اجمالی ذمہ دار ادا ے زر یافتنی بکر کے ہین بکر نے صرف زید پہ نالش کی -- زید نے یہ عذر کیا کہ وہ تنہا ذمہ وار قرار نہین پاسکتا بلکہ عمرو کو بھی مدعا علیہ گردانا چاہیئے -- پس ایسے مقدمہ مین عمرو کا کوئی اقبال نسبت اُسکی ذمہ داری مشترک کے متعلق مقدمہ ہے اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال ہے +

اس تمثیل کی وجہ ایسی ہے جیسی کہ ہم نسبت تمثیل دفعہ ۱۸ کے لکھہ آئے ہین یعنی اگر زید عمرو پر دعوی کرتا تو اقبال قابل ادخال شہادت تصور ہوتا اور فی الحقیقت بیان عمرو جو کہ زید داخل کرنا چاہتا ہے ایک ویسا بیان ہے جو کہ ایک ایسی نالش مین جو بکر عمرو پر کرے بحق بکر ہے +

دفعہ ۲۰ بیانات اُن اشخاص کے جنپر کسی شخص فریق مقدمہ نے صراحتاً درباب شے متنازعہ کے دریافت حال کے لئے انحصار کیا ہو اقبال مین داخل ہین +

اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق مقدمہ نے حصر کیا ہو

(۸) دیکھو تعریف واقعہ تنقیحی دفعہ ۳ صفحہ ۲۲ -- ۲۳ -- ۲۴

تمثیل

بحث اس امر کی ہے کہ جس گھوڑے کو زید نے عمرو کے ہاتھ بیچا وہ صحیح و سالم ہے یا نہیں ؟
زید نے عمرو سے کہا کہ تم جاؤ اور بکر سے پوچھو کہ وہ اسکا حال جانتا ہے بکر کا بیان اقبال مین
داخل ہے ؛

مضمون اس دفعہ کا صاف ہے اور تمثیل سے اور بھی واضح ہوگیا ہے بیانات شخص منحصر علیہ کے
قابل اقبال ہین خواہ وہ منحصر علیہ فی الواقع مضمون منحصرہ سے کوئی خاص واقفیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو
مثلاً ایک مقدمہ مین جسمین کہ دعوی واسطے دلاپانے قیمت اشیاء مبیعہ کے کیا گیا تھا مدعا علیہ نے تنقیح اس
امر کی نسبت کہ شے مبیعہ اس تک پہنچی یا نہین ایک گاڑیبان کے بیان پر منحصر کی یہ کہکر کہ اگر گاڑیبان یہ کہدے
کہ وہ شے مبیعہ مدعا علیہ تک پہنچے تو مین اسکی قیمت مدعی کو ادا کرونگا بیان گاڑیبان کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ
کے قابل اقبال تصور ہوگا بلکہ اوس بیان کے نتیجو نکا وہ پابند ہوگا ؛

اسیطرح پر اگر ایک فریق مقدمہ کسی شخص منجملہ گواہان یا فریق مقدمہ کے کسی بیان حلفی پر حصر کرے تو
بیان حلفی شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ حصر کنندہ کے ثبوت قطعی متصور ہوگا [۹]
قانون حلف ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع کی دفعہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ مین نسبت اس قسم کے
حصرون کے مندرج ہے اور وہ دفعات یہ ہین :-

اثر بیان حلفی شخص منحصر علیہ

اگر کوئی فریق کسی کارروائی عدالت کا یہ بیان کرے کہ اگر اس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر
دفعہ ۸ مین کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور مین کرے تو

دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع

(۹) بلاچپی راجہ گنگیش چندر بنام سروپ چندر ریکھا منفصلہ صدر دیوانی عدالت کلکتہ مورخہ ۲۹ - اگست سنہ ۱۸۴۳ع
و مساۃ چھوٹی بنام درگا بیہر منفصلہ صدر دیوانی عدالت شمال و مغرب مورخہ ۳۰ - اگست سنہ ۱۸۶۴ع

توجہ پر پابندی اسکی لازم آئے گی تو اسصورت مین عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب جانے اوس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کرو گے یا نہین - مگر شرط یہ ہے کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت مین اصالتاً بحضور اسلئے جبراً حاضر نکرایا جاویگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے +

اگر وہ فریق یا گواہ اس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال مین کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھ عدالت سے باہر لیا جا سکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہے

دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع

کہ کمیشن کسی شخص کے نام اس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اس شخص کو اجازت دے کہ جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اسکی شہادت لیکر عدالت مین بھیجے +

جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کیجاے بمقابلہ وس شخص کے جسنے کہ حسب تذکرہ بالا اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اس معاملہ مین جو کہ بیان کیا گیا ہو تو ثبوت قطعی ہو گی +

دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع

لیکن ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر قبول لئے جانے ایسے بیان حلفی شخص منحصر علیہ کے اگر انحصار کنندہ اپنے حصہ سے منکر ہو جاوے تو جو بیان بعد انکار کیا گیا ہو وہ ثبوت قطعی نہین قرار پا سکتا (۱) +

دفعہ ۲۱ اقبال واقعہ متعلقہ ہے اور جو شخص اقبال کرے اوسکے یا اسکے قائم مقام حقیت کے مقابلہ مین اسکو ثابت کرنا جایز ہے مگر وہ شخص جسکا کہ وہ اقبال ہو خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور یا اسکا قائم مقام حقیت ثابت نکریگا الا صورتہاے مفصلہ ذیل مین +

اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال ہے اور بعض صورتون مین اوسکی طرف سے بھی

(۱) سید حسین علی بنام اکبر علی نمبری ۴۵ ہ خاص سنہ ۱۸۷۳ع منفصلہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ع

(۱) جس شخص نے کہ اقبال کیا ہو وہ خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور اس صورت مین اس اقبال کو ثابت کرسکتا ہے جب کہ وہ اقبال اس نوع کا ہو کہ اگر وہ شخص مقبل فوت ہوجاوے تو وہ اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب دفعہ ۳۲ واقعہ متعلقہ ہو ٭

(۲) جس شخص نے اقبال کیا ہو وہ خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور اس صورت مین اُس اقبال کو ثابت کرسکتا ہے جبکہ وہ اقبال ایک بیان کسی حالت عقلی یا جسمانی متعلقہ مقدمہ یا واقعہ تنقیحی کے موجود ہونیکا ہو اور ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا ہو جبکہ وہ حالت عقل یا جسم کی موجود ہو اور اسکے ساتھ ایسا عمل بھی ہوا ہو جس سے کہ اسکا دروغ خارج از قیاس ہوتا ہو ٭

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ خود یا اوسکی طرف سے کوئی اور اس اقبال کو اس شرط پر ثابت کرسکتا ہے کہ بجز اقبال ہونے کے اور طور پر وہ واقعہ متعلقہ ہو ٭

دفعہ ۱۷ مین واضعان ایکٹ ہذا نے تعریف اقبال کی بیان کی ہے اور دفعہ ۱۸ مین چار صورتین اقبال کی بیان کی ہین اور دفعات ۱۹ و ۲۰ مین ایک ایک صورت اقبال کی بیان کی ہے لیکن تینون دفعات مذکورہ مین کہین صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت مین نہین ہے دفعہ ہذا مین صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت مین بیان کیا ہے جیسا کہ ہم شرح دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا مین مفصل طور پر لکھ آئے ہین کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل ہوسکتا ہے نہ اُسکے حق مین ویسا ہی الفاظ دفعہ ہذا سے بھی مطلب ظاہر ہوتا ہے اور وہی مطلب تمثیلات دفعہ ہذا سے خصوصاً تمثیل (الف) سے واضح ہوتا ہے اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے ان الفاظ دفعہ ہذا کے درج کیگئی ہے "جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے

تا مقام حقیت سکے مقابلہ مین" اور لفظ مقابلہ کے معنی مخالف مدعا تصور کرنا چاہئیین +

جب کبھی کوئی اقبال داخل شہادت ہو تو لازم ہے کہ کل الفاظ اس اقبال کے شہادت مین داخل کیئے جاوین

گو یہ ضرور نہین ہے کہ کل اجزا اقبال پر پورا یا برابر اعتبار ہو(۲) +

ایک مقدمہ مین جسمین کہ بیان تحریری مدعا علیہ بطریق اقبال شہادت مین منجانب مدعی داخل ہوا تھا تو کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ عدالت کو منصب ہے جسقدر چاہے اسقدر اعتبار مختلف اجزا اقبال پر کرے عدالت مذکور نے یہ بھی تجویز کیا ہے(۳) کہ اگر کوئی شخص کوئی بیان بشرائط خاص کرے تو ان شرائط خاص کے متعلق کئے بغیر وہ اقبال شہادت مین داخل نہین ہوسکتا(۴) اس مضمون سے دفعہ ۲۹ کو متعلق تصور کرنا چاہیئے +

ایکٹ ہذا مین جو تعریف دفعہ ۱۷ مین اقبال کی دی ہے وہ اُن بیانات پر حاوی ہے جو کہ اثناء کارروائی مقدمہ مین فریقین مقدمہ اپنی عدالت کی کارروائی مین بیان کرین چنانچہ بیانات تحریری جو مقدمات مین داخل ہوتے ہین حسب ایکٹ ہذا اقبال ہین لیکن واضح رہے کہ اگر کسی مقدمہ مین ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے اور فریق ثانی اُس امر کے انکار کرنیسے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہوگا(۵) +

جن صور تونمین کہ اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کی نہین رکھتا تو اوسکا اثر صرف اسقدر ہوتا ہے

---

(۲) راجہ نیل منی سنگھ ولد بنام رانگرا راج ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۹ - صیغہ دیوانی - وملکہ معظمہ بنام جوکو خان ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ - صیغہ فوجداری - وایشان چندر سنگھ بنام ہرن سردار ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ -

(۳) راد اچرن چودھری بنام چندر منی سکھدار ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۹ - صیغہ دیوانی وسلطان علی بنام چاندنی بی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ - صیغہ دیوانی -

(۴) برلن بہاری سین بنام واسن کمپنی فیصلہ اجلاس کامل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ صیغہ دیوانی

(۵) انند موڈکی چودھراین بنام شب چندر رائے ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ - فیصلہ جات پریوی کونسل

رفع حق اقبال کنندہ پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا ہے[6]۔

جن صورتون مین کہ کوئی اقبال عورت پردہ نشین کا جو کسی کارروائی عدالت مین داخل ہوا ہو اور اُس اقبال کو بمقابلہ مسماۃ کے کسی دوسرے مقدمہ کی شہادت مین پیش کرنا منظور ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا چاہیئے کہ وہ اقبال واقع مین مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اسکی طرف سے کسی شخص مجاز نے فی الحقیقت ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریری مین جو کہ مسماۃ کی طرف سے کسی مقدمہ مین داخل ہوا ہو ثبوت کافی اس بات کا نہین ہے کہ اُس مسماۃ نے واقع مین اقبال کیا تھا[7] اقبال جو کسی نابالغ نے ایام نابالغی مین (نسبت بابت اُس مال کے جو کہ اُسکو ایام نابالغی مین دیا گیا ہو) کیا ہو وہ ایسے مقدمہ مین جو کہ اُس شخص کے مقابلہ مین بعد بلوغ دائر ہو شہادت مین داخل ہو سکتا ہے گو ایسے افعال اقبال سے کوئی ذمہ داری ایسی عاید نہین ہو سکتی جو کہ نابالغ پر قانوناً عاید نہو سکتی — نسبت افعال نابالغ متعلق معاہدہ دیکھو دفعہ ۱۱ قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع

اس دفعہ مین تین صورتین جو کہ اُس قاعدے عام سے جسکا بیان متن دفعہ ہذا مین ہے مستثنیٰ بیان کیگئی ہین اور انکو تمثیلات سے بخوبی واضح کیا گیا ہے — اصول مندرجہ ضمن اول سے زیادہ تر واضح ہوگا جبکہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا کی شرح لکھی جاوے گی لیکن واضح رہے کہ تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ ہذا اس ضمن سے متعلق ہیں — اصول جو کہ ضمن دوم دفعہ ہذا مبنی ہے دفعہ ۱۴ — ایکٹ ہذا کی شرح پڑھنے سے بخوبی سمجھ مین آویگا علی الخصوص تمثیلات (ل) (م) دفعہ مذکور کے پڑھنے سے — اس دفعہ مین صرف اس امر کا بیان ہے کہ ایسے واقعات متعلق ہوتے ہین اور دفعہ ہذا کی ضمن ہذا سے یہ بات ظاہر ہوگی کہ اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے بسبب کہ وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت مین داخل ہو سکتے ہین

(۶) دیکھو مقدمہ فاربس صاحب بنام میر محمد تقی منفصلہ پریوی کونسل بنگال جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ — و مقدمہ جون لال بنام رام لال منفصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع نمبری ۴۴ فاصل سنہ ۱۸۷۵ع

(۷) دیکھو مقدمہ عصمت النساء بی بی بنام اسد حافظ ویکلی جلد ۶ صفحہ ۴۴ صیغہ دیوانی

تمثیلات دفعہ ہذا مین کوئی تمثیل متعلق اس ضمن کے بیان نہین کیگئی +

ضمن ۳ دفعہ ہذا سے تمثیلات (د) (و) (ہ) دفعہ ہذا متعلق ہین اور ظاہر ہوگا کہ وہ واقعات جو کہ حسب منشاء دفعہ ۷ و دفعہ ۱۳ و دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا متعلق قرار دیئے گئے ہین وہ اگر صورت کے احتمال رکہتے ہون تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت مین داخل ہو سکتے ہین +

تمثیلات

(الف) امر متنازعہ مابین زید و عمرو کے یہ ہے کہ فلان وثیقہ جعلی ہے یا نہین زید یہ بیان کرتا ہے کہ اصلی ہے اور عمرو اوسکو جعلی بتاتا ہے +

جائز ہے کہ زید یہ ثابت کرے کہ عمرو نے اس وثیقہ کا اصلی ہونا بیان کیا تھا اور عمرو اس بات کا ثبوت دے کہ زید نے اسکا جعلی ہونا ظاہر کیا تھا لیکن زید کو اپنے اوس بیان کے ثابت کرنیکا منصب نہین جو اوس نے اس وثیقہ کے اصلی ہونیکا کیا ہو اور نہ عمرو کو اپنے اوس بیان کے ثابت کرنیکا منصب ہے جو اوسنے اوسکے جعلی ہونے کی نسبت کیا ہو +

(ب) زید ایک جہاز کے کپتان کی تجویز بعلت اس بات کے ہوئی کہ اوس نے جہاز کو تباہی مین ڈالا شہادت اس امر کی پیش کیگئی کہ وہ جہاز راستہ سے باہر پایا گیا +

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے انصرام کی مرتب رکہتا تھا پیش کی اور اوسمین وہ مشاہدے لکہے ہین جنکلو اسنے بیان کیا کہ مین نے روز روز کئے اور اونسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جہاز اپنی راہ مناسب سے باہر نہین گیا —

زید کو جائز ہے کہ ان بیانات کو ثابت کرے کیونکہ اگر وہ فوت ہو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وہ حسب دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت مین داخل ہونے کے قابل ہوتے +

(ج) زید پر یہ الزام کیا گیا کہ اوسنے ایک جرم کا ارتکاب کلکتہ مین کیا +

اسنے ایک چٹہی اپنی لکہی ہوئی پیش کی اور اوس مین اسی تاریخ کو روانگی کا مقام لاہور لکہا ہوا ہے اور

وہی تاریخ ڈالی ہو کہ جو ڈاکخانہ کی مہر مین بھی ثبت ہے ✤

تحریر تاریخ چٹھی کی ثبوت مین داخل ہونے کے قابل ہے اسواسطے کہ اگر زید فوت ہوگیا ہوتا تو

وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت مین داخل ہونے کے قابل تھی ✤

(د) زید پر الزام شئے مسروقہ کو جانکر لینے کا کیا گیا ✤

اُسنے یہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ بیچنے اُس شئے کو اُسکی قیمت سے کم بیچنے پر انکار کیا ✤

زید ان بیانات کو ثابت کرسکتا ہے اگرچہ وہ فعل اتصال مین داخل ہے اسواسطے کہ اُنسے توجیہ اس عمل

کی ہوتی ہے جو واقعات تنقیحی سے متاثر ہوا ✤

(ہ) زید پر یہہ الزام کیا گیا کہ وہ فریباً اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہے جسکے منقلب ہونیکا

اوسکو علم تھا ✤

وہ یہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ مینے ایک شخص ماہر سے اُسکے پرکھنے کو کہا تھا اسلئے کہ مجھکو اُسکے منقلب یا

نہیں ہونے مین شک تھا اور اس شخص نے اوسکو پرکھا اور مجھسے کہا کہ سکہ کھرا ہے ✤

جائز ہے کہ زید ان واقعات کو اُس وجہ سے جو مثال مرقومہ بالا مین لکھی گئی ثابت کرے ✤

دفعہ ۲۲ زبانی اقبال نسبت مضامین کسی دستاویز کے واقعہ

زبانی اقبال نسبت مضامین دستاویز کے کب متعلق ہے

متعلقہ نہین ہے الا اُس حال مین اور اوسوقت تک کہ جو فریق اُسکو ثابت کیا چاہے یہ ثبوت کو پہنچا سکے کہ وہ مستحق ادائے شہادت منقولی کا بابت مضمون اُس دستاویز کے اُن قواعد کے بموجب ہے جو ایکٹ ہذا مین بعد ازین مندرج ہین یا اوس حال مین کہ دستاویز پیش شدہ کی اصلیت معرض بحث مین ہو ✤

دفعہ ۱۷ - ایکٹ ہذا کی شرح مین ہم لکھہ آئے ہین کہ اقبال فی الحقیقت ایک شہادت بالواسطہ یعنی

سُنی سُنائی شہادت کی قسم ہے اور دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا مین شہادت بلاواسطہ کا ذکر ہے اور شہادت باواسطہ جسکو ہم سُنی سُنائی شہادت کہتے ہین اسوجہ سے ذکر نہین کیگئی کہ اس ایکٹ مین صرف اس شہادت کا ذکر ہے جو کہ قابل ادخال تصور کیگئی ہے اور اس شہادت کا جو کہ قابل ادخال نہین ہے کچھ ذکر نہین کیا گیا اس وجہ سے (جیساکہ ہمنے مقدمہ مین بیان کیا) کہ یہ ایکٹ مبنی ہے اصول اخراج شہادت پر پسہر شہادت جسکا اس ایکٹ مین ذکر نہین ہے قابل ادخال نہین ہے۔ قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے جنکا ذکر دفعہ ۱ کی شرح مین کیا گیا ہے اقبال کو وقعت شہادت بلاواسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے دی ہے۔ لیکن شہادت بلاواسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ مین ہے منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ مین ہے قرار دیگئی ہے پس ظاہر ہے کہ اقبال نسبت مضمون کسی دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا ہے اور اسوجہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۴ و دفعہ ۹۱ ایکٹ ہذا قابل ادخال نہین ہے۔ اور دفعہ ہذا مین بھی ممانعت داخل کرنے اقبالون کی نسبت مضامین دستاویز کے مندرج ہے۔(۸) دفعہ ۶۵ ایکٹ ہذا مین وہ صورتین بیان کیگئی ہین کہ جنمین شہادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل ہوسکتی ہین اور اس دفعہ مین ان الفاظ سے کہ ”قواعد جو ایکٹ ہذا مین بعد ازین مندرج ہین“ دفعہ ۶۵ مراد ہے ✦

دفعہ ۲۳

دیوانی مقدمات مین کوئی ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہین ہے جو صریحاً اس شرط پر کیا گیا ہو کہ اوسکی شہادت پیش نہ کیجاویگی یا ایسے حالات مین کیا گیا ہو جنسے عدالت یہ استدلال کرسکے کہ فریقین نے باہم یہ ٹھہرا لیا تہا کہ اوسکی شہادت نہونی چاہیئے ✦

اقبالات ممنوع الشہادت بمقدمات دیوانی

اس دفعہ کے ان الفاظ کی جگہہ ”جنسے عدالت استدلال کرسکے کہ فریقین نے باہم یہ ٹھہرا لیا تہا کہ اُسکی شہادت نہونی چاہیئے“ اس ایکٹ کے مسودہ مین یہ الفاظ مستعمل ہوئے تہے کہ ”عدالت یہ مستنبط کرسکے کہ ایسا اقبال

(۸) بھجن لال بنام رام لال اپیل خاص نمبر ۴۴ بابت ۱۸۷۵ء منفصلہ ۱۲ مارچ ۱۸۷۵ء ہائیکورٹ شمال و مغرب

کی یہ نیت تھی کہ اوس اقبال کی شہادت نہ گذرنی چاہیئے" غرضکہ لفظ (نیت اہالی مقدمہ) کو اس دفعہ سے نکالدیا ہے۔ بدینوجہ کہ واضعان قانون کا پہلے یہ ارادہ تھا کہ قانون کا منشا یہ کہیں کرنی لفسہ وجودنیت اہالی مقدمہ نسبت نہ داخل کرنے اقبال کے شہادت مین غیر متعلق کردینے اقبال کی کافی وجہ ہوگی لیکن بعد ازان کونسل قانونی نے یہ امر قرار دیا کہ فی نفسہ نیت وجہ کافی غیر متعلق کرنے اقبال کے نہوگی بلکہ ایک عہد صریح یا ضمنی مابین اہالی مقدمہ کے ایسا ہونا ضرور ہے ؞

وجہ غیر متعلق کرنے ایسے اقبالات کی جو بعد ایک عہد صریح یا ضمنی نہ پیش کرنے اقبال کے شہادت مین کئے گئے ہون یہ ہے کہ منجملہ اصول مسلمہ قانون کے ایک یہ اصول بھی ہے :-

وجہ غیر متعلق ہونے ایسے اقبالات کی جو بعہد شہادت مین نہ داخل کرنے کیے گئے ہون

"خلایق کا فائدہ اس امر مین ہے کہ نالشا نالشی کم ہو"

اور اسو جہ سے وہ اقبالات جو کہ اہالی مقدمہ نے آپسمین صلح کرنیکے ارادہ سے ایک دوسرے سے گفتگو کے اثنا مین کئے ہون شہادت مین داخل نہین ہوسکتے ورنہ آپسمین صلح کی گفتگو کرنے مین سخت دشواری ہوتی اور کوئی تجویز نسبت صلح کے پیش نہو سکتی ؞

واضح رہے کہ ایسے اقبالات غیر متعلق کرنیکے لئے یہ امر لازمی ہے کہ اہالی مقدمہ نے آپسمین ٹھہرالیا ہو کہ شہادت مین پیش نکرینگے۔ کچھ ضرور نہین ہے کہ صریح طور پر ٹھہرالیا ہو بلکہ اگر ضمنی عہد بھی ثابت ہو تب بھی اقبال کو غیر متعلق کرنے کے لئے کافی ہے ۔

ضرور ہے کہ فریقین نے آپسمین عہد اقبال کے شہادت مین نہ داخل کرنیکا کر لیا ہو

لیکن اگر نہ صریح طور پر نہ ضمنی طور پر کوئی ایسا عہد نہ پیش کرنے شہادت کا نہ ٹھہرا ہو تب وہ اقبال شہادت مین داخل ہوسکتا ہے۔ لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اہالی مقدمہ آپسمین کیا کرتے ہین تو عدالت کی راے مین اُن اقبالات کی وقعت بہت نہوگی ؞

تشریح — دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہ نسمجھنا چاہیئے کہ کوئی بیرسٹر

یا شخص مجاز سوال وجواب یا اٹرنی یا وکیل کسی ایسے امر کی شہادت دینے سے مستثنیٰ ہے جسکی اداے شہادت کے لئے وہ حسب دفعہ ۱۲۶ کے مجبور کیا جاسکتا ہے ✠

حسب منشاء دفعہ ۱۲۶ - ایکٹ ہذا کے جسکا کہ اس تشریح مین ذکر ہے جو اقبالات کہ موکل نے اپنے وکیل سے کئے ہون وہ قابل ادخال شہادت نہین ہین سواے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جو کہ متعلق ہین ایسی تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے ہو ✠

دفعہ ۲۴ اقبال شخص ملزم کا مقدمہ فوجداری مین اُس صورت مین واقعہ متعلقہ نہین ہے جب کہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی ایسی ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکہتا ہو اور عدالت کی راے مین اس امر کے واسطے کافی ہو کہ شخص ملزم کو عقلاً اِس خیال کے پیدا ہونے کی وجہ پائی جاسے کہ اگر وہ ایسا اقبال کرے گا تو اُس مقدمہ مین جو اوسپر ہے سردست کچھہ فائدہ حاصل ہوگا یا کسی نہج کی خرابی سے بچ جاوے گا ✠

اقبال جو باعث ترغیب دہمکی یا وعدہ کے کیا گیا ہو غیر متعلق ہے

دفعہ ۱۷ - ایکٹ ہذا مین جو تعریف اقبال کی واضعان قانون نے کی ہے وہ اقبالات فوجداری اور دیوانی دونون پر حاوی ہے اور کل قواعد جو کہ دفعہ مذکور سے دفعہ ۲۲ تک مندرج ہین وہ کارروائی اے دیوانی اور مقدمات فوجداری دونون سے سواے مستثنیٰ حالتون کے متعلق ہین - لیکن دفعہ ہذا دفعہ اول ہے کہ جس مین اُن اقبالات فوجداری کا ذکر ہے جو بمقابلہ ملزم کے مقدمات فوجداری مین مستعمل ہوسکتے ہین ✠

ہم اس امر کو پہلے بیان کر چکے ہین کہ وقعت اقبالات فوجداری کی اسوجہ سے اقبالات دیوانی سے

وجہ وقعت اقبال فوجداری

زیادہ ہے کہ کوئی شخص اپنی حرمت آزادی اور جان کو ایک جھوٹے بیان سے خطرہ مین نہین ڈالتا لیکن احاطہ امکان سے یہ امر باہر نہین ہے کہ اقبال جرم اُسیقدر جھوٹا ہو جسقدر کہ انکار جرم اکثر ہوتا ہے۔ لیکن فطرت انسانی کا مقتضا یہ ہے کہ جرم سے اسوجہ سے انکار کرے کہ شاید کافی ثبوت جرم کا نہوا ور وہ سزا سے بچ جاوے اور اوسکا چال چلن بدنامی سے محفوظ رہے اور اوسکے خاندان کی بے حرمتی نہو اور بعض صورتون مین انکار سے یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ شریک جرم کو سزا نہو پس یہ امر ظاہر ہے کہ اقبال جرم کی وقعت جو کہ قانون نے اسقدر رکھی ہے کہ حسب منشاء دفعہ ۲۷۴ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء اُسی کی بنا پر ملزم کو سزا مل سکتی ہے اسوجہ سے ہے کہ فطرت انسانی کے خلاف ہے کہ جھوٹے جرم کا کوئی شخص اقبال کرے لیکن بعض ایسی حالتین ہوتی ہین کہ جب ملزم جھوٹے جرم کا اقبال کرتا ہے۔ اور گو ایسی حالتین شاذ ونادر ہوتی ہین لیکن بعض دفعہ واقع ہوتی ہین۔ نارٹن صاحب نے ایک مقدمہ اپنی کتاب مین مندرج کیا ہے جسکے حالات یہ ہین :۔

مدعی نے مدعا علیہا پر فوجداری مین اسبات کا دعوی کیا کہ اونہون نے بذریعہ جادو کے مدعی کی

مثالین جھوٹے اقبال جرم کی

جورو کے ساتھ جسکو دس مہینے کا حمل تھا زنا بالجبر کیا اور اوسکے پیٹ مین سے بچہ کو نکالکر ایک کھال لپٹی ہوئی ٹھلیا اُسمین گھسیٹر دی جسکی وجہ سے وہ مرگئی مدعا علیہا نے اقبال جرم کیا لیکن عدالت نے باوجود ایسے اقبال کے اس بناء پر اونکو رہا کیا کہ قد ٹھلیا کا اسقدر بڑا ہے کہ عورت کی زندگی مین اُسکا داخل ہونا محال ہے پس صریح جرم نہین صادر ہو سکتا ۔

ایک اور مثال لکھی ہے کہ جسمین مدعا علیہ کو بجرم قتل اپنے باپ کے سشن جج نے اُسکے خود اقبال جرم پر حکم سزا دیدیا تھا لیکن عدالت العالیہ نے اوسکو اس بناء پر رہا کیا کہ فی نفسہٖ ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ پدر مدعا علیہ زندہ ہے یا مرگیا اور اس اقبال کو مدعا علیہ کے جنون یا بدحواسی پر حمل کیا ۔

علاوہ اس قسم کی شاذونادر صورتون کے اور ایسی وجوہات ہوتی ہین کہ جنکی وجہ سے ملزم جھوٹا اقبال جرم کرتا ہے مثلاً وجوہات مفصلہ ذیل :-

وجوہات جھوٹے اقبال جرم کرنے کی

۱- جبکہ اقبال جرم کرنے سے ملزم ایک ایسی تکلیف سے چھوٹ جانے کی توقع رکھتا ہو کہ جسکی وہ برداشت نہین کرسکتا اور پھر اوسپر واسطے حاصل کرنے اقبال کے کیجاتی ہے +

۲- بعض صورتون مین جبکہ ملزم فی الحقیقت کوئی بڑا جرم کرچکا ہو لیکن مقدمہ حال مین اوس سے چھوٹے جرم کا جھوٹا الزام اوس پر لگایا گیا ہو تو اِس غرض سے کہ اگر اس چھوٹے الزام کو قبول کرنیسے بڑے جرم کی تحقیقات نہوگی اقبال جرم کرتا ہے +

۳- بعض دفعہ آدمی اپنی زندگی سے عاری ہوجاتا ہے اور تنگ آکر مرنے کو زندگی کی نسبت پسند کرتا ہے +

۴- بعض دفعہ شیخی اور غرور کی وجہ سے ملزم ایک ایسے جھوٹے جرم کا اقبال کرتا ہے کہ جس سے اوسکے خیال مین اُسکو اوروں کی آنکھہ مین فخر ہوگا +

۵- جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ہو +

۶- جبکہ کینہ کی وجہ سے دوسرون کو ضرر پہونچانا منظور نظر ہو +

دو مقدمے جنکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین وہ اور بھی عجیب اسوجہ سے ہین کہ اونمین فی الحقیقت جرم ہی صادر نہین ہوا تھا اور تب ہی ملزمون نے اقبال کیا تھا +

اُن مقدمات سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمی ہے قبل اسکے کہ اقبال موثر ملزم ہو اسوجہ سے کہ مقدمات فوجداری مین دوامر ہمیشہ قابل تنقیح ہوتے ہین :-

بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچھہ اثر نہین رکھتا

اول - آیا جرم مبینہ سرزد ہوا یا نہین +

دوم - یہ کہ ملزم نے اوس جرم کو کیا یا نہین ٭

پس اقبال جرم جواب ہے دوسرے امر تنقیح طلب کا یعنی یہ کہ ملزم اقبال جرم کرکے جرم کے وقوع کو اپنی ذات سے متعلق کرتا ہے - مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نہین ملتا اور جبکہ فی الواقع وقوع جرم کا کوئی ثبوت نہین ہے تو اقبال کچھہ موثر نہوگا اور نہ ملزم حسب دفعہ ۲۴۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء سزایاب ہوگا ٭

بعض دفعہ گو ملزم کو جھوٹ بولنا منظور نہین ہوتا لیکن وہ اقبال جرم ایسی صورت مین کرتا ہے

اقبال جرم بسبب غلط فہمی واقعات

کہ جب اوسکو واقعات کی نسبت غلط یقین ہوتا ہے مثلاً ایک مقدمہ مین جسمین کہ ایک لڑکی کے باپ پر اوس لڑکی کے قتل کا جرم لگایا گیا تھا ملزم نے اقبال کیا اس یقین سے کہ اوسکے مارنے کی وجہ سے اوسکی بیٹی مرگئی لیکن ڈاکٹر نے جسم کی تشریح سے یہ ثابت کیا کہ لڑکی مارنے کی وجہ سے نہین مری بلکہ بوجہ زہر کے جو اوسنے خود قبل پٹنے کے کھالیا تھا مرگئی اور فی الحقیقت ملزم نے صرف بہ نیت تادیب لڑکی کو کچھہ مارا تھا ٭

اسیطرح پر بعض صورتون مین جبکہ فرد قرارداد جرم مین ملزم پر ایک جرم قائم کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ اوس

اقبال جرم بوجہ غلط فہمی قانون

جرم کا تو نہین بلکہ ادنی جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو بہ نظر اقبال بلا سمجھنے اس امر کے کہ نوعیت جرم کیا ہے اقبال جرم کرتا ہے ایسی صورتون مین ملزم کو سزا اوس جرم کی نہین ملسکتی جو کہ فرد قرارداد جرم مین مندرج ہے مثلاً کسی ملزم پر (جو کہ فی الحقیقت ہنگامہ کا مرتکب اور حسب دفعہ ۱۵۹ - تعزیرات ہند کے مجرم ہے اور جسکی سزا حسب دفعہ ۱۶۰ ایک مہینہ کی قید ہے) فرد قرارداد جرم مین بلوہ کا الزام لگایا جاوے (جسکی سزا حسب دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند دو برس کی قید ہوسکتی ہے) اور ملزم کو یہ اصول قانون معلوم نہین کہ حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند بلوہ کے لئے کم سے کم پانچ شخصون کا ہم ارادہ ہوکر دنگہ کرنا شرط ہے اور اوس شخص کے ساتھہ صرف دو شخصون نے ملکر دنگہ کیا ہے اسوجہ سے اسکا

جرم ہنگامہ بحث بلوہ وہ اقبال جرم کرے تو حاکم عدالت سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے دیگا اور نہ مستغیث دفعہ ۱۴۸ کے

ماسوائے ان غلطیون کے تین وجوہات مصرحہ متن• فعہ ہذا سے بھی اقبال جرم ناقابل ادخال

وجوہات جنکے سبب سے اقبال جرم ناقابل دخال شہادت ہوجاتا ہے

تصور ہوگا الفاظ قانون کے جو ایکٹ ہذا مین مستعمل کئے گئے ہین یہ ہین — ۱— ترغیب — ۲— دہمکی — ۳— وعدہ +

قانون نے نسبت ترغیب دہمکی اور وعدہ کے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہین کیا بلکہ حاکم کی رے پر بالکل چہوڑ دیا ہے کہ اس امر کی تجویز کرے کہ کونسی ترغیب کافی ہے اور حاکم کو اس امر کی تجویز کرنے مین ملزم کی عمر عقل تجربہ شعور اور چلن پر لحاظ کرنا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک بیوقوف شخص کے لئے جو ترغیب کافی ہو وہ ہوشیار آدمی کے لئے نہو اور علیٰ ہذا القیاس — ملزم سے صرف اسقدر کہنا کہ اگر تو سچ کہدیگا تو تیرے لئے بھلا ہوگا کافی ترغیب ہے کہ جسکی وجہ سے اقبال ناقابل ادخال شہادت ہوجاتا ہے +

اور یہ کہنا کہ اگر اقبال نکرے گا تو تیرے لئے برا ہوگا پوری دہمکی تصور ہوگی — اور یہ کہنا کہ اگر مجھسے تو سچ کہدے تو مین تجھکو بچا دونگا کافی وعدہ ہے +

واضح رہے کہ اس دفعہ مین فی نفسہ تین امور مفصلہ بالا کی وجہ سے اقبال ناقابل ادخال نہوجائیگا

شرایط جنکے بغیر اقبال بوجہ وجوہات مصرحہ بالا ناقابل ادخال شہادت نہوگا

جب تک کہ وہ تینون امور شرایط مفصلہ ذیل کے موافق نہون :-

۱— وہ ترغیب یا دہمکی یا وعدہ متعلق جرم ملزم بہا کے ہو یعنی اوس جرم کی نسبت جو ملزم پر لگایا گیا +

۲— وہ ترغیب یا دہمکی یا وعدہ ایک ایسے شخص نے کیا ہو جو ذی منصب ہو +

۳— فائدہ یا نقصان جسکی کہ ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کیا گیا ہو دنیاوی قسم کا ہو یعنی ایسی ترغیب کہ سچ بولنے سے ثواب ہوگا اور جھوٹ بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنیسے خدا عاقبت مین معاف کریگا ایسی ترغیب یا وعدہ یا دہمکی نہین ہے کہ جنکی وجہ سے کوئی اقبال ناقابل ادخال ہوجاوے +

نسبت شرط اول مفصلہ بالا کے یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی ترغیب یا دہمکی یا وعدہ ایسی چیز سے کیا گیا ہو جو متعلق بجرم نہین تو اُسکی وجہ سے اقبال ناقابل ادخال نہ تصور کیا جاویگا مثلاً مدعا علیہ سے یہ کہنا کہ ہم مٹھائی کہلاوینگے یا آرام سے رکھینگے کوئی ترغیب باعث ناجوازی اقبال کی نہین ہے +

تصریح شرایط مذکور

نسبت دوسری شرط کے یہ واضح رہے کہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ ترغیب دہندہ یا وعدہ کنندہ کوئی عہدہ دار سرکاری ہو کیونکہ آقا اور اُستاد ملزم کا یا اور کوئی ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئی رتبہ افضلی حاصل ہو کافی وجہ ناقابل ادخال ہونے اقبال کی ہے +

تیسری شرط کی نسبت بیان ہو چکا ہے +

پس جب تک کہ شرایط مفصلہ بالا کسی اقبال سے متعلق نہون جبتک وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہے اور اس دفعہ کی شرح طوالت کے ساتھہ اسوجہ سے کیگئی ہے کہ قانون شہادت کے اُصول مین سے ایک جزو اعلیٰ اُصول اقبال جرم کا ہے اور ان حکام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائی مقدمات فوجداری کی کرنی پڑتی ہے اُمور مصرحہ شرح ہذا پر جو کہ بڑے لایق مصنفونکی راے پر مبنی ہے لحاظ رکہنا چاہیئے ـــ بہتر ہوتا اگر واضعان قانون اس دفعہ کے ساتھہ کچھہ تمثیلات بھی لکھدیتے اور دفعہ ہذا اُس اُصول پر مبنی ہے کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے ازحد احتیاط لازم کیگئی ہے ـ پس اقبال جرم اگر بوجہ کسی وجہ ناجایز کے ہوا ہو تو ناقابل ادخال شہادت بمقدمہ فوجداری ہے +

وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے ہوتے ہین :ـــ

اقسام وجوہات ناجایز کنندہ ادخال اقبال جرم

اول ـــ بحیثیت نوعیت ترغیب یا دہمکی یا وعدہ +

دوم بحیثیت اشخاص جنکی وجہ سے اقبال کیا جاوے ـــ +

دفعہ ہذا متعلق ہے وجہ اول سے اور مبنی ہے نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال

شہادت ہوجاتا ہے اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق ہین وجہ دوم سے اور مبنی ہین حیثیت اشخاص پر جنکی وجہ سے
اقبال کیا جاوے لیکن یہ دونون وجہین کافی ہین اور انسے وہ اصل اُصول قانون شہادت جسکی
بناپر اقبال فوجداری کو وقعت دیگئی ہے غارت ہوجاتا ہے اور اقبال جرم کی وقعت معدوم ہوجانیسے
وہ ناقابل ادخال قرار پاتا ہے ٭

پس ہر حاکم فوجداری کو جسکے روبرو اقبال جرم بطور شہادت پیش کیا جاوے لازم ہے کہ اوس
اقبال جرم پر اعتبار کرنیسے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کرلے کہ کوئی ایسے وسائل ملزم سے اقبال
جرم کرانے کے نہین استعمال کیے گئے ہین کہ جنکی اسقدر صراحت کے ساتھہ قانون نے ممانعت کی ہے ٭

دفعہ ۲۵ جو اقبال کہ کسی اہلکار پولیس کے روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعا علیہ کسی جرم کے ثابت نکیا جاویگا ٭

اقبال روبرو اہلکار پولیس

دفعہ ۲۶ جو اقبال کہ کسی شخص نے کسی اہلکار پولیس کی حراست کے وقت مین کیا ہو وہ بمقابلہ اُس شخص کے ثابت نکیا جائیگا الا اوس حال مین کہ اوسنے خود مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہو ٭

اقبال روبروی اہلکار پولیس بحالت حراست

جن اُصولون پر یہ دونون دفعہ مبنی ہین اونکی پوری طور پر شرح دفعہ ۲۴ مین ہم کر آئے ہین اور
اوسکے پڑہنے سے ظاہر ہوگا کہ اقبال جو کہ افسر پولیس کے سامنے کیے جاوین یا ایام حوالات مین کیے جاوین کیون
قابل ادخال نہین ہین لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ملزم کا جسکو پولیس چالان کرتا ہے سزایاب ہونا وجہ نیکنامی
پولیس کی ہوتی ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ ہر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامی وہ اشخاص جنکا
فائدہ مترتب ہی عمل مین لاتے ہین پس قانون نے جڑ سے کل اُن اقبالات ملزم کو جنپر کہ شبہہ تحریک پولیس کا ہوسکتا
تہا غیر متعلق قرار دیدیا ہے۔ اور وہ مطلق شہادت مین داخل نہین کیے جاسکتے ٭

مثلاً جب کہ دو شخصون نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ایک شخص ثالث کے کوئی بیانات ایک مقدمہ مین کئے ہون اور بعد ازان اُن دونون شخصون کے مابین کوئی نالش ہے تو ہر ایک فریق کو اختیار ہے کہ اس نالش مین یہ امر ثابت کرے کہ اُنکا بیان سابق جھوٹا تھا اور بغرض فریب دینے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کیا گیا تھا پس اقبال سابق ایسی صورت مین ہر فریق اقبال کنندہ کے مقدمہ ثانی مین وقعت مانع تقریر مخالف کی نہین رکھتا اور اوسکے خلاف شہادت داخل ہوسکتی ہے (۳) +

اسیطرح پر ایک مقدمہ مین امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا جائداد کا مالک اصلی مدعی ہے یا اوسکی مان مدعی نے چند مقدمات سابق مین یہ اقبال کیا تھا کہ اسکی مان مالک اصلی ہے اور وہ مقدمے جو کہ اوسکی مان نے واسطے لگان کے اس بنا پر کہ اوسنے اپنے بیٹے مدعی سے جائداد خرید لی ہے دائر کئے تھے مدعی نے بطور اپنی مان کے مختار کے اُسکے دستخط کئے تھے - ایک ایسی ڈگری مین جو بمقابلہ ماں کے تھی وہ جائداد نیلام ہوئی اور مدعی نے واسطے دلاپانے جائداد کے اس بنا پر نالش کی کہ اوسنے جائداد کو صرف رہن اپنی مان کے پاس کیا تھا اور زر رہن ادا ہوچکا ہے - اس مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ اقبالات مدعی بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابلہ پر داخل ہوسکتے ہین لیکن اُن اقبالات کی وقعت مانع تقریر مخالف کی نہین ہے کیونکہ وہ اقبال مشتری سے نہین کئے گئے تھے اور نہ کوئی ایسا ثبوت ہے کہ ان فریقون کو جو کہ اُن اقبالون کو مانع تقریر مخالف ٹھہرانا چاہتے ہین خبر اُن اقبالونکی ملی یا اونکی وجہ سے کسی قسم کا اونکو دھوکا ہوا یا انہون نے اُن اقبالونکے بھروسے پر جائداد خریدی ہو (۴) +

اقبال بابع نسبت وصولیابی زرثمن کے متن دستاویز مین یا روبرو حاکم رجسٹری (۵) کے یا کسی ضمنامہ

(۳) رام سرن سنگھ بنام مساۃ پران پیاری ویکلی جلد اول صفحہ ۱۵۶ صیغہ دیوانی

(۴) چندر سیٹھہ چکرپتی کرو جین بنام پیارے موہن دت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ صیغہ دیوانی

(۵) گر پرشاد بنام نند امنفصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵- اگست ۱۸۶۶ع نمبری ۳۴۴۹ فاص ۱۸۶۶ع

مین نسبت وصول یابی زر معاوضہ کے (۶) مانع تقریر مخالف کی وقعت نہین رکہتا اور بایع کو خود کسی نالش مین اختیار اس امر کا ہے کہ اپنے اقبال کی تکذیب کرے اور اوسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسیطرح پر رہنا ایک حصہ منافع کا مدعا علیہ کو یا ایک پٹواری کے روزنامچہ پر جسمین کہ مدعا علیہ کا نام بطور مشتری کے لکہا ہوا ہے دستخط کرنا ایسا اقبال نہین ہے جسکی وقعت مانع تقریر مخالف کی ہو (۷) +

یہان تک نسبت اقبالات کے جو کچہہ بیان ہوا ہے وہ مقدمات دیوانی سے متعلق ہے اور دفعات ۲۰۶ و ۲۳۰ و ۳۴۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداری ظاہر ہوگا لیکن ایسا اقبال وکالتًا جایز نہین بلکہ اصالتًا ناضرور ہے (۸) +

واضح رہے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداری مین جو اقبال جرم کا ذکر ہے وہ اقبالات عدالتی ہین اور اسوجہ سے ناطق ہین لیکن ملزم نے بیرون عدالت جو کچہہ اقبال کیا ہو ان کے خلاف شہادت دینے کا منصب ملزم کو حاصل ہے +

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہی مین طلب نہین ہوسکتے ہین

> بیانات اشخاص متوفی یا مفقود الخبر وغیرہ کن صورتون مین قابل ادخال شہادت ہین

دفعہ ۳۲ بیانات تحریری یا زبانی واقعات متعلقہ کے جو کسی شخص متوفی نے کیئے ہون یا ایسے شخص سے جو کہ پایا نہین جاتا ہے یا ناقابل اداے شہادت کے ہوگیا ہے یا بدون کسی قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکہنا نظر بحالات مقدمہ عدالت

---

(۶) چودہری دیبی پرشاد وغیرہ بنام چودہری دولت سنگہ جلد ۳ نور الدین اپیل صفحہ ۳۴۷

(۷) نندکشور بنام نتہو رام ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی ۲۹ نومبر ۱۸۷۵ع نمبری ۱۲۰۰ خاص ۱۸۶۶ع

(۸) روپا گوالا ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۳ +

کو نا مناسب معلوم ہو عدالت مین حاضر نہین کیا جاسکتا ہے فی نفسہ صورتہائے مفصلہ ذیل مین واقعات متعلقہ ہین :—

اس کتاب کے مقدمہ مین مفصل طور پر یہہ بیان ہو چکا ہے کہ سُنی سُنائی شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہین ہے اور مضمون دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا سے ظاہر ہوگا کہ واضعان قانون نے بھی اُسی اصول کو لازمی قرار دیا ہے یعنی اگر کوئی گواہ کسی واقعہ کی نسبت شہادت دے تو لازم ہے کہ اگر وہ واقعہ ایسا ہو کہ جو دیکھا جاسکتا ہو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت ہوسکتا ہے اور اگر وہ واقعہ ایسا ہو جو سُنا جاسکتا ہو تو اُس گواہ نے خود اوسکو سُنا ہو — الغرض جبکہ جس سے وہ واقعہ (جسکی نسبت شہادت دیجاتی ہے) متعلق ہو لازم ہے کہ ایسے گواہ کے اظہار لئے جاوین جسنے اپنے حواس سے خود اُس واقعہ کو معلوم کیا ہو ورنہ کسی اور قسم کے گواہ کی شہادت بوجہ ہونے سُنی سُنائی شہادت کے قابل ادخال نہین ہے لیکن بعض ایسی صورتین واقع ہوتی ہین کہ قاعدہ عام دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا سے قانون نے اونکو بری کر دیا ہے اور دفعہ ہذا گویا کہ وہ صورتین بیان کرتی ہے جو کہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۰ سے مستثنیٰ ہین — اور جن صورتون مین سُنی سُنائی شہادت خواہ بطور بیان زبانی کے ہو یا تحریری کے قابل ادخال تصور کیگئی وہ صورتین اس دفعہ مین بیان ہوئی ہین اور صورتین اصول دوم متذکرہ مقدمہ کتاب[9] ہذا سے مستثنیٰ ہین اور شہادت با واسطہ ہین جنکا ذکر شجرہ تقسیم شہادت مین مندرج ہے[1]

یہ ظاہر ہے کہ کوئی شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہو وہ کسی حالت مین قابل ادخال نہین ہے پس سُنی سُنائی شہادت بھی جسکو چند صورتون مین اس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا ہے لازم ہے کہ متعلق واقعہ متعلقہ کے ہو۔

(۹) دیکھو صفحہ ۸

(۱) دیکھو صفحہ ۲۹

اس قسم کے بیانات اشخاص مفصلہ کے قابل ادخال ہین :—

اُن اشخاص کے بیان شہادت مین داخل ہو سکتے ہین

۱—شخص متوفی کے ۔

۲— ایسے شخص کے جو پایا نہین جاتا ۔

۳— ایسے شخص کے جو ناقابل ادا ے شہادت ہو گیا ہو ۔

۴— ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت مین حاضر نہین کیا جا سکتا ہے ۔

اور ہر حالت مین یہ امر ضروری ہے کہ شخص بیان کنندہ ایسا ہو کہ اگر زندہ ہوتا تو قابل ادای شہادت قانوناً حسب دفعہ ۱۱۸— ایکٹ ہذا کے تصور ہوتا ورنہ اُسکا بیان قابل اعتبار نہین - بیانات اشخاص متذکرہ بالا قبل اسکے کہ قابل ادخال شہادت تصور ہون لازم ہے کہ مفصلہ ذیل آٹھ صورتوں مین سے جنکا قانون کے متن مین نمبروار ذکر ہے کسی نہ کسی مین آتے ہون :—

جبکہ بیان متعلق وجہ وفات ہو

(۱) جب کہ بیان ایسے شخص کا بابت وجہ اوسکی وفات کے ہو یا بابت کسی حالات اوس معاملہ کے ہو جو منتج اوسکی وفات کا ہوا اور ایسے مقدمات مین ہو جنمین کہ وجہ اوس شخص کی وفات کی زیر تجویز ہو ۔

ایسے بیانات واقعات متعلقہ ہین عام اس سے کہ اُن بیانات کا کرنیوالا شخص بروقت اون کے ظاہر کرنیکے اندیشہ اپنی وفات کا رکھتا ہو یا نہین اور عام اس سے کہ کسی نہج کی نوعیت اس کارروائی کی ہو جسمین کہ وجہ اسکی وفات کی زیر تجویز ہے ۔

یہ فقرہ صرف قسم اوّل اشخاص متذکرہ بالا یعنی ایسے شخصون کے بیانات سے جو کہ مر چکے ہون متعلق ہے اور کوئی بیان اوس قسم کا جسکا ذکر اس فقرہ مین ہے قبل موت شخص بیان کنندہ کے قابل ادخال نہین — اور واضح رہے کہ واسطے ادخال ان بیانات کے دو شرطین لازمی ہین :—

اول - یہ کہ ایسے بیانات جس مقدمہ مین داخل کرنے منظور ہون وہ ایسا مقدمہ ہو جسمین کہ

شرایط ادخال بیان وجہ وفات

بیان کنندہ کی وجہ وفات کی زیر تجویز ہو یعنی یہ بات دریافت کرنی منظور ہو کہ وجہ اوس کی موت کی کیا تھی +

دوم - یہ کہ وہ بیان ہو بابت وجہ اوسکی وفات کے یا بابت کسی حالات ایسے معاملات کے جو منتج اوسکی وفات کا ہوا ہو +

پس ظاہر ہے کہ ہر قسم کے مقدمہ اور ہر حالت مین جو ماسوا شرایط متذکرہ بالا کے ہو ایسے بیانات قابل ادخال شہادت نہین ہین +

اوس شخص کو جو کہ ایسے بیانات اشخاص متوفی کو شہادت مین داخل کرانا چاہتا ہے لازم ہے کہ ثبوت اوس شخص بیان کنندہ کی وفات کا دے (دیکھو دفعہ ۱۰۴ - ایکٹ ہذا) ورنہ وہ بیان قابل ادخال نہوگا

جزو ثانی ضمن ہذا دفعہ ہذا مین بہ صاف طور سے بیان کردیا گیا ہے کہ ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوینگے خواہ شخص متوفی بیان کنندہ کو وقت بیان توقع موت کی ہویا نہو اور مقدمہ جسمین کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور ہین کسی قسم کا مقدمہ ہو چنانچہ تمثیل الف دفعہ ہذا مین فوجداری اور دیوانی دونونکی مثالین مندرج ہین پس صرف شرایط متذکرہ بالا پر لحاظ رکھہ کر بیانات اشخاص متوفی ہر قسم کے مقدمات مین داخل ہوسکتے ہین لیکن جیسا کہ نسبت اقبالات کے شرح دفعہ ۲۱ مین ہم لکھہ آئے ہین [۲] اوسیطرح پر بیانات اشخاص متوفی کی نسبت بھی ضرور ہے کہ حتی الوسع پورا منصہ بیان کنندہ کا معلوم ہو کیونکہ اگر کوئی شخص جزو بیان کرکے باقی کو بیان نکرسکا ہو تو اوس بیان کی وقعت باعتبار شہادت کے کم ہوجاوے گی +

حسب دفعہ ۱۶۲ ضابطہ فوجداری پولیس کا افسر بیان وقت وفات کی نسبت شہادت دیسکتا ہے - اس قسم کے بیانات متوفی کے داخل کرنے اونکی وقعت قائم کرنے مین عدالتونکو نہایت احتیاط لازم ہے کیونکہ

(۲) دیکھو صفحہ ۱۰۴

اکثر اس قسم کے بیانات اُن شخصون کے ہوتے ہین جنکو کہ کوئی ضرر شدید پہنچا ہو اور شخص مجروح کا ذہن ایسی حالتون مین پورے طور پر اپنا کام نہین دیتا اور خیالی باتون کو اکثر اصلی تصور کرتا ہے اور علاوہ اسکے بعض صورتون مین مرتے وقت بھی بعض ایسی طبایع جنکو خوف خدا کم ہے یا جنہین غصہ اور کینہ وری یا خیال عزت خاندان بہت قوی ہوتا ہے مرتے وقت بھی جھوٹ بولنے مین عار نہین کرتے بشرطیکہ ایسے جھوٹ بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد اوسکے دشمن پر کوئی آفت نازل ہو یا اوسکے خاندان کی حرمت باقی رہتی ہو اور یہ بھی واضح رہے کہ گو قانوناً یہ بیانات شخص متوفی کو جسکو دقت بیان موت کے توقع نہو قابل ادخال ہین لیکن تاہم عدالتون کو ہمیشہ اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ متوفی بیان کنندہ کو اپنے مرنے کی توقع تھی یا نہین کیونکہ اگر اوسکو مرنے کی توقع نہ تھی تو اُس بیان کی وقعت باعتبار شہادت بہ نسبت ایسے بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا ہو بہت کم تصور ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جس شخص کو بچنے کی توقع نہین ہوتی اور اس دنیا مین رہنے کی امید نہین رہتی تو اوسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے مین چندان غرض نہین ہوتی بلکہ اُن لوگون کو جو کہ مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقر ہین موت کا قریب ہونا ایک وجہ سچ بولنے کی ہوتی ہے جو اونکے ذہن مین قوی ہوتی ہے کیونکہ اپنے خالق کے سامنے حاضر ہوتے وقت اخیر فعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ہین +

جبکہ بیان یا داخلہ اثنائے کاروبار معمولی مین کیا گیا ہو

(۲) جب کہ وہ بیان اُس شخص نے اپنے معمولی کاروبار کے اثنا مین کیا ہو اور بالخصوص اُس صورت مین جب کہ وہ کوئی ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اُسنے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کی معمولی بہی جات مین لکھی ہو یا رسیدات ہون جو اوس نے بابت وصولیابی زر نقد یا مال یا کفالت المال یا کسی قسم کی جائداد کے لکھی ہون یا اونپر اپنے دستخط کئے ہون یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہون اور اوسنے اون کو

لکھا ہو یا اوسپر دستخط کیے ہون یا کسی خط یا اور ایسی دستاویز کی تاریخ ہو جسپر بقاعدۂ معمولی تاریخ لکھی جاتی ہے اور اوسکو اوسنے لکھا ہو یا اسپر دستخط کئے ہون +

وجہ اس قسم کی شہادت کے ادخال کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ بصورت نہونے کسی بدنیتی کے ایک

وجہ ادخال اس قسم کی شہادت کی

قیاس اغلب اس بات کا پیدا ہوتا ہے کہ جو داخلے روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ مین کئے جاتے ہین وہ صحیح ہین اسلئے کہ روزمرہ کے کاروبار مین جسمین صحت حساب کی منظور ہوتی ہے سچ لکھنا زیادہ آسان ہے بہ نسبت ایک جھوٹ امر ایجاد کر کے لکھنے کے علاوہ اسکے ایسے داخلجات ایک سلسلہ ہوتے ہین اور داخلجات مین اگر ایک مین بھی غلطی ہو تو کل حساب مین غلطی ہو جاتی ہے اور چونکہ اکثر داخلجات کی مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہین تو غلطی آسانی سے کھلجاتی ہے واضح رہے کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے داخلجات شہادت مین پیش ہو سکین اُس شخص کو جو کہ اونکو شہادت مین پیش کرنا چاہتا ہے ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ داخلجات ایسے شخص کے کئے ہوئے ہین جنکا ذکر ہم نمبروار اس دفعہ کی شرح کے شروع مین کر آئے ہین اور گو ایکٹ ہذا مین صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کی نسبت کوئی شرایط نہین لگائی گئی ہین تاہم عدالتون کو اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم کرنے مین اُمور مفصلہ ذیل کا خیال رکھنا چاہیئے :—

امور جنسے وقعت اس قسم کی شہادت کی قائم ہو سکتی ہے

امر اول — یہ کہ وہ شخص جسنے وہ بیان یا داخلہ جسکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ہذا مین ہے کیا ہو واقفیت ذاتی اُس امر سے جسکی نسبت اوسنے بیان یا داخلہ کیا ہو رکھتا تھا یا نہین مثلاً اگر کسی شخص متوفی کے ہاتھہ کا ایک حساب لکھا ہوا ہو جو کہ اوسنے کسی دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکھا تھا اور جسکی رقوم جمع خرچ سے کاتب کو ذاتی علم نہ تھا شہادت مین پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئی شہادت اُس جمع خرچ کی جو اُس حساب مین مندرج ہے نہین قرار پا سکتا اسوجہ سے کہ فی الحقیقت وہ داخلہ یا بیان اُس شخص کا نہین ہے جسکے ہاتھہ کا وہ لکھا ہوا ہے بلکہ اوسنے ایک شخص غیر کے اعتبار

پر بلا علم صحت واقعہ کے لکھا تھا ✦

امر دوم — یہ کہ وہ داخلہ ہمزمانہ ہو اُس واقعہ کے جسکے کہ وہ متعلق ہے مثلاً اگر وہ داخلہ متعلق کسی رقم خرچ کے ہو یا خرید کے ہو تو وہ اُسوقت لکھا گیا ہو جب وہ رقم خرچ کیگئی یا وہ شے خرید کیگئی ہو اور اگر اُسیوقت نہ لکھا گیا ہو تو تھوڑے عرصہ کے بعد لکھا گیا ہو اسوجہ سے کہ ایسے داخلے جو کہ بہت عرصہ کے بعد کیئے جاتے ہین اُنکا چندان اعتبار نہین ہوتا کیونکہ ادنی ادنی معاملات بیع وشرا ایسے ہین جو کہ روزمرہ واقع ہوتے رہتے ہین اگر بہت عرصہ کے بعد داخلہ کیا جاوے تو وہ قابل وقعت نہین ہوتا ✦

امر سوم — یہ داخلے یا بیانات اشخاص متذکرہ بالا کے جو کہ اثناء کاروبار مین کیئے جانے مین شہادت مین صرف اُسقدر جسقدر کہ اُس شخص کے روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہو قابل ادخال ہین اور اگر کوئی اور امور اُسمین بیان کیئے گئے ہون جو کہ متعلق داخلہ کنندہ کے فرض کے نہون تو وہ کچھہ شہادت اُن زاید امور کی نہین ہوتے — مثلاً ایک شخص جسکا کار منصبی صرف کسی امیر شخص کے مودیخانہ کا حساب لکھنا ہے اپنی حساب کی کتاب مین علاوہ روزمرہ کے مودیخانہ کے خرچ کے اور ایسے بیانات لکھدے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نہین رکھتے تو گو یہ داخلجات نسبت رقومات مودیخانہ قابل تسلیم ہین تاہم باقی اور بیان مندرجہ کتاب حساب قابل تسلیم نہین ✦

یہ فقرہ دفعہ ہذا زیادہ تر اُن قیاسات پر مبنی ہے جنکا ذکر دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ہذا مین علی الخصوص تمثیل (د) مین کیا گیا ہے — مگر واضح رہے کہ جو تین امور اوپر بیان ہوئے ہین وہ حسب منشاء ایکٹ ہذا واسطے قابل ادخال کرنے اس قسم کی شہادت کے لازم نہین ہین الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کی شہادت کی وقعت قایم کرنے مین مدد ملیگی اور جو داخلجات کہ اُن شرایط سے موافق ہون اُنکی وقعت بدرجہا بہتر ہے بہ نسبت اُن داخلجات کی وقعت کے جو کہ اُنکے موافق نہون دفعہ ہذا کی تمثیلات (ب) (ح) (د) (ز) اور (ی) اُسی ضمن سے متعلق ہین اور اُنپر غور کرنیسے قانون مندرجہ دفعہ ہذا صاف طور پر سمجھہ مین آویگا — تمثیل (ج) دفعہ ۲۱ — ایکٹ ہذا کی دفعہ ہذا[۳۱]

(۳۱) دیکھو صفحہ ۱۱۱

کی تمثیل (ز) سے مطابقت رکھتی ہے +

جبکہ بیان مضر حق بیان کنندہ ہو

(۳) جبکہ وہ بیان مضر حق متعلقہ زر نقد یا ملکیت ایسے شخص کا ہو جسنے کہ وہ بیان کیا یا ایسا ہو کہ درصورت اُسکے راست ہونے کے وہ اُسکے باعث سے ستوجب نالش فوجداری یا نالش ہرجہ کا ہوتا +

تیسری قسم اُن اقسام شہادت کی جنکو کہ دفعہ ہذا نے قابل ادخال کیا ہے اس فقرہ مین بیان کیگئی ہے یعنی وہ بیانات یا داخلجات جو کہ مضر حق کسی شخص بیان کنندہ کے ہون (جو منجملہ اُن اشخاص کے ہو جنکا ذکر متن دفعہ ہذا مین کیا گیا ہے) قابل ادخال شہادت ہین +

اُصول اس فقرہ کا مبنی ہے اس قیاس غالب پر کہ کوئی شخص مخالف اپنے فائدہ کے کوئی بیان نہین کریگا۔ اس قسم کے بیانات اُسی اُصول پر قابل ادخال ہین جسپر کہ اقبالات کو شہادت مین داخل ہونے کے قابل قانون نے قرار دیا ہے[۴] لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر حق بیان کنندہ مین یہ فرق ہے کہ اقبالات صرف بمقابلہ اشخاص اقبال کنندہ یا اوسکے قائم مقام کے قابل ادخال شہادت ہین اور بیانات اس قسم کے جنکا فقرہ ہذا مین ذکر ہے بمقابلہ اشخاص غیر کے بھی قابل ادخال ہین خواہ وہ قائم مقام اقبال کرنے والون کے ہون یا نہون +

واضح رہے کہ فقرہ ہذا مین بیانات جبتک کہ مفصلہ ذیل اقسام مین سے کسی مین نہ آتے ہون قابل ادخال نہین ہین :—

۱— مضر حق متعلقہ زر نقد +

۲— مضر حق ملکیت +

۳— جس سے کہ ستوجب نالش فوجداری کا ہو +

(۴) دیکھو صفحہ ۵۸ شرح دفعہ ۱۷ و ۲۱

۴ - جس سے مستوجب نالش ہر ہر بہ کا ہو ✤

مثلاً قسم اول ہر وہ داخلجات ہین جو کہ بہی کھاتہ حساب مین وصول کی مدمین ڈالے جاوین ✤

قسم دوم وہ بیانات یا داخلجات ہین جنسے نوعیت قبضہ جائداد غیر منقولہ کی کم حیثیت قرار پاوے مثلاً بیان ایک معافیدار کا کہ اُسکی زمین مالگذاری ہے یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت ہے یا کاشتکار موروثی کا بیان کہ وہ غیر موروثی ہے - قسم سوم اور چہارم صاف ہین اور کچھہ مثال دینے کی ضرورت نہین ✤

یہ امر ظاہر ہے کہ جب داخلجات یا بیانات تحریری ہون تو قبل اسکے کہ وہ قابل ادخال تصور ہون لازم ہے کہ ثبوت کافی اس امر کا دیا جاوے کہ اُس شخص کے ہاتہہ کا لکھا ہوا ہے کہ جسکے حق کے مضر وہ بیان یا داخلہ ہے ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے ہوتے ہین کہ ظاہرا مضر حق کاتب ہوتے ہین لیکن فی الحقیقت مفید اُسکے ہوتے ہین اس قسم کے تمام بیانات و داخلجات مین کہ جو بنفسہ تنہا اُس مطالبہ کی شہادت ہوتے ہین جسکے جزو کے وصولیابی کا داخلہ ہوتا ہے اور سوا سے اُن داخلجات کے اُس مطالبہ کے اور کوئی شہادت نہین ہوتی مثلاً داخلہ جسکا مطلب وصولیابی سود ہوا ور جو نسبت کسی ایک ایسے مطالبہ کے لکھا گیا ہو جسکا اور کوئی ثبوت نہین یا وہ عبارت ہاے ظہری جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کی وصولیابی کے مضمون کی ہون اور جنسے وہ مطالبہ قانون تمادی سے بچ جاتا ہے ✤

داخلجات جو ظاہر مین مضر حق کاتب ہین لیکن حقیقت مین مفید اسکے حق کے ہوتے ہین -

ایکٹ ہذا نے اس قسم کی عبارتون کو قابل ادخال تصور کیا ہے لیکن چونکہ دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے موافق ایسے داخلہ یا عبارت ظہری کیوجہ سے ایام تمادی سے مطالبہ بچ جاتا ہے تو لازم ہے کہ ہر حالت مین یہ ثابت کیا جاوے کہ کسوقت زر مندرجہ عبارت ظہری ادا کیا گیا تھا اور اوسوقت ایام تمادی باقی تھے یا نہین اور اس امر پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ وہ عبارت ظہری فریباً اس غرض سے تو نہین لکھی گئی ہے کہ قانوناً کل مطالبہ یا مین میعاد ہو جاوے ✤

اس فقرہ کی شرح ختم کرنیسے پہلے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی داخلہ ایسا ہو کہ جسکا صرف ایک جزو خلاف اور بضرر کاتب کے ہو تو باقی جس سے کوئی اور امر شہادت ثابت ہوتا ہو وہ جزو قابل ادخال نہوگا جب تک کہ واسطے سمجھنے اس جزو بضرر حق کاتب کے دوسرا جزو بربنا لازمی نہو۔ مثلاً ایک مقدمہ مین یہ بحث تھی کہ زید کی کیا عمر ہے اُس مقدمہ کی شہادت مین ایک کتاب پیش کیگئی جسمین ایک دایہ متوفیہ اپنی اجرت کا حساب مندرج رکھتی تھی اور اوسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ زید کی ماں کو فلان تاریخ جاکر جنایا اور اُسکے آگے دوسرے خانہ مین لکھا تھا کہ اُجرت وصول پائی۔ اس مقدمہ مین یہ بحث پیش ہوئی کہ آیا صرف بیان دایہ نسبت وصولیابی اپنی اُجرت کے شہادت مین داخل ہو سکتا ہے یا پورا بیان نسبت جنانے زید کی والدہ کے بھی اور تاریخ ولادت زید کی۔ اس مقدمہ مین یہ قرار پایا کہ صرف الفاظ وصولیابی سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ کس بات کی اُجرت وصول پائی پس پورا داخلہ معہ بیان ولادت زید قابل ادخال قرار پایا ✦

جبکہ بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیرہ کے ہو

(۴) جبکہ اُس بیان مین اظہار رائے کسی شخص قسم مذکورہ بالا کا نسبت موجودگی کسی استحقاق عام یا رسم یا معاملہ متعلقہ غرض خلایق یا غرض عام کی ہو اور یہ قیاس غالب ہو کہ درصورت اُسکی موجودگی کے وہ شخص اُسکی موجودگی سے اطلاع رکھتا تھا اور وہ بیان اوس استحقاق یا رسم یا معاملہ کی نسبت نزاع پیدا ہونیسے پہلے کیا گیا تھا ✦

واسطے قابل ادخال ہونے شہادت مصرحہ فقرہ ہذا کے شرایط ذیل لازم ہین :—

اس قسم کی شہادت داخل ہونیکی شرط

۱— وہ بیان اور رائے ایسے شخص کی ہو جسکا متن دفعہ ہذا مین ذکر ہے ✦

۲— متعلق ہو کسی استحقاق عام یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ غرض خلایق یا غرض عام سے ✦

۳— بیان کنندہ رای غالباً اُس سے واقفیت رکھتا ہو ✦

۴— ایسا بیان قبل شروع نزاع ہوا ہو ✦

شرط اول یعنی راے کو قابل ادخال تصور کرنے کی وجہ یہہ ہے کہ ابتدا ایسے حقوق کی جنکی نسبت وہ راے ہے ایسی قدیم ہوتی ہے اور وہ حقوق ایسے ہوتے ہین کہ شہادت بلا واسطہ وجود ایسے حقوق کی شاذ و نادر حاصل ہوتی ہے اور نیز ایسی معروف باتون کا ثبوت خاص لینے کی کچھہ ضرورت نہین ہوتی کیونکہ ایسے عام امور ہر شخص کو معلوم ہوتے ہین اسوجہ سے کہ سب لوگ اونکا بیٹھکر آپسمین ذکر کرتے ہین اور چونکہ وہ بلا کسی طرفداری ذاتی کے ہوتے ہین تو اونکی نسبت جو اشخاص مجمع کی راے قایم ہوتی ہے وہ ضرور صداقت پر مبنی ہوتی ہے ورنہ کسی رسم کو عام شہرت نہین ہوسکتی۔ اور جبکہ لوگ متفق الراے ہوتے ہین رسم وقوع پذیر ہوتی ہے اور ہر فرد شخص جو ملکر اپنے تئین ایک معنی کر قایم کرنے والا اوس رسم کا سمجھتے ہین +

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ اس قسم کی شہادت نسبت خانگی حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نہین ہیونکہ عوام الناس کسی شخص کے حالات سے واقف نہین ہوتے اور اسلئے اونکے بیان قابل وقعت نہین سمجھے جا سکتے +

نسبت شرط سوم کے ظاہر ہے کہ جبتک وہ شخص جسکی راے ثابت کرنی منظور ہے ایک ایسی حالت مین نہو کہ جس سے اوسکو خاص واقفیت پیدا ہوتی ہو تب تک اوسکی راے کی کچھہ وقعت نہین ہوتی مثلاً اگر کسی خاص برادری کی رسم و رواج کی بحث ہو تو اوس برادری کے شخص کا بیان زیادہ تر قابل وقعت ہوگا بہ نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو کہ اوس برادری کا نہین ہے +

شرط چہارم کی وجہ یہ ہے کہ وہ راے جو قبل ابتداے کسی نزاع کے بیان کیجاتی ہے وہ غالباً بلا طرفداری یا بلا خوف کذب ظاہر کیجاتی ہے اور نزاع کے شروع ہوتے ہی تمام وہ لوگ جنکا کہ ایسی رسم سے نقصان یا فائدہ ہوتا ہو فریقون مین تقسیم ہوجاتے ہین اور ہر ایک اپنی اپنی راے رکھنے لگتا ہے اور بلا کافی دیانت کے ظاہر کرتا ہے واضح رہے کہ ابتداے نزاع سے مقدمہ مراد نہین ہے بلکہ شروع اول اوس جھگڑے کا مراد ہے

جسکا کہ نتیجہ یہ مقدمہ ہوا ہے جسمین یہ بحث ہے - تمثیل (ط) فقرہ ہذا سے متعلق ہے اور اوس سے معلوم ہوگا کہ حقوق عام کس قسم کے ہو سکتے ہین اور حقوق نسبت مجراے آب اور حقوق تالاب گھاٹ اور حقوق شفع اور حق چراگاہ وغیرہ سب انہین شامل ہین اور نیز اس فقرہ مین وہ حقوق شامل ہین جو کہ زمیندار کو بعض دیہات مین حاصل ہوتے ہین مثلاً زمیندار کا حق بو وپر جوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لینا ایک حق کا نصف قیمت درختون کے یا حق چہارم زمیندار نسبت زر ثمن ان بیعون کے جو کہ بلا رضامندی مالک کے کیجاوین مثلاً وہ بیع جو کہ اجراے ڈگری مین ہوئی ہو[۵]

جس بیان کا اس فقرہ مین ذکر ہے وہ بیان خواہ زبانی ہو خواہ تحریری مثلاً تحریری بیانات مندرج ہوتے ہین ... مین شجرہ بیعنامجات اور ہبہ نامجات اور اظہارات گواہان اور فیصلجات عدالت اور روبکاری ہاے عدالت اور واجب العرض اور اسناد وغیرہ مین

(۵) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسی رشتہ [۶] پدری یا مادری یا رشتہ ازدواجی یا تبنیت) کے فیمابین ان اشخاص کے ہو جنکے رشتہ سے اوس شخص بیان کرنے والے کو واقف ہونیکے وسائل خاص حاصل ہون اور امر زیر مباحثہ کی نسبت بحث پیدا ہونیسے پہلے وہ بیان کیا گیا ہو۔

جبکہ بیان متعلق وجود رشتہ داری ہو

اس ضمن مین شرایط مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہین :—

شرایط ادخال

۱ بیان نسبت رشتہ کے ہو

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل ہون

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو

---

۵ پال راے بنام رام پت پانڈے فیصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی شمالی ۷ - اگست ۱۸۶۸ء نمبر ۵۰ء ۱۸۶۸ء

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

دفعہ ہذا کی تمثیل (ك) اس فقرہ سے متعلق ہے(۷) +

چونکہ ضمن ہذا متعلق ہے اوسی مضمون سے جس سے کہ ضمن ۶ دفعہ ہذا متعلق ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعد اوس ضمن کے ان دونون فقرونکی شرح ساتھہ لکھی جاوے +

جبکہ بیان مندرج ہو وصیت نامہ یا کسی اور نوشتہ مین

(۶) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسی رشتہ (۸) پدری یا مادری یا رشتہ ازدواجی یا تبنیت) کے فیمابین اشخاص متوفی کے ہو اور کسی وصیت نامہ یا نوشتہ مین جو اُس خاندان کے کاروبار سے متعلق ہو جسمین کہ شخص متوفی تھا یا اوس خاندان کے کسی نسب نامہ مین یا کسی کتابہ مین یا اوس خاندان کی تصویر یا اور چیز ہین جس پر ایسے بیانات معمولی لکھے جاتے ہین امر مبینہ کی نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا ہو +

ضمن ہذا مین شرائط مفصلہ ذیل قابل غور ہین :-

شرایط ادخال

۱- بیان متعلق رشتہ ہو +

۲- رشتہ جسکی نسبت بیان ہو مابین اشخاص متوفی کے ہو +

۳- وہ بیان ایسی دستاویزون مین مندرج ہو جنکا کہ اس ضمن مین ذکر ہے +

۴- وہ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو +

مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

قابل غور امور جو کہ ہم شرح ضمن ۵ مین لکھہ آئے ہین اونکو امور مفصلہ بالا سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُن دونو نین کون کون سے مشترک ہین اور کون کون سے مختلف ہین - مشترک یہہ ہین :-

۱- دونون فقرے متعلق رشتہ اشخاص کے ہین +

---

(۷) موہم چند رچند بنام متھرا ناتھہ گھوس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵۱

(۸) ترمیم بموجب دفعہ ۲- ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

۲— دونون بیان ضرور ہے کہ قبل نزاع کے ہوان ✤

اختلاف مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

امور مختلف مابین ان دونون فقرون کے یہہ ہین :—

۱— ضمن ۵ مین کوئی قید اس امر کی نہین ہے کہ رشتہ مابین اشخاص زندہ کے ہو یا مردہ کے اور اس ضمن مین لازم ہے کہ بیان نسبت رشتہ ایسے اشخاص کی ہو جو مر چکے ہین ✤

۲— ضمن ۵ مین یہہ ضبط ہے کہ بیان کنندہ ایسا شخص ہو جسکو وسائل خاص علم کے ہون اور اس ضمن مین کوئی قید اس امر کی نہین ہے کہ بیان کنندہ کون ہو ✤

۳— ضمن ۵ مین اعتبار شہادت مبنی ہے وقعت اشخاص بیان کنندہ پر اور اس ضمن مین اُن دستاویزات کی وقعت پر مبنی ہے (جنکا ذکر اس ضمن کے متن مین مندرج ہے) بلا لحاظ وقعت اُن دستاویزات کے لکھنے والون کے ✤

اس قسم کی شہادت جسکا کہ ذکر اُن دونون ضمنو مین ہے اسوجہ سے قانون نے شرائط مندرجہ دفعہ ۶۰ سے بری کیا ہے کہ بغیر اس قسم کی آسانی دیئے رشتہ کی نسبت شہادت مشکل سے بہم پہونچتی کیونکہ مقدمات مین اکثر اُن رشتہ داریونکی بحث واقع ہوتی ہے جو رشتہ داریان ایسے واقعات گذشتہ پر منحصر ہوتی ہین کہ زمانہ بعید مین واقع ہوئی تہین اور جو معدود اشخاص کو معلوم ہوتی ہین اور بغیر اس قسم کی شہادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات مین رشتہ کی شہادت بہم نہ پہونچتی — لیکن جو شرائط کہ اوپر بیان کیگئی ہین اُن بغیر اس قسم کی شہادت داخل نہین ہوسکتی ✤

ضمن ہذا مین کوئی شرط ایسی قایم نہین کیگئی جس سے اس امر کی تحقیق لازم کیجاوے کہ لکھنے والونکو جنکا ذکر اس ضمن مین ہے کوئی خاص وسائل علم رشتہ داری کے تہے یا نہین ✤

اُس تعریف دستاویز مین جسکا ذکر دفعہ ۳ مین مندرج ہے کتبہ جات وغیرہ داخل ہین —

تمثیل (ل) دفعہ ہذا کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ رشتہ مین تمام اُمور نسبت ولادت ✤

پیدایش کے شامل ہین ✦

(۷) جبکہ وہ بیان کسی دستاویز یا وصیت نامہ یا اور کاغذ مین مندرج ہو جو کسی معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (الف) سے متعلق ہو ✦

جبکہ بیان متعلق معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن الف ہو

اس فقرہ مین صرف دو امر قابل غور ہین :—

شرائط ادخال

۱— یہہ کہ بیان متعلق ایسے معاملہ سے ہو جسکا ذکر ضمن الف دفعہ ۱۳ مین ہوا ہے[9] ✦

۲— بیان مندرج ہو کسی ایسی دستاویز مین جسکا ذکر اس فقرہ مین ہے ✦

ضمن الف دفعہ ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ معاملہ ایسا ہو کہ جس سے کوئی حق یا رسم پیدا ہوئی ہو یا اسکا دعوی کیا گیا ہو یا اوسمین تبدیل ہوئی ہو جس سے اوسکی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اوسکے وجود کا مغایر ہو— اور واضح رہے کہ حق یا رسم جسکا ذکر ہے وہ خواہ خاص ہو یا عام یعنی رسم متعلقہ کسی خاص خاندان کے ہو یا عام رسم ہو مثلاً حق گدی نشینی بڑے بیٹے کا ایک خاص خاندان کی رسم ہے اور حق شفع ایک عام رسم[1] ✦

واضح ہو کہ اثر ضمن دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ شہادت نسبت حقوق رسم و رواج کے قابل ادخال ہے لیکن لازمی یہ ہے کہ وہ شہادت زبانی نہو بلکہ مندرج ہو کسی ایسی دستاویز مین جسکا ذکر متن ضمن مین ہے ✦

(۸) جبکہ وہ بیان چند اشخاص نے کیا ہو اور انکے ایسے حالات یا خیالات دلی اُس سے ظاہر ہوتے ہون جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق ہون ✦

جبکہ وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلی کے ہون

---

(۹) دیکھو صفحہ ۷۵

(۱) نسبت قانون متعلقہ رسم کے دیکھو صفحہ ۵۸ سے ۶۴ تک

تمثیل (ت) دفعہ ہذا سے مضمون فقرہ ہذا واضح ہوگا ظاہرا یہہ تمثیل ایک نامی مقدمہ سے قائم

تمثیل مقدمہ ولایت

کیگئی ہے جو ولایت مین فیصل ہوا تھا اور واقعات جسکے یہہ ہین :-

ایک شخص نے ایک مصور سے اپنی اور اپنی جورو کی ساتھ تصویر کھچوائی یہہ شخص خود نہایت بدصورت تہا اور اوسکی جورو نہایت حسین تھی +

جبکہ تصویر طیار ہوکر آئی تو ما بین مصور او خریدار کے معاملہ نہو سکا وہ مصور سے تصویر نہ خریدی + مصور نے اوس تصویر کو ایک نمایشگاہ مین دکہایا اور اوسکے نیچے یہہ الفاظ لکہدیئے "کہ ایک خوبصورت اور ایک حیوان" +

یہ شخص خود اُس نمایشگاہ مین گیا اور اوس تصویر کو دیکہکر پہاڑ ڈالا مصور نے اُسپر ہرجہ کا دعوی کیا مدعا علیہ نے جواب دعوی مین یہہ بیان کیا کہ وہ تصویر ذریعہ ہتک بحق مدعا علیہ کا تھی اور اوس کے پہاڑ ڈالنے کا قانوناً مجھکو اختیار تہا اس مقدمہ مین امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ آیا اُس تصویر سے عوام الناس کے ذہن مین خیال ہتک مدعا علیہ جاتا تھا یا نہین +

بہ ثبوت اس امر تنقیح کے مدعا علیہ نے گواہ اس امر کے پیش کیے کہ اونکے سامنے بہت متعدد شخصون نے اوس تصویر کو دیکہکر فلان فلان راے ظاہر کی تھی اظہار اون گواہونکی نسبت بیانات حاضرین نمایشگاہ کے قابل ادخال اسوجہ سے تصور ہوئے کہ وہ حاضرین نمایشگاہ خود بہم نہ پہونچ سکے اور اونکی راے معلوم ہونے سے نسبت امر تنقیح طلب کے ایک اثر پیدا ہوتا تہا +

واضح رہے کہ یہ ضمن متعلق ہے خیال دلی سے ایک مجمع اشخاص کے اور دفعہ ۱۴ متعلق ہے حالت ذہنی شخص واحد سے پس بیانات نسبت غل ایک گروہ کے جنکا ایک انبوہ مین ہونا بیان کیا جاتا ہے ضمن ہذا کے موافق قابل ادخال شہادت ہین اسوجہ سے کہ اُن اشخاص کا جو کہ بھیڑ مین غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لئے محال ہوتا ہے اس دفعہ کے ساتھہ پڑہو ضمن ۲ دفعہ ۱۲ - ایکٹ ہذا +

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ہے کہ ہندہ کو عمرو نے ہلاک کیا یا نہین +

ہندہ اُن صدمون سے جو اوسکو اُس فعل مین پہونچے جسکے اثنا مین اوسکا ازالہ بکارت کیا گیا مرگئی اِس مقدمہ مین بحث اس امر کی ہے کہ ازالہ بکارت عمرو نے کیا یا نہین +

بحث اِس امر کی ہے کہ زید کو عمرو نے ایسے حالات مین قتل کیا یا نہین جنکی بنا پر زید کی بیوہ کی طرف سے عمرو پر نالش ہوسکتی ہے +

بیانات جو ہندہ یا زید نے اپنی وفات کے باعث سے درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالش زیر تجویز کے کئے واقعات متعلقہ ہین +

(ب) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے ہے +

داخلہ روزنامچہ ایک ڈاکٹر متوفی کا جو اپنے کام کے معمولی طریقہ مین وہ باقاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن اس بیان کے کہ فلان روز وہ زید کی ماکے پاس گیا اور اوسکا بیٹا جنا یا واقعہ متعلقہ ہے +

(ج) بحث اِس امر کی ہے کہ فلان تاریخ زید کلکتہ مین تھا یا نہین +

بیان مندرجہ روزنامچہ ایک وکیل متوفی کا جو کہ وہ اپنے کام کے طریق معمولی مین باقاعدہ مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے کہ فلان روز مین زید کے پاس بمقام فلان واقعہ کلکتہ فلان کار کی بابت مشورہ کرنے کے لئے گیا واقعہ متعلقہ ہے +

(د) بحث اس امر کی ہے کہ فلان جہاز بندر بمبئی سے فلان تاریخ روانہ ہوا یا نہین ایک خط کسی شخص متوفی ایک سوداگر کی کوٹھی کے شریک کا کہ جس کوٹھی کے نام سے وہ جہاز کرایہ لیا گیا تھا بنام اوسکے اڑتیون کے جو لندن مین تھے اور جنکو مال حوالہ کیا گیا باین مضمون کہ وہ جہاز فلان تاریخ بندر بمبئی سے روانہ ہوا واقعہ متعلقہ ہے +

(ہ) بحث اس امر کی ہے کہ بابت ایک اراضی کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نہین +
خط زید کے کارندہ متوفی کا بنام زید کے جسکا یہہ مضمون ہے کہ مین نے زید کے حساب مین لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعہ متعلقہ ہے +

(و) بحث اس امر کی ہے کہ زید اور ہندہ کا ازدواج بطور جایز ہوا یا نہین یہ بیان ایک پادری متوفی کا کہ مینے ازدواج ایسے حالات مین کرایا کہ اس ازدواج کا ہونا ایک جرم تھا واقعہ متعلقہ ہے +

(ز) بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک شخص نے جو اب نہین پایا جاتا ہے ایک خط فلان تاریخ لکھا یا نہین +
پس یہہ واقعہ کہ اوسکا ایک خط اوسی تاریخ کا لکھا ہوا ہے واقعہ متعلقہ ہے +

(ح) بحث اس امر کی ہے کہ فلان جہاز کے تباہ ہونے کا کیا سبب تھا +
ایک پروٹسٹ لکھا ہوا اوسکے ناخدا کا جو اب حاضر نہین کیا جا سکتا ہے واقعہ متعلقہ ہے +

(ط) یہہ امر معرض بحث مین ہے کہ فلان راہ شارع عام ہے یا نہین +
بیان زید گانؤن کے مکھیا متوفی کا بایں مضمون کہ وہ راستہ شارع عام ہے واقعہ متعلقہ ہے +

(ی) اس امر کی بحث ہے کہ غلہ کا نرخ فلان تاریخ فلان منڈی مین کیا تھا پس تحریر ایک متوفی بنیئے کی جو اوسنے بابت نرخ کے اپنے معمولی کاروبار کے اثناء مین کی تھی واقع متعلقہ ہے +

(ک) بحث اس امر کی ہے کہ زید متوفی عمرو کا باپ تھا یا نہین +
یہہ بیان زید کا کہ عمرو اوسکا بیٹا ہے واقعہ متعلقہ ہے +

(ل) یہہ امر زیر تجویز ہے کہ زید کی ولادت کی کون تاریخ تھی +
ایک خط زید کے پدر متوفی کا بنام اوسکے دوست کے ہے اور اوسمین تاریخ معین کو زید کے پیدا ہونیکا حال لکھا ہے پس یہہ واقعہ متعلقہ ہے +

(م) بحث اس بات کی ہے کہ زید اور ہندہ کا ازدواج ہوا یا نہین اور اگر ہوا تو کب ہوا +

بکر ہندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر اپنی اوس دختر کا ازدواج زید کے ساتھ ہونا اپنی بہی مین بطور یادداشت لکھہ رکھا تھا پس یہہ واقعہ متعلقہ ہے +

(ن) زید نے عمرو پر اس بات کی نالش کی کہ دوکان کی طرف کی مین ایک شبیہہ ہتک آمیز لٹکا رکھی ہے بحث درباب مشابہ اور ہتک آمیز ہونے اوس شبیہہ کے ہے پس دیکھنے والون کے ایک گروہ نے جو کچھہ کہ اوسکو دیکھکر کہا ہو جایز ہے کہ وہ ثابت کیا جاے +

اس ایکٹ کی دفعات مین سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ ہے اور قانون کے تحصیل کرنیوالے کو اوسکے سمجھنے اور یاد کرنے مین بہت دقت و مشکل پیش آتی ہے - اسلیئے مین بغرض آسان کرنے اس مشکل کے ایک شجرہ ذیل مین مندرج کرتا ہون جسکے پڑہنے سے ایک نظر مین کل دفعہ کا مضمون واضح ہو جاتا ہے +

دفعہ ۳۳ شہادت جو کسی گواہ نے کسی مقدمہ عدالت مین یا روبرو کسی شخص کے جسے قانوناً اختیار اوسکے لینے کا ہی ادا کی ہو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد مین یا ایک ہی مقدمہ عدالت کی نوبت مابعد مین اوسوقت جبکہ وہ گواہ مر گیا ہو یا پا یا نہ جاتا ہو یا ناقابل ادائے شہادت ہو گیا ہو یا فریق مخالف نے اوسکو الگ کر دیا ہو یا جس حال مین کہ اوسکا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو واسطے ثابت کرنے اون واقعات کے جنکا اوسمین ذکر ہو واقعہ متعلقہ ہے :

> اظہارات جو کسی مقدمہ سابق مین لئے گئے ہون کب قابل ادخال ہین

مگر شرط یہہ ہے کہ وہ مقدمہ فیما بین اونہین اشخاص فریق مقدمہ کے یا اون کے

قائمقامان حقیت کے ہو۔

نیز باین شرط کہ فریق مخالف پہلے مقدمہ کا گواہ سے استحقاق سوال کرنیکا رکہتا ہو۔

نیز باین شرط کہ امور تنقیح طلب پہلے مقدمہ مین اسی اصل مطلب کے ہون جو کہ دوسرے مقدمہ مین ہین +

تشریح - تجویز یا تحقیقات فوجداری از روے منشاء دفعہ ہذا کے ایک مقدمہ فیمابین مدعی اور مدعا علیہ کے متصور ہوگی +

دفعہ ۳۲ مین اول صورت (جسمین اشخاص کے بیانات قابل ادخال قرار پائے ہین) واضح کیگئی ہے اور دفعہ ہذا دوسری صورت ہے جسمین کہ بیانات اون اشخاص کے جوکہ عدالت مین حاضر نہین ہو سکتے شہادت مین داخل ہو سکتے ہین +

سرخی (جو کہ دفعہ ۳۲ کے اوپر لکھی ہے) پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ دفعہ ۳۲ و ۳۳ - ایک مضمون مطابقت شرایط مابین دفعہ ۳۲ و دفعہ ۳۳ سے متعلق ہین یعنی کن صورتون مین اون اشخاص کے بیانات جوکہ حاضر عدالت نہین ہو سکتے شہادت مین قابل ادخال ہین - پس اسلئے مفصلہ ذیل شرایط جوکہ نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعہ ۳۲ مین لازمی ہین اس دفعہ مین بھی لازمی ہین یعنی :-

۱- یہہ کہ وہ شخص جسکا بیان ہو متوفی ہو +

۲- جو پایا نہ جاتا ہو +

۳- جو ناقابل اداے شہادت ہوگیا ہو +

۴- جسکو فریق مخالف نے الگ کر دیا ہو +

۵- ایسا شخص ہو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسی دیرنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکہنا نظر بحالات

مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو +

پس واضح رہے کہ امور مفصلہ بالا وہی ہین جو نسبت دفعہ ۳۲ کے بیان کئے گئے ہین سوائے امر ۵ کے جو اس دفعہ مین بڑہا دیا گیا ہے فرق مابین دفعہ ۳۲ و ۳۳ کے یہہ ہے کہ دفعہ ۳۲ مین کسی قسم کے بیانات ہون اور دفعہ ۳۳ مین لازم ہے کہ وہ بیانات بطور اظہار حلفی کے گواہ نے ان دونون حالتون مین کئے ہون :-

۱- کسی مقدمہ عدالت مین +

۲- یا روبرو کسی شخص کے جسکو قانوناً اختیار اوسکے لینے کا ہے +

شرایط جو اظہارات سابق کے شہادت مین داخل ہونے کے لئے لازمی ہین

اور مزید برآن مفصلہ ذیل شرایط لازمی ہین :-

۱- وہ مقدمہ فیما بین اونہین اشخاص یا اونکے قایم مقامان حقیت کے ہو +

۲- پہلے مقدمہ کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق سوالات جرح کرنیکا رکھتا ہو +

۳- امور تنقیح طلب پہلے مقدمہ مین وہی ہون یعنی اسی اصل مطلب کے ہون جو کہ اس دوسرے مقدمہ مین ہین +

تصریح شرط اول مذکورہ بالا

نسبت شرط اول مصرحہ بالا کے واضح رہے کہ لفظ قایم مقامان حقیت مین ورثا اور مفوض الیہم اور پٹہ دار اور منتظم اور وصی شامل ہین - اور واضح رہے کہ منتقل الیہ حقیت اور مشتری نیلام اجراء ڈگری مین اس بات مین کچھہ فرق نہین (۱) اور نسبت قایمقامان حقیت کے ہم شرح دفعہ ۱۸ مین واضح طور پر لکھہ آئے ہین (۲) +

---

(۱) راجہ عنایت حسین بنام گردہاری لال بنگال جلد ۲ صفحہ ۷ پریوی کونسل

(۲) دیکھو صفحہ ۹۶ سے ۹۸ تک

یہ امر ظاہر ہے کہ یہ لازمی نہین ہے کہ اگر مقدمہ سابق مین جسمین کہ اظہارات لئے گئے تھے اگر ایک فریق مدعی تھا تو دوسرے مقدمہ مین بھی مدعی ہو یا یہ کہ پہلے مین مدعاعلیہ ہو تو دوسرے مین بھی مدعاعلیہ ہو لیکن ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ موجودہ سابق مین ایکدوسرے کے مخالف ہون ۔ مثلاً سابق مین زید نے عمرو پر نالش کی تھی اور اب عمرو نے زید پر نالش کی یا یہ کہ زید نے دوبارہ عمرو پر نالش کی تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ فریق مقدمہ حال وہی ہین جو کہ مقدمہ سابق مین تھے ✦

نسبت شرط دوم کے یہہ لکھنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مضمون قانون سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریق مخالف مقدمہ سابق کا گواہ سے استحقاق اور موقع سوال جرح کرنیکا رکھتا ہو — اور چونکہ سوال جرح اوسکو کہتے ہین جو ایک فریق کے گواہ سے فریق مخالف سوال کرے[۳] اسلئے یہہ امر ظاہر ہے کہ اگر مقدمہ سابق مین فریقین مقدمہ حال دونون ایک جانب ہون یعنی دونون مدعی ہون یا دونون مدعاعلیہ تو اونکو اپنے شریک مدعی یا شریک مدعاعلیہ کے پیش کردہ گواہ کا اظہار مقدمہ موجودہ مین داخل کرنیکا منصب نہین ہے ✦

تصریح شرط دوم مذکورہ بالا

مثلاً سابق مین زید نے عمرو اور بکر پر نالش کی اور اوس مقدمہ مین بکر کی طرف سے خالد گواہ کا اظہار ہوا — چونکہ زید مدعی بکر مدعاعلیہ کا فریق مخالف ہے اسلئے اوسکو خالد سے سوالات جرح کرنیکا اختیار حاصل ہے[۴] اور چونکہ مدعاعلیہ مقدمہ مذکور مین بکر کے ساتھ مدعاعلیہ ہے اور اوسکا فریق مخالف نہین ہے اسلئے عمرو کو خالد سے سوالات جرح کرنیکا اختیار نہین ہے — پس اگر زید دوبارہ بکر پر یا عمرو پر نالش کرے یا بکر یا عمرو زید پر نالش کرین اور خالد کے اظہار کو شہادت مین داخل کرنا چاہین تو حسب منشاء شرط ہذا خالد کا اظہار ایک ایسے مقدمہ سابق مین ہوا تھا کہ جسمین فریق مخالف کو خالد گواہ سے سوالات جرح کرنیکا استحقاق حاصل تھا — لیکن اگر عمرو ایک نالش بکر پر دائر کرے یا بکر

(۳) دیکھو دفعہ ۱۳۷ — ایکٹ ہذا
(۴) دیکھو دفعہ ۱۳۸ — ایکٹ ہذا

عمرو پر دائر کرے تو یہہ نہین کہا جاوے گا کہ مقدمہ سابق (یعنی زید مدعی بنام عمرو و بکر مدعا علیہما) کے فریق وہی تھے جو مقدمہ حال (یعنی عمرو مدعی بنام بکر مدعا علیہ یا بکر مدعی بنام عمرو مدعا علیہ) کے فریق ہین

یہہ کچھ ضرور نہین ہے فی الواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواہ سے کیا ہو بلکہ اونکو موقع اور حق ہونا کافی ہے - چنانچہ ایک ایسے مقدمہ مین جسمین کہ نصف اظہار غیر حاضری مین ملزم کے لکہا گیا تہا اور نصف اوسکی موجودگی مین تو صرف اُس جزو اظہار کے داخل ہونیکی اجازت ملی جو بموجودگی ملزم کے لکہا گیا تہا +

بعضی ایسی صورتین ہوتی ہین کہ جسمین ایک فریق کو قانوناً حق لینے اظہار کا نہو بلکہ باجازت عدالت فی الواقع اُسنے سوالات جرح کیے ہون - الفاظ قانون سے یہہ صاف ظاہر نہین ہے کہ آیا اس قسم کے اظہارات ایک کارروائی مابعد مین قابل ادخال ہین یا نہین +

تصریح شرط سوم مذکورہ بالا

نسبت شرط سوم کے یہہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فی نفسہ امر تنقیح کے اصل مطلب ایک سے ہونے سے یہہ مراد نہین ہے کہ جائداد متنازعہ فیہ بھی ایک ہو بلکہ صرف مطلب ایک سا ہونا چاہیئے گو جائداد متنازعہ فیہ دوسری ہو - مثلاً زید ایک پسر عمرو جو کہ ہندہ کے بطن سے پیدا ہے چھوڑکر فوت ہوا اور زید کی کل اُس جائداد پر جو واقع ضلع علیگڈہ ہے اُسکے بھائی بکر نے قبضہ کرلیا ہے - پس عمرو نے بکر پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ ترکہ پدری کے دعوی دایر کیا - مگر مدعا علیہ نے اپنے جوابدعوی مین بیان کیا کہ ہندہ مادر عمرو کا نکاح زید سے نہین ہوا تہا اور اسلیئے عمرو مدعی بوجہ نہونے صحیح النسب کے مستحق ترکہ نہین ہے - پس اس مقدمہ مین امر تنقیح طلب یہ قرار پایا کہ آیا ہندہ کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو ہوا تہا یا نہین اور عمرو کی طرفسے خالد نے بطور گواہ اظہار دیا کچہہ جائداد زید متوفی کی ضلع آگرہ مین واقع تہی اور اوسپر عمرو قابض تہا پس بکر نے عمرو پر بہ بیان غیر صحیح النسب ہونے عمرو کے دعوی دلا پانے جائداد واقع ضلع آگرہ کا کیا -

اور امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا ہے یا نہین - مگر بعد مقدمہ سابق (یعنی عمرو مدعی
بنام بکر مدعا علیہ) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا - پس گو جائداد جو مقدمہ حال مین متنازعہ فیہ ہے دوسری
جائداد ہے تاہم چونکہ پہلے مقدمہ مین بھی عمرو کے نسب کی بحث تھی تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ امر
تنقیح طلب دونون مقدمونمین ایک ہی ہے +

اس تمثیل مین خالد کا اظہار قابل ادخال شہادت ہے کیونکہ تینون شرائط صادق آتی ہین -
اسلئے کہ خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار ہے اور فریقین مقدمہ ہذا وہی ہین جو مقدمہ سابق مین تھے اور فریق
مخالف یعنی بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنیکا تھا اور امر تنقیح طلب دونون مقدمونمین ایک ہی تھا +

اور ضابطہ دیوانی کے بموجب جبکہ ایک ایسے گواہ کی شہادت کی ضرورت ہو جو سو میل سے زیادہ
فاصلہ پر رہتا ہو یا بوجہ ضعف یا بیماری یا عورت پردہ نشین ہونے کے یا بوجہ ذی رتبہ ہونے کے حاضر
عدالت نہو سکتا ہو عدالت کمیشن واسطے لینے اظہارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتی ہے اسیطرح پر
ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے باقی قاعدہ نسبت کمیشن دیوانی کے معلوم ہوگا +

لیکن ایسا اظہار بغیر رضامندی اُس فریق جسکے مقابلہ مین یعنی جسکے خلاف وہ لیا گیا ہو پڑھا نجاویگا
جبتک یہہ ثابت نہو کہ گواہ عدالت کے علاقہ سے باہر رہتا ہے یا اوس نے وفات پائی ہے یا بوجہ ضعیفی
یا بیماری کے اصالتاً اظہار دینے کو نہین آسکتا ہے یا بلا سازش بفاصلہ زیادہ از سو میل مقام کچہری عدالت
سے مقیم ہے یا بلحاظ مرتبہ یا ہونے عورت پردہ نشین کے اصالتاً حاضر ہونیسے معاف ہے یا جبتک حاکم
عدالت حسب اقتضاے اپنی راے کے مراتب مذکورہ کے ثبوت لینے سے درگذر نکرے یا جبتک حاکم عدالت
پڑھے جانے اظہار کسی گواہ کے وجہ ثبوت مین یا وصف ثبوت اسباب کے کہ بروقت سماعت مقدمہ وہ وجوہ
جنکے لحاظ سے اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا تھا باقی نہین رہے اجازت ندے +

گو ضابطہ دیوانی مین کوئی صریح قاعدہ نسبت اطلاع دینے فریق ثانی کے مقرر نہین ہے لیکن تاہم

اولی بلکہ لازم ہے کہ فریق ثانی کو اطلاع ایسے اجراء کمیشن کی دیجاوے تاکہ فریق ثانی کو کوئی عذر نسبت عدم سوالات جرح کے باقی نرہے ٭

ضابطہ دیوانی مین قواعد نسبت تحقیقات موقع کے مندرج ہین ۔ جس صورت مین کہ امین موقع کی تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا ہے تو جو اظہار کہ اوسنے لیئے ہون وہ بغیر رپورٹ کے قابل ادخال شہادت نہین [5] ٭

دفعہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ سشن یا ہائی کورٹ کو اون اظہارات کے دیکھنے کا اختیار ہے جو کہ بموجودگی مدعا علیہ مجرم لیئے گئے ہون اور اونکی بنا پر فیصلہ صادر کرسکتی ہے گو وہ اظہار جو روبرو عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے لیا گیا ہو اوس مضمون کی نقیض ہو ۔ اور دفعہ ۳۲۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے یہہ بھی ظاہر ہوگا کہ کسی ڈاکٹری گواہ کا اظہار جو کہ کسی مجسٹریٹ نے لیا ہو فوجداری کے مقدمات مین بلا حاضری گواہ داخل شہادت ہوسکتا ہے اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاری ممتحن کیمیا کی دستخطی اوسکی فوجداری کے مقدمات مین بطور شہادت قابل ادخال ہے اور حسب دفعہ ۳۲۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ ملزم مفرور رہا تو اوسکی عدم موجودگی مین ہر وہ عدالت جسکو اوس جرم کے تجویز کرنیکا اختیار رہو بیانات اون اشخاص کے جو کہ حالات مقدمہ سے واقف ہون لکھہ سکتی ہے اور ایسے بیانات بعد گرفتاری ملزم بمقابلہ اوسکے مستعمل ہوسکتے ہین ٭

دفعہ ۳۳۰ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے مقدمات فوجداری مین معلوم ہونگے ۔ عام اصول نسبت لینے اظہار گواہان کے دفعہ ۱۳۷ و دفعہ ۱۳۸ ۔ ایکٹ ہذا مین مندرج ہین لیکن صورت ہاے مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنی ہین اور ان مستثنی حالتو نمین شہادت ایسے گواہ کی

(۵) دیپ نراین بنام کالیداس منتر بنگال جلد ۴ ضمیمہ صفحہ ۷

جو موجود نہو داخل کیجا سکتی ہے +

اِس دفعہ کے بخوبی سمجھنے کے لئے مفصلہ ذیل پانچ سوالون پر غور کرنا چاہیئے اور متن دفعہ کو دیکھکر اونکے جوابات نکالنے چاہئیں وہ سوالات یہ ہین +

اول — کن لوگونکی شہادت قابل ادخال ہے +

دوم — کن اغراض کے لئے قابل ادخال ہے +

سوم — کن کارروائیون مین قابل ادخال ہے +

چہارم — کن صورتون مین قابل ادخال ہے +

پنجم — کن شرطون کی مطیع ہے +

مفصلہ بالا پانچ سوالون کا جواب اس دفعہ کی شرح سے بآسانی ظاہر ہوگا اور یہہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے ہین اور ان سوالات کے جواب لکھنے کی کچھہ ضرورت نہین ہے لیکن جس غرض سے کہ ہمنے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تھا اُسی غرض سے اب ہم دفعہ ہذا کے مضامین کا بھی ایک شجرہ پیش کرتے ہین +

بیانات جو خاص حالات مین کئے جائین

دفعہ ۳۴ داخلہ اوس بہی حساب کا جو کہ باجراے کاروبار بطور معمول مرتب رکھی گئی ہو اوس صورت مین واقعہ متعلقہ ہے جب کہ وہ اوسی معاملہ کی بابت ہو جسکی عدالت تحقیقات کرتی ہو لیکن محض وہی داخلہ کسی شخص پر ذمہ داری کے عاید کرنے کے لئے کافی نہوگا +

داخلہ جات مندرجہ بہی حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہین

تمثیل

زید نے عمرو پر ایک ہزار روپیہ کی نالش کی اور اپنے حساب کی بہی مین یہہ لکھا ہوا پیش کیا کہ اتنے روپیہ کا عمرو میرا دیندار رہے تو وہ تحریر واقعہ متعلقہ ہے لیکن بغیر کسی اور شہادت کے جس سے قرضہ ثابت ہو کافی نہین ہے *

مضمون دفعہ ہذا نہایت صاف ہے لیکن یہہ امر قابل غور ہے کہ بہی جات حساب کے شہادت مین داخل ہونے کے لئے لازم ہے کہ باجراے کاروبار بطور معمول مرتب رکھی گئی ہون کیونکہ اگر بنہایت ترتیب وار نہ رکھی گئی ہون تو اوسمین جعل اور رقوم کے بنانیکا احتمال ہوتا ہے۔ لیکن بہی جات حساب کتنی ہی ترتیب سے مرتب ہون تب بہی ثبوت کافی اپنے مضمون کا نہین ہوتین بلکہ مثل ایک شہادت تائیدی کے ہین جسکا ثبوت اور ذریعون سے بہی ہونا چاہیئے۔ ایک مقدمہ مین جسمین ایک کوٹھی مہاجنی نے دعوی واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتنی مدعی ذمگی مدعا علیہ کے کیا اور بہ ثبوت دعوی اپنے صرف بہی کہاتہ پیش کیا تو پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ گو بہی کہاتہ کتنا ہی معتبر ہو تاہم صرف ایک تائیدی شہادت ہے جو بغیر اور شہادت کے کافی ثبوت نہین۔ (۶) اور اسیطرح ہر ایک مقدمہ مین یہہ تجویز کیا کہ ایک شخص بذریعہ اپنے بہی کہاتہ کے دوسرے کو پابند نہین کر سکتا۔ (۷) لیکن ایک اور مقدمہ مین جسمین ایک کوٹھی مہاجنی نے دوسری کوٹھی مہاجنی پر واسطے دلاپانے زر باقی کے بربناء بہی کہاتہ دعوی کیا اور مبصران بہی نے اس امر کی تصدیق کی کہ بہی کہاتہ مسلسل طور پر حسب قواعد مہاجنی مرتب تھا اور نیز یہ کہ بہی کہاتہ مدعی مطابق تھا اوس حساب سے جو کہ مدعا علیہ نے مدعی کو لکھکر دیا تھا لیکن مدعی نے واسطے ثابت کرنے اثبات کے کہ بہی کہاتہ مسلسل طور پر باجراے کاروبار معمولی مین لکھا گیا تھا کوئی گواہ پیش نہین کیا اور نہ نسبت خاص رقوم کے کوئی شہادت دی

(۶) رای سری کشن بنام راے ہر کشن ۵ وزرا انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۲۳۲
دیٹہہ لکھمی چند بنام سیٹہہ اندرمن وغیرہ جلد ۴ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۳۱ پریوی کونسل
(۷) سرلا جی وجاگندا بنام کنور جی مانکجی موز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۷ ضمیمہ

لیکن اقبال مدعا علیہ نسبت درستی کے حساب متدلکے شہادت سے ثابت کیا اور مدعا علیہ نے مدعی کے بہی کہاتہ کے درست ہونیسے اپنے جوابدعوی مین انکار نکیا بلکہ صرف دو رقمون پر عذر کیا لہذا اسکو مجرا ملنی چاہئیں۔ نہ کوئی شہادت تائید اپنے عذر کے نہین پیش کی حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ گو بہی کہاتہ مدعی ثبوت قطعی درستی حساب کا نہین ہے اور مدعی کو شہادت نسبت درستی اپنے بہی کہاتہ کے دینی لازم تہی تاہم چونکہ مدعا علیہ نے بہی کہاتہ کے درست ہونیکا اقبال کر لیا اور کوئی شہادت اس بہی کہاتہ کے غلط ہونے کی پیش نہ کی تو کوئی ضرورت اور قسم کے ثبوت کی باقی نرہی اور دعوی مدعی قابل ڈگری تصور ہوا[۸] ✱

اور ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ جب کبھی بہی کہاتہ شہادت مین پیش ہو حاکم عدالت کو لازم ہے کہ کل رقوم پر غور کرے جو کہ جمع کیطرف ہون اور جو کہ خرچ کیطرف ہوں اور جو رقم قابل اعتبار سمجھے اسکو مانے اور جسکو غیر معتبر سمجھے اوسکو نہ مانے[۹] ✱

بموجب ضابطہ دیوانی کے جب کوئی دعوی بربنا بہی کہاتہ ہو تو مدعی کو لازم ہے کہ بروقت داخل کرنے عرضی دعوی کے اصل بہی کہاتہ کو پیش کرے اور ایک نقل اوسکی عدالت کے سپرد کرے بہی کہاتہ کی نقل عدالت کے سپرد کرنی ضرور ہے ✱

کاغذات حساب زمینداری بھی حسب منشاء دفعہ ہذا قابل ادخال شہادت ہو سکتے ہین الا وہ بھی صرف بطور شہادت تائیدی کے خیال کئے جاتے ہین اور جبکہ شہادت پیش کرنا منظور ہو تو وہ کل تکمیل کرنا چاہیئے جو کہ بصورت نہونے ان کاغذات کے کرنا چاہیئے تہا اور ان کاغذات کو صرف بطور شہادت تائیدی کے استعمال کرنا چاہئیے چنانچہ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی نے کاغذات بمعبندی کو ایک شہادت بادی النظر تصور

---

(۸) دوارکاداس بنام جانکی داس مور زانڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸

(۹) ایشان چندر سنگہ بنام ہرون سردار بنگال جلد ۴ صفحہ ۱۳۵

کیا اور نہ بنفسہ ثبوت کافی جسکی بناء پر ڈگری صادر ہوسکے[1] *

اور ہائی کورٹ کلکتہ اور پریوی کونسل نے بھی نسبت ایسے کاغذات کے متعدد مقدمات مین بارہا

ویسا ہی تجویز کیا ہے[2] *

دفعہ ۳۵ جو داخلہ کسی سرکاری یا اور سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا کاغذات مین مشعر بیان کسی واقعہ تنقیحی یا متعلقہ کے کسی ملازم سرکاری نے بانصرام اپنی خدمت منصبی کے یا کسی اور شخص نے بانجام دہی کسی خدمت کے جو اوسپر اُس ملک کے قانون کی رو سے واجب ہو جسمین کہ وہ بہی یا رجسٹر یا کاغذ مرتب رکھا جاتا ہے کیا ہو وہ فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہے *

داخلجات مندرجہ بہی یا رجسٹر سرکاری کب قابل ادخال ہوتے ہین

دفعہ ہذا مین اُن داخلجات کو جو کسی سرکاری یا اور سررشتہ کی بہی وغیرہ مین مندرج ہون قابل ادخال شہادت قرار دیا ہے لیکن شرایط مفصلۂ ذیل قابل غور ہین :—

۱ — داخلہ منجملہ اقسام مذکور کے ہو *

۲ — نسبت بیان کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کے ہو *

۳ — (الف) کسی ملازم سرکاری نے کیا ہو *

---

(۱) ہولاس کنور بنام منشی شب سہاے منفصلہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۶ع نمبری ۱۱۴۷ خاص ۱۸۶۶ع

(۲) کمہیرامنی داس بنام نیجے گوبند مندل ویکلی جلد ۷ صفحہ ۵۲۵ دیوانی وگوپال مندل بنام نیکوشن مکاپدہ ویکلی جلد ۵ صفحہ ۳۸ فیصلجات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع — ورام لال چکرپتی بنام تارا چندری برمنیا ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴۸ دیوانی — وبہی گوبند مندل بنام بیپکے راے ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ دیوانی — وشیخ نوازی بنام لائید ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴۶۴ دیوانی — و بدوفا تہپرایا بنام سرگمہ لعل متر ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ دیوانی — وگجا کنور بنام سید علی احمد ویکلی جلد ۶ صفحہ ۶۲ ضمیمہ — وجمرنی بی بی بنام عیان اللہ ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۵۱

(ب) کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس پر ملک کے قانون کی رو سے اُسکا کرنا لازم ہو +

۴- (الف) اپنے کار منصبی کے اجرا مین کیا ہو +

(ب) یا اُن خدمات کی انجام دہی مین کیا ہو جو اُس پر اُس ملک کے قانون کی رو سے واجب ہو جنمین وہ رجسٹر وغیرہ مرتب رکھا جاتا ہے +

یہ ظاہر ہے کہ شرط ۳ و شرط ۴ مفصلہ بالا مین دو دو ضمنین ہین - شرط ۴ کی ضمن (الف) متعلق ضمن (الف) شرط ۳ کے ہے اور ضمن (ب) شرط ۴ متعلق ضمن (ب) شرط ۳ کے ہے +

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا مین کوئی تعریف لفظ سرکاری یا او ر سررشتہ کی بھی نہین کی ہے لیکن دفعہ ۷۴ و ۷۶ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے جسمین سرکاری دستاویزات کا ذکر ہے کچھہ حال کھلیگا +

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ الفاظ واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف پہلے بیان ہوچکی ہے[۳] +

نسبت شرط سوم ضمن (الف) کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا مین لفظ ملازم سرکاری کی کوئی تعریف نہین ہے لیکن دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند اور دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۸۶۱ع کے دیکھنے سے اُسکے معنی سمجھہ مین آوینگے +

نسبت شرط چہارم (الف) کے واضح ہو کہ الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سررشتہ کی بہی یا رجسٹر جسکا ایکٹ ہذا مین ذکر ہے کچھہ ضرور نہین ہے کہ خاص قانون نے اُسکے رکھنے کا حکم دیا ہو اِلّا اسقدر امر قابل غور ہے کہ ضابطہ دیوانی و مال و فوجداری نے ہر صیغہ کے حکام بالا دست کو اختیار رجسٹرون وغیرہ کے رکھنے کی نسبت احکام جاری کرنیکا دے رکھا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو رجسٹر کسی

(۳) دیکھو صفحہ ۲۱ - ۲۲

سرکاری ملازم نے حسب الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکھا ہو وہ اوسنے اپنے کار منصبی کے اجراء مین رکھا +

نسبت شرط چہارم کی ضمن (ب) کے جوکہ شرط سوم کی ضمن (ب) کے ہمشکل ہے واضح رہے کہ یہ شرط گویا لازمی ہے کہ جب کوئی اور شخص ماسواے ملازم سرکاری کے کسی رجسٹر مین داخلہ وغیرہ کرے تو قبل اسکے کہ وہ شہادت مین قابل ادخال تصور کیا جاوے یہ امر اُس شخص کو جوکہ اوسکو شہادت مین داخل کرنا چاہتا ہے ثابت کرنا لازم ہے کہ وہ داخلہ ایک ایسے فرض کے پورا کرنے مین لیا گیا تھا جسکا قانونًا کرنا اوسپر واجب تھا[۴] +

قانون نے اس قسم کی دستاویزات کو قابل ادخال شہادت باوجود انکے حلفی نہونے کے اسوجہ سے تصور کیا ہے کہ اکثر تو ایسے داخلجات اُس شخص کے ہاتھ کے ہوتے ہین جسنے وقت لینے چارج اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے کام کرنیکا حلف اوٹھایا ہوگا[۵] — اور نیز اسوجہ سے کہ اس قسم کے داخلجات کسی خاص شخص کی غرض سے متعلق نہین ہوتے اور بوجہ مشہور اور معروف ہونے کے غلطی ہونیکا کم شبہہ ہوتا ہے +

فرق مابین دفعہ ہذا و ضمن ۲ دفعہ ۳۲ کے یہہ ہے کہ داخلجات متذکرہ دفعہ ہذا بلالحاظ اس امر کے کہ اُن داخلجات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل اداے شہادت ہے یا نہو اور اوسکو بطور گواہ کے طلب کیا ہو یا نکیا ہو قابل ادخال شہادت ہین اور دفعہ ۳۲ مین باوجود اُن شرایط کے جنکا اوسمین ذکر کیا ہے ایسے داخلجات قابل ادخال شہادت نہین ہین +

فرق مابین دفعہ ۳۵ و ضمن ۲ دفعہ ۳۲

گو داخلجات متذکرہ ضمن ۲ دفعہ ۳۲ - اور دفعہ ہذا دونون بلا حلف ہوتے ہین لیکن چونکہ داخلجات ضمن ۲ دفعہ ۳۲ متعلق اُمور خانگی کے ہین اور داخلجات متذکرہ دفعہ ہذا متعلق اُمور سرکاری

(۴) دیکھو دفعہ ۱۰۴ - ایکٹ ہذا

(۵) یہ وجہہ دفعہ ۵ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع کے فقرہ آخر سے تائید پاتی ہے -

کے ہین لہذا قانون نے داخلجات متذکرہ دفعہ ہذا کو داخلجات متذکرہ دفعہ ۳۴ ضمن ۲ پر ترجیح دی ہے اور اونکو بلا ان شرایط کے جو دفعہ ۳۴ کے داخلجات کے لیئے لازمی ہین قابل ادخال شہادت گردانا ہے۔ دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے قانون نسبت سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ کے واضح ہوگا +

اس دفعہ کی شرح مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام کاغذ کا ذکر کیا جاوے جسکو ضلاع شمال و مغرب مین واجب العرض کہتے ہین اور جسکی بحث اکثر مقدمات دیوانی مین علی الخصوص مقدمات شفع مین پیش ہوتی ہے - دفعہ ۶۲ و دفعات مابعد ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے دیکھنے سے نوعیت اور احکام واجب العرض کے معلوم ہونگے +

لیکن سوائے اُن اشخاص کے جو کہ اوسکے فریق ہون اور کسی شریک حصہ دار پر وہ واجب العرض قابل پابندی نہیں ہے (۶) +

اس دفعہ کے مطابق واجب العرض شہادت مین پیش ہوسکتی ہے اُن مضامین کے ثابت کرنیکے لیئے جو کہ اوسمین مندرج ہوتے ہین +

مفصلہ ذیل چند مثالین اُن سرکاری رجسٹر اور بہی جات کی جنکا ذکر اس دفعہ مین ہے فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب مین بیان کی ہین :—

رجسٹر نکاح حسب ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون ازدواج +

بہی جات رجسٹری حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع +

رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء قانون مطبع +

رجسٹر حق التصنیف حسب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع +

(۶) حکیم مہر علی بنام کنہیا ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۶ع نمبری ۱۲۱ خاص سنہ ۱۸۶۶ع - وجیہا بنام نگینہ طالع ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۶ع نمبری ۲۴۰ خاص سنہ ۱۸۶۶ع

رجسٹر سوسیٹیون کا حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء ✣

رجسٹر کمپنیون کا حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ء ✣

رجسٹرہاے کارروائی میونسپل کمیٹی حسب ایکٹہای مختلف متعلقہ میونسپل کمیٹی ✣

رجسٹر پنج سالہ جو بنگالہ مین طیار ہوتا ہے[۸] ✣

واجب العرض حسب ایکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ء قانون مالگذاری پنجاب بشمول بندوبست حسب قانون ۴ سنہ ۱۸۷۲ء ✣

گو دفعہ ہذا ظاہرا صاف اور آسان معلوم ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت اسکی شرائط کو بخوبی ذہن نشین کرنا خالی از دشواری نہین ہی — پس بغرض صراحت مطالب دفعہ ہذا ہم اسکو بطور شجرہ کے لکھتے ہین :-

داخلہ

جو کسی سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا کاغذات مین مندرج ہو

مشعر بیان

واقعہ تنقیحی — واقعہ متعلقہ

قابل ادخال ہے

بشرطیکہ

کسی ملازم سرکاری نے — اپنے کار منصبی مین کیا ہو

ایسے شخص نے جسپر قانونا لازم ہو — قانونی خدمات کے انجام دینے مین کیا ہو

جب بعد غور کرنے متن دفعہ ہذا کے اس شجرہ کو دیکھا جاویگا تو ہر جزو دفعہ ۳۵ صاف سمجھہ مین آویگا اور معلوم ہوگا کہ کونسی شرط کس سے متعلق ہے ✣

(۷) بھولا سنگھ بنام بلراج سنگھ ہائی کورٹ مغربی و شمالی یکم دسمبر سنہ ۱۸۶۷ء نمبری ۴۴ ۱۲ سنہ ۱۸۶۶ء

دفعہ ۳۶ تحریرات واقعات تنقیحی یا متعلقہ کی جو ایسے نقشہ جات ہین کہ عموماً لوگون کی خریداری کے لئے مشتہر کئے جائین یا ایسے نقشہ جات زمین یا عمارت مین جو بحکم گورنمنٹ مرتب کئے گئے درباب ایسے امور کے کئے گئے ہون جو بحسب معمول نقشہ جات مین ظاہر کئے جاتے ہین یا آئین لکھے جاتے ہین فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہین +

نقشہ جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہین

دفعہ ہذا مین ایک ہی قسم کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا ہے یعنی نقشہ جات کو جو کہ حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ کے دستاویز ہین اور حسب منشاء تعریف لفظ شہادت کے شہادت سندی کہی جا سکتی ہین اور فقرہ ماقبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ عدالتو نکو اختیار دیا گیا ہے کہ اُن امور مین جو متعلق تاریخ عام یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون ست ہون کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہون استمداد کرین +

پس دفعہ ہذا مین نقشہ جات دو قسم کے بیان کئے ہین :-

۱- نقشہ جات جو کہ عموماً لوگو نکی خریداری کے لئے مشتہر کئے جاتے ہین اُنسے دفعہ ۵۷ متعلق ہے +

۲- نقشہ جات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کئے گئے ہون +

نسبت قسم اوّل کے واضح رہے کہ چونکہ بلا کسی غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشہ جات بنائے جاتے ہین اور نیز بغرض رفاہ عام کے مشتہر ہوتے ہین اور ہر کس و ناکس کی آنکھ اونپر پڑتی ہی اسوجہ سے اونکے صحیح ہونیکا قیاس غالب ہے (جیسا کہ منشاء دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا کا ہے) اور نیز یہ امر کہ اگر کوئی غلطی ہو تو ہر ایک شخص کو اوسپر جرح اور اعتراض کے مشتہر کرنے کا اختیار اور موقع ہے ایسے نقشہ جات کو معتبر کرتا ہے +

ایک نامی مقدمہ مین جسمین کہ نزاع سرحد کی تہی حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ شہادت اس قسم کی

نقشہ ہندوستان کی معتبر ہے[9] +

نقشجات قسم دوم کی وقعت نقشہ جات قسم اول سے بہت زیادہ ہے اور حسب دفعہ ۸۳ عدالت کو اونکی صحت قیاس کرنی لازم ہے۔ اس قسم کے نقشجات میں تمام وہ نقشجات داخل ہین کہ جو بغرض پیمایش اور بندوبست اراضی کے حکم گورنمنٹ سے مختلف اضلاع او مواضع مین سروے ڈپارٹمنٹ نے طیار کیے ہین +

لیکن ایسے نقشجات صرف اُن امور کی شہادت ہین کہ جن اغراض کے لئے گورنمنٹ نے حکم اون کی طیاری کا دیا ہو اور خواہ مخواہ شہادت حقوق مالکانہ کے نہین تصور کیے جاتے اسلئے کہ نقشہ بناتے وقت نقشہ بنانیوالون کو صرف اُن امور پر لحاظ رہتا ہے جنکا کہ اونکو گورنمنٹ سے حکم ہوا ہے[1] +

لیکن بعض صورتون مین شہادت قبضہ تصور کی جاکر نسبت استحقاق کے بھی اُس سے نتیجہ نکلتا ہی[2] +

علاوہ اقسام متذکرہ دفعہ ہذا کے ایک اور قسم کے نقشجات ہوتے ہین جو زمرہ دستاویزات مین قابل ادخال شہادت ہین اور جو خاص بنظر سمجھنے نزاع کے تیار کرائے جاتے ہین انکا ذکر دفعہ ۸۰ ایکٹ ہذا مین مندرج ہے +

ان اقسام کے نقشونکی صحت کی نسبت کوئی قیاس قانونی حسب ایکٹ ہذا نہین ہے اور مثل اور دستاویزات کے اونکو ثابت کرنا چاہیئے مثلاً جسطرح کہ کاتب دستاویز کی شہادت بثبوت دستاویزات لیجاتی ہے اسیطرح پر نقشہ کھینچنے والے کی شہادت نسبت نقشہ کے لیجاسکتی ہے +

دفعہ ۳۷ جب عدالت کو درباب موجودگی کسی واقعہ نوع عام کے کوئی رائے قایم کرنی ہو تو جو بیان کہ

بیان نسبت واقع نوع عام مندرجہ ایکٹ یا اشتہار سرکاری کب قابل ادخال شہادت ہے

(9) راجہ صاحب پرہلاد سین بنام مہاراجہ راجچندر کشور سنگھہ بنگال لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱ و ۱۳۹
(1) کمرونی دیبی بنام پران چند رمکرجی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۰
(2) شششی لکھی داسی بنام نشیشری دیبی جلد ۱ ویکلی صفحہ ۴۴۲ — و بہی چند رچکرپتی بنام راج کمار چکرپتی بنگال جلد اول صفحہ ۱ و ۵ — و جان کار بنام نذر محمد وغیرہ سدرلینڈ پریوی کونسل صفحہ ۵۴۶

کسی مضمون مندرجہ ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا کسی ایکٹ مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل یا گورنران مدراس یا بمبئی باجلاس کونسل یا لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ اجلاس کونسل مین یا کسی اشتہار گورنمنٹ مندرجہ گزٹ آف انڈیا مین یا کسی لوکل گورنمنٹ کے گزٹ مین یا کسی کاغذ مطبوعہ مین جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ لندن کا گزٹ یا کسی نوآبادی یا ملک مقبوضہ ملکہ معظمہ کا گورنمنٹ گزٹ ہے کیا گیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہے *

دفعہ ہذا مین کل قانون نسبت ادخال شہادت اُن ایکٹون اور گزٹون کے جوکہ گورنمنٹ وقت نے جاری او مشتہر کیے ہون مختصراً مندرج ہے لیکن اسی مضمون سے متعلق ہے دفعہ ۵۷ و ۷۸ و ۸۲ - ایکٹ ہذا دفعہ ہذا مین شرط یہ ہے کہ وہ امر جسکی نسبت شہادت گزرتی ہے نوع عام سے ہو چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین بحث لڑائی کی تھی جوکہ اُس زمانہ مین مابین برٹش گورنمنٹ کے اور دہا بیان سرحد کے تھی گزٹ آف انڈیا اور کلکتہ گزٹ جنہین سرکاری چھٹیان نسبت اُس لڑائی کے مندرج تھین قابل ادخال شہادت تصور کی گئین اور نیز ایک چٹھی مطبوعہ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے سکرٹر گورنمنٹ ہند کے نام بطور دستاویز مفید حوالہ کی قابل ادخال تصور کیگئی [۱] *

اسیطرح پر اگر کسی ایکٹ کی تمہید مین کوئی امر واقعہ بیان کیا گیا ہو تو وہ ایکٹ قابل ادخال شہادت ہے چنانچہ ولایت مین جب کہ ایک ایکٹ مین یہ بیان تھا کہ یہ ایکٹ اس غرض سے نافذ ہوتا ہے کہ ایک جزو ملک مین نہایت ہنگامہ اور فساد ہے اور ایک اشتہار عام بغرض دینے انعام ان لوگون کے جوکہ ایسے ہنگامہ کنندونکی نسبت اطلاع دین جاری کیا گیا تھا وہ ایکٹ اور اشتہار قابل ادخال تصور کیے گئے اور کافی شہادت وجود اُن ہنگامون کی قرار پائی *

---

(۱) ملکہ بنام امیر الدین بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۳

اسیطرح پر اگر کسی ایکٹ مین ذکر اس زمانہ مین ہوتے لڑائی کا ہو یعنی یہ ذکر ہو کہ کسی دو قومون

مین لڑائی ہے تو وہ بھی نسبت وجود اُس لڑائی کے قابل ادخال ہے *

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گزٹ بطور شہادت کسی امر خاص خانگی کے پیش کیا جاتا ہے لیکن جب تک کہ وہ

گزٹ بہ ثبوت امور خانگی کیا اثر رکھتے مین

امر جسکی نسبت شہادت دیجاتی ہے نوع عام کا نہو وہ گزٹ قابل

ادخال شہادت نہین ہے *

بعض مقدمات مین جسمین کہ عوض فریق ثانی کی اطلاع یابی ثابت کرنی ہوتی ہے شہادت مین اخبار

وگزٹ پیش ہوتے ہین لیکن جب تک یہ ثابت نکیا جاوے کہ اُس اخبار یا گزٹ کو فریق ثانی نے دیکھا ہے

یا پڑھا ہے تو وہ کچھ شہادت نسبت اطلاعیابی کے نہین لیکن ایسا گزٹ جسمین ایک اشتہار نسبت منقطع

ہونے شراکت کسی کوٹھی تجارت کے مندرج ہو اُن اشخاص کے مقابلہ مین جنکو کہ اوس کوٹھی سے لین دین

تھا شہادت منقطع ہونے شراکت کی ہے ایسا اشتہار کوٹھی کے اُن شرکا کو جو کہ اب شریک نہین ہین

ان مطالبجات سے جو کہ بوجہ کسی معاملہ مابعد اشتہار مذکور کے پیدا ہوتے ہون بری الذمہ کر دیتا ہے لیکن

اشتہار مذکور اون شرکا کو بمقابلہ اُن اشخاص کے جو پہلے سے کوٹھی سے معاملہ رکھتے تھے بری الذمہ

نکرے گا جبتک کہ یہ ثابت نکیا جاوے کہ اونکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کی ہو پہنچی[۴] *

دفعہ ۳۸ جب عدالت کو کسی ملک کے قانون کے باب مین رائے

بیانات مندرجہ کتب قانون

قایم کرنی ہو تو کوئی بیان اُس قانون کا جو کسی ایسی

کتاب مین مندرج ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ اُس ملک کے مطبوع

یا مشتہر ہوئے اور وہ قانون اسمین مندرج ہے اور کوئی تجویز عدالتہائے

ملک مذکور کی جو کسی ایسی کتاب مین مندرج ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ

(۴) دفعہ ۲۶۴ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع

اُس ملک کے عدالت کی نظایر کی کتاب سے واقعہ متعلقہ ہے ✤

دفعہ ہٰذا مین طریقہ کسی ملک کے قانون ثابت کرنیکا ہے اور اس طریقہ کی نسبت دفعہ ۸۴ – ایکٹ ہٰذا مین عدالتونکو حکم ہے کہ اونکی صحت تسلیم کرین – اور واضح رہے کہ دفعہ ہٰذا مین دو قسم کی کتابین شہادت تصور کیجاتی ہین اول وہ جو بحکم گورنمنٹ چھپی ہون اور دوسرے وہ جو اوس ملک کی عدالت کے فیصلے ہون لفظ ملک مین ہندوستان اور ماسواے ہندوستان اور ملک بھی شامل ہین اور اس ملک مین مفصلہ ذیل رپورٹین نظایر مقدمات کے طور پر پیش کیجاتی ہین –

۱ – بنگال لا رپورٹ ✤

۲ – سدرلینڈ ویکلی رپورٹ ✤

۳ – مدراس رپورٹ ✤

۴ – بمبئی رپورٹ ✤

۵ – ممالک مغربی و شمالی رپورٹ ✤

ماسواے متذکرہ بالا رپورٹون کے پرانی نظیرین صدر دیوانی اور رپورٹین امریکہ کی اور انگلستان کی پیش ہو سکتی ہین – لیکن اگر کسی مقدمہ کا ذکر کسی اخبار مین مندرج ہو تو وہ بیان مقدمہ بغرض تصریح قانون قابل ادخال نہین ✤

دوسرا طریقہ ثابت کرنے کسی ملک غیر کے قانون کا مندرج ہے دفعہ ۴۵ – ایکٹ ہٰذا مین جسمین اشخاص ماہر کے اظہار قابل ادخال ہین ✤

بیان مین کسقدر ثابت کرنا چاہیئے

دفعہ ۳۹ جبکہ کوئی بیان جسکی شہادت پیش کیجاے جزو کسی بیان طویل یا گفتگو کا یا جزو کسی علیحدہ دستاویز

ایسے بیان کی جو جزو کسی گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا ہو کسقدر شہادت گزرنی چاہیئے

کا ہو یا ایسی دستاویز مین مندرج ہو جو جزو کسی بہی یا خطوط یا کاغذات منسلکہ کے ہے تو شہادت صرف اُسیقدر حصہ کی بابت گزرانی جائیگی جو کہ عدالت کی دانست مین اوس خاص مقدمہ مین بیان مذکور کی نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کماحقہ سمجھنے کے واسطے ضروری ہو جنمین کہ وہ بیان کیا گیا اور اوس گفتگو یا دستاویز یا بہی یا اُنتھی خطوط یا کاغذات کے اُس حصہ سے زیادہ کی بابت نہ گذرانی جائے گی ✦

مضمون دفعہ ہذا کی نسبت شرح دفعہ ۲۱ مین واضح طور پر ذکر ہوا ہے اور یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونون سے متعلق ہے اور نیز زبانی اور تحریری بیانات دونون سے علاقہ رکھتی ہے - واضح رہے کہ اس ایکٹ مین حاکم عدالت کو نہایت وسیع اختیارات اس بات کے فیصلہ کرنے مین دیئے گئے ہین کہ کسقدر بیان او سکے اصل مقصود کے سمجھنے کے لئے ضروری ہین چنانچہ اُن نظایر سے جنکا کہ ہمنے تحت دفعہ ۲۱ ذکر کیا ہے حکام عدالت نے پورے بیانات داخل کرنا مناسب سمجھا - لیکن ظاہر ہے کہ اگر ہر عدالت مین ہر جزو بیان جنکا کہ لینا ضروری ہو یا نہو قابل ادخال شہادت تصور کیا جاوے تو عدالت کے سامنے بہت سا ایسا فضول مادہ اور بیانات داخل ہو جاوین جس سے بجز پریشانی کے اور کچھ نتیجہ نہو - پس دفعہ ہذا نے عدالت کو اس امر کا اختیار دیا ہے کہ جسقدر جزو بیان کو مناسب سمجھے اُسقدر کو شہادت مین داخل کرنے کی اجازت دے ✦

نظائر بحوالہ تحت دفعہ ۲۱ - اس ایکٹ کے جاری ہونے سے پہلے کی ہین ✦

فیصلہ جات عدالت کس حال مین واقعۂ متعلقہ ہین ✦

تجویز حکم یا ڈگری مصدرہ مقدمہ سابق بغرض عارض نالش ثانی قابل ادخال ہے

دفعہ ۴۰ موجودگی کسی فیصلہ یا حکم یا ڈگری کی جو قانوناً کسی عدالت کو کسی مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل مین

لانے کی مانع ہو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال مین ہے جبکہ بحث اس امر کی پیش ہو کہ وہ عدالت اوس نالش کی سماعت یا اوس تجویز کے عمل مین لانے کی مجاز ہے یا نہین +

دفعہ ہذا سب سے پہلی دفعہ ایک نئے مضمون کی ہے اور منجملہ ایکٹ ہذا کی دفعات کے ایک نہایت مفید دفعہ ہے - چار دفعات مابعد بھی اسی مضمون سے متعلق ہین یعنی فیصلہ جات عدالت کس حالت مین واقعہ متعلقہ ہوتے ہین +

لیکن واضح رہے کہ ایکٹ ہذا مین اس مضمون کے کہ فیصلہ جات عدالت کا تنازع مابعد مین کیا اثر پیدا ہوتا ہے نہایت ناکافی طور پر بحث کیگئی ہے الفاظ دفعہ ہذا مین ایک مجمل طور پر یہ لکھا ہے کہ جن صورتون مین کوئی فیصلہ یا ڈگری یا حکم سابق قانوناً کسی عدالت کو کسی مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل مین لانے کی مانع ہو ان صورتون مین وہ ڈگری یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ ہے - لیکن یہ مطلق نہین بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتون مین فیصلہ یا ڈگری ما قبل تنازع مابعد کے سماعت اور تجویز کا مانع ہوتا ہے +

اور نہ فصل ۲ — ایکٹ ہذا مین جسمین موانع تقریر مخالف کا ذکر ہے مطلق فیصلہ جات کا ذکر کیا گیا ہے پس اس مضمون پر کہ کن صورتون مین فیصلہ یا ڈگری تنازع کی تجویز یا سماعت کی مانع ہوتی ہے ایکٹ ہذا قطعاً ساکت ہے اور اسلئے شرح مین ہمکو اُن امور کا مفصل ذکر کرنا پڑے گا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہین ہوتے +

فی الحقیقت یہ بحث (کہ کن صورتون مین بوجہ وجود ایک فیصلہ یا ڈگری سابق کی تجویز اور سماعت ممنوع ہوتی ہے) متعلق ضابطہ یعنی قانون اضافی کے ہے اور چونکہ ایکٹ ہذا بھی ایک جزو اسی قانون کا ہے لہذا بہتر ہوتا کہ واضعان قانون چند اور دفعات بڑھا کر تصریح اس امر کی کر دیتے کہ کن صورتون مین ایسا ہوگا +

یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونون سے متعلق ہے اور ظاہرا لفظ مقدمہ کی سماعت سے مقدمہ دیوانی مراد ہے اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداری ہے ✤

ضابطہ دیوانی مین یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ اگر کوئی نالش ایسی بناء دعوی پر قائم ہوکر عدالت دیوانی مین رجوع کیجاوے جسکی سماعت اور تجویز ایک دفعہ پہلے معرفت حاکم مجاز بابین فریقین حال یا اونکے ایسے شخصون کے جنکے ذریعہ سے متخاصمین حال دعویدار ہین ہوچکی ہو تو اسکی سماعت نہوگی

متعلق دیوانی

پس جو معاملہ کہ عدالت مجاز کے روبرو اُن شرایط کے موافق جنکا ذکر ضابطہ دیوانی مین ہے ایکمرتبہ فیصل ہوچکا ہو اوسی امر متنازعہ کی سماعت دوبارہ کوئی عدالت نکریگی

مسئلہ امر تجویز شدہ اور اوسکے اُصول

جو امر کہ اسطرح پر طے ہوچکا ہو اوسکو امر تجویز شدہ کہتے ہین - اور جو تنازعہ کہ ایک دفعہ تجویز ہوچکی ہو اُسکو پھر عدالت کے روبرو بغرض تصفیہ کے پیش نہین کرسکتے - مفصلہ ذیل اُصولون پر مسئلہ امر تجویز شدہ مبنی ہے :-

اول — جو امر کہ عدالت نے تجویز کردیا وہی صحیح اور درست ہے ✤

یہ اصول اسوجہ سے قانون نے قائم کیا ہے کہ جبکہ باقاعدہ طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سُنتی ہے اور پھر اوسپر ایک فیصلہ صادر کرتی ہے تو اوسکے درست ہونے کے حق مین ہر قسم کے دلائل ہوتے ہین ✤

دوم — خلایق کا فائدہ اِس امر مین ہے کہ نالشا ناشی کم ہو ✤

پس ظاہر ہے کہ اگر ایسا قاعدہ مقرر نہوتا تو ممکن تھا کہ فریقین مقدمہ ایک ہی امر کی نسبت تنازع قائم رکھتے اور کبھی اونکے جھگڑے ختم نہوتے ✤

سوم — کسی شخص کو ایک ہی بناء مخاصمت کی بابت دو دفعہ تکلیف دینی نہین چاہیئے ✤

پس اگر یہ اُصول قایم نہوتا تو ایک ہی امر کی بابت مدعا علیہ متعدد دفعہ طلب کیا جاتا اور عمر پھر اوسکی جوابدہی مین گذر جاتی ✤

پس عذر امر تجویز شدہ کے پورے طور پر عارض ہونے کے لئے شرایط مفصلہ ذیل لازمی ہین:-

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض ہونیکیلئے لازمی ہین

اول - تجویز سابق عدالت مجاز کی ہو +

دوم - تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کی ہو +

سوم - فریقین مقدمہ سابق یا اونکے قائم مقام فریق مقدمہ ثانی کے ہون +

چہارم - تجویز متعلق ہو اوسی شے سے جس سے فیصلہ سابق متعلق تھا +

تا وقتیکہ شرایط مفصلہ بالا پورے طور پر صادق نہ آوین کوئی فیصلہ یا ڈگری یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمہ ثانی نہین ہو سکتا +

اس مسئلہ قانونی کو حکام پریوی کونسل نے ایک نامی مقدمہ مین تسلیم کیا ہے[۵] +

اصول امر تجویز شدہ جو ہم ابھی بیان کر چکے ہین مدعی اور مدعا علیہ دونون سے متعلق ہے اور اثناء مقدمہ مین بھی مدعی یا مدعا علیہ کوئی ایسا عذر پیش نہین کرسکتا جسکی کہ تجویز حسب شرائط بالا ہو چکی ہو کیونکہ وہ امر تجویز شدہ قرار پاکر اوسکی نسبت کوئی تجویز دوبارہ نہین ہو سکتی +

شرط اوّل حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ عدالت مجاز اوس عدالت کو کہتے ہین جسکو قانوناً اوس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کا اختیار ہو - حد اختیار عدالت ایک ایسی چیز نہین ہے کہ جو رضامندی فریقین پر منحصر ہو یا جسپر عدالت صرف بوجہ عذر کسی فریق کے غور کرے بلکہ ایک حکم قانونی ہے کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ کوئی فریق ایسا عذر پیش کرے یا نہین عدالت کو اوسپر خود غور کرنا چاہیئے اور اگر کوئی ایسا مقدمہ جو اوس عدالت مین دائر ہوا وسکے حد اختیار سے باہر ہو تو عدالت کو اوس مقدمہ کو بیرون اختیار سمجھکر

(۵) کہنگولی سنگہ بنام حسین بخش بنگال جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ پریوی کونسل - و مساۃ عابدین بنام تیچن ویکلی جلد ۸ صفحہ ۱۷۵

نہین سُننا چاہیئے اور عذر عدم اختیار عدالت فیصلہ کنندہ ایک ایسا عذر ہے کہ جسپر مقدمہ کے اخیر درجہ تک عدالت غور کرسکتی ہے اور اوسکو فریقین پیش کرسکتے ہین بشرطیکہ ایسے عذر کے پیش کرنے مین ایسے امور واقعہ کی تنقیح ضرورت نہو کہ عدالت مرافعہ اوّل کی تنقیح کئیے بغیر تنقیح نہین ہوسکتی (۶) ✤

طریقہ اختیار عدالت کے قرار دینے کا

بغرض طے کرنے اس امر کے کہ آیا مقدمہ عدا ختیار کسی عدالت خاص مین ہے یا نہین امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہوتے ہین :-

۱ نوعیت بپارہ جسکا مدعی مستدعی ہے ✤

۲ مقدار شے متنازعہ فیہ ✤

۳ حدود ملکی اختیار سماعت عدالت ✤

ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ عدالت ہاے دیوانی کو جملہ مقدمات قسم دیوانی کے

نوعیت اُن مقدموں کی جنکو عدالت دیوانی سُن سکتی ہے

سُننے کا اختیار ہے باستثناء اُن مقدمات کے جنکی سماعت کسی ایکٹ پارلیمنٹ یا مجموعہ بنگالہ خواہ مدراس خواہ بمبئی کے کسی قانون یا نواب گورنر جنرل ہند با جلاس کونسل کے کسی ایکٹ کے ذریعہ سے ممنوع ہون ✤

ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ عدالت ہاے دیوانی کو نہایت وسیع اختیار فیصلہ کرنے نزاعون کا ہے اور اوسکے اختیار کی کوئی حد مقرر نہین کیگئی سواے اِس بات کے کہ جس قسم کے مقدمات کے سُننے کو صاف قانون نے منع کردیا ہے اونکو عدالتہاے دیوانی فیصل نہین کرسکتی ✤

ضابطہ دیوانی مین صریح طور پر اصول قانون بیان کیا گیا ہے کہ جب کبھی کسی حق دیوانی کی بحث ہو تو عدالت دیوانی اوسکے سُننے کی مجاز ہے اور یہ اُس اصول متعارفہ قانون پر مبنی ہے کہ جہان حق ہوتا ہے وہان اُسکا چارہ بھی ہوتا ہے یعنی جس شخص کو کوئی استحقاق کسی شے کی نسبت ہو اور وہ اور کسی کے فعل کی

(۶) موہن کشن کرجی بنام شب پرشاد پاٹک ویکلی جلد ۷ صفحہ ۹۴

وجہ سے اُس حق سے محروم ہوجاوے تو وہ شخص جو کہ محروم اپنے حق سے ہو گیا ہے عدالت مین چارہ جو ہوسکتا ہے ورنہ حق کے صرف حاصل ہونے سے کچھ نتیجہ نہیں ہے اگر دستک تلف ہوسنے پر مستحق کو چارہ باقی نہ رہے واضح رہے کہ ایسا چارہ جسکا کہ مدعی بحالت محروم ہونے کے چارہ کرسکتا ہے منحصر ہے اُس قانون کے ملکی جہان کہ وہ حق کی نسبت چارہ جو ہو (۲)

کل مقدمات جو کہ عدالت دیوانی مین دائر ہوسکتے ہین دو قسم کے ہوتے ہین۔

۱ وہ مقدمات جو کہ بغرض برقرار رکہنے یا حاصل کرنے حقوق کے ہون ۔ مثلاً دعوی استقرار حق یا دعوی دلاپانے قبضہ جایداد وغیرہ

۲ وہ مقدمات جو کہ واسطے دلاپانے معاوضہ اُس ضرر کے ہون جو کہ کسی شخص کے اپنے حق سے محروم کئے جانے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہون ۔ مثلاً دعوی ازالہ حیثیت عرفی یا اور قسم کے ہرجہ کے معاوضہ دلاپانیکا ❖

پس کل مقدمات اقسام مفصلہ بالا مین سے ایک قسم کے ضرور ہونے چاہئین اس قانون شہادت مین پوری طور پر اس بات کا ذکر کہ کون کون سے اقسام کے مقدمات کی عدالہائے دیوانی سماعت کرسکتی ہے نہیں کیا جاسکتا ۔ الاّ یہ امر واضح رہے کہ کیسی ہی نئی قسم کا مقدمہ ہو عدالت دیوانی کو اُسکے سُننے کا اختیار رہے اور یہ امر کہ ایسا مقدمہ پہلے کبھی کسی عدالت دیوانی نے نہیں فیصل کیا وجہ عدم اختیار کی نہیں ہے مگر عدالت کو تین امور پر وقت سماعت مقدمہ کے خیال رکھنا چاہئیے ❖

اول ۔ یہ کہ آیا مدعی کو کوئی حق حاصل تھا یا نہین ❖

دوم ۔ یہ کہ آیا اوسکو کوئی ضرر پہونچا یا نہین ❖

سوم ۔ یہ کہ آیا اوس ضرر کا ذمہ دار مدعا علیہ ہوسکتا ہے یا نہین ❖

---

(۲) مہری شنکر بھرتی شامی بنام سدہ لنگیا چرنتی مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

پس ان تین امور پر خیال رکھنا چاہیئے جنسے عدالت کو تنقیح اور انفصال مقدمات مین مدد ملتی ہے
عدالت دیوانی کو قبل غور کرنے امور مفصلہ بالا پر سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس قسم کا چارہ مدعی چاہتا ہے
اوسکو کسی قانون نے منع تو نہین کردیا ✤
مفصل طور پر بحث اس امر کی کہ کون سے مقدمات کے سننے کا اختیار کس عدالت کو ہے شرح دفعہ (۱۴)
ایکٹ ہذا مین بیان کیا جاوے گا ✤
عدالت ہاے ہندوستان مین بوجہ جاری ہونے قانون ہاے مختلف کے یہ بات ایک نہایت
دقت طلب ہوگئی ہے کہ کون سے مقدمات قابل سماعت دیوانی ہین اور کون سے قابل سماعت مال ہین
لیکن ایک اصل طریقہ قرار دینے اس امر کا یہ ہے کہ عرضی دعوی کو دیکھے کہ مدعی کس بات کا مستدعی ہے ۔
ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ ہماری یہ راے ہے کہ عدالت ماتحت نے اس بات کے
قرار دینے مین کہ یہ مقدمہ متعلق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے نہین ہے غلطی نہین کی ہے مدعیان نے ایک ایسے غیر
شخص پر نالش کی جو کہ اوسکی زمین پر بلا حق قابض تھا وکیل اپیلانٹ نے یہ عذر پیش کیا کہ مدعا علیہ نے
تعلق زمیندار اور کاشتکار باہین مدعیان اور اپنے بیان کیا ہے یہ بیان مدعیان کے بیان سے خلاف ہے
پس طریقہ قرار دینے حد اختیار عدالت یہ ہے کہ دیکھے کہ مدعی نے کیا بنا مخاصمت بیان کی ہے اور کیا
چارہ مانگتا ہے اور نہ یہ کہ صرف جواب مدعا علیہ کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرلے ۔ اگر
اسیطرح پر مدعی نے مدعا علیہ پر بہ بیان اوسکی کاشتکاری کے نالش کی ہوتی اور مدعا علیہ بانکار تعلق کاشتکاری
ایک حق نسبت قبضہ اراضی کے بیان کرتا تو عدالت کو چاہیئے کہ مدعی کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمہ اسکی
سماعت کے لایق ہو تو مقدمہ کی تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعی درست نہو تو دعوے کو ڈسمس کردے ✤
ہم اسلیئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے ہین اور اپیل کو ڈسمس (۸) ✤

(۸) رابرٹ واٹسن کمپنی بنام ہیرو وغیرہ ویکلی جلد ۱۲ سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۵۰ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

جب کبھی ایک نالش کسی عدالت مال مین دائر ہوا اور یہ بیان ہو کہ مابین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا ہے اور دوسرے فریق کو اوس تعلق سے انکار ہو تو عدالت کو اول یہ چاہیئے کہ امر تنقیح طلب قرار دیکر تجویز کرے اور مطابق اوسکے اختیار کی نسبت فیصل کرے[9]۔

شرط دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے ہو

یہ دوسری شرط ہے جسکا ہونا لازمی ہے قبل اسکے کہ کوئی فیصلہ ناطق تصور کیا جاوے۔ اوس عدالت کو جسکے روبرو فیصلہ سابق بطور عارض دعوی کے پیش کیا جاتا ہے دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ حق جسکی نسبت نزاع ہے پہلے کبھی مابہ النزاع تھا یا نہین اور آیا اوس حق کی نسبت کوئی تنقیح اور تجویز ہوئی تھی یا نہین[1] اور ضرور ہے کہ اس امر کی اوس مقدمہ سابق مین تجویز ہو چکی ہو چنانچہ ہائیکورٹ مدراس نے یہ تجویز کیا کہ مدعی کے دعوے مین امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لئے صرف یہ بات کافی نہین ہے کہ ایک مقدمہ مابین اونہین فریقین کے نسبت اوسی جائداد کے اور اوسی بناء مخاصمت پر ہوا ہے بلکہ یہ امر لازمی ہے کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت اوس چارہ کے جسکا مدعی اب جویان ہے ہو چکا ہے۔ اور اسلئے جبکہ ایک مقدمہ اس بناء پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھی اور ہائیکورٹ مین اوسکی تحقیقات ہوتی تھی ڈسمس کر دیا گیا تو فیصلہ ڈسمسی ناطق قرار نہ پایا اور نہ نزاع مذکور تجویز شدہ قرار پائی[2]۔

ایک اور مقدمہ مین ہائیکورٹ مذکور نے یہ تجویز کیا کہ عذر امر تجویز شدہ جائز نہین ہے جبتک کہ

---

(9) ہری پرشاد مالی بنام کنجر بہاری سہاے ویکلی جلد
(1) اودسے تورنبام کتمالو چنر مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — وچندر شنکر ویکلی رپورٹ بنام درکنداپ جلد ۳ صفحہ ۲۹ دیوانی اپیل
(2) سیکھی جی بنام کلندا پن تاچپہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۰ نظائر دیوانی

عدالت کو یہ ظاہر ہو کہ بناء حق قانونی جسپر مدعی اب دعوی مبنی کرتا ہے ایک ایسا امر ہے کہ جو فیصلہ
مقدمہ سابق مین پیش کیا گیا تھا اور اوسپر فیصلہ اور ڈگری لکھی گئی تھی (۳۲) ✦

جبکہ ایک نزاع نسبت ایک حق کے طے ہو چکی ہو تو نئی شکل سے اوسی نزاع کو دوبارہ پیش کرنے
سے عذر امر تجویز شدہ سے بچ نہین سکتا ۔ غرضکہ جب ایک ہی امر متنازعہ کی نسبت پہلے تجویز
ہو چکی ہو تو دوبارہ اوسکی تجویز نہین ہو سکتی ۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ امر جسکی تجویز ہو چکی ہو پہلے مقدمہ
مین مقصود بالذات ہو ورنہ وہ تجویز و فیصلہ سابق عارض دعوی نہین ہو سکتا ۔ ہائی کورٹ
کلکتہ نے اسیطرح کا ایک مقدمہ فیصل کیا ہے جسکے واقعات یہ تھے :-

زید نے بکر پر عدالت دیوانی مین واسطے دلاپانے ہرجہ آم توڑ لینے کے جو کہ اوس زمین پر واقع
تھے جسپر کہ زید کا دعوی تھا نالش دائر کی تھی پس امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا زید مدعی وہ ہرجہ پانیکا مستحق ہے
یا نہین اس امر کے فیصلہ کرنے مین اس بات کا عارضی طور پر فیصلہ کرنا پڑا کہ زید کو اوس زمین پر جو درخت
آم واقع ہین حق حاصل ہے یا نہین یہ امر بحق زید قرار پایا ۔ بکر نے بعد ازان نالش زید پر واسطے اثبات
حق اور استقرار حق متقابضت اراضی مذکورہ کے دائر کی اور نیز ایک نقشہ مشمولہ بست کی منسوخی کا دعوی کیا
وہ نقشہ مطابق فیصلہ پیمایش کے طیار ہوا تھا ۔ چیف جسٹس پیکاک نے اوس مقدمہ مین یہ بیان کیا کہ یہ امر
ظاہر ہے کہ بناء مخاصمت واسطے دلاپانے ہرجہ آم کے ایک ایسی نالش سے جو کہ واسطے استقرار حق اور منسوخی
کارروائی پیمایش کے کیجاوے جداگانہ ہے ۔ اور بکر کے دعوے مین دفعہ ۲ عارض نہین اور نہ
فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض ہو سکتا ہے دعوی حال مین اس وجہ سے کہ یہ امر فیصلہ سابق مین محض ایک
عارضی طور پر امر تنقیح طلب تھا ۔ تقریر مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی نے عرضی دعوی پر اسٹامپ صرف
قیمت آم پر بلکہ نیز قیمت اراضی پر لگایا تھا ۔ لیکن صرف مدعی کی طرف سے زائد اسٹامپ کا لگانا فریقین کے

---

(۳۲) اودیارتور بنام کتانا چیر مدرس جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۱

حقوق کو مقدمہ حال مین کچھہ ضرر نہین پہونچا سکتا[۴] +

اسیطرح اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ سے یہ تجویز ہوا کہ فیصلہ اسمال کاز کورٹ کا ایک ایسے دعوی مین جو کہ واسطے دلا پانے ہرجہ کاٹ لیجانے درخت آم کے دائر کیا گیا تھا اور جسکے تجویز کرنے مین ضرورت تنقیح اراضی کے استحقاق کی ہوئی تھی ناطق نسبت اراضی کے استحقاق کے نہین ہوتا — اولاً اسوجہ سے کہ اسمال کاز کورٹ کو اراضی کی نسبت تجویز کا اختیار نہین - ثانیاً اسوجہ سے کہ عارضی طور پہ تجویز حق کی گیگئی تھی[۵] +

ایک مقدمہ مین جو کہ نالش واسطے انفکاک رہن اراضیات کی تھی مدعا علیہما نے یہ عذر کیا کہ وہ زاید از بیست سال سے بذریعہ دو بیناموں کے قابض ہین بیان مدعیان یہ تھا کہ بیع قطعی نہ تھی بلکہ بیع بالوفا تھی جو کہ ایک قسم کا رہن ہے اور اس امر کے ثابت کرنے کے لئے وہ ایک اقرار نامہ پر بھروسہ کرتے تھے جو کہ ایسی تاریخ کا لکھا ہوا تھا جسکو کہ وہ دستاویزین جنپر مدعا علیہما بھروسہ کرتے تھے تحریر ہوئی تھین مدعا علیہما نے پہلے مدعیوں مین سے ایک مدعی پر دعوی بقایا ے لگان کا نسبت موضع کے کیا تھا اور یہ قرار پایا تھا کہ موضع ایک جز ہین ان موضع کا جنپر کہ وہ مدعی معہ اور راہنون کے حسب اقرار نامہ بلا ادا ے لگان کے قابض رہنے کا مجاز تھا - ڈپٹی کلکٹر نے جسکے ہان دعوی بقایا ے لگان کا ہوا تھا نسبت جواز او صحت اقرار نامہ کے تجویز کی تھی اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ فی الحقیقت وہ معاملہ بیع قطعی کا نہ تھا - بلکہ ایک رہن تھا — انفکاک کے دعوے مین جواب دائر تھا یہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ڈپٹی کلکٹر نسبت اقرار نامہ کے ناطق ہے اور اسکو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمی ہے - اس عذر کو ہائیکورٹ ممالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پریوی کونسل نے بصیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یہ تجویز کیا :—

فیصلہ ہائیکورٹ کا اس دلیل پر مبنی ہے کہ جج نے کافی لحاظ اس امر پر نہین کیا کہ اقرار نامہ گو ڈپٹی کلکٹر

(۴) مہا چندر چکربتی بنام راج کمار چکربتی بنگال لا رپورٹ جلد اول صفحہ اول
(۵) رگھو رام بسواس بنام رامچندر دو بے سدر لینڈ اسمال کاز کورٹ ریفرینس صفحہ ۵۱

جائز اور صحیح تجویز کرچکا تھا اور ہائی کورٹ نے اسکو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا ہے لیکن اگر فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اوسکے سامنے پیش تھا ناطق ہوتا تو اوسکی یہ عارضی تجویز کہ اقرارنامہ ایک جائز اور صحیح دستاویز تھی مابین فریقین مقدمہ ہذا کے ناطق اور قطعی نہین ہے اسوجہ سے جو امر تنقیح طلب اوسکے سامنے تھا وہ امر تنقیح طلب مقدمہ حال مین نہین ہے اوسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسری کا مقدمات بقایا لگان مین ہے پس اس صورت مین نہ اُس حق کی بحث ہے اور نہ فیصلہ سابق عذر امتناع کا ہے[6]

لیکن جب کہ امر مقصود بالذات امر تنقیح طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصل ہوجاتا ہے اُسکی نسبت پھر عدالت کسی صورت مین سماعت نہین کرسکتی مثلاً ایک ولایت کے مقدمہ مین جسکے واقعات یہ تھے کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچھ اسباب کے نالش کی بکر مشتری روپیہ ادا کرچکا تھا اور رسید لے لی تھی لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نکرسکا پس اوسپر ڈگری صادر ہوئی بعد اجراے ڈگری اور ادا سے زر ڈگری کے بکر مشتری کو وہ رسید جو کہ زید بایع نے اوسکو دی تھی ملگئی اور اوسنے ایک دعویٰ واسطے دلا پانے اوس روپیہ کے جو کہ اوسنے اجراے ڈگری مین ناحق زید کو دیا تھا دایر کیا۔ یہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال مین وہی ہے جو پہلے مقدمہ مین تھا لہذا یہ امر تجویز شدہ ہے اور عدالت اوسکی سماعت نہین کرسکتی۔

لیکن کوئی تجویز کسی دعوے کو کسی ضابطہ کے عذر پر ڈسمس ہونے کی وجہ سے امر تجویز شدہ نہین کردے گی اور دوبارہ اوسکی سماعت ہوسکتی ہے[7]۔

اور اسیطرح پر ایک مقدمہ مین جسکے واقعات یہ تھے:۔

دو بھائی زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جائداد موروثی کے تھا۔ فریقین نے ایک راضینامہ لکھکر عدالت مین داخل کیا۔ اس اثنا مین زید کا انتقال ہوگیا اوسکی بیوہ اور عمرو نے ایک اور راضینامہ

(6) کھکولی سنگھ بنام حسین بخش خان بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳

(7) شوکھی بیوہ بنام سہدی منڈل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۳۰ صیغہ دیوانی۔ ورام ناتھ سوامی جوہری بنام بھگت مہاپاتر ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

(نسبت اُس جایداد کے جسپر کہ مساۃ نے حق حاصل کیا تھا اور جو جایداد کہ راضی نامہ سابق مین شامل تھی) لکھکر داخل کیا - اُس مقدمہ مین ہائی کورٹ مدراس نے یہ تجویز کیا کہ ایک دعوی جو کہ ایسے قرارداد باہمی سے پیدا ہوتا ہے حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء مجموعہ ضابطہ دیوانی کے امر تجویز شدہ نہین قرار پا سکتا[8]•

اسیطرح پر ایک مقدمہ مین جو کہ بوجہ عدم حاضری فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارضی دعوی ثانی قرار پایا - خواہ ایسی غیر حاضری فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے ہی کیوںنہ ہوئی ہو[9]

ایک مقدمہ مین ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپنی جائداد شوہری پر قابض ہو گئی تھی بذریعہ ایک مقدمہ کے بیدخل کیگئی اور اُسنے اوس مقدمہ مین اپنے جوابدعوی مین مطالبہ دین مہر کا جائداد پر ذکر نہین کیا اور اسوجہ سے ایک ڈگری حق ستقل کی وارثان متوفی کو مساۃ پر ملگئی بعدازان اوس بیوہ نے نالش واسطے قائم کرا پانے مطالبہ دین مہر کے جائداد متوفی پر دائر کی - یہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق مین مساۃ مدعیہ کا عذر نسبت مطالبہ مہر کے پیش نکرنا اوس مطالبہ کو امر تجویز شدہ کر دیتا ہے[1] •

اسیطرح پر ایک جائداد جو کہ رہن تھی زر نقد کی اجراے ڈگری مین (جو کہ مرتہن جائداد مذکور پر تھی) نیلام ہوئی - ایک شخص ثالث نے ڈگریدار پر جسکی ڈگری مین جائداد نیلام ہوئی تھی ایک نالش نمبری نسبت جائداد مذکور کے کی اور وہ نیلام عدالت سے اس بنا پر منسوخ ہوا کہ مرتہن مدیون ڈگری کا جائداد مذکور مین کچھہ حق نہ تھا اور اسلئے وہ جائداد نیلام نہو سکتی تھی - ڈگریدار نے بعدازان ایک نالش نمبری (واسطے عائد کرنے مطالبہ اپنی ڈگری کے جائداد مذکور پر) اُس شخص ثالث پر دائر کی - ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ امر تنقیح طلب یعنی آیا مطالبہ زر ڈگری اس جائداد پر عائد ہو سکتا ہے یا نہین وہی ہے جو کہ مقدمہ سابق مین تجویز ہو چکا ہے - اسلئے یہ امر تجویز شدہ ہے اور اوسکی دوبارہ سماعت نہین ہو سکتی[2] •

---

(۸) ملکچھین اپال بنام ٹیکارام نوناجی مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴

(۹) رگھناتھہ سنگھ بنام رام کمار منڈل بنگال جلد ۵ صفحہ ۴۶ ضمیمہ

(۱) مساۃ وافیہ بنام مساۃ صاحبہ ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۰۶ دیوانی

(۲) فقیر چند ربال چودہری بنام لکھی منی دیبی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ دیوانی

شرط سوم یعنی فریقین وہی ہون یا اونکے قائمقام

فیصلہ جات جنکا ذکر ضابطہ دیوانی مین ہے اوس قسم کے فیصلہ ہین جو کہ صرف اُن اشخاص پر جو کہ فریقین مقدمہ ہون ناطق قرار پاتے ہین - اُن فیصلہ جات کا ذکر جو کہ ماسواے فریقین مقدمہ کے غیر اشخاص پر بھی ناطق ہوتے ہین دفعہ ۴۱ - ایکٹ ہذا کے اندر ہے اُس دفعہ کی شرح لکھتے ہوئے اونکا بیان کیا جاوے گا لیکن اس قسم کے فیصلجات کے لئے جنکا کہ ذکر اس دفعہ مین ہے یہ لازمی ہے کہ فیصلہ مابین اُنھین اشخاص کے جو فریقین مقدمہ ہین یا جنکے فریقین مقدمہ قائمقام ہون ناطق قرار پاوے ورنہ اگر ایسے فیصلجات بمقابلہ غیر شخصون کے (جو کہ فریق مقدمہ نہین ہین) ناطق کر دئے جاتے تو امر بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسی شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع نہ سوالات جرح کرنیکا نہ اپیل کرنیکا موقع ملا ہے انکو غیرون کی کارروائی کا پابند کر دیا جاوے اس قسم کے فیصلہ جات کے ناطق ہونے کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ثانی ہوئے ہون - اور صرف یہ کافی نہین ہے کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق کا فریق ہوا اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق مین کوئی فریق نہو غرضکہ دونون فریق مقدمہ ہذا اوس فیصلہ سابق کی رو سے برابر پابند ہو سکتے ہین - لیکن یہ امر ضرور نہین ہے کہ جو فریق مقدمہ ہذا مین مدعی ہو وہی مقدمہ سابق مین بھی مدعی ہو یا جو کہ اب مدعا علیہ ہو وہ پہلے بھی مدعا علیہ ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے مخالف مقدمہ سابق مین رہے ہون ورنہ وہ فیصلہ آپسمین ایسے فریقون کے جو مقدمہ سابق مین ایک ہی طرف تھے ناطق نہوگا چنانچہ ایک مقدمہ مین جسکے واقعات یہ تھے کہ ایک شخص مسمی سروپ ۱۸۶۶ء مین دو بیٹے مسمیان لونڈا و گریش چھوڑکر مرگیا ایک شخص مسمی مکتا نے جائداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی اوسکے حقمین وصیت کرگیا ہے قبضہ کرلیا ۱۸۷۰ء مین گریش نے دعویٰ بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلاپانے اپنے حصہ

جائداد کے اور منسوخ کرا پانے وصیت نامہ کے دایر کیا اور اپنے بھائی نوند کو بھی مدعا علیہ گردانا۔ صدرالصدور نے اس بناء پر دعوی گریش کا ڈسمس کر دیا کہ وصیت نامہ درست اور ثابت ہی ۱۸۶۵ء مین نوند نے بحیثیت وراثت اپنے باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعوی کیا۔ عدالت مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ وصیت نامہ ایک جعلی دستاویز ہے اور مدعی کی ڈگری ہوئی جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ نوند پہلے مقدمہ کا ایک فریق تھا اسلئے دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی عارض ہے اپیل خاص مین حکام ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ نوند مقدمہ سابق مین کوئی ایسا فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کی ڈگری کے کسیطرح اپنا حق حاصل کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گریش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ نوند کے جو کہ اُس مقدمہ مین صرف ایک فریق ترتیبی تھا ناحق نہین ہی اور نہ اسکے مقابلہ مین فیصلہ سابق امر تجویز شدہ ہے اور نہ عارض دعوی ہی[۳] +

لفظ قایم مقام کی تصریح ہم دفعہ ۱۸ کی شرح مین لکھ آئے ہین[۴] اور اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اگر تعلق جسکا کہ وہان ذکر ہے مابین دو شخصون کے موجود نہو تو شخص ثانی شخص اول کا قایم مقام قرار نہین پا سکتا۔ چنانچہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ چند ہندو بہنوئین سے ایک بہن جو کہ بوراثت باپ کے دعوی کرتی ہے پابند اُن ڈگریات کی نہین ہے جو کہ بمقابلہ اوسکی اور بہنون کے اونکی زندگی مین ہوئی ہون اسوجہ سے کہ گو مدعیہ اور اوسکی بہنون نے جائداد کو بطور وارث اپنے باپ کے حاصل کیا تھا تاہم مدعیہ کی بہنون کو صرف وہ حق حین حیاتی حاصل تھا جو کہ وراثتاً ایک ہندو عورت کو حاصل ہوتا ہے۔ مدعیہ وارث اپنی بہنونکی نہین ہے بلکہ جائداد اُنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے مدعیہ کو ملی ہے اسوجہ سے مدعیہ پابند اُن ڈگریات کی نہین ہی جو کہ بمقابلہ اُسکی بہنون کے اونکی حیات مین

(۳) تو من چندر مزم دار بنام کماسندری دیبی بنگال جلد ۲ صفحہ ۳ ضمیمہ ۔ وبڑائیس چندر بنام کھال چندر گھوس بنگال جلد ۵ صفحہ ۵ ضمیمہ

(۴) دیکھو صفحہ ۹۶ - ۹۷

صادر ہوئی نہین[۵]

لیکن جب کہ ایک ہندو بیوہ اپنے شوہر کی وارث اور قائمقام ہو تو ورثاء مابعد شوہری اون ڈگریات کے پابند ہین جوکہ زمانہ حیات بیوہ مین بلا سازش اور فریب کے بمقابلہ اوسکے بابت جائداد شوہری کے صادر ہوئی ہون[۶]

جب کہ ایک فیصلہ کسی شخص کے مخالف یا موافق کسی خاص حیثیت سے صادر ہوتا ہے تو وہ فیصلہ اوسی حیثیت سے مضر یا مفید ہو سکتا ہے اور نہ بحیثیت دیگر چنانچہ ایک مقدمہ جوکہ واسطے دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ کے بمقابلہ مساۃ جمیا اور اسکے باپ کے دائر ہوا اور بعد اوسکے پدر کی وفات کے پھر بمقابلہ جمیا کے بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے دائر ہوا ڈگری متقابضت اور واصلات کی جمیا پر بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے صادر ہوئی اور دعوی بمقابلہ مساۃ جمیا کے ذات کے ڈسمس ہوا ڈگریدار نے اول قبضہ جائداد ڈگری شدہ کا حاصل کیا اور بعد ازان جمیا کی ذاتی جائداد کو قرق کراکر واسطے ادای زر واصلات کے نیلام کرایا جمیا کے عذرات بصیغہ متفرقہ یعنی بصیغہ اجراے ڈگری نامنظور ہوئے اور ڈگریدار خود مشتری ہوا مگر اوسکو قبضہ کبھی نہ ملا اس بیع کا حکم ۱۰- اکتوبر ۱۸۶۳ء کو ہوا تھا اور جج نے ۱۵- مارچ ۱۸۶۶ء کو نیلام بحال کیا- بعد ازان مساۃ جمیا نے واسطے استقرار اپنے قبضہ اور تنسیخ نیلام کے دعوی کیا- اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ جمیا دعوی کر سکتی ہے کیونکہ ڈگری سابق اسکی ذات پر نہ تھی بلکہ بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے اوسپر ڈگری سابق صادر ہوئی تھی[۷]

مرتہن اسیطرح پر قائم مقام راہن تصور کیا جا سکتا ہے اور اسطرح پر پابند اون فیصلجات کا ہوتا ہے جوکہ راہن کے مقابلہ پر نسبت جائداد مرہونہ کے قبل رہن صادر ہو چکے ہون- لیکن وہ فیصلہ جات جوکہ بمقابلہ

(۵) جیگو بند سہاے بنام مہتاب کنور ریکلی ۷ صفحہ ۱ صیغہ دیوانی

(۶) نوبین چندر چکربتی بنام ایشر چندر چکربتی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۰۵

(۷) شیخ واحد علی بنام مساۃ جمیا بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۴۷- اجلاس کامل

راہن کے مابعد رہن کے صادر ہوئے ہون ایسے مقدمات مین جو کہ بعد رہن کے دائر ہوئے ہون اور جنمین مرتہن کوئی فریق نہو مرتہن کو پابند نہین کرتے اور نہ اوسکا حق نسبت بیع کرا پانے جائداد مرہونہ کے بغرض وصولیابی مطالبہ زر رہن کے زائل ہوجاتا ہے (۸) +

شرط چہارم یعنی یہہ کہ تجویز متعلق ہو اُس شے سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق ہو

یہ شرط اخیر ہے منجملہ ان چار شرطون کے جنکے بغیر کوئی فیصلہ ناطق نہین ہوتا کیونکہ گو فیصلہ عدالت مجازہ کا ہوا اور مابین انہین فریقین کے ہو اور نسبت خاص امر متنازعہ فیہ مقصودہ بالذات کے بھی ہو تاہم وہ فیصلہ صرف اس شے متنازعہ فیہ کی نسبت جسکی نسبت اوس فیصلہ مین تجویز کیگئی اور دعوی کیا گیا تھا۔ ناطق متصور ہوگا اور نہ اوکسی جائداد پر جو دعوی سابق سے خارج ہے موثر ہوگا۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ فیصل کیا جسکے واقعات یہ تھے :-

مدعیہ نے ۱۸۶۸ء مین ایک نالش بمقابلہ مدعا علیہما کے واسطے دلا پانے ایک اراضی کے جسکو کہ مدعیہ بطور اراضی توفیر کے اپنے علاقہ کے متعلق سمجھتی تھی دائر کی اور اوسکا دعوی ڈسمس ہوگیا۔ بعد ازان اوسی مدعیہ نے اونہین مدعا علیہما کے مقابلہ مین اوسی زمین کی بابت اس بیان سے دعوی کیا کہ اراضی مذکور ایک جزو تعلقہ ہے نہ توفیر۔ صدر الصدور نے دعوے کو دفعہ ۲ عارض کر کے ڈسمس کردیا اوسنے بموجبات ذیل اپیل ہائیکورٹ کلکتہ مین دایر کیا :-

اول - اگر یہ تسلیم بھی کیا جائے کہ اراضی جسکا کہ اب دعوی ہے وہی اراضی ہے جو کہ مقدمہ سابق مین بطور توفیر کے بیان کی گئی تھی تاہم اس مقدمہ مین عذر امر تجویز شدہ عارض نہین ہوسکتا +

(۸) ادما ساہو بنام جو نراین لال ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۳

دوم — وہ شرایط جنکی وجہ سے عدالتین کسی مقدمہ مین عذر امر تجویز شدہ عارض کر سکتی ہین اس مقدمہ سے متعلق نہین کیونکہ مقدمہ مین دعوی دوسرا ہے حق جسپر دعوی مبنی ہے دوسرا ہے امور تنقیح طلب دوسرے ہین اور اونکی تجویز فیصلہ سابق سے کسی طور پر نقیض نہین ہو سکتی ۔

ان موجبات پر یہ فیصلہ لکھا گیا :—

یہ ایک نالش ہے واسطے دلا پانے قبضہ ایک اراضی کے مدعا علیہما سے اس مقدمہ کی مدعیہ نے ۱۸۶۵ء مین ایک نالش اس مقدمہ کی مدعا علیہما کے مقابلہ مین واسطے دلا پانے قبضہ اراضی کے کی تہی ہمارے نزدیک شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ اراضی جو کہ شے متنازعہ فیہ مقدمہ حال ہے ایک جزو اوسی اراضی کا ہے جسکی نسبت مدعیہ نے ۱۸۶۵ء مین دعوی کیا تھا ۔ مقدمہ ۱۸۶۵ء وہ ہار گئی تہی اور جب سے اراضی مذکور پر کبہی اوسکا قبضہ نہین ہوا پس یہ ظاہر ہے کہ بنا ء مخاصمت دونون مقدمون مین ایک ہی ہے دونون مقدمون مین اُسی مدعی نے اوسی مدعا علیہ پر اوسی اراضی کی بابت دعوی دائر کیا اس بیان سے کہ وہ اراضی ناجائز طور سے اوسکے (یعنی مدعا علیہ کے) قبضہ مین آگئی اور فعل ناجایز مدعا علیہما مقدمہ سابق اور مقدمہ حال مین ایک ہی ہے ۔ یہ سچ ہے کہ حق جسپر مدعیہ دعوی مبنی کرتی ہے مختلف ہے اُس حق سے جو اوسنے ۱۸۶۵ء مین بیان کیا تہا ۔ مقدمہ حال مین اوس اراضی کو ایک جزو تعلقہ بیان کرتی ہے اور ۱۸۶۵ء مین اوسنے یہ بیان کیا تہا کہ اراضی مذکور توفیر کی اراضی ہے جسپر کہ اوسنے بوجہ ہونے مالک تعلقہ کے قبضہ کر لیا تہا اور اسوجہ سے اوسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست کرانے کا ہے ۔ لیکن ہماری راے مین حق کا مختلف ہونا بناے مخاصمت کو حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء تبدیل نہین کرتا ۔ مدعیہ کی بناء مخاصمت یعنی وہ شے جو اوسکو عدالت مین آکر چارہ جو ہونے کو مجبور کرتی ہے یہ ہے کہ اوسکو مدعا علیہما اوس استماع سے محروم رکہتے ہین جسکی کہ وہ مستحق ہے ۔ مقدمہ دائر کرنے کے وقت مدعیہ کا کام ہے کہ ایسا حق متقابضت ثابت کرے جو مدعا علیہما کے

حق پر غالب ہوا اور اگر وہ اپنا سبب منصوبہ حق بیان نہین کرتی تو یہ اوسکو مضر ہو سکتا ہے +

فیصلہ مقدمہ سابق کبھی مابین مدعیہ اور مدعا علیہ صرف یہی امر طے نہین کرتا کہ جو حق خاص اوسنے بیان کیا ہے وہ اوسکو حاصل نہین ہے بلکہ یہ بھی کہ آیا تاریخ عرضی دعوی پر مدعیہ کو حق بقا بقبضت ہو سکتا ہے یا نہین خواہ کچھہ ہی حق اوسنے بیان کیا ہو۔ ہماری رائے مین دفعہ ۲ عارضی پہلی دستاویز[9] فیصلہ مذکورہ پریوی کونسل سے بھی بلفظہ بحال رہا[1] +

اسیطرح پر ایک اور مقدمہ مین جسمین مدعیان نے پہلے دعوی حصول قبضہ اراضی بہ بیان وفات ہندو بیوہ کے کیا اور اوسمین دعوی مدعی ڈسمس ہوا پھر ایک دوسری بنا پر اوسی اراضی کی نسبت اوسی مدعا علیہ پر دعوی کیا تو یہ تجویز ہوا کہ مدعی کو اپنے عرضی دعوی مین لازم ہے کہ تمام وہ بنا کین جنپر وہ تکیہ کرتا ہے اور اپنا دعوی جنپر مبنی کرتا ہے بیان کرے ورنہ ایک نالش ثانی دوسری بنا پر جو بنا کہ پہلے سے موجود تھی جایز نہ تصور کیجاوے گی۔ کیونکہ یہ بناء دعوی کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے اور یہ قانوناً جایز نہین[2] +

لیکن جب کہ نوعیت استحقاق جسپر کہ دعوی مبنی ہو مختلف ہو اوس استحقاق کی نوعیت سے جو کہ پہلے دعوے کی بنا تھی تب دوسری نالش قابل سماعت ہے گو جائداد متنازعہ فیہ وہی ہو اور بنا مخاصمت یعنی وجہ نالش وہی ہو چنانچہ ایک مقدمہ مین جسکے واقعات مفصلہ ذیل تھے حکام ہائی کورٹ شمال ومغرب نے ایسا ہی تجویز کیا :-

ناصر خان پہلی نومبر ۱۸۶۲ع کو جائداد غیر منقولہ کثیر چھوڑ کر مرا اور ورثا اوسکے ایک بیٹا قادر علیخان اور دو بیبیان امراؤ بیگم اور نورشہ بیگم ہوئے۔ بعد وفات ناصر خان کے امراؤ بیگم نے کل جائداد ناصر خان

(۹) اوماتارا دیبی بنام کرشن کامنی داسی وغیرہ بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ صیغہ دیوانی
(۱) ایضاً بنام ایضاً بنگال جلد ۱۱ صفحہ ۱۱ پریوی کونسل
(۲) ابھی رامداس بنام سری رامداس بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ دیوانی

پر قبضہ کر لیا - نوشہ بیگم نے سنہ ۱۸۶۴ء مین سماۃ امراؤ بیگم پر اس بیان سے دعوی کیا کہ ناصر خان متوفی ایک وصیت نامہ لکھکر فوت ہوا اور حسب شرایط اوس وصیت نامہ کے مدعیہ کو پانچوین حصہ کا استحقاق ترکہ متوفی مین پہونچتا ہے - لیکن یہ دعوی بہ تجویز اس امر کے کہ شرعاً وصیت ناجائز ہے ڈسمس ہوا - ۹ مارچ سنہ ۱۸۶۶ء کو مدعیہ نے ایک دوسری نالش اوسی جائداد کی نسبت اوسی مدعا علیہا پر بر بنا استحقاق وراثت شرعی دائر کی اور سولھوین حصہ متروکہ کا دعوی کیا - پس یہ بحث پیش ہوئی کہ جبکہ عدالت فیصلہ کنندہ سابق عدالت مجاز تھی اور فریقین مقدمہ کے وہی ہین جو کہ پہلے مقدمہ مین تھے اور نیز یہ کہ شے متنازعہ فیہ دونون مقدمونمین ایک ہی ہے اور نیز وہ فعل مدعا علیہا (یعنی قبضہ کر لینا کل جائداد پر) جسکی وجہ سے مدعیہ کو سنہ ۱۸۶۴ء مین آکر عدالت مین چارہ جو ہونا پڑا تھا وہی فعل ہے جسکی مقدمہ سنہ ۱۸۷۰ء مین شکایت ہے تو صرف دعوی کا مقدمہ سابق مین بر بنا وصیت مبنی ہونے اور دعوی سنہ ۱۸۷۰ء کے حق وراثت پر مبنی ہونے سے دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء عارض دعوی ہوتی ہے یا نہین[۲] +

اسی امر کی تائید مین فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ کا جسکا اوپر ذکر ہوا پیش کیا گیا تھا مگر اجلاس کامل ہائیکورٹ ممالک مغرب و شمال نے یہ تجویز کیا کہ مقدمہ حال مین نوعیت استحقاق جسپر کہ دعوی مبنی ہے اوس نوعیت استحقاق سے جسپر کہ پہلا دعوی مبنی تھا مختلف ہے پس دفعہ ۲ عارض نہین +

اس مقدمہ سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی نفسہ شے متنازعہ فیہ کے ایک ہونے سے دفعہ ۲ عارض نہین ہوتی - اسیطرح پر فی نفسہ نوعیت استحقاق کے ایک ہونے سے فیصلہ سابق عارض نہین ہوتا اگر اشیاء متنازعہ فیہ مختلف ہون - چنانچہ ایک مقدمہ مین جسکے واقعات یہ تھے کہ مسمی کرپا رام نے یہ بیان کیا کہ مین متبنی سیتا کا ہون جو کہ برادر قدم لال کا تھا اور اس حیثیت سے ترکہ قدم لال کا مستحق ہون اسوجہ سے کہ اوسکی بیوہ نے اپنی بدچلنی کیوجہ سے استحقاق بقا بضت کھو دیا - سنہ ۱۸۶۶ء مین اسی مدعی نے ایک نالش واسطے حاصل کرنے متروکہ ام ناتھ کے تھی اور نیز قدم لال کی جائداد پر (بدین بیان کہ جائداد مشترکہ ہے اور اسوجہ سے شاستر اً اوسکو پہنچتی ہے) دعوی کیا - اس مقدمہ مین قدم لال کی بیوہ نے اپنے بیان تحریری مین یہ عذر پیش کیا کہ رام لعل و قدم لال کی جائداد مشترکہ نہین ہے اور نہ مدعی

(۲) نوشہ بیگم بنام امراؤ بیگم وغیرہ اپیل عام نمبر ۳ / ۲۷ سنہ ۱۸۷۳ء منفصلہ ۲ فروری سنہ ۱۸۷۴ء

پسر متبنی رام لال کا ہے۔ مقدمہ سابق مین مدعی متبنی قرار نہ پایا لیکن اُسلو برنباء ہبہ پانے جائداد متنازعہ فیہ کی نسبت ڈگری ملی اور یہ فیصلہ بشرح عدم ثبوت تبنیت ہائی کورٹ سے بحال رہا +

مقدمہ سابق مین جو کہ واسطے دلاپانے متروکہ قدم لال کے دعوی تھا مصنف نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ مقدمہ سابق مین مدعی کا متبنی ہونا ثابت نہین ہوا اوسکے خلاف تجویز ہو چکی تو اب مدعی بہ بیان ہونے متبنی رام ناتھ کے دعوی وراثت اسکے بھائی قدم لال کا نہین کر سکتا۔ عدالت اپیل نے اس فیصلہ کو بحال رکھا مگر ہائی کورٹ نے بحکام اپیل خاص تجویز کیا:۔

مدعی کی بناء مخاصمت اس مقدمہ کی یہ ہے کہ اوسکو یہ جائداد جو کہ قدم لال کی ہے ملنی چاہیئے اس وجہ سے کہ قدم لال کی بیوہ نے بوجہ اپنی بدچلنی کے اپنا استحقاق قبضہ کھو دیا ہے۔ مدعی نے اپنے دعوی کو متبنی ہونے رام ناتھ برادر قدم لال پر مبنی کیا ہے عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ وہ اس دعوی کو پیش نہین کر سکتا اسوجہ سے کہ ایک مقدمہ سابق مین جو کہ مابین فریقین حال کے تھا (جسکہ مدعی نے رام ناتھ کی جائداد پر دعوی کیا تھا) یہ تجویز ہو چکا ہے کہ مدعی متبنی رام ناتھ کا نہین ہے۔ ہماری رائے مین مقدمہ سابق اس امر کا مانع نہین کہ مدعی شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام ناتھ کا متبنی ہے اسوجہ سے کہ اس مقدمہ مین وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاہتا ہے اور بناء مخاصمت بالکل جداگانہ ہے ہماری رای مین فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اس معاملہ مین غلط ہے اور مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے واپس جاوے اور پہلا امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ آیا مدعی پسر متبنی رام ناتھ کا ہے یا نہین اور باقی امور تنقیح طلب وہ ہونگے جو کہ واقعات سے نکلتے ہون کہ اگر وہ متبنی ہے تو اوسکو جائداد ملنی چاہیئے یا نہین[۴] +

یہ امر قابل بحث ہے کہ آیا بقایا لگان ہر ایک سال کے لئے ایک نئی بناء مخاصمت ہی جسکے لئے دعوی پیش ہو سکتا ہے یا نہین۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ ہر سال ایک نئی بناء مخاصمت پیدا ہوتی ہے جسکی نالش ہر سال الگ ہو سکتی ہے[۵] +

(۴) کرپارام بنام بھگوانداس بنگال جلد ۱ صفحہ ۶۸ دیوانی اپیل

(۵) راجہ شیوچرن گھوسال بنام اوبھی نند داس ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء و رام سندرسین بنام کشب چندر گھپت ویکلی جلد ۷ صفحہ ۳۸۰

واضح رہے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہ کی نسبت کسی عدالت ماسوائے برٹش انڈیا نے تجویز کی ہو اسی

فیصلجات عدالت ملک غیر

بنا رمخاصمت کی بنا پر برٹش انڈیا مین نالش دائر نہین ہوسکتی +

چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ ٹہیرا کے راجہ کی عدالت مجاز ہے جسکے فیصلہ کی وجہ سے حسب دفعہ ۲ ۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء اوسی بنا رمخاصمت پر دوبارہ دعوی دائر نہین ہوسکتا اور دفعہ ۲ عارض ہوتی ہے[6] اوراسیطرح فیصلہ عدالت فرانسیس واقعہ چندرنگر فیصلہ عدالت مجاز کا تصور ہو[7] لیکن ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوا ہے کہ راجہ ٹہیرا کی ریاست کی عدالت مجاز نہین ہے[8] +

لیکن اگر کوئی فریب یا عدم اختیار یا اور کوئی وجہ ناجائز ہونے فیصلہ عدالت ماسوائے برٹش

وجوہات ناجوازی فیصلجات ملک غیر

انڈیا کے ہو تو وہ فیصلہ حسب منشاء دفعہ ۲ کے عارض نہوگا لیکن اگر کوئی نقص قانونی یا واقعاتی یا بوجہ فریب یا بوجہ خلاف انصاف ہونے یا بوجہ عدم اطلاع فریق کو پیشی مقدمہ سے ایسے فیصلہ مین نہو تو وہ فیصلہ ناطق ہوتا ہے اور جبکہ فیصلہ ایسے طور سے ناطق ہوجاتا ہے تب عدالت ہاے برٹش انڈیا مین اوسی بناء پر دعوی دوبارہ نہین ہوسکتا۔ لیکن ڈگری عدالت ملک غیر کی بنا پر عدالتہاے برٹش انڈیا مین دعوی دائر ہوسکتا ہے اس قسم کی نالش سے مد ۱۱۶ ضمیمہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء قانون تمادی متعلق ہے ۔ اسی دعوی مین عدالت واقعات کی شہادت کی نسبت کچھہ تجویز نہین کرسکتی الا مدعاعلیہ مفصلہ ذیل عذرات پیش کرسکتا ہے :۔

اول ۔ یہ کہ مدعاعلیہ کو اوس مقدمہ مین جسکی ڈگری پر یہ دعوی مبنی ہے اطلاع نالش کے فیصلہ کی نہین پہونچی +

دوم ۔ ڈگری مذکور بذریعہ فریب حاصل کیگئی +

(۶) سری متی مودھو بی بی بنام رام انک دی ویکلی ۱ صفحہ ۱۳ دستخط دیوانی
(۷) یوگرام گوئی بنام کامنی داس ویکلی ۱۴ صفحہ ۱۰۰
(۸) محمد احمد بنام علی پیر غازی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ دیوانی اپیل

سوم ــ عدالت صادر کنندہ ڈگری مذکور کو اختیار سماعت نہ تھا ✤

چہارم ــ تجویز مین جسکا نتیجہ ڈگری ہے صریح ایک ایسی غلطی موجود ہے کہ جس سے نتیجہ قانونی یا واتعاقی غلط نکلتا ہے ✤

پنجم ــ یہ کہ ڈگری مذکور اُس قانون کے خلاف ہے جسکے مطابق اس عدالت صادر کنندہ ڈگری کو پابند ہونا چاہیے تھا ✤

چنانچہ ایک مقدمہ حال مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ نسبت اون فیصلجات عدالت ہاے ماسواے برٹش انڈیا کے جنکی اجرا ہندوستان کی عدالت مین مطلوب ہے قاعدہ یہ ہی کہ اُن فیصلو مین اُمور واقعاتی کے تصفیہ کو بربناء روئداد ناطق طور پر سمجھنا چاہیے اور یہ کہ انپر اعتراضات ہوسکتے ہین بربناء عدم اختیار سماعت خواہ بحیثیت نالش خواہ بحیثیت شئے نالش خواہ بحیثیت فریق مقدمہ یا یہ کہ مدعا علیہم اُسکے فیصلہ کے لئے طلب نہین ہوئے یا یہ کہ اونکو موقع جوابدہی کا نہین ملا یا یہ کہ فیصلہ فریباً صادر ہوا[9] مقدمہ مذکور قابل پڑھنے کے ہے کیونکہ اوسمین پورا قانون نسبت فیصلجات عدالتہاے ماسواے برٹش انڈیا کے مندرج ہے ــ عذر چہارم مین صریح غلطی سے مراد یہ ہے کہ بلا لینے کسی شہادت کے خود اوس ڈگری سے غلطی نمایان ہو جبکہ یہ عذرات پیش ہون تو اوس عدالت کو جسمین کہ ڈگری مذکور کی بناء پر دعوی ہوا ہے اُن عذرات کی تنقیح اور تجویز کرنی چاہیئے اور اگر اونمین سے کوئی بھی عذر راست ہو تو ڈگری اپنی وقعت کھو دیتی ہے اِس عدالت کو خود تنقیح اور تجویز کرنی لازم آتی ہے ✤

واضح رہے کہ وجہ نالش کے دائر کرنے کی یہ ہے کہ دفعہ ۲۸۴ ــ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع مین کوئی ڈگری ماسواے ڈگری عدالت برٹش انڈیا کے ایک جگہہ کی دوسری جگہہ بذریعہ سارٹیفکٹ کے جاری نہین ہوسکتی لیکن جو ڈگری کہ بربناء ڈگری عدالت غیر صادر ہوئی ہو وہ اُسی طور پر جاری ہووے گی

(۹) سری ہری بخش بنام گوپال چندر ہمنت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ نظایر دیوانی

جسطرح پر کہ اصل ڈگری جاری ہوتی ہے +

قبل ختم کرنے اس بحث کے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء کے حاصل کیگئی ہون اور اونمین صرف قبضہ دلا دینے کی ڈگری ہوتی ہے اور حق کی کچھہ تجویز نہین ہوتی تو ایسی ڈگریات کے سبب کوئی امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نمین قرار پا سکتے +

فیصلجات دفعہ ۱۵- ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء

ابتک ہم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے ہین جو کہ مقدمات دیوانی وغیرہ مین ناطق قرار پاکر نالش ثانی مین عارض ہوتے ہین لیکن یہان مختصر طور پر یہ قانون بیان کرنا چاہیے کہ اصول امر تجویز شدہ جسکا کہ اس دفعہ مین ذکر تہا فوجداری سے بھی متعلق ہے +

فیصلجات عدالت فوجداری مانع تجویز آیندہ-

سوا اس اصول متعارفہ کے جسکا ذکر ابتداے شرح دفعہ ہذا مین لکہا گیا ہی ایک اصول یہ ہے:- کسی کو ایک جرم کے لئے دو دفعہ سزا ملنی نہ چاہیے +

اور یہ اصول صرف فوجداری کے مقدمات سے متعلق ہے پس فوجداری کے فیصلہ کو نسبت اُس جرم کے جسکی نسبت وہ فیصلہ ہے وہ ہی منصب ہے جیسا کہ دیوانی کو اوس بناء مخاصمت کی نسبت جسکی نسبت کہ وہ فیصلہ صادر کیا گیا +

چارون شرایط مذکورہ بالا جسکے لازم ہونیکا ذکر اوپر کر آئے ہین وہ اصولاً گونہ فردگی مقدمات فوجداری سے بھی متعلق ہین چنانچہ :-

اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداری و دیوانی

۱- عدالت مجاز کا ہونا مقدمات فوجداری مین ایسا ہی لازم ہے جیسے دیوانی مین [1] +

۲- جرم کی صاف تجویز ہوگئی ہو چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر بموجب وارنٹ گرفتاری کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳- ۱۸۱۸ء صادر کیا ہو کوئی شخص پکڑا جاوے وہ فعل گورنر جنرل

(۱) ملکہ بنام متھرا پرشاد پانڈے ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۰ نظایر فوجداری

کا فعل عدالتی نہین ہی اور نہ گورنر جنرل کا حکم قید حکم عدالتی سمجھا جاسکتا ہے اور اسلئے ملزم جو کہ اسطرح پر
گرفتار ہو چکا ہو یہ عذر نہین کر سکتا کہ اوسکو سزا ملچکی (۲) لیکن ایک بڑے جرم مین چھوٹا جرم داخل
ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو اگر چوری کی سزا ایک دفعہ ملچکی ہو تو دوبارہ اوسکو اوسی چوری کی اعانت
کی سزا نہین مل سکتی +

۳- مدعا علیہ یعنی ملزم مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کا ایک ہونا چاہیئے +

۴- شئے متنازعہ فیہ سے مراد جرم کا ذکر شرط نمبر ۲ مفصلہ بالا مین ہے فوجداری کے مقدمات مین
مراد اوس جرم سے ہے جسکا الزام لگایا جاتا ہے لیکن اگر جرم دوہرا ہے تب اوسکی نسبت البتہ عدالت فوجداری
سماعت دوبارہ کر سکتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ مدعا علیہ نے پہلے ایک مقدمہ سابق مین جسمین
کہ الزام اوسپر دستاویز (الف) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تھا برأت ہو چکی تھی اور پھر اوسپر الزام دستاویز
(ب) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تو مدعا علیہ کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ مقدمہ سابق مین مدعا علیہ پر
الزام جعل لگایا گیا تھا اور دستاویزات (الف) و (ب) جو ایکہی مقدمہ دیوانی مین داخل ہوئی
تھین عدالت فوجداری کے سامنے تھین اور گو مجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگی سشن مین کوئی حوالہ دستاویز
(ب) کا نہین دیا تاہم چونکہ جرم فی الحقیقت ایک ہی ہے اور دونون دستاویزین عدالت فوجداری مین
بروقت تحریر فرد قرارداد جرم کے موجود تھین تو عدالت فوجداری دوبارہ اوس جرم کی سماعت نہین کر سکتی
اس عذر کی تجویز چیف جسٹس بنگال نے یہ کی :-

میرے نزدیک جعل بنانا دستاویز (الف) کا اور جعل بنانا دستاویز (ب) کا دو الگ الگ جرم ہین
پس اگر مدعا علیہ جسپر کہ پہلے الزام جعل بنانے (الف) کا لگایا گیا تھا اوس مقدمہ مین برأت پا چکا ہو تو
وہ برأت نسبت جعل دوسری دستاویز کے نہین تصور ہو سکتی گو کہ پہلے مقدمہ مین شہادت دونون کے

(۲) ملکہ بنام امیر خان بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۷

جعل ہونے پر لگیئی تھی - حاصل یہ ہے کہ جبکہ سزا یا برات سابق بطور عذر عارض دعوی کے پیش ہو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے کہ یہ نالش ثانی رجوع ہوئی ہے اُس شہادت سے جو کہ نالش سابق مین پیش کیگئی تھی کچھہ تعلق نہین ہے سوا بغرض دیکھنے اس امر کے کہ آیا جرم جسکا کہ مقدمہ ثانی مین ذکر ہے وہی جرم ہے جو کہ مقدمہ سابق مین تھا یا نہین - اگر جرم وہی ہے تو سزا یا برات سابق دوسری تجویز کے لئے عارض ہے بلا لحاظ اس امر کے کہ عدالت ثانی کی راے بابت سزا یا برات سابق اس شہادت پیش کردہ مقدمہ سابق کے خلاف ہے یا نہین - اگر جرم وہی جرم نہین ہے تو پہلی تجویز سزا یا برات اس دوسرے الزام کی تجویز کے لئے عارض نہین ہوسکتی گو شہادت مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کی ایک ہی ہو عدالت کو لازم ہے (خواہ وہ عدالت وہی ہو جس نے کہ پہلے جرم کی تجویز کی تھی یا دوسری) کہ شہادت لیکر اپنی راے اوسپر لگائے اور فیصلہ اپنی راے کے موافق صادر کرے - ہمری راے مین دو جرم محض اسوجہ سے کہ شہادت ایک ہی پیش کیگئی ایک نہین ہوجاتے مثلاً جبکہ الزام ایک شخص پر زید کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ جواب مین یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ شخص عمرو کے قتل کے الزام سے بری ہوچکا ہی - جبتک کہ یہ ثابت نکیا جاوے کہ زید و عمرو درحقیقت ایک ہی شخص کے دو نام تھے مثلاً فرض کرو کہ ایک ملزم زید کے قتل کے الزام سے بری ہوچکا ہے اور پھر اوسی شخص ملزم پر الزام ہندہ کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ کبھی یہ نہین ثابت کرسکتا کہ قتل زید و قتل ہندہ درحقیقت ایک ہی جرم تھا اور اوس سے برات ہوچکی ہے - مقدمہ ہذا مین بابت قتل اشخاص کے جرم جعل بنانے دستاویز کا ہے - ایک دستاویز (الف) نے دوسری (ب) اور ملزم کا دستاویز (الف) کے جعل بنانیسے بری ہونا مانع تجویز الزام نسبت جعل بنانے دستاویز (ب) کے نہین ہوسکتا[۳] یہ امر تجویز ہوچکا ہے کہ فیصلہ اخیر ہونا چاہیئے اور اوس فیصلہ کے خلاف اپیل ہونا نالش ثانی مین فیصلہ سابق کے عارض ہونے مین کچھہ ہرج نہین ہوتا[۴] ہم مقدمہ شرح ہذا مین یہ صاف طور پر لکھہ آئے

(۳) ملکہ بنام دوارکا ناتھہ دت ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۵ نظایر فوجداری -
(۴) بھی رام ناتھورام بنام گجرات مرکینٹائل ایسوسی ایشن ۴ بمبئی رپورٹ صفحہ ۸۱ -

ہین کہ قانون شہادت قانون ضابطہ کا ایک جزو ہی اور اسیوجہ سے مضمون دفعہ ۴۳ - ایکٹ ہذا دفعہ ۱۳
ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء ضابطہ دیوانی سے مطابقت رکہتا ہے اور جن اصولون پر کہ دفعہ ضابطہ دیوانی مبنی
ہے اونہین اصولون پر چند دفعات ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری کی بھی مبنی ہین اور نہایت
صراحت کے ساتھہ ان متعلقہ قانون نے اصول عارض ہونے فیصلہ سابق کا نالش مابعد مین ایکٹ
مذکورہ مین بیان کیا ہے اور اوس سے زیادہ صراحت سے شرح نہین لکھی جا سکتی ہے

اُن دفعات ضابطہ فوجداری کا یہان نقل کرنا خالی از طوالت اور زینت نہین لیکن اسقدر بیان کرنا
ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۴۶۰ مبنی ہے اصول دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء پر یعنی جب کہ کسی شخص کو
ایک دفعہ سزا مل چکی ہو یا بری ہو چکا ہو اوس جرم کی نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہین ہو سکتی اور اس
دفعہ مین دفعات ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۶۳ ضابطہ مذکور کا حوالہ دیا گیا ہے اونکے پڑہنے سے پورے
طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی بخوبی ظاہر ہو جاوے گا اور دفعہ ۳۲۶ ضابطہ مذکور کے
پڑہنے سے ظاہر ہوگا کہ تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے نالش ثانی مین عارض ہو جاتی ہے کیونکہ اوسکی
بابت ثبوت عدالت مین پذیرا نہین ہوتا ہے

دفعہ ۴۱ ہر فیصلہ اخیر یا حکم یا ڈگری کسی عدالت مجاز کی جو بمنصب عطاے پروبیٹ یا سماعت مقدمہ ازدواج یا مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی یا دیوالیہ کے

تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا ایڈمرلٹی یا دیوالیہ

ہو اور اوسکی رو سے کسی شخص کو کوئی منصب قانونًا حاصل ہوتا ہو یا اُس سے
زائل ہو جاتا ہو یا جسمین یہ قرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص کسی ایسے منصب کا
مستحق ہوگا یا کسی خاص شے کا استحقاق رکہیگا اور وہ استحقاق کسی شخص خاص
کے مقابلہ مین نہو بلکہ مطلقًا ہو تو وہ ایک واقعہ متعلقہ اوس صورت مین

ہے جبکہ موجودگی اوس منصب قانونی کی یا کسی شخص متذکرہ بالا کا استحقاق نسبت کسی شے مذکور کے واقعہ متعلقہ ہو ÷

وہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری امور مفصلہ ذیل کا ثبوت قطعی ہے یعنی ÷

اس امر کا کہ کوئی منصب قانونی جو اوسکی روسے حاصل ہوا اُس فیصلہ یا حکم یا ڈگری کے نافذ ہونے کے وقت سے پیدا ہوا ـ

اس امر کا کوئی منصب قانونی جسکا کسی شخص کا مستحق ہونا اوسکی روسے قرار دیا گیا اُسوقت سے اُس شخص کو پیدا ہوتا ہے جبکہ اوس فیصلہ (۵) یا حکم یا ڈگری) مین اوس شخص کو اوس استحقاق کا پیدا ہونا قرار دیا گیا ہو ـ

اس امر کا کہ ہر منصب قانونی جو اُس فیصلہ (۶) یا حکم یا ڈگری) کی رو سے کسی شخص سے زایل ہوتا ہے اُسوقت سے زایل ہوگا جو کہ اوس فیصلہ (۷) یا حکم یا ڈگری) مین اوسکے زایل ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا

اس امر کا کہ کوئی شے جسکا استحقاق کسی شخص کو فیصلہ (۸) یا حکم یا ڈگری) کی روسے قرار دیا گیا اُس شخص کی جایداد اوسوقت سے ہے جو کہ اوس فیصلہ مین اوسکی جایداد ہو جانے یا ہونے کیواسطے لکھا گیا ÷

دفعہ ہذا مبنی ہے اوس اصول پر جسپر کہ دفعہ ۴۰ ایکٹ ہذا اور اُس دفعہ کی شرح پڑھیے

(۵) ترمیم بموجب دفعہ ۳ ـ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

(۶) ایضاً ایضاً

(۷) ایضاً ایضاً

(۸) ایضاً ایضاً

واضح ہوگا کہ امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی کسکو کہتے ہین اور کن کن صورتونمین وہ عذر پیش کیا جا سکتا ہے اور اس عذر کا قانونًا کیا اثر ہوتا ہے ✤

یہ دفعہ بھی متعلق عذر امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی کی ہے لیکن اون فیصلجات کی وقعت جنکا دفعہ ہٰذا مین ذکر ہے بدرجہا اعلیٰ ہے بہ نسبت وقعت اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعہ ۴۰ - اور اوسکی شرح مین ہے اور سبب یہ ہے کہ شرایط جو کہ دفعہ ۴۰ کے لئے لازمی ہین وہ کل دفعہ ہٰذا کے فیصلہ کے لئے لازمی نہین ہین اس دفعہ مین صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہین :-

اول - یہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری ایک عدالت مجاز کا ہوا ہو بہ سبب ذیل صادر ہوا ہو :-

۱ - عطاے پروبیٹ ✤

۲ - مقدمہ ازدواج ✤

۳ - مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی ✤

۴ - مقدمہ متعلقہ دیوالیہ ✤

دوم - فیصلہ یا حکم یا ڈگری کے فیصلہ ذیل منشا ہون :-

۱ - اوسکی رو سے کسی کو کوئی منصب حاصل ہوتا ہو ✤

۲ - زایل ہوتا ہو ✤

۳ - جسمین یہ قرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص ایسے منصب کا مستحق ہے ✤

۴ - یا کسی خاص شے کا استحقاق رکھیگا ✤

سوم - وہ استحقاق کسی خاص شخص کے مقابلہ مین نہو بلکہ عام ہو ✤

پس جبکہ امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئی فیصلہ صادر ہو چکا ہو تو اوسکا وہ اثر پیدا ہوتا ہے جو نصف آخر دفعہ ہٰذا مین بیان ہوا ہے یعنی وہ فیصلہ ناطق ہوتا ہے نہ صرف بمقابلہ اون اشخاص کے

جو اُس مقدمہ کے فریق تھے بلکہ نیز بمقابلہ تمام دنیا کے اور ہر قسم کی کارروائی مین ثبوت ناطق ہو۔
اسقدر لکھنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ دفعہ ۴۰ مین جن فیصلجات کا ذکر ہے وہ فیصلجات صرف بمقابلہ فریقین مقدمہ کے ناطق ہین اور جن فیصلجات کا ذکر دفعہ ہذا مین ہے وہ تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق ہین یعنی فیصلہ دفعہ ۴۰ ناطق ہوتا ہے صرف اون پر جو فریق تھے اور یہ فیصلہ دفعہ ۴۱ ناطق ہوتا ہے تمام اشخاص پر خواہ وہ فریق ہون یا نہون ؛

اب مختصر طور پر ہم اون چار اختیارات کا بیان کرتے ہین جنکا ذکر اس دفعہ مین امر اول کے نیچے کیا گیا - پروبیٹ اُس اختیار کا نام ہے جس سے عدالت کو منصب دینے اجازت کا کسی خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسی شخص متوفی کے وصیت نامہ کے حاصل ہوتا ہے اور جب کہ پروبیٹ کسی وصی کو یا اختیار منتظمی کسی شخص کو ملجاتا ہے تو اوسکی روسے اوس منتظم یا وصی کو وہ منصب تمام دنیا کے مقابلہ مین حاصل ہوجاتا ہے اور نسبت صحت وصیت نامہ کے ثبوت قطعی متصور ہوتا ہے اور بعدازان صحت وصیت نامہ کی نسبت کوئی عذر پیش نہین ہوسکتا لیکن یہ عذر پیش ہوسکتا ہے کہ وہ اجازت جو کہ اس طور پر دیگئی تھی وہ واپس لیگئی ہے یا یہ کہ وہ اجازت جعلی ہے یا یہ کہ عدالت صادر کنندہ کو منصب عطاے پروبیٹ نہ تھا ؛

پروبیٹ

چونکہ اس قسم کے معاملات ہندوستان مین بہت کم واقع ہوتے ہین اور جن لوگون کے لئے یہ شرح لکھی جاتی ہے اونکو اس سے کام نہین پڑتا اسلئے اسکے زیادہ طوالت کرنیکی ضرورت نہین ہے لیکن قانون وراثت ہند یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع متعلق اشخاص ماسواے ہندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ع متعلق ہندوون وغیرہ کے قابل ملاحظہ ہین - اس قسم کے مقدمات بھی ہندوستان مین کم پیش ہوتے ہین لیکن ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی جبکہ کوئی مسلمان یا ہندو دعوی واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک عدالت مجاز مین دایر کرے اور اوسکی ڈگری حاصل

مقدمات متعلقہ ازدواج

ہو تو وہ ڈگری بمقابلہ تمام دنیا کے ثبوت قطعی ختم ہو جانے رشتہ زن و شو کے کیونکر ہو۔ واضح ہو کہ مسلمان و ہندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذہبی کے موافق حالات خاص میں اختیار طلاق دینے کا ہے اور اس وجہ سے مرد کی طرف سے ایسی نالشیں دایر نہیں ہوتیں۔ البتہ عورتیں ایسے دعوے حسب اپنے قانون کے عدالت ہاے دیوانی میں دایر کر سکتی ہے گو اس قسم کی نظایر دستیاب نہیں ہوتیں۔ نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے ایکٹ جاری کئے ہیں اور مفصلہ ذیل ایکٹ قابل ملاحظہ ہیں —

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ء متعلقہ پارسیان ٭

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ء طلاق نومسیحیان ہند ٭

ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ء قانون طلاق عیسائیان ہند ٭

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء قانون نکاح مسیحیان ہند ٭

ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ء نکاح اشخاص لامذہب ٭

ایڈمرلٹی

یہ وہ اختیار ہے کہ جس سے ایام لڑائی میں کوئی جہاز لوٹ لیا جاوے تو عدالت مجاز کو او سکے حالات سنکر یہ ہی فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ جہاز لوٹ کا ہے اور بعد از آن کوئی نزاع اوسکی نسبت پیش نہیں ہو سکتی اس قسم کے معاملات بھی بہت کم کار آمد ہیں مگر ہائی کورٹ کو اور بعض حالتوں میں عدالت ہاے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا ہوئے ہیں ٭

متعلقہ دیوالیہ

یہ وہ اختیار ہے کہ جس سے عدالت کو کسی شخص کو دیوالیہ قرار دینے کا اختیار ہے اور اس قسم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے لیکن بالفعل ہندوستان میں کوئی خاص قانون نسبت دیوالیہ کے نہیں ہے اور نہ اس قسم کے مقدمات کے معاملات پیش آتے ہیں لہذا طوالت کی ضرورت نہیں ٭

سلیکٹ کمیٹی واضعان قانون ہذا نے اس ایکٹ کے مسودہ پر اپنی رپورٹ میں یہ تحریر کیا کہ دفعہ ہذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس بنگال کے ایک فیصلہ پر مبنی ہے۔ بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادھا چرن[۹] جو کہ

(۹) [illegible]

ایک بڑا نامی مقدمہ تھا اور اجلاس کامل مین پیش ہوکر بعد مباحثہ بسیار کے تجویز ہوا اور اوسکے فیصلہ مین سر بارنس پیکاک چیف جسٹس نے وہ اصول بیان کئے ہین جنکا غلاصہ دفعہ ۱۰ ہے پس اسوجہ سے یہ دفعہ قانون کی اوس فیصلہ پر مبنی ہے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اوس فیصلہ کو بجنسہ اسقدر نقل کرین جسقدر کہ مضمون دفعہ ہذا کے سمجھنے کے لئے ضرور ہے اور وہ یہ ہے :—

یہ مقدمہ کنہیا لال نے بوراثت رام نراین سنگھہ واسطے استقرار حق وراثت اور واسطے حصول

تجویز بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادہاچرن

قبضہ اراضی معہ واصلات کے دایر کیا ہے اور دیگر مدعیان بحیثیت مشتری جزو حقیت کنہیا لال کے دعویدار ہین مدعی نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ رام نراین نے اپنی جائداد چھوٹک لال اپنے نانا سے بذریعہ ہبہ نامہ حاصل کی تھی اور یہ کہ رام نراین لاولد اپنی بیوہ مسماۃ دیو کنور چھوڑکر مرگیا اور مسماۃ مذکور کی وفات پر جائداد مدعی کو بحیثیت برادرزادہ اور وارث رام نراین کے پہونچی کیونکہ مدعی بیٹا ہے رام نراین کے بھائی کا اور پوتا ہے اوسکے باپ کا +

اصل مدعا علیہ رادہاچرن مدعی کے حق وراثت رام نراین سے منکر ہے وہ بیان کرتا ہے کہ رام نراین کو چھوٹک لعل نے متبنیٰ کیا تہا اور رام نراین کے لاولد مرنے پر حق وراثت مجھہ مدعا علیہ رادہاچرن کو بوجہ قرابت مندی چھوٹک لعل کے پہونچا اور مدعی کو بحیثیت پسر برادر صلبی رام نراین کے کوئی حق وراثت نہین پہونچتا — دیگر مدعا علیہا بحیثیت خریداران جزو حقیت رادہاچرن کے فریق ہین +

مدعیان بیان کرتے ہین کہ رام نراین کو چھوٹک لال نے متبنیٰ نہین کیا تھا +

مدعا علیہا بتائید اپنے بیان تبنیت کے ایک ڈگری پر بھروسا کرتے ہین جو کہ رادہاچرن مدعا علیہ نے ایک مقدمہ مین بنام مسماۃ دیو کنور بیوہ رام نراین کے حاصل کی تھی اور اوس نالش مین مدعا علیہا نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کئے تہے اور نیز واسطے استقرار حق اپنی وراثت مابعد کے دعوی دایر کیا تہا +

اس نالش کی جوابدہی مسماۃ دیوکنور نے بدین بیان کی تھی کہ اُسکا شوہر متبنی نہین تھا اور جائداد اوسنے بذریعہ ہبہ نامہ کے چھوٹک لعل سے حاصل کی تھی اور اسلئے رادہاچرن وارث مابعد نہین ہے اور اوس مقدمہ مین مدعی مقدمہ حال نے ایک عرضی پیش کی تھی جسمین اپنا حق اسی بناپر ظاہر کیا تھا (اس) بناپر کہ وہ اب دعویدار ہے لیکن عدالت نے یہ تجویز کیا کہ اوسکی عرضی پر کچھہ حکم دینا ضرور نہین اور اسلئے اُسکو فریق نہ بنایا +

عدالت نے اُس مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ رامنراین کو چھوٹک لال نے متبنی کیا تھا اور نیز یہ کہ رادہاچرن جو کہ اُس مقدمہ مین مدعی تھا اور اس مقدمہ مین مدعا علیہ ہے وارث مابعدی ہے۔ وہ فیصلہ اپیل سے ۱۸۶۳ع مین بحال رہا۔ منجانب مدعا علیہ مقدمہ ہذا کے یہ بحث پیش کیگئی تھی کہ فیصلہ مذکور ویسا ہی فیصلہ ہے جو کہ نسبت تبنیت کے بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہے(۱) +

بروقت سماعت مقدمہ ہذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج کشتو اپیلانٹ(۲) یہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ہے جو کہ تبنیت کی نسبت ہر ایک شخص کے مقابلہ مین ناطق ہے اور اسوجہ سے بمقابلہ مدعی مقدمہ ہذا بھی ناطق ہے اور قطعی نسبت امر مذکور کے ہے۔ اجلاس اول نے جسکے روبرو یہ مقدمہ پیش ہوا یہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہ بحث پیش کیجاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی کے داخل ہو سکتا ہے یا نہین اور اگر ہو سکتا ہے تو وہ شہادت قطعی ہے یا محض بادی النظری۔ ہمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر مین بحث ہوئی ہے اور ہماری یہ راے ہے کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہین ہے جو بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی داخل ہو سکتا ہے +

چونکہ عرضی مدعی بمقدمہ رادہاچرن خارج کیگئی تھی اس سبب سے مدعی مقدمہ ہذا اُس مقدمہ کا فریق نہین

(۱) ایسے فیصلہ کو ججمنٹ ان ریم کہتے ہین
(۲) ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ نظایر دیوانی

سمجھا جا سکتا ہے*

یہ بحث کہ ججمنٹ ان ایکم کیا ہے مسٹر جسٹس بابوی نے پورے طور پر مدراس کے اپیل عام نمبر ۱۴۸ سنہ ۱۸۷۴ء جلد ۶ نظایر صفحہ ۱۰۲۷ مین کی ہے ۔ مین جسٹس بابو ی کے کل دلائل سے متفق نہیں ہون لیکن
اُس پوری تحقیقات سے جو کہ اونہون نے اُس مقدمہ مین کی ہر ایک نہایت بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ
بہت سی غلطیان نسبت اس مضمون کے رفع ہوگئین ہین ہین اونسے اس راے مین بالکل متفق ہون
کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بہ تجویز اس امر کے کہ ہندو خاندان شترکہ او رغیر منقسم ہے نسبت صحیح انقسمی
یا قابل تقسیم ہونے جائداد کے یا نسبت قاعدہ جانشینی کسی خاص خاندان کے یا کسی او ر اس قسم کی بحث
مین جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین مین صادر ہوا ہو ایک ایسا فیصلہ نہین ہے جو کہ ان اشخاص غیر پر
جو کہ نہ تو فریق مقدمہ تھے نہ اونکے قایم مقام تھے ناطق ہو ۔ مین اس سے بڑھکر یہ بات کہتا ہون کہ
ڈگری ایک ایسے مقدمہ کی بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت مین بھی داخل نہونی چاہیئے*

اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ڈگریات عدالتہاے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق
مقدمہ پر بھی ناطق ہے ۔ اگر ایک عدالت مجاز کوئی ڈگری طلاق کی صادر کرے یا ایک نکاح مابین
ہندؤن یا مسلمانون کے فسخ کردے تو اُس سے رشتہ زن وشو ختم ہو جاتا ہے اور اوراس
کی پابندی کہ تاریخ ڈگری سے زن وشو کا رشتہ ختم ہو گیا تمام اشخاص پر لازمی ہے*

میری راے مین یہ اُس اصول پر مبنی نہین ہے کہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ ہر شخص کو اُس مقدمہ کی
اطلاع پہونچی ہو کیونکہ اگر اونکو اطلاع پہونچتی بھی تو وہ بذریعہ کسی عذر داری کے اُس مقدمہ مین کچھ
دست اندازی نہین کر سکتے تھے لیکن اس اصول پر مبنی ہے کہ جب کہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح
کو فسخ کر دیتی ہے تو وہ نکاح معدوم ہو جاتا ہے نہ صرف اُن فریقین کے لئے بلکہ تمام اشخاص کے
لئے ۔ ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن وشو کا پیدا ہوتا ہے نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے

بلکہ نیز تمام دنیا کے لئے۔ پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعی ہو جیسے طلاق یا بوجہ فعل عدالت مجاز کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار ہو وہ رشتہ تمام دنیا کے لئے منقطع ہو جاتا ہے +

ایک ڈگری واسطے طلاق کے یا اور قسم کی ڈگری شہادت ہے کہ ایسی ڈگری صادر ہوئی اور ڈگری جس سے طلاق عطا ہو اوس سے رشتہ زن وشو منقطع ہو جاتا ہے - وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لئے ناطق ہے کہ فریقین زن وشو نہ رہے لیکن وہ شہادت قطعی نہیں ہے بلکہ شہادت بادی النظری بھی بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لئے نہیں ہو سکتی کہ وہ وجہ جسکے سبب سے ڈگری عطا ہوئی فی الواقع موجود تھی - مثلاً اگر ایک ڈگری مابین زید و ہندہ کے اس بنا پر کہ ہندہ نے بکر کے ساتھہ زنا کیا عطا ہوئی ہو وہ ڈگری نسبت طلاق کے ناطق ہو گی لیکن نسبت اس امر کے کہ بکر ہندہ کے ساتھہ زنا کرنیکا مجرم تھا شہادت بادی النظری کی بھی وقعت نہیں رکھتی اگر بکر فریق مقدمہ نہ تھا - اسیطرح پر اگر کوئی نکاح مابین مسلمانوں کے بوجہ رشتہ نسبی یا سببی کے منسوخ کیا جاوے - مثلاً ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپنی زندہ جورو کی بہن کے ساتھہ کر لیا ہو تو ڈگری اس امر کی نسبت کہ نکاح منسوخ ہو گیا تمام دنیا کے مقابلہ مین ناطق ہے اور اس امر کی نسبت بھی کہ رشتہ زن وشو کا موقوف ہو گیا لیکن وہ ڈگری بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھہ شہادت اس بات کی نہیں ہے کہ دونوں عورتین بہنین تھین +

یہ صاف ظاہر ہے کہ عدالتہائے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججمنٹ ان ایم کا نہیں ہے اور یہ کہ بطور قاعدہ عام کے ڈگریات عدالت ہائے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسی ادس امر کے جو کہ فیصلہ مذکور مین خواہ صراحتاً یا ضمناً تجویز ہو چکا ہو یا بجواب کسی امر تنقیح طلب کے جو کہ اوس مقدمہ مین نسبت منصب کسی شخص کے یا نسبت کسی جائداد کی نوعیت کے یا کسی اور معاملہ کے طے ہو چکا ہو بطور شہادت قطعی بلکہ بطور شہادت بادی النظری کے بھی قابل ادخال نہیں ہین -

اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ مین جو کہ مابین عمرو و بکر کے ہوا ہو اور جسمین یہ تجویز ہوا ہو کہ جائداد

تو ناز عہ فیہ عمرو کی ملکیت ہے اس وجہ سے کہ وہ متبنی بیٹا زید کا ہے ایسا فیصلہ تصور کیا جاوے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ہونے تبنیت اور نسبت وجود وصحت تبنیت کے ناطق ہو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافی اور بدانتظامی کا ہو*

مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک ہندو جو کہ منجملہ چار بھائیون کے ہے مستحق بڑی زمینداری کا ہو جسکی سالانہ آمدنی دو لاکھ روپیہ ہو اور نیز ایک چھوٹے ٹکڑے اراضی کا مستحق ہو اور وہ اراضی زمینداری بعید مین واقع ہو اور نیز یہ فرض کیا جاوے کہ وہ لاولد اور بلا چھوڑنے بیوہ کے مرجاوے اور اوسکے بھائی جو کہ زندہ ہین بطور اوسکے وارثون کے کل اراضی پر قابض ہو جاوین اور اوس چھوٹے ٹکڑے زمین کو بیچ ڈالین اور بعد ازان ایک شخص بدعوی ہونے متبنی بیٹے متوفی کے مشتری اراضی مذکور پر دعوے کرے اور دعوی منصف کی عدالت مین دائر کرے اور یہ بیان کرے کہ برادران متوفی کے غیر مجاز انتقال تھے۔ مشتری شاید غریب آدمی ہو جو کہ نہ گواہ طلب کرا سکتا ہے نہ پوری جوابدہی مقدمہ کی کرسکتا ہے اور یہ شخص دعوی دار بلاکسی سازش کے اوس مقدمہ مین اس امر کے طے کرانے مین کامیاب ہو کہ مدعی متبنی ہے اور اس بناء پر قبضہ اراضی مذکور کا حاصل کرے اور مشتری کو وسایل اپیل کے نہون پس اگر یہ فیصلہ ججمنٹ ان ایم قرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بھائیون پر نسبت منصب ڈگریدار جو کہ اسکو بوجہ تبنیت حاصل ہوا ہے ناطق تصور کیا جاوے تو ایک ایسی نالش مین جو کہ وہ شخص نسبت کل زمینداری کے کرے اونکو کچھ وسایل اپنی ملکیت بچانے کے نہونگے گو کتنی ہی صاف شہادت اس بات کی دے سکتے ہون کہ تبنیت نہین ہوئی تھی*

فرض کرو کہ مشتری جسپر کہ منصف کی عدالت مین ڈگری ہو چکی تھی ایک جایداد کا نیک نیت خریدار تھا اور یہ کہ عدالت منصف کی ایک عدالت مجاز بہ حیثیت وتوع وقعت جایداد کے تھی پس اگر وہ ڈگری ججمنٹ ان ایم ہوتی تو کوئی وسیلہ منصف کی ڈگری سے بچنے کا نہ تھا اور اسطرح پر ڈگری منصف

کی عدالت کی جو کہ نسبت اراضی وتوعہ اندرون اوسکے اختیار رکھے ہے ایک قطعی اور ناطق طور پر تجویز مگر زمینداری کی نسبت بمقابلہ اون اشخاص کے جنہوں نے کہ منصف کے مقدمہ کا ذکر بھی نہ سنا ہو ناطق نہیں ہوسکتی اور نہ کوئی وسیلہ اس امر کی سبب ہے کہ وہ ڈگری بطور شہادت بادی النظری کے بھی اس مقدمہ میں داخل ہوسکے ÷

ایسا فیصلہ یا تو بحیثیت ہونے ججمنٹ ان ایم کے داخل ہوتا ہے یا بطور اور فیصلہ جات کے لیکن نسبت امر تبنیت کے مطلق قابل ادخال نہیں ہے کیونکہ اگر بطور شہادت بادی النظری کے بھی اوسکو داخل ہونے دیں تو بار ثبوت مدعا علیہ پر پڑکر ایک سخت ناانصافی ہو کیونکہ مدعا علیہ کو ایک نفی ثابت کرنی پڑے بدین مضمون کہ مدعی کی تبنیت نہیں ہوئی اور ممکن ہے کہ بعد انقضاء مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو

اصل یہ ہے کہ منصف ایک ایسے مقدمہ مین حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنیکا مجاز ہے اور ایک عارضی طور امر تبنیت کو بھی طے کرسکتا ہے لیکن اوسکو ایسی نالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قایم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ہے ÷

پس ہمکو کچھہ تامل اس امر کے بیان کرنے مین نہیں ہے کہ فیصلہ سابق ۱۸۵۳ء نسبت امر تبنیت کے بطور شہادت قطعی کے داخل ہوسکتا ہے نہ بطور شہادت بادی النظری کے ÷

یہ فیصلہ بالکل مطابق ہے فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے[۳] اس مقدمہ مین حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ مین ہوا ہو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائداد کے دایر کیا ہو اور اوسمین ایک تنقیح قرار پاکر کسی شخص کی یا خاندان کی حیثیت قرار دیگئی ہو تو ایسا فیصلہ ججمنٹ ان ایم نہین تصور ہوگا - یہ صاف ہے کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے ہے ÷

فیصلہ مسٹر جسٹس ہالوی کا جسکا حوالہ سر بارنس پیکاک نے فیصلہ منقولۃ الصدر مین کیا ہے نیز

---

(۳) مورز انڈین جلد ۹ صفحہ ۵۳۹

قابل ملاحظہ ہے اوس سے بہت فائدہ ہوگا[۴] ✤

ایک مقدمہ اجلاس کامل مین یہ تجویز ہوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاء وپٹہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پٹہ جعلی ہے صادر ہو ججمنٹ ان ایم نہین ہے اور کسی دوسرے شریک کے مقابلہ مین جو کہ مقدمہ سابق مین فریق نہو قابل ادخال شہادت نہین ہے --- اور ایسا فریق دعویٰ واسطے استقرار اپنے حق کے بربناء پٹہ مذکور کے کر سکتا ہے[۵] ✤

واضح رہے کہ فیصلہ جات متعلقہ دفعہ ہذا یعنی ججمنٹ ان ایم فوجداری اور دیوانی دونو نہین داخل ہو سکتے ہین اور اپنے اپنے امور مندرجہ کی بابت شہادت قطعی اور ناطق تصور ہوتے ہین اور علاوہ فریقین مقدمہ کے اورون کے مقابلہ پر بھی بطور ججمنٹ ان ایم کے ثبوت قطعی امور مندرجہ متذکرہ دفعہ ہذا کے ہین ✤

دفعہ ۴۲ فیصلجات وغیرہ مابین اشخاص ثالث کب متعلق ہین

جو فیصلے یا حکم یا ڈگریان علاوہ متذکرہ دفعہ ۴۱ کے ہون وہ واقعہ متعلقہ اس شرط پر ہین کہ وہ معاملات نوع عام متعلقہ تحقیقات سے علاقہ رکھتے ہون لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگریان ثبوت قطعی اوس امر کی نہین ہین جو کہ اونمین لکھا ہو ✤

تمثیلات

زید نے عمرو پر یہ نالش کی کہ اوسنے اوسکی زمین پر مداخلت بیجا کی عمرو نے بیان کیا کہ اوس اراضی پر عوام کو استحقاق راہ چلنے کا ہے اور زید نے اوس سے انکار کیا ✤

---

(۴) ہیرا کلی بنام اومکا لاتر م مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ دیوانی

(۵) گنگادہر رائے بنام ادما سندری داسی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۳۴ - دیوانی

موجود ہونا ایک ڈگری کا سجو مدعا علیہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ زید نے بکر پر واسطے مداخلت بیجا اوسی جگہہ کے نالش کی تھی اور بکر نے اوسی راستہ کے استحقاق کا ہونا بیان کیا تھا واقعہ متعلقہ ہے لیکن وہ ثبوت قطعی حق مرور کا نہین ہے ۔

دفعہ ہذا ایک تیسری طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ہونیکا ذکر کرتی ہے یعنی وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے یا متعلق تحقیقات کے ہون قابل ادخال شہادت ہین گو اوسکے فریقین مقدمہ حال مین فریق ہون یا نہون - فی الحقیقت یہ اعادہ ہے دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا کا کیونکہ اوسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اس دفعہ مین ہے قابل ادخال شہادت ہین - اور دفعہ مذکور کی شرح کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ معاملات نوع عام کنکو کہتے ہین اور کن صورتون مین فیصلجات متعلقہ اونکے قابل ادخال ہین (۶) ۔

واضح رہے کہ متن دفعہ ہذا مین فیصلجات متعلقہ دفعہ ۱۴ - ایکٹ ہذا اور متعلقہ دفعہ ہذا کے مابین تفریق کردیگئی ہے اور جزو آخر متن دفعہ ہذا سے یہ صاف ہے کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ ہذا ناطق نہ تصور کیے جاوینگے ۔

لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ الفاظ متن دفعہ ہذا " لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگری ثبوت قطعی اوس امر کے نہین ہین جو اونمین لکھا ہو " حکمی اور لازمی ہر حال مین نہین ہے کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اونہین فریق کے ہون جو کہ مقدمہ حال مین فریق ہین جو کہ حسب منشاء دفعہ ۴۰ - ایکٹ ہذا و اصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اوس دفعہ کی شرح مین ہے ناطق تصور ہونگے ۔

فیصلجات متعلقہ دفعہ ہذا جنمین کہ معاملات نوع عام کی تجویز ہوئی ہو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت ہندوستان کی عدالتونمین تجویز کیے گئے ہین (۷) ۔

---

(۶) دیکھو صفحہ ۶۵

(۷) درگا داس رائے چودہری بنام نراندر کمار رائے چودہری ویکلی جلد ۶ صفحہ ۳۴۲ دیوانی - وما دہب چندر ناتھ بسواس بنام توسی بیوہ ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۰۱ دیوانی

اور ایک فیصلہ مقدمہ سابق جسمین کہ مدعا علیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق مین بھی مدعا علیہما تھے اور بحیثیت ایک گانون کے مقدمہ سابق مین وہی امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال مین ہے گو مدعی مقدمہ سابق اور تھا اور مدعی مقدمہ حال اور یہ فیصلہ مقدمہ ماقبل اس مقدمہ مابعد مین قابل ادخال شہادت تصور ہوا۔ لیکن اوسوجہ سے کہ فریقین مقدمہ ہذا وہی فریق نہین ہین جو مقدمہ سابق مین فریقین تھے وہ فیصلہ ثبوت قطعی تصور نہوا (۸)۔

یہ فیصلہ دفعہ ۴۰ یا دفعہ ۴۱ کے سوا اور کسی دفعہ کی رو سے قابل ادخال شہادت تصور نہوتا ۔

تعریف ثبوت قطعی کی شرح دفعہ ۴ ایکٹ ہذا مین مندرج ہے (۹)۔

دفعہ ۴۳ فیصلے یا حکم ڈگریان سوا ے اونکے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ مین ہوا واقعات غیر متعلقہ ہین الا اوس حال مین کہ موجودگی اوس فیصلہ یا حکم یا ڈگری کی واقعہ تنقیحی یا ایکٹ ہذا کے کسی اور حکم کے بموجب واقعہ متعلقہ ہو۔

کونسے فیصلجات وغیرہ متعلق نہیں ہوتے۔

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے جداگانہ نالش بابت ایک مضمون ہتک آمیز کے جو اوسکی بابت سے ہر ایک پر عاید ہوتا تھا بنام بکر رجوع کی اور بکر نے ہر مقدمہ مین کہا کہ مضمون جسکا ہتک آمیز ہونا بیان کیا گیا ہے سچ ہے اور حالات مقدمہ اس نوع کے ہین کہ از روے قیاس غالب وہ مضمون ہر مقدمہ مین سچا ہے یا دونو مین سچا نہین ہے ۔

(۸) لالہ رنگ لال بنام دیو نراین تواری بنگال جلد ۵ صفحہ ۶۹

(۹) دیکھو صفحہ ۳۴

زید نے ایک ڈگری ہرجہ کی بکر پر اسو بہ سے حاصل کی کہ بکر اپنی بریت نہین کر سکا یہ واقعہ غیر متعلقہ

مابین عمرو اور بکر کے ہے +

(ب) زید نے عمرو پر اپنی زوجہ ہندہ کے ساتھہ زنا کرنے کی نالش کی +

عمرو نے بیان کیا کہ ہندہ زید کی زوجہ نہین ہے لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا +

من بعد ہندہ پر نالش بگمی کی (شوہر یا زوجہ کی حیات مین شادی کرنا بموازروے قانون

انگلستان ممنوع ہے) یہ جرم کیلئی اس بیان سے کہ زید کی حیات مین اسنے عمرو کے ساتھہ

ازدواج کیا ہندہ کہتی ہے کہ وہ عمرو کی زوجہ نہین ہوئی +

فیصلہ جو بمقابلہ عمرو کے ہوا تھا ہندہ کے مقابلہ مین غیر متعلقہ ہے +

(ج) زید نے عمرو پر نالش کی کہ اوسنے میری گاے چرالی ہے اور عمرو مجرم قرار دیا گیا +

من بعد زید نے بکر پر گاے کی بابت نالش کی جسکو عمرو نے وسکے ہاتھہ قبل مجرم ثابت ہونے

کے بیچا تھا فیصلہ جو مابین زید اور بکر کے ہوا تھا عمرو کے مقابلہ مین غیر متعلق ہے +

(د) زید نے اراضی کے قبضہ کی ڈگری عمرو کے مقابلہ مین حاصل کی اسکے باعث سے عمرو کے

بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا +

موجودگی اوس فیصلہ کی بہ ثبوت باعث ترغیب جرم کے واقعہ متعلقہ ہے +

سواے ان فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ مین ہوا ہے اور فیصلجات حسب

منشاء دفعہ ہذا قابل ادخال شہادت دو صورتون مین ہین —

۱— جب کہ موجودگی اس فیصلہ یا ڈگری یا حکم کی واقعہ تنقیحی ہو +

۲— جبکہ کسی اور حکم ایکٹ ہذا کے مطابق واقعہ متعلقہ ہو +

صورت اول صاف ہے اسکی نسبت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے لیکن صورت دوم الفاظ

قانونی سے صاف و صریح نہین ہے گو تمثیلات مین وضعان قانون نے اوسکے ظاہر کرنیکی کوشش کی ہے
مفصلہ ذیل چند صورتین مسٹر فیلڈ نے اپنی کتاب لاجواب شرح ایکٹ ہذا مین نہایت خوبی کے
ساتھہ بیان کی ہین +
اگر چند اشخاص جو کہ مشترک نویسندگان تمسک ہون اور ادنمین سے ایک پر داین کل کی ڈگری
حاصل کرلے اور یہ مدیون جسپر کہ ڈگری ہوئی تھی روپیہ پوری ڈگری کا ادا کر دے اور پھر اپنے شرکاے تمسک
کے لکھنے والون پر دعوی دلاپانے حصہ رسدی کا کرے تو وہ ڈگری جو کہ مدیون نے حاصل
کی تھی بغرض ثبوت مقدار اوس روپیہ کے جو کہ مدعی نے ادا کیا ہے واقعہ متعلقہ ہے لیکن نسبت صحت
تمسک و مقدار حصہ رسدی کے کوئی شہادت نہین ہے[1] +
اسکے قابل ادخال ہونے کی دو وجہ ہین ایک تو اوس ڈگری کی نسبت بیان کرنا واسطے تمہید
مضمون امر تنقیح طلب کے جو متعلق مقدار دعوی سے ضروری تصور کیا جاتا ہے اور حسب دفعہ ۹
قابل ادخال ہے دوسرے حسب منشاء دفعہ ۷ کے داخل ہوسکتا ہے +
اسیطرح پر کوئی اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلاپانے زرہرجہ کے جو کہ اوسکو بوجہ غفلت
کارندہ کے ہوا ہے دعوی دایر کرے تو ایک ڈگری جو کہ اصل پر ایک شخص غیر نے حاصل کرکے جاری
کرائی تھی واسطے ثبوت مقدار ہرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق ہے +
اسیطرح پر جو ڈگری کہ ضامن کے نام ہوچکی ہو وہ اوس نالش مین جو کہ ضامن اصل قرضدار
پر کرے واسطے ثبوت مقدار اوس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال ہے لیکن وہ ڈگری
شہادت اس امر کی نہین ہے کہ اصل قرضدار کی غفلت کی وجہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت
اس بات کی ہے کہ ضامن قانوناً ذمہ وار اداے زر مذکور کا تھا +
اسیطرح پر جب کہ بغرض تنسیخ انتقال ناجایز ہندو بیوہ عورتون کے دعوے دایر ہوتے ہین تو یہ

(۱) دیکھو شرح قانون شہادت مولفہ مسٹر فیلڈ صفحہ ۲۳۶

امر دیکہا جاتا ہے کہ آیا کوئی ضرورت قانونی واسطے انتقال جایداد کے موجود تھی یا نہین۔ سکے ثبوت مین ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرنے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل دخال شہادت ہین لیکن اوسسے موجودگی ضرورت شاستری کی ثابت نہین ہوتی[۲]۔ (دیکہو دفعہ ۹۰ ایکٹ ہذا)+

عمرو نے بکر وخالد جو اراضی کے مالک مشترکہ تھے ایام نابالغی خالد میں عمرو وبکر نے ایک پٹہ موروثی زید کو دیدیا۔ خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید عمرو وبکر پر نالش کرکے پٹہ مذکور کو منسوخ کرا دیا۔ اوسکے بعد زید نے عمرو وبکر پر ایک ثلث ثمن کا دعوی کیا جو کہ بمعاوضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعوے کی تائید مین عمرو وبکر کا دہوکا دینا بیان کیا یہ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق نالش مذکور بطور شہادت فریب کی تصور نہین ہوسکتا اور مدعی جب تک کہ خود ثبوت مہیا کا مدے اپنے دعوے کی ڈگری نہین پاسکتا[۳]+

اس مقدمہ مین اگر فیصلہ بہ ثبوت فریب داخل ہوسکتا تو فی الحقیقت وہی حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ ہذا اور زید کا دعوی فوراً ڈگری ہوجاتا اور عمرو وبکر کو کوئی موقع بھی جوابدہی کرنیکا نہ ملتا+

ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب شہادت مین بیان کیا ہے کہ یہ ایک اصول عام ہے کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن امور کے جنکی بنا پر وہ صادر کئے جاتے ہین مقدمات دیوانی مین ان واقعات کے ثابت کرانے کے لئے جنکی بناء پر فوجداری مین مقدمہ فیصل ہوا تھا قابل ادخال نہین ہین۔

چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ دعوی واسطے دلاپانے اُس ہرجہ کے جوکہ مدعی کو بوجہ ہنگامہ مدعاعلیہم پہونچا تھا عدالت دیوانی مین دایر ہوا اور قبل اسکے مجسٹریٹ نے مدعاعلیہم کو اِس بنا پر کہ اونہون نے

(۲) کہنولال بنام گردہاری ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۶۹ دیوانی

(۳) درگاچرن بہٹاچارج بنام سرسی بہوس ہتر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۳۴ - استصواب خفیفہ +

خود مدعی پر حملہ کیا تھا ماخوذ ٹھہرایا تھا اور وہ فیصلہ مجسٹریٹ شہادت مین مقدمہ دیوانی مین پیش ہوا
تو باوجود اسکے عدالت دیوانی نے یہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہین ہوا تھا اور دعویٰ ڈسمس کیا - اور ہائیکورٹ
کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ حکم سزا مقدمہ فوجداری ثبوت نہین ہے ایک مقدمہ دیوانی مین جو کہ واسطے دلا پانے
ہرجہ آسی فعل کے دایر کیا جاوے (۴) *

اور اسیطرح پر یہ تجویز ہو چکا ہے کہ عدالت دیوانی پابند اِس امر کی نہین ہے کہ اس دستاویز
کو بحیثیت فوجداری مجسٹریٹ نے صحیح تصور کیا ہو اوسکو خواہ مخواہ وہ بھی صحیح تصور کرے اور اختیار
ہے جس دستاویز کو مجسٹریٹ نے سچا سمجھا ہے اوسکو حاکم دیوانی جھوٹا سمجھے (۵) *

اور عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ واقعات متعلقہ کی خود تجویز کرے (۶) *

جیسا کہ مقدمات دیوانی مین فیصلجات فوجداری ثبوت اُن واقعات کا نہین ہین جنپر کہ فیصلہ
فوجداری صادر کیا جاوے اسیطرح پر فیصلجات دیوانی عدالتہاے فوجداری پر ناطق نہین تصور کئے
جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت مجسٹریت دیوانی مین دایر نہین ہو سکتا تاہم اگر مقدمہ فوجداری مین کسی
مدعاعلیہ نے اقرار جرم کیا ہو تو وہ اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعہ ۱۸ - ایکٹ ہذا قابل داخل شہادت
مقدمات دیوانی مین ہے *

لیکن گو نہ فیصلہ فوجداری ثبوت ہے واقعات مستدلہ اپنے کا مقدمات دیوانی مین اور نہ فیصلہ
دیوانی ثبوت ہے مقدمہ فوجداری مین لیکن بمفصلہ ذیل مقاصد کے لئے فیصلجات فوجداری قابل داخل
ہین :—

(۴) بشوناتھ نیوگی بنام ہرگوبند نیوگی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ نظایر دیوانی - و علی بخش ڈاکٹر بنام شیخ ضمیر الدین
بنگال جلد ۴ صفحہ ۱۳ نظایر دیوانی

(۵) نتانند سورجا بنام کاشی ناتھ شنکر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۶ - نظایر دیوانی

(۶) کرامت اللہ چودھری بنام غلام حسین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷ نظایر دیوانی

*

فیصلہ برأت بمقدمہ فوجداری ایک ایسے مقدمہ مین جو کہ مدعا علیہ بری شدہ مدعی مقدمہ فوجداری پر واسطے ہرجہ کے دعوے کرے صرف اس امر کے لئے قابل ادخال شہادت ہے کہ مدعی مقدمہ دیوانی ـ فوجداری سے بری قرار دیا گیا ـ مگر نہ تو اس امر کا ثبوت ہے کہ مدعا علیہ مقدمہ دیوانی کا مدعی فوجداری کے مقدمہ کا تھا نہ یہ کہ اوسنے بدنیتی سے فوجداری مین نالش کی تھی نہ یہ کہ بلا وجہ کافی نالش کی تھی اور نہ یہ کہ مدعی مقدمہ دیوانی واقع مین بے قصور تھا +

علی ہذ القیاس مثل مقدمہ دیوانی مقدمہ فوجداری مین ثبوت اس امر کے شہادت مین پیش ہو سکتی ہے کہ مدعا علیہ نے جسپر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا اور وہ اظہار کارروائی عدالت مین دیا گیا لیکن فیصلہ عدالت دیوانی مقدمہ فوجداری مین کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ اظہار مدعا علیہ (جو کہ فوجداری مین ملزم ہے) دروغ تھا +

اُمور مفصلہ بالا جنکا ذکر شرح مین واضح طور پر کیا گیا ہے تمثیلات دفعہ ہذا کے پڑہنے سے واضح ہونگے مثلاً تمثیل (الف) مین فیصلہ اسوجہ سے ناقابل ادخال ہے کہ وہ مابین اشخاص غیر ہے اسلئے دفعہ ۴۰ کے موافق نہین داخل ہوسکتا اور نہ فیصلہ اُن عدالتون کا ہے جنکا ذکر دفعہ ۴۱ مین ہے اور اوسکے موافق نہین داخل ہوسکتا اور نہ معاملات نوع عام سے ہے کہ جو دفعہ ۴۲ کے مطابق داخل ہوسکے نہ کسی اور دفعہ ایکٹ ہذا کے مطابق داخل ہوسکتا ہے ـ اور تمثیلات (ب) و (ج) بھی انہین وجوہات کی وجہ سے قابل ادخال نہین لیکن تمثیل (د) البتہ حسب منشاء دفعہ ۸ ـ ایکٹ ہذا قابل ادخال ہے بلکہ تمثیل (الف) دفعہ مذکور اس سے بہت مطابقت رکھتی ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ تمثیل (ب) مین ایک غلطی واقع ہوئی ہے جو کہ واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتی ہے اور وہ صرف ایک تحریری غلطی معلوم ہوتی ہے بعوض اِن الفاظ کے "ہندہ کہتی ہے کہ وہ عمرو کی زوجہ نہ تھی،، یہ الفاظ ہونے چاہئین کہ (ہندہ کہتی ہے کہ وہ زید کی زوجہ نہ تھی) +

دفعہ ۴۴ ہر فریق نالش یا اور مقدمہ کا یہ ثابت کرسکتا ہے کہ کوئی فیصلہ یا حکم یا ڈگری جو حسب دفعہ ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے واقعہ متعلقہ ہے اور فریق مخالف نے اوسکو ثابت کردیا ہے ایسی عدالت سے حاصل ہوئی تھی جسکو اختیار اوسکے صادر کرنیکا نہ تھا یا بفریب یا بسازش حاصل ہوئی تھی +

فریب یا سازش یا عدم اختیاری عدالت ثابت کیجاسکتی ہے -

دفعہ ہذا اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ جب کبھی کوئی فریق یہ ثابت کرسکے کہ فیصلہ جو کہ فریق ثانی نے حسب شرایط دفعات ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے داخل کیا ہے وہ فریبًا حاصل ہوا ہے (۷) اور اس فریق کو اس قسم کی شہادت کے داخل کرنیکا اختیار ہے لیکن ان فیصلجات کی نسبت جو حسب دفعہ ۴۳ قابل ادخال ہین اس قسم کی شہادت نہین دیجاسکتی حسب اصول متعارفہ چہارم متذکرہ مقدمہ کتاب ہذا تمام ڈگریون اور فیصلون کی نسبت قیاس یہ ہوتا ہے کہ وہ عدالت مجازنے صادر کئے ہین اور اسوجہ سے بار ثبوت اس امر کا کہ عدالت مجازنے اوسکو صادر نہین کیا ذمہ اوس شخص کے ہے جو اوسکو شہادت سے خارج کیا چاہتا ہے جیسا کہ الفاظ دفعہ ہذا سے خود ظاہر ہے کہ " ہر فریق یہ ثابت کرسکتا ہے " جس سے یہ بار ثبوت اوس شخص کے ذمہ ہے جو عدم اختیار عدالت صادر کنندہ بیان کرتا ہے +

چنانچہ ایک مقدمہ مین بمبئی کہ زید نے ایک ڈگری بربناء تمسک حاصل کی تھی اس بیان سے کہ وہ تمسک عمرو کے باپ کا لکھا ہوا ہے اور پھر زید نے اوس ڈگری کو جاری کرانا چاہا اور مدعا علیہ کے حق حقوق کو بحیثیت اوسکے باپ کے وارث کے نیلام کرانا چاہا عمرو نے دعویٰ اس بیان سے کیا کہ ڈگری زید نے فریب اور سازش سے حاصل کی تھی اور یہ کہ مجھکو کارروائی اجراے ڈگری سے خبر نہین کیگئی - یہ قرار پایا کہ عمرو مدعی کا یہ کام ہے کہ فریب ثابت کرے اور مدعا علیہ کے ذمہ بار ثبوت

(۷) جان پرڈویل کمپنی بنام اے سی کریگوری دیکلی جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

اس امر کا نہین ہے کہ یہ ثابت کرے، کہ ایک ڈگری جو کہ عدالت مجاز نے صادر کی ہے سازشی نہین ہے یا یہ کہ اطلاع مدعی کو پہونچی تھی[8]*

اور فریب بلا کافی وجہ کے قیاس نہین کیا جاتا[9]*

پس دو وجوہات کے سبب سے فیصلجات عدالت بیکار ہو سکتے ہین:—

۱—جبکہ عدالت جس کا فیصلہ صادر کیا ہوا ہے غیر مجاز ہو*

۲—جبکہ فیصلہ بفریب یا بسازش حاصل کیا گیا ہو*

وجہ اوّل یعنی عدم اختیار عدالت

وہ اصول جنپر کہ عدالت کے عدم اختیار کی تجویز ہوتی ہے دفعہ ۹ کی شرح مین بیان ہو چکے ہین[1] اور اس دفعہ کی شرح مین صرف اُن چند مقدمات کا ذکر کیا جاتا ہے جنمین کہ بعد مباحثہ یہ طے ہوا ہے کہ کس عدالت کو اختیار سماعت ہے*

مقدمات قابل سماعت

دعویٰ واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا کرانے جاتریون کے کسی خاص مندر کے اندرون اختیار عدالت دیوانی قرار پایا ہے بشرطیکہ ایسا استحقاق نوعیت استحقاق مالکانہ کی رکھتا ہو[2] اسیطرح پر نالش واسطے اعادہ حقوق شوہری جو کہ مسلمان شوہر اپنی زوجہ پر کرے اندرون اختیار عدالت دیوانی کے ہے[3]۔ نالش واسطے ہرجہ کے جو گالی دینے کی وجہ سے مدعی کو پیدا ہوا ہو

(۸) مہیا چند رملک بنام بردوا سندری داسی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۴۸

(۹) کشن دہن سورجا بنام رام دہن جاترجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۲۵

(۱) دیکھو صفحہ ۱۷۲

(۲) سری شنکر بتھی سوامی بنام سدہ لنگا چکر پتی مورز انڈین اپیل صفحہ ۱۹۸

(۳) منشی بدل الرحیم بنام شمس النسا بیگم مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۳

اور جس سے اوسکی روح کو تکلیف پہونچی ہو وہ بھی اندرون اختیار عدالت دیوانی کے ہے[4]۔
ہندؤن کے اعادہ حقوق شوہری کی نالش بھی دیوانی کے سماعت کے قابل ہے[5] اسیطرح نالش
بابت اُس امر کے جو کہ کسی مجسٹریٹ نے اپنی حد اختیار کے باہر اور بلا وجہ معقول کی کارروائی ہو
جو اوسکے حد اختیار سے باہر تھی اور جسکے واسطے کوئی وجہ معقول نہ تھی دیوانی مین ہوسکتی ہے[6]۔
یا جو مجسٹریٹ بلا نیک نیتی کے عملدرآمد کرے[7]۔ نالش واسطے ہرجہ کے جو ایسے ایک فعل کیوجہ سے
پیدا ہو جو کہ جرم تصور کیا جاتا ہے[8] نالش واسطے ایک رہنامہ کے جعلی قرار دیئے جانے کی بشرطیکہ
اُس سے مدعی کو نقصان پہونچتا ہو[9]۔ نالش واسطے نان ونفقہ ایک ہندو جورو کی باوجود احکام
ضابطہ فوجداری کے[1] نالش بنام گورنمنٹ واسطے موقوفی ناجایز اوسکے ملازم کی[2] نالش واسطے دلاپانے
ایک ایسے روپیہ کی جو کہ بغرض ادائے ڈگری عدالت کے باہر داخل کیا ہے اور باوجود ادا ہو جانے
ڈگری ڈگریدار نے جاری کرانے کی پھر درخواست دی ہو[3] لیکن مدراس کے اجلاس کامل نے اِسکے خلاف
فیصلہ کیا ہے یعنی ایسی نالش قابل سماعت نہیں[4]+

(۴) گورچندر رائے منڈی بنام کلی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۵۷ دیوانی
و کالی کمار متر بنام کنی بھٹا چارج بنگال رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹ ضمیمہ
و شیخ تقی بنام خوشدل بسواس ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۵۱ دیوانی
و مولوی غلام حسین بنام ہرگوبند داس ویکلی جلد ا صفحہ ۱۹ دیوانی
(۵) خوبن بی بی بنام امیر چند ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۰۵ — درام پھل بنام مادھو ہائیکورٹ آگرہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۶ع نمبری ۱۶ ۲ سنہ ۱۸۶۶ع
(۶) ونایک دیونکار بنام بٹی اجا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶
(۷) ونایک دیونکار بنام اولسن اسٹرانگ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰
(۸) شامان چرن بھوس بنام بھولاناتھ دت ویکلی جلد ۶ صفحہ ۹ — استصواب دیوانی
(۹) فقیر چند بنام ٹھاکر سنگھ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۱۴
(۱) لالہ گوری ناتھ بنام مسماۃ جیتن کنور ویکلی جلد ۶ صفحہ ۷۰ دیوانی
(۲) ہیبرز بنام سکرٹری آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۸
(۳) گنا شتی بنام پران کشوری داسی فیصلہ اجلاس کامل بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۳
(۴) اردتو چلاملی بنام ابو ویلی مدراس ہائیکورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸

مقدمات ناقابل سماعت

نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ گورنمنٹ کے کسی کار سرکاری کے ہوا ہو قابل سماعت نہین ہے(۵) واسطے استقرار حق داخل کرائے جانے کسی سماج مین جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد مین کچھ حرج ودفع نہ ہوا ہوا ورنہ ذات سے خارج کر دینے کے درجہ تک پہونچا ہو(۶) نالش واسطے استقرار حق بلائے جانے شادی مین اور برادری مین داخل کرنے کے لیئے نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانون کے(۸) نالش واسطے استقرار حق اُن تحفجات کے جو کہ ججمان اپنے پروہت کو بطور نذر ذاتی کے دیتے ہین اور جملہ ججمان کو اپنے پروہت پسند کرنیکا اختیار ہے(۹) واسطے برقرار کیئے جانے گھٹوال کے جسکو کہ پولیس نے موقوف کردیا ہو اُس راضی سے جسپر کہ وہ گھٹوال قابض تھا(۱) نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ ایک مجسٹریٹ سے باختیار حاکمانہ عملمین آیا ہو گو کافی احتیاط سے نہ کیا گیا ہو(۲) عدالتہاے دیوانی اُس اہتمام مین جو کہ کورٹ آف آرڈس نے نسبت تنخواہ ایک مہتمم اُس جائداد کے جو کہ اُسکے ماتحت ہے کیا ہو دست اندازی کرنے کی مجاز نہین ہے(۳) اور نہ عدالت دیوانی کو یہ اختیار ہے کہ ایسی نالش کو جو کورٹ آف وارڈس پر اس غرض سے کیجاوے کہ حکم بورڈ آف ریونیو واسطے تعلیم ایک مقام خاص پر نابالغ

(۵) ایسٹ انڈیا کمپنی بنام کماجی بٹی صاحبہ سدلینڈ رپریوی کونسل صفحہ ۳۷۳

(۶) سدارام تتر بنام سدارام وغیرہ بنگال جلد ۳ صفحہ ۹۱ - وجے چند رسردار بنام رام چرن ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵

(۷) رام دت بسواس بنام مہادیو مانک نظایر بنگال صدر دیوانی عدالت ۱۸۵۸ع صفحہ ۶۴۴

(۸) پھاگن نئی بنام منئی ناتھ بنگال صدر دیوانی عدالت ۱۸۵۸ع صفحہ ۵۶۴

(۹) نوین چندر دت بنام مادہب چندر منڈل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۵ دیوانی

(۱) دیبی نراین سنگھ بنام سری کشن سنئی وغیرہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ دیوانی

(۲) کلکٹر ہوگلی وایشر چندر متر بنام تارک ناتھ مکھا پدیا بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۴۹

(۳) رانی سرب سندری دیبی بنام کالکٹر میمن سنگھ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۲۱

کے جاری نہونے پاوے اس بنا پر کہ صحت نابالغ مین بوجہ رہنے ایسے مقام کے جہان کہ اوسکو حکم ہوا ہے فتور واقع ہوگا(۴) اسیطرح پر ہائی کورٹ نے اس امر مین دست اندازی کرنے سے انکار کیا کہ شادی ایک لڑکی نابالغ کی جو کہ اہتمام کورٹ آف وارڈس مین ہے کیونکر کیجاوے(۵)٭

عدالت دیوانی کا سارٹیفکٹ بموجب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع جسکی رو سے اُسنے ولی مقرر کیا ہو کورٹ آف وارڈس کو اوس صورت مین جائداد اور نابالغ کو اپنے اہتمام مین لینے سے مانع نہین جبکہ قانونًا اوسکو ایسا اختیار ہو(۶)٭

عدالتہاے دیوانی کے قابل سماعت وہ مقدمات ہین جنمین استحقاق کی بحث ہو نہ قابل سماعت عدالت مال کے۔ چنانچہ اگر اثناء بٹوارہ مین کوئی نزاع نسبت مقدار حقیت فریقین کے برپا ہو تو قبل اسکے کہ حکام مال بٹوارہ کرین عدالت دیوانی کو حصہ و حقیت فریقین کی نسبت فیصلہ کرنا چاہیئے۔ فریقین مین سے جو بٹوارہ پر بوجہ غیر محقق ہونے حصص کے عذر پیش کرنا چاہے اوسکو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر تاریخ اشتہار سے عذر پیش کرے(۷) کاغذات بٹوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بھیجتا ہے اور اونکا فیصلہ اس امر مین ناطق ہوتا ہے اور بیرون اختیار عدالت دیوانی۔ اور جب عدالت دیوانی کوئی ایسا حکم لکھکر ایسے حق کی نسبت فیصلہ کرکے عدالت مال مین بٹوارہ کے واسطے حکم بھیجے تو عدالت مال کو اُسکے حکم کی اطاعت بالکل لازمی ہے اور عدالت دیوانی اس امر کا حکم دے سکتی ہے کہ بٹوارہ کا خرچہ کسکو دینا چاہیئے(۸) عدالت دیوانی کو نسبت

> کونسے مقدمات قابل سماعت دیوانی کے ہین اور کونسے قابل سماعت مال کے ہین

(۴) کلکٹر بھیربھوم بنام میڈکنی ریپی ویکلی جلد ۲ سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۳۲ دیوانی
(۵) گجادہر پرشاد بنام بن سنگہ سائل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ - اپیل متفرقہ
(۶) مادہو شیو دین سنگہ بنام کلکٹر مدنا پور بنگال جلد ۲ ایڈ صفحہ ۱۹۹
(۷) ذاکر علی چودہری بنام جگدمبری ویکلی جلد اول ۳۲۳ دیوانی - و رادہا بلب سنگہ بنام مہاراجہ دہیرج مہتاب چند بہادر ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۵ متفرقہ - و رام سہاے سنگہ وغیرہ بنام سید منظر علی وغیرہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ ضمیمہ
(۸) بیجناتہ سہاے بنام لالہ سیتل پرشاد { بنگال جلد ۲ صفحہ ۱ - اجلاس کامل / ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶ - اجلاس کامل }
و ہرگوپال داس بنام رام غلام ساہو بنگال جلد ۵ صفحہ ۱۳۵

معافی کی جائداد کے پورے اختیارات حاصل ہین اور مال کی عدالت کو اختیارات نسبت مالگذار کے حاصل ہین (۹) جبکہ مابین فریقین ایک مقدمہ کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نہین ہے تو عدالت دیوانی کو اوسکے سننے کا اختیار ہے چنانچہ جبکہ کاشتکار کو ایک شخص غیر نے بیدخل کر دیا ہو اور نہ زمیندار نے تو نالش عدالت دیوانی مین ہوگی (۱) اور اسیطرح پر جبکہ ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار پر واسطے قبضہ کے دعویٰ کرے اور زمیندار کو اوسمین صرف بطور گواہ کے طلب کیا ہو تو یہ قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہے (۲) اسیطرح پر ایک نالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلا پانے اوس زر منافع کے کرے جو کہ اوسنے بابت اُس اراضی کے وصول کیا جو اُن دونون کی ملکیت ہے اور جو دوسرے شریک کے قبضہ مین ہے (۳) اسیطرح پر ایک نالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلا پانے زرلگان اُس اراضی کے کرے جو کہ دوسرے شریک کے قبضہ مین ہے (۴)

یہ ہمیشہ سے بحث کے لایق امر رہا ہے کہ کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہین اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن اب اضلاع شمال و مغرب مین ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء و ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین صریح طور پر اقسام مقدمات عدالت مال بیان کئے گئے ہین اور جو بحث کہ اون ایکٹون مین نسبت حد اختیار عدالت کے ہے وہ بھی لایق غور و توجہ کے ہے

(۹) فتح بہادر بنام جانکی بی بی بنگال جلد ۱۳ صفحہ ۵۵

(۱) محمد زکی بنام گوپی رائے ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۵

(۲) راد ہناتھ نازم دار بنام ہرچند مرک ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۰

(۳) سمجھل سنگھ بنام مہابستگدہ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۲ — د
لالہ ایشری پرشاد بنام اسٹوارٹ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۲ — د
سید حیدر علی بنام امرت چودہری ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۴۲ — د
سید شرافت علی بنام شیخ رمضان ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۵۲ —

(۴) متھرالال بنام شیخ نادر ویکلی جلد ۱ صفحہ ۵۵

مختلف حصوں ہندوستان مین مختلف قانون کے ذریعہ سے عدالتہاے دیوانی قایم ہوئی ہین اور ہر ایک کے اختیارات اُن قانونون کے مطابق قرار دیئے گئے ہین پس اگر ہر ضلع کی عدالت کی حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اسقدر طوالت ہو جاوے گی کہ مقاصد شرح ہذا کے خلاف ہوگا۔

پس یہان مختصر طور پر صرف اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ کونسی عدالتین کن اضلاع مین کن قانونون کے ذریعہ سے قایم ہوئی ہین :—

عدالت ہاے دیوانی } پریسیڈنسی بنگال مین موافق ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ء

ایضاً پریسیڈنسی بمبئی مین موافق ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء

عدالتہاے دیوانی اضلاع اودہ مین موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ء

ایضاً پنجاب مین موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ء و ۴ سنہ ۱۸۶۶ء و ۲۷ سنہ ۱۸۶۶ء و ۷ سنہ ۱۸۶۸ء

ایضاً اضلاع جھانسی مین موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ء

ایضاً عدن مین موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء

عدالت ہاے خفیفہ } بیرون پریسیڈنسی ٹون موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ء و ۱۰ سنہ ۱۸۶۷ء

عدالتہاے مال } بنگال پریسیڈنسی مین موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

ایضاً شمال مغرب مین موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء

ایضاً اودہ مین موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ء

ایکٹہاے مفصلہ بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالتہاے مفصلہ بالا معلوم ہونگی اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہان ذکر کرنے کی ضرورت نہین *

—— ·)*(· ——

وجہہ دوم یعنی فریب یا سازش

ایکٹ ہذا مین الفاظ فریب یا سازش کی تعریف نہین دیگئی لیکن لفظ فریب کی تعریف قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۷ مین واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتھہ بیان کی ہے وہ دفعہ یہ ہے —

تعریف فریب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

لفظ فریب اور اوسکے معنی مین داخل ہر فعل منجملہ افعال مفصلہ ذیل کے ہے جسکا ارتکاب کوئی فریق معاہدہ کرے یا اوسکی مساحت سے کیا جاوے یا اوسکا مختار کرے اُس نیت سے کہ فریق ثانی یا اوسکا مختار دہوکہ کھاوے یا اوسکو اُس معاہدہ کے کرنے کی ترغیب ہو *

۱- ایسا کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کی طرف جو کہ سچا نہین ہے منجانب اوس شخص کے جو اوسکے راست ہونیکو باور نہین کرتا ہے *

۲- ازروے عمل کے مخفی کیا جانا کسی واقعہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو اُس واقعہ کا علم رکھتا ہو یا اوسکو باور کرتا ہو *

۳- وہ عہد جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے *

۴- اور کوئی فعل جو دہوکہ دینے کے لئے کیا گیا ہو *

۵- کوئی ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون مین بالخصوص مبنی بر فریب قرار دیا گیا ہو *

تشریح — محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہون کہ کوئی شخص کسی معاہدہ پر راضی ہوجاوے فریب نہین ہے الا اُس حال مین کہ حالات مقدمہ ایسے ہون کہ اون کے لحاظ سے سکوت کرنیوالے کو بولنا لازم ہو یا اوسکو سکوت براے خود بمنزلہ بولنے کے ہو *

(الف) زید نے بطور نیلام کے ہندہ کے ہاتھہ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہے کہ وہ

تمثیلات دفعہ ۱۷- ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

صحیح وسالم نہین ہے اور زید نے ہندہ سے اس گھوڑے کے صحیح وسالم ہونے کے باب مین کچھہ نہین کہا یہ زید

کا فریب نہین ہے ÷

(ب) ہندہ زید کی بیٹی ہے اور ابھی بحد بلوغ پہنچی ہے اس صورت مین جو رشتہ کہ مابین ان

دونون فریق کے ہے اُسکے لحاظ سے زید پر لازم ہے کہ اگر وہ گھوڑا صحیح وسالم نہو تو ہندہ سے کہدے ÷

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھوڑے کے صحیح وسالم ہونیسے انکار نکرو تو مین اسکو

ایسا ہی سمجھہ لونگی زید نے کچھہ نہ کہا اس صورت مین زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہے ÷

(د) زید و عمرو نے جو تاجر ہین باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم و بیش ہو جانے کی

اطلاع ہے کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ انعقاد مین عمرو کی رضامندی مین خلل واقع ہوتا ہے پس

زید پر لازم نہین ہے کہ عمرو کو اوس سے مطلع کرے ÷

فریب ایسی چیز ہے جو ہر قسم کی عدالت کی کارروائی کو بیکار کر دیتا ہے چنانچہ ایک ڈگری عدالت

اپیل کی جو کہ بعد ایک صلحنامہ کے جسکے بموجب اپیل کرنا منع تھا ایک ڈگری فریب سے حاصل کی ہوئی قرار

دیگئی (۵) اسیطرح پر جبکہ فریبًا اور بلا اطلاع فریق ثانی کے ڈگری حاصل کیگئی — مدیون ڈگری کو پھر سے

سماعت کرانے مقدمہ کا حق ہے اور بامین پندرہ دن کے اُس تاریخ سے جبکہ اوسکی ذات یا جائداد پر ڈگری

جاری کیجاوے درخواست پھر سماعت مقدمہ کی دے سکتا ہے (۶) اور گو ایکٹ ہذا مین کچھہ صراحت نہین ہے

کہ شخص شریک مقدمہ اور غیر فریق مقدمہ اور فریب دہندہ اور غیر فریب دہندہ سب کو اختیار ثابت

کرنے اس امر کا ہے یا نہین لیکن تاہم ولایت کے مقدمات مین یہ قرین انصاف قرار دیا گیا ہے کہ وہ شخص

جو کہ خود موجب اُس فریب کا ہو جسکی وجہ سے وہ ڈگری حاصل ہوئی ہو اوس ڈگری کو فریبی ثابت کر کے

---

(۵) راج موہن گوشائین بنام گورموہن گوشائین ویکلی جلد ۴ صفحہ ۴۷ پریوی کونسل

(۶) بیجنا تہہ راے بنام برج کشور چکرپتی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۵ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء

اُس سے نہین بچ سکتا اسلئے کہ اصول یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے فریب سے مستفید نہین ہو سکتا (۶) ÷

سازش ایک ایسی قرارداد باہمی مابین دو یا زیادہ اشخاص کے ہے کہ جو اس غرض سے کیجاوے

تعریف سازش

کہ کوئی ایسا فعل کرین جس سے تیسرے شخص کو ضرر پہنچے یا اور کوئی ناجایز غرض حاصل ہو ۔ سازش کارروائیہائے عدالت مین اُس قرارداد مخفی کو کہتے ہین کہ جو دو شخص آپس مین اس غرض سے کرین کہ اونمین کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکہ فیصلہ کسی ناجایز مقصد کے لیے حاصل ہو ۔ ایسی سازش دو طرح پر ہو سکتی ہے :۔

۱۔ جبکہ وہ واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیے جاوین فی الحقیقت موجود نہون ÷

۲۔ جبکہ وہ واقعات موجود تو ہون لیکن واسطے حاصل کرنے سازشی فیصلہ کے نیا کیے گیے ہون ۔

ہر دو حال مین فیصلہ بیکار ہو جاتا ہے ÷

دفعہ ہذا مین صریح طور پر یہ نہین لکھا گیا کہ جب کہ کوئی ایسا فعل داخل کیا جاوے کہ جو منسوخ ہو چکا ہو تو فریق ثانی کو ثابت کرنے اُس تنسیخ کا اختیار ہے یا نہین لیکن اصولاً جبکہ کوئی ایسا فیصلہ داخل ہو تو فریق ثانی دوسرا فیصلہ داخل کرکے یہ ثابت کر سکتا ہے کہ وہ فیصلہ منسوخ ہو گیا ہے ÷

رائے اشخاص غیر کی کس صورت مین واقعہ متعلقہ ہے

دفعہ ۴۵ جب کہ عدالت کو کسی امر متعلقہ قانون ملک غیر یا علم

رائے ماہرین

یا ہنر کی بابت (یا در باب تحت شناخت دستخط کے (۸)

(۷) ہر چند رائے چودھری بنام جگرناتھ رائے ویکلی جلد ۶ سنہ ۱۸۶۶ع

(۸) ترمیم بموجب دفعہ ۴ ۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

اپنی راے قایم کرنی ہو تو اُس باب مین راے اُن اشخاص کی جو اُس قانون ملک غیر یا علم یا ہنر سے واقفیت مخصوصہ رکھتے ہون واقعہ متعلقہ ہی * ایسے اشخاص ماہر کہلاتے ہین *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ وفات زید کی زہر کے باعث سے ہوئی یا نہین *

راے ماہرین کی نسبت علامات اوس زہر کی جس سے کہ زید کا فوت ہونا متصور ہی واقعہ متعلقہ ہے *

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ زید بروقت ارتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجہ فتور عقل اُس فعل کی نوعیت یا اِس بات کے جاننے کی قابلیت رکھتا تھا یا نہین کہ جو فعل اُس سے سرزد ہوتا ہے وہ بیجا یا خلاف قانون ہے *

راے ماہرین کی نسبت اِس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاہر ہوئین حسب معمول علامات فتور عقل کی ہین یا نہین اور ایسے فتور عقل کے ہین یا نہین اور ایسے فتور عقل سے ہمیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کی جو اونسے سرزد ہون یا جاننے اس بات کے کہ جو کچھ اونسے سرزد ہوتا ہے وہ بیجا یا خلاف قانون ہی ہو جاتے ہین یا نہین واقعہ متعلقہ ہے *

(ج) اس امر کی بحث پیش ہے کہ فلان دستاویز زید نے لکھی تھی یا نہین اور ایک دوسری دستاویز پیش ہوئی جو زید کی لکھی ہوئی ثابت کیگئی یا اوسکا اقبال کیا گیا *

(د) راے ماہرین کی اس باب مین کہ وہ دونون دستاویزات ایک ہی شخص کی لکھی مین یا جدے جدے شخص کی واقعہ متعلقہ ہے *

مقدمہ کتاب ہزامین جہان کہ اصول متعارفہ مسلمہ عام کا بیان ہوا ہے اُصول دوم قابل غور ہے

یعنی یہ کہ " نسبت پیشہ کے اُس پیشہ کی شہادت معتبر ہے" اُسی اصول پر دفعہ ہذا مبنی ہے اور نیز دفعات مابعد جو اس دفعہ سے متعلق ہین +

پس اس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہے یعنی شہادت اُن اشخاص کی جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئی علاقہ نہین رکہتے دیجا سکتی ہے اور ابتدا شرح فصل ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اصول چہارم یعنی " واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہے" اس مضمون سے متعلق ہے +

واضح رہے کہ دفعہ ہذا مین جس قسم کی شہادت لینے کی اجازت ہے وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کی ہے اور نہ اشخاص غیر کی - دفعہ ۳ یا دفعہ ۴ مین لفظ ماہر کی کوئی تعریف نہین بیان ہوئی لیکن اس دفعہ مین صحیح طور پر لفظ ماہر کی تعریف بیان کردی ہے +

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ ہذا لازمی ہین اور جنکے بغیر اس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہین ہوسکتی وہ یہ ہین :-

شرط اوّل — مظہر جسکی راے پوچہنی ہو ماہر ہو +

شرط دوم — راے جس امر کی نسبت پوچہی جاتی ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام مین سے ہو :-

۱- نسبت قانون ملک غیر کے +

۲- نسبت علم یا ہنر کے +

۳- نسبت شناخت دستخط کے +

پس سواے امور مفصلہ بالا کے اور کسی امر کی نسبت شہادت نہین دیجا سکتی +

ماہر کسکو کہتے ہین

لفظ ماہر سے وہ شخص مراد ہے جو کہ بوجہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسی شے کے حاصل کرتا ہے جس نے کہ توجہ خاص کسی مضمون پر کی ہو مثلاً ایک شخص جسکا کہ منجملہ اور کاموں کے ایک یہ کام تہا کہ خطوط کو پہچانا کرے اُس شخص کی شہادت بذیل ماہر قابل ادخال تصور ہوئی —

شہادت ماہر کی منحصر ہے اول اوس اعتبار پر جو اوسکی دیانت کی نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو کہ عدالت اوسکے علم اور واقفیت کی نسبت کرے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک نہایت متدین ماہر بوجہ اپنے کم علم کے غلط راے ظاہر کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہایت لایق ماہر بوجہ بددیانتی کے غلط راے ظاہر کرے ۔ ماسواے اسکے شہادت ماہرین نہایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجھنی چاہیئے اسوجہ سے اونکو کسی واقعات کی نسبت شہادت دینی نہین ہوتی بلکہ اپنی راے بیان کرنی ہوتی ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ راے ہر فریق کے ماہرین کی اوسی کے مطلب کے مطابق ہوتی ہے اس سے خواہ مخواہ اونکی بددیانتی ثابت نہین ہوتی مگر بقول لارڈ کمپبل ماہرین ہمیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت مین آتے ہین کہ جسطرف سے وہ پیش کیے جاتے ہین ویسی ہی اونکی راے ہوتی ہے اور اسلیئے اونکی شہادت چندان وقعت نہین رکھتی ٭

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ مین یہ امر قابل بحث تھا کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف ہو (لیکن جسنے ملزم کو قبل اوسکے مقدمہ کے نہ دیکھا ہو لیکن اتنا پیشی مقدمہ مین موجود رہا ہو اور تمام گواہون کے اظہارات سُنے ہون) یہ راے پوچھی جاسکتی ہے یا نہین کہ اوسکے نزدیک وقت صادر ہونے جرم کے ملزم مجنون تھا یا نہین اور اس بات کو دریافت کرسکتا تھا یا نہین کہ وہ خلاف قانون اور جرم کرتا ہے — یہ تجویز ہوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا جایز نہین ہے اسوجہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاہر کرنے اپنی راے کے گواہون کی شہادت کی تنقیح کرنی پڑتی ہے جو کہ کام ماہر کا نہین ہے ۔ لیکن جبکہ واقعات تنقیح اور طے ہوجاوین تب عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت ہون اونکی نسبت راے پوچھ سکتی ہے ۔ حسب منشاء دفعہ ہذا بہر حال اسطرح پر سوال ہوسکتا ہے کہ تمنے بیان اس امر کا سُنا ہے کہ کس قسم کی علامات ظاہر ہوئین فرض کرو کہ کسی شخص مین ایسی علامات موجود ہون تو تمہاری راے مین اوسکے دماغ کا کیا حال ہے ٭

واضح رہے کہ حسب منشاء دفعہ ۲۳۳۔ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء شہادت متوفی جرین یا اور کسی ڈاکٹر کی جو مجسٹریٹ نے لی ہو اور اوسپر تصدیق کی ہو بلا طلبی اوسکے داخل شہادت ہوسکتی ہے اور اُس دفعہ کے بموجب مجسٹریٹ کو اوسکے طلب کرنیکا بھی اختیار ہے اور حسب دفعہ ۵۲۳ ضابطہ مذکور رپورٹ بلاطلبی اُسکے بطور گواہ کے قابل ادخال شہادت ہے ✤

نسبت رائے ماہرین کے دیکھو فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعہ ۷۰۔ ایکٹ ہذا ✤

لفظ قانون ملک غیر مین شامل ہین تمام وہ قوانین اور رسم و رواج جو کہ قانون کا زور رکھتے ہون اُس ملک کے بھی حسب دفعہ ۳۸۔ ایکٹ ہذا نسبت قانون کے قابل ملاحظہ ہین اور دفعہ ۵۷ کی روسے اطلاع کے لئے عدالت ہر کتاب کو دیکھ سکتی ہے اور دفعہ ۸۴۔ کے بموجب اونکی دنعت قیاس کرنے کی اجازت ہے ✤

قانون ملک غیر و علم و ہنر و شناخت دستخط کسکو کہتے ہین

لفظ علم و ہنر مین داخل ہے ہر شاخ علم کی یا ہر علم جس سے کہ وہ مسائل حاصل ہوتے ہین جو کہ واسطے کسی مقصد کے مفید ہون اور جسکے حاصل کرنے کے لئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروری ہے مثلاً ڈاکٹر شناخت کنندہ خطوط قدیم اور تخمینہ کرنیوالے اور رمہرکن اور مصور اور کلارک پوسٹ آفس نسبت شناخت مہر پوسٹ آفس کے ✤

تمثیلات (الف) و (ب) اس امر سے متعلق ہین اور انکے دیکھنے سے اصل مطلب اور مقصد و اضعان قانون کا ظاہر ہوتا ہے شناخت دستخط کے لفظ مین شامل ہین پورا لئے اور رنگنے دونون خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق ہے ۔ دفعہ ۴۷۔ ایکٹ ہذا بھی متعلق شناخت خطوط کے ہے اور فرق مابین دفعہ ۴۵۔ اور ۴۷ کے اُس دفعہ کی شرح مین بیان کیا جاوے گا ✤

دفعہ ۴۶ واقعات جو اور نہج سے متعلق نہیں ہین اُس صورت مین واقعات متعلقہ ہین جبکہ وہ مؤید یا مغائر

واقعات مؤید یا مغائر رائے ماہرین

راے ماہرین کے ہون درحالیکہ وہ راے واقعہ متعلقہ ہو +

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ زید کو فلان زہر کھلایا گیا یا نہین +

یہ واقعہ کہ اور اشخاص پر جنکو وہی زہر کھلایا گیا تھا ایسی علامات طاری ہوئی تھین جنکو ماہرین اوسی زہر کی علامات بتاتے ہین یا نہین بتاتے ہین واقعہ متعلقہ ہے +

(ب) سوال یہ ہے کہ فلان بندر مین فلان پشتہ سے مزاحمت ہوئی ہے یا نہین یہ واقعہ کہ دوسرے بندر مین جو دوسری جگہہ اسیطرح واقع ہین اور وہان ایسا کوئی پشتہ نہین ہے اسی موسم مین روک ہونے لگی واقعہ متعلقہ ہے +

مضمون دفعہ ہذا نہایت صریح وصاف ہے اور دفعہ ۴۵ کے ساتھ پڑھنے سے اور بھی واضح ہوجاویگا ظاہر ہے کہ جو فریق حسب دفعہ ۴۵ - شہادت دلواوے تو فریق ثانی کو حسب دفعہ ہذا موقع تردید کا ملتا ہے اور اس فریق کو جسنے حسب دفعہ ۴۵ - شہادت پیش کی ہو اُس شہادت کی تائید کا موقع ملتا ہے +

لیکن یہ دفعہ اُس اُصول پر مبنی ہے جسپر کہ دفعہ ۱۱ - ایکٹ ہذا اور دفعہ مذکور کی شرح کے دیکھنے سے اُصول اوسکا واضح ہوجاویگا +

میرے نزدیک درصورت موجودگی دفعہ ۱۱ - ایکٹ ہذا کے یہ دفعہ بالکل فضول ہے اور اس مطلب کا اعادہ ہے +

تمثیل (ب) دفعہ مذکور ہرآئینہ قابل لحاظ ہے +

دفعہ ۴۷ جب عدالت کو نسبت کسی شخص کے جسنے کہ کوئی

راے نسبت دستخط کے

دستاویز لکھی ہو یا اوسپر دستخط کیئے ہون راے قائم کرنا ہو تو راے اُس شخص کی جو اُس آدمی کے دستخط کو پہچانتا ہو جسکا اُس دستاویز کو لکھنا یا اوسپر دستخط کرنا خیال کیا جاے بہ تجویز اوس امر کے کہ یہ تحریر یا دستخط اُس شخص کے ہین یا نہین واقعہ متعلقہ ہے +

تشریح - وہ شخص دوسرے شخص کے دستخط کو پہچاننے والا کہلائیگا جسنے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو خود اوسنے لکھکر یا اورسے لکھواکر اوس شخص کے نام بھیجے ہون اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اوس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہون یا دراثناے اجراے معمولی کاروبار کے ایسے کاغذات جنسے پایا جاتا ہو کہ اوسی شخص کے لکھے ہوئے ہین اوسکے روبرو پیش ہوتے رہے ہون +

تمثیل

سوال اس امر کا ہے کہ فلان خط زید لندن کے ایک سوداگر کے ہاتھہ کا لکھا ہے یا نہین + بکر کلکتہ کا ایک سوداگر ہے جس نے زید کو خطوط لکھکر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جنسے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے ہین اور بکر عمرو کا محرر ہے جسکا یہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کرتھی کردیا کرے اور خالد عمرو کا دلال ہے اوسکو عمرو وہ خطوط ہمیشہ دیدیا کرتا تھا جنسے پایا جاتا تھا کہ زید نے اونکے مضمون کی بابت اُس سے مشورہ لینے کے لئے لکھے تھے +

راے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب مین کہ وہ خط زید کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے یا نہین واقعہ متعلق ہے گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ہوئے نہ دیکھا ہو +

واضح ہو کہ دفعہ ۴۵ مین اور اس دفعہ مین یہ فرق ہے کہ دفعہ ۴۵ متعلق ہے اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھ نہین جانتے لیکن دو خطوط آپسمین مقابلہ کرکے اپنی راے ظاہر کرتے ہین کہ آیا وہ خط مطابق ہین یا نہین اور ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہین یا نہین اور دفعہ ہذا متعلق شہادت اُن اشخاص کے ہے جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ہذا خط کاتب سے واقفیت رکھتے ہون اور اس امر کی شہادت دیسکتے ہون کہ اونکی راے مین تحریر خاص اُس شخص کی ہے یا نہین جسکی نسبت بحث ہے ✚

مفصلۂ ذیل طریقے ثابت کرنے خط کے ہین :-

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اور شخص کو جسکے سامنے وہ لکھی گئی ہو طلب کرانے سے ✚

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح دفعہ ہذا واقفیت رکھتے ہوئے ہو یعنی

۱ — جب کہ اوسنے اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو ✚

۲ — بجواب اون کاغذات کے جو کہ اوسنے لکھکر یا اور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہون اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہون ✚

۳ — جب کہ دوران اجراے معمولی کاروبار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ہو کہ اوسکے لکھے ہوئے ہین اُسکے روبرو پیش ہوتے رہے ہون ✚

سوم — خط کی نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ - اختیار کرکے تطبیق کیجاسکتی ہے ✚

سب سے اعلے طریقہ اول ہے اور اوسکے بعد طریقہ دوم اور اوسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلی طریقہ نہ حاصل ہوسکے ادنی طریقہ حاصل نہ کرنا چاہیئے اور اگر کوئی فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود ہون طریقہ دوم یا سوم اوسکے ثابت کرنے کے لئے اختیار کرے تو نسبت صحت

دستاویز کے یہ قابل شک ہے ❊

دفعات ۴۵ و ۴۷ و ۶۰ - ایکٹ ہذا کو ساتھ پڑھنا چاہیئے ❊

دفعہ ۴۸ جبکہ عدالت کو در باب رائج ہونے کسی رسم عام یا موجودگی کسی حق عام کے راے قایم کرنی ہو تو اُس رسم کے رائج ہونے یا اوس حق کے موجود ہونے کے باب مین اُن اشخاص کی راے جنکا واقف ہونا اوسکے رائج ہونے یا موجود ہونے کی صورت مین قرین قیاس ہو واقعہ متعلقہ ہے ❊

راے نسبت رسم عام یا حق عام کب واقعہ متعلقہ ہے

تشریح — لفظ رسم عام یا حق عام کا حاوی اُن رسمیات یا حقوق کا ہے جو کسی فرقہ اشخاص کثیر التعداد کے واسطے عام ہون ❊

تمثیل

حق کسی خاص گانون کے رہنے والونکا کسی خاص کنوے سے پانی بھرنے کی بابت حسب منشاے اس دفعہ کے حق عام ہے ❊

دفعہ ۱۳ کی شرح مین ہم پورے طور پر رسم و رواج کی بحث کر آئے ہین اور ضمن ۴ دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا کے موافق اون اشخاص کے بیانات جو کہ گواہی مین طلب نہین ہو سکتے نسبت معاملات متعلقہ رسم عام یا غرض عام یا غرض خلایق کے شہادت مین قبول ہو سکتے ہین اور حسب دفعہ ۴۲ - ایکٹ ہذا فیصلجات بطور شہادت امور عامہ کے لیئے جا سکتے ہین - حسب دفعہ ہذا بیانات گواہان موجودہ کے بلا کسی شرط کے جو کہ ضمن ۴ دفعہ ۳۲ کے لئے لازمی ہے (یعنی شرط ۴ مندرج شرح) قابل ادخال شہادت ہین - اور گواہ سے نہ صرف واقعات کی نسبت سوال کرنا جایز ہے بلکہ اوسکی راے کی نسبت بھی - اور

چونکہ دفعہ ہذا کے موافق راے اُس سے پوچھی جا سکتی ہے تو وہ خاص حالتین جب کہ وہ رسم عمل مین آئی یا جو اُسکی بنا اوسکی راے کی ہو حسب دفعہ ۵۱ پوچھی جا سکتی ہین *

تشریح دفعہ ہذا سے یہ صاف ظاہر ہے کہ حقوق خانگی اِسمین شامل نہین ہین اور اونکی نسبت راے داخل نہین ہو سکتی اور متن دفعہ ہذا مین یہ امر صاف ہے کہ رسم یا حق عام ہو (یعنی وہ جو کہ کسی خاص مقام یا گروہ سے متعلق ہو اور نہ عموماً تمام خلایق سے) لیکن ضمن ۴ دفعہ ۳۲ مین عام اور متعلقہ خلایق دونون داخل ہین ـ دفعہ ۴۸ مین صرف اُمور متعلقہ خلایق کی نسبت فیصلجات شہادت مین داخل ہو سکتے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس دفعہ کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعنی جو متعلق خاص مقام یا گروہ سے ہو) داخل نہین ہو سکتے ـ شہادت مندرجہ دفعہ ہذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونون طور پر داخل ہو سکتی ہے *

تمثیل دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ عام رسم و حق مین حقوق آسایش داخل ہین اونکی نسبت دفعہ ۱۳ کی شرح مین بخوبی بحث ہو چکی ہے *

دفعہ ۴۹ جب کہ عدالت کو درباب اُمور مفصلہ ذیل کے راے قایم کرنی ہو *

راے نسبت دستورات وعقاید وغیرہ کب واقعہ متعلقہ ہین

دستورات اور عقاید کسی فرقہ اشخاص یا خاندان کے

ترتیب اور انتظام کسی امر مذہبی یا خیراتی کے *

معنی الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعون یا لوگون کے خاص فرقون مین مستعمل ہون *

راے اُن اشخاص کی جو ان سے واقفیت رکھنے کے وسایل خاص رکھتے ہون واقعہ متعلقہ ہین *

دفعہ ہذا مین مفصلہ ذیل امور کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہے :—

۱- دستورات کسی فرقہ اشخاص کے - اسمین تمام رسوم متعلقہ تجارت ہین +

۲- عقاید کسی فرقہ اشخاص کے - اسمین مذاہب مختلف یا خیلات ملکی مختلف شامل ہین +

۳- دستورات کسی خاندان کے - مثلاً رسم کلاچر جس سے کہ بڑے بیٹے کو راج ملتا ہے +

۴- عقاید کسی خاص خاندان کے +

۵- ترتیب اور انتظام کسی امر مذہبی وخیراتی - مثلاً خیرت خانہ و مدرسہ خیراتی وغیرہ +

۶- معنی الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعون مین مستعمل ہون +

۷- معنی الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگون کے فرقون مین مستعمل ہون +

شرح دفعہ ۳۲ مین نہایت پورے طور پر ہم رسم ورواج کے اور دستورات اشخاص در مقام خاص وگروہ اشخاص وخاندان خاص کا ذکر کر آئے ہین اور اُس شرح کے پڑہنے سے بخوبی نوعیت ان سب کی معلوم ہوگی اور اسمین شک نہین کہ بغیر دیکھنے اور پڑہنے اُس شرح کے مضمون دفعہ ہذا کسیقدر دیر مین سمجھہ مین آویگا +

نسبت امر اول ودوم کے یہ واضح رہے کہ اکثر ہوتا ہے کہ عدالت شہادت نسبت رسم ورواج مذہب خاص گروہ اشخاص کے لیتی ہے چنانچہ بمقدمہ مسماۃ دالکھو بنام شیو سنگہ راے کے عدالت ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمال نے شہادت خاص رسم ورواج اور عقاید اگروالہ بنیون کی جو کہ مذہب بین کا رکھتے تہے نسبت جواز تبنیت نواسہ کے لی تہی اور اوسکی نسبت فیصلہ صادر کیا تھا[9] +

دفعہ ہذا کے امور نمبری ۶ و ۷ کی نسبت فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعہ ۹۵ وشرط اول دفعہ ۹۸ دفعہ ۱۶۱ و دفعہ ۹۸ ایکٹ ہذا کو پڑہنا چاہیئے +

---

(۹) شیو سنگہ راے بنام مسماۃ دالکھو منفصلہ ہائیکورٹ شمال ومغرب مورخہ ۲۷ نومبر ۱۸۷۴ء نمبر ۳۴ عام ۱۸۷۴ء

دفعہ ۵۰ جب کہ عدالت کو دو شخص کی قرابت باہمی کی نسبت راے قایم کرنی ہو تو راے جو از روے طور اور طریق کے درباب ہونے اوس قرابت کے کوئی ایسا شخص ظاہر کرے جو اوس خاندان مین ہونے کی وجہ سے یا اور نہج پر اوس قرابت کی واقفیت رکھنے کے وسائل خاص رکھتا ہو واقعہ متعلقہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ ایسی راے مقدمات متعلقہ قانون طلاق مجریہ ہند مین یا اون مقدمات مین جو حسب دفعہ ۴۹۴ یا ۴۹۵ یا ۴۹۷ یا ۴۹۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہون ازدواج کے ثبوت کے واسطے کافی نہوگی +

راے نسبت رشتہ داری کب واقعہ متعلقہ ہے

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ زید اور ہندہ کا ازدواج ہوا تھا یا نہین +

یہ واقعہ کہ اونکے دوست ہمیشہ اونسے اسطرح ملا کرتے تھے اور اسطرح کا طور و طریقہ برتتے تھے جیسا کہ شوہر اور زوجہ کے ساتھ چاہیئے واقعہ متعلقہ ہے +

(ب) سوال یہ ہے کہ زید عمرو کا صلبی بیٹا ہے یا نہین +

یہ واقعہ کہ زید کے ساتھ اُس خاندان کے لوگ ہمیشہ مثل پسر صلبی کے طور و طریق برتتے تھے واقعہ متعلقہ ہے +

مضمون دفعہ ہذا اوسکی تمثیلات سے صاف ظاہر ہے - عملدرآمد قریب رشتہ دارون کا قیاس غالب نسبت رشتہ کے پیدا کرتا ہے مثلاً باپ کا کسی لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا کہ اس بات کا بیان کرنا ہے کہ وہ اوسکا بیٹا صحیح النسب ہے - پس حسب دفعہ ہذا برتاؤ رشتہ دارونکا کسی شخص

کے ساتھہ ایک قسم کی قیاسی شہادت اوس رشتہ داری کی ہے یہ دفعہ خاص کر متعلق ہوسکتی ہے مقدمات مسلمانون سے جسمین کہ صحبت دایمی مادر اور اقرار بالنسب سے جو کوئی شخص کسی لڑکے کی نسبت کرے صحیح النسبی قایم ہو جاتی ہے لیکن اسکا طوالت کے ساتھہ ذکر آگے بحث قیاسات مین کیا جاوے گا۔ دفعہ ہذا سے واضعان قانون کو اس قسم کی شہادت کا قابل دخال کرنا منظور تھا لیکن ممکن ہے کہ صرف وہ شہادت ہو جو کہ اس دفعہ کے موافق ہو۔ مگر قیاس نسبت صحیح النسبی کے حسب دفعہ ۱۱۲ ایکٹ ہذا نہایت قیاس غالب ہے اور ہر اُس شہادت سے جو کہ دفعہ ہذا کے موافق داخل ہوتی ہے ہمیشہ غالب رہتا ہے +

واضح رہے کہ جب بالفاظ صریح دفعہ ہذا شہادت اس امر کی واسطے اغراض قانون طلاق مجریہ ہند و تعزیرات ہند کے کافی نہین ہے۔ لیکن قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا تھا کہ جب کہ ایک مرد و ایک عورت بطور زن وشو کے ساتھہ رہتے تھے اور ملزم پر جرم دفعہ ۴۹۸ کا لگایا گیا تھا تو یہ تجویز ہوا کہ صحبت دایمی زن وشو کی قیاس کافی وغالب نسبت نکاح کے پیدا کرتی ہے کہ بار ثبوت نکاح نہونے کا ذمہ ملزم کے ہے۔ لیکن یہ فیصلہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۷۲ء کا ہے اور ایکٹ ہذا یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء کو جاری ہوا اور خلاف منشاء دفعہ ہذا کے ہے کیونکہ بار ثبوت نکاح ہمیشہ ذمہ پیروکار رہے +

دفعہ ۵۱ جب کہ راے کسی شخص زندہ کی واقعہ متعلقہ ہو تو وہ وجوہ بھی جنکی بناء پر وہ راے قایم کیجاے واقعہ متعلقہ ہین +

وجوہ جنپر راے مبنی ہے کب واقعہ متعلقہ ہین

تمثیل

جایز ہے کہ ایک شخص ماہر بیان اپنے اُن امتحانات کا پیش کرے جو اوسنے اپنی راے قایم کرنے کے لئے کئے ہون +

راے ایک ایسی قسم کی شہادت ہے جو صرف متعلق ہے اُن واقعات سے جو کہ تجربہ خاص

گواہ مین آئے ہون بلکہ ہزارہا علامات پر مبنی ہوتی ہے جو کہ گواہ کو مختلف ذریعون سے حاصل ہوتی ہین اسوجہ سے اگر راے کی نسبت شہادت دیجاوے تو حسب دفعہ ہذا پوچھا جا سکتا ہے کہ وجہ راے کیا ہے ❊ اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کی معلوم ہوتی ہے ❊

ہائی کورٹ کلکتہ نے تو یہان تک تجویز کر دیا ہے کہ گواہ سے پوچھا جاوے کہ اوسنے اپنی راے کے موافق عمل کیا تھا یا نہین کیونکہ علم باعمل علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکھتا ہے اس صورت مین عمل گواہ اوسکی راے کی تائید کر سکتا ہے (۱) ❊

دفعہ ۸ و ۱۱ - ایکٹ ہذا بھی بحق ادخال اس قسم کی شہادت کے ہین اور اونکی شرح کے دیکھنے سے مدد ملیگی ❊

چال چلن کن صورتون مین واقعہ متعلقہ ہے

دفعہ ۵۲ مقدمات دیوانی مین یہ واقعہ کہ ایک شخص اہل غرض کا چال چلن ایسا ہے کہ جس فعل کا اوسپر اتہام کیا گیا وہ بلحاظ اس چال چلن کے قرین قیاس یا خلاف قیاس ہے غیر متعلقہ ہے مگر جسقدر کہ وہ چال چلن از روے واقعات کے اور طرح سے واقعہ متعلقہ معلوم ہوتا ہو ❊

مقدمات دیوانی مین چال چلن اشخاص واقعہ متعلقہ نہین ہے بجز خاص صورت کے

دفعہ ہذا اور تین دفعات مابعد متعلق ہین چال چلن سے - اس دفعہ مین صریح طور پر مقدمات دیوانی مین عام چال چلن کی نسبت شہادت دینے کی صریح ممانعت نہوتی تو حسب ضمن ۲ دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا مقدمات دیوانی مین بھی شہادت گذرنے لگتی جیسے کہ فوجداری کے مقدمات مین ❊

---

(۱) اسٹیفن سن بنام ریونشاین کمشنر دیکلی جلد ۷ صفحہ ۵۹

دفعہ ہذا مین لفظ اہل غرض سے وہ اشخاص مراد ہین جنکے چال چلن کا دریافت کرنا اصل غرض ہے
اور گواہ مراد نہین بلکہ اصل فریق مقدمہ - گواہون کی نسبت دفعات ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ -
متعلق ہین - اصل یہ ہے کہ چال چلن عام مقدمون مین ایک ایسی ادنی شہادت ہے کہ جس سے مقدمات
دیوانی مین کچھہ نتیجہ نہین ہے مثلاً اگر زید واسطے نقض معاہدہ کے نالش کرے تو یہ امر کہ وہ بے رحم
ہے یا رحمدل ہے کچھہ اثر نہین رکھہ سکتا - مقدمات دیوانی مین صرف ایک صورت ہے کہ جسمین چال چلن
کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہے یعنی دفعہ ۵۵ لیکن دفعہ ہذا کے مطابق کبھی بعض حالت نسبت چال چلن
فریقین کے ان واقعات سے جو کہ اور طور پر متعلق ہون عدالت اپنی راے قایم کر سکتی ہے اور
فریقین کی دیانت اور بددیانتی کی نسبت نتیجہ نکال سکتی ہے - پس دفعہ ۵۵ قابل ملاحظہ ہے +

دفعہ ۵۴ مقدمات فوجداری مین یہ واقعہ کہ شخص ملزم کا چال چلن نیک ہے واقعہ متعلقہ ہے

مقدمات فوجداری مین چال چلن سابق واقعہ متعلقہ ہے

جیساکہ صریح طور پر دفعہ ۵۲ مین نسبت مقدمات دیوانی کے شہادت چال چلن کی غیر متعلق
قرار دیگئی ہے اسیطرح پر دفعہ ہذا مین صریح طور پر مقدمات فوجداری مین متعلق قرار دیگئی ہے حقیقت
یہ ہے کہ نسبت ثبوت یا عدم ثبوت وجود کسی خاص واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلق کے عام چال چلن کسی شخص کا
محض ایک بے سود امر ہے مثلاً یہ کہ زید نے عمرو کی کتاب چرائی یا نہین ایک واقعہ تنقیحی ہے اور اس بات
کے گواہ گذر سکتے ہین پس کتنی ہی شہادت چال چلن کی زید ملزم کی طرف سے گذرے اور گو وہ شہادت
معتبر بھی ہو اور شہادت ان گواہون کی معتبر ہو جنہون نے زید کو عمرو کی کتاب لیتے ہوئے دیکھا تو
ممکن ہے کہ یہ دونون شہادتین معتبر ہون اور یہ واقعہ کہ عمرو کی کتاب زید نے چرائی ثابت قرار پاویگا
پس ظاہر ہے کہ چال چلن کی نسبت کتنی ہی معتبر شہادت گذرے اُس سے بحالت ثابت ہونے واقعہ
کے کچھہ اثر اوس واقعہ پر نہین ہو سکتا - لیکن چال چلن کی شہادت سے ایک قیاس نسبت نیک نیتی زید

سے قایم ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ زید ایک ایسا ذی وقعت شخص ہے جسکو کوئی وجہ عمرو کی کتاب چرانے کی نہ تھی یا یہ کہ زید گو عمرو کی کتاب لیگیا لیکن مابین زید و عمرو کے وہ زید ایک رشتہ تصور کرتا تھا کہ عمرو کی غیبت مین کتاب دیکھنے کو لیجا وے پس اصول یہ ہے کہ شہادت چال چلن سے واقعہ کے ثبوت یا عدم پر کچھہ اثر نہین ہوتا لیکن اوس واقعہ کی وجہ اوسکی نیت یا باوجود اوس واقعہ کے بیخطا ہونے کے ثابت کرنے کے لیئے کار آمد ہے۔ مثلاً ایک ہی واقعہ سے غریب اور بے وقعت شخص مجرم قرار پا سکتا ہے اور ذی وقعت شخص اوسی فعل کی نسبت ایسے معنی لگانے سے اُسکی سزا سے بچ سکتا ہے جو عزت لگا سکتا تھا ◆

شہادت چال چلن پر ملزم حاکم فوجداری بروقت حکم سزا کے نسبت مقدار سزا کے نظر کر سکتا ہے اور اوسکے چال چلن او حیثیت اور وقعت کے مطابق سزا کی کمی و بیشی کر سکتا ہے ◆

دفعہ ۵۴

مقدمات فوجداری مین سزا یابی سابق مدعا علیہ واقعہ متعلقہ ہے لیکن بدچلنی سابق مدعا علیہ واقعہ متعلقہ نہین بجز بطور جواب کے

مقدمات فوجداری مین یہ واقعہ کہ شخص ملزم پیشتر کسی جرم کا مرتکب ثابت ہوا تھا واقعہ متعلقہ ہے لیکن یہ واقعہ کہ وہ بدچلن ہے واقعہ متعلقہ نہین ہے اَلّا اُس حال مین کہ شہادت اس بات کی پیش کیجاوے کہ وہ نیک چلن ہے پس ایسی صورت مین وہ واقعہ متعلقہ ہو جاتا ہے ◆

تشریح :- یہ دفعہ اُن مقدمات سے متعلق نہین ہے جنمین کہ بدچلن ہونا کسی شخص کا فی نفسہ واقعہ تنقیحی ہو ◆

دفعہ ہذا مین جیسے کہ شہادت مدعا علیہ کی نیک چلنی کی نسبت حسب دفعہ ۵۳ کے اجازت دیگئی ہے ویسے ہی شہادت نسبت اسکی بدچلنی کے ممانعت کیگئی ہے سوا اوس صورت کے کہ مدعا علیہ نے شہادت اپنی نیک چلنی کی دی ہو تب مدعی کو بھی مدعا علیہ کی بدچلنی ثابت کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن باوجود

مدعا علیہ کی طرف سے ایسی کوئی شہادت نہ گذرنے کے پہلے ہی سے مدعا علیہ کی بد چلنی کی نسبت مدعی کوئی شہادت نہیں دے سکتا[۲] ٭

مدعی کو حسب دفعہ ہذا ایسی شہادت دینے کا اختیار ہے جس سے کہ مدعا علیہ کا پہلے سزایاب ہونا ثابت ہو۔ وجہ اس امر کی کہ مدعا علیہ کو اپنی نیک چلنی کی نسبت شہادت دینے کا اختیار ہے اور مدعی کو مدعا علیہ کی بد چلنی کی نسبت اختیار نہیں دیا گیا (بدون اسکے کہ مدعا علیہ اپنی نیک چلنی کی شہادت پیش کرے) یہ ہے کہ جیسا شرح دفعہ ۵۳ مین بیان ہو چکا ہے کہ نیک چلنی کی شہادت سے واقعات کی نسبت نیک نیتی قایم کرکے وہ واقعہ جرم نہین رہتا لیکن عام بد چلنی مدعا علیہ سے کوئی نتیجہ نسبت نوعیت اوس فعل کے نہین نکلسکتا۔ لیکن جبکہ کسی شخص کی اس درجہ تک نوبت پہونچگئی ہو کہ وہ پہلے عدالت سے مجرم قرار پاچکا ہو تب شہادت داخل ہوسکتی ہے لیکن اگر مدعا علیہ کبھی پہلے سزایاب نہوا ہو تو یہ اوسکے حق مین ایک بات خیال کیجاتی ہے۔ مشہور ہے کہ ایک مدعا علیہ نے اپنے بیان مین یہ شعر پڑھا تھا:

من آنم کہ گاہے نہ دزدیدہ ام ہمین بار دربار را دیدہ ام

لیکن باوجود اس عام اجازت کے جو کہ اس دفعہ مین دیگئی ہے نسبت ثابت کرنے سزایابی سابق ملزم کے یہ ظاہر ہے کہ ہر جرم مین پہلے سزایاب ہونا کچھہ اثر نہین رکھہ سکتا سوائے ثابت کرنے بد چلنی ملزم کے اگر وہ جرم جسمین پہلے سزایاب ہوا نوعیت مین جرم حال سے نہایت بعید ہے مثلاً جعل مین سزایاب ہونا نسبت جرم زنا بالجبر یا حملہ کے کچھہ تقویت نہین کرسکتا۔ نہ جھوٹا سکہ بنانے کا جرم کچھہ نتیجہ جرم زنا کی نسبت پیدا کرسکتا ہے لیکن اگر پہلے جعلسازی کی سزا ملچکی ہو اور دوبارہ الزام جھوٹا سکہ بنانیکا لگایا جاوے یا اگر پہلے خیانت مجرمانہ کی سزا ملچکی ہو اور پھر چوری کا جرم لگایا جاوے تب البتہ کچھہ نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے

(۲) ملکہ بنام بہاری دوساد وغیرہ ویکلی جلد ۷ صفحہ ۰ نظایر فوجداری — ملکہ بنام پھولچند ویکلی جلد ۸ صفحہ ۱۱ نظایر فوجداری — ملکہ بنام گوپال ٹھاکر ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲ نظایر فوجداری ٭

لیکن یہ ایک وہ اُصول ہے جو کہ دفعہ ۷ تعزیرات ہند مین قرار دیا گیا ہے جس سے ہم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا ہے - سزا یابی سابق کا بھی اثر زیادہ تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاہیئے ؛

ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ ثبوت سزا یابی سابق اختتام سماعت مقدمہ تک داخل نکرنا چاہیئے کیونکہ اُس سے صرف فائدہ نسبت مقدار سزا کے بعد مجرم قرار پانے مدعا علیہ کے نکلسکتا ہے(۳) لیکن یہ فیصلہ قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہوا تھا دفعہ ۳۰۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری کے فقرہ ۲ مین بھی اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزا یابی سابق مدعا علیہ قرار داد جرم مین دیگئی ہے - دفعہ ۳ و ۴ - ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۴ع یعنی سزاے تازیانہ قابل ملاحظہ ہین ؛

ایک صورت ایکٹ ہذا مین ایسی بیان کیگئی ہے کہ چال چلن مدعی کی نسبت شہادت دیجاسکتی ہے یعنی جبکہ وہ زنا بالجبر کا دعوی کرے دیکھو دفعہ ۱۵۵ ضمن ۴ - بلکہ مسودہ قانون مین ایک الگ دفعہ اس مضمون کی قایم کیگئی تھی اور وہ یہ ہے ؛

دفعہ ۴۴ - مقدمات زنا بالجبر یا اقدام ارتکاب زنا بالجبر مین یہ واقعہ کہ ,, وہ عورت جسکی نسبت جرم مبینہ کا ارتکاب ہوا ایک عورت کسبی پیشہ ہے یا یہ کہ اوسکا چال چلن عموماً بے عصمتی کا تھا واقعہ موثر مقدمہ ہے ،، ؛

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ چال چلن کسی شخص کا اُس صورت مین امر تنقیح طلب ہے جب کہ کارروائی باب ۳۸ ضابطہ فوجداری کے مطابق کیجاوے چنانچہ اسکی نسبت پورا قاعدہ دفعات ۵۰۴ سے ۵۱۷ تک ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ملیگا - یا جب کہ کارروائی مطابق ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ع کے کیجاوے اوسکی دفعہ ۵ دیکھنے کے قابل ہے ؛

---

(۳) ملکہ بنام شیو منڈل ویکلی جلد ۳ صفحہ ۲۰ نظایر فوجداری

دفعہ ۵۵ مقدمات دیوانی مین یہ واقعہ کہ چال چلن کسی شخص کا ایسا ہی جس سے اُس ہرجہ کی تعداد مین جوکہ اوسکو ملنا چاہئیے فرق پڑے واقعہ متعلقہ ہے *

جبکہ چال چلن موثر تجویز مقدار زر ہرجہ ہو

تشریح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ مین لفظ چال چلن کا حاوی شہرت اور خاصہ طبیعت کا ہے لیکن شہادت صرف عام شہرت اور عام خاصہ طبیعت کی گذر سکتی ہے نہ خاص افعال کی جنسے کہ شہرت یا خاصہ طبیعت ظاہر ہوا ہو*

دفعہ ہذا اُن مقدمات سے متعلق ہے جنمین کہ دعوی واسطے دلاپانے ہرجہ کے ہو جوکہ بر بنائے مفصلہ ذیل دائر ہوئے ہون *

اقسام مقدمات جنسے دفعہ ہذا متعلق ہے

۱ — نالش واسطے دلاپانے ہرجہ کے جوکہ بوجہ ہتک عزت مدعی کو پہنچا ہو اور جسمین کہ مدعا علیہ کا عذر یہ ہو کہ واقع مین مدعی ایسا ہی ہے جیسا کہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہے اس قسم کے مقدمہ مین امر تنقیح طلب یہ قرار پایا ہے کہ چال چلن مدعی کا کیسا ہے آیا ایسا ہے یا نہین جیسا کہ مدعا علیہ بیان کرتا ہے *

۲ — نالش واسطے دلاپانے ہرجہ کے جوکہ بوجہ مدعی کی جورو کے یا دختر کے ساتھہ زنا کرنے کے ہوا ہو دائر ہو اور مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ مدعی کی زوجہ یا دختر بد چلن ہے *

۳ — نالش واسطے دلاپانے ہرجہ کے بوجہ نقض معاہدہ نکاح کے ہو جسمین کہ مدعا علیہ کیطرف سے یہ عذر پیش ہو کہ مدعی اس قسم کا شخص ہے کہ اوسکو رنج نہین ہو سکتا *

واضح رہے کہ اقسام مفصلہ بالا مین نوعیت چال چلن مدعی کی ہمیشہ زیر تنقیح ہوتی ہے اسوجہ سے کہ مثال اول مین اگر مدعی کم حیثیت اور بد چلن ہے تو اوسکے دعوے کی مقدار بہت کم ہو گی دلایت کے قانون کے موافق مدعی بغرض ثابت کرنے اپنی نیک چلنی کے کہ جسکی وجہ سے مقدار ہرجہ زیادہ ہو شہادت

داخل نہین کر سکتا جب تک کہ مدعا علیہ کی طرف سے عذر بدچلنی مدعی پیش نہو اسواسطے کہ قیاس نسبت نیک چلنی مدعی کے ہوتا ہے اور بار ثبوت اوسکی بدچلنی کا ذمہ مدعا علیہ کے ہے +

اور مثال دوم مین اصول یہ ہے کہ شوہر یا باپ کو زوجہ یا دختر کے ساتھہ زنا کا ہرجہ بمقدار اُس تکلیف و رنج کے جو کہ شوہر یا باپ کو بوجہ فعل مدعا علیہ کے پیدا ہوا ہو کہ جس خیال کیوجہ سے مدعی کی خانگی خوشی و راحت مین خلل آیا اور اوسکے خاندان کی عوام مین ذلت ہوئی دلایا جاتا ہے اور چونکہ نوعیت دعوے کی یہ ہے تو ظاہر ہے کہ جیسے وقعت اور چال چلن جورو یا بیٹی کا تھا اوسی کی نسبت سے ہرجہ دلایا جاتا ہے پس اگر مدعا علیہ زانی یہ بات ثابت کر سکے کہ زوجہ یا بیٹی جسکے ساتھہ زنا کیا ہے بدچلن تھی یا یہ کہ مدعی نے اپنی زوجہ کو گھر سے نکال دیا تھا یا نان و نفقہ سے انکار کیا تھا تو ایسی شہادت اس دفعہ کے موافق قابل ادخال ہے کیونکہ اگر خانگی خوشی و راحت کو بوجہ بیٹی یا جورو کے تھی وہی کم تھی تو اوسکے جانے سے جو ہرجہ ہوگا وہ بھی کم ہوگا

نسبت مثال تیسری کے واضح رہے کہ اگر چال چلن مدعی ایسا خراب ہو کہ جسکی وجہ سے مدعا علیہا مدعی سے شادی نکر سکتی ہو تو عدالت کم ہرجہ دلاوے گی +

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ لفظ چال چلن مین دو چیزین شامل کیگئی ہین ایک شہرت اور دوسرے خاصہ طبیعت +

شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ہین

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلی کو کہتے ہین کہ جنکی وجہ سے انسان کو کوئی فعل کرنے کی رجحان ہوتی ہے اور پھر عادت اُسکی اوسطرح پر عملدرآمد کرنے کی پڑ جاتی ہے +

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ہین جو کہ بوجہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دلمین قایم ہوتی ہے اور وہ لوگ اوسکی نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ہین پس واضح رہے کہ شرح دفعہ ہذا متعلق دفعہ ہذا سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ہے اور اوسمین صراحت کے ساتھہ یہ منع کر دیا گیا ہے کہ اُن خاص افعال کی

(۴) دیکھو دفعہ ۴۵ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۹ع

سے جس سے کہ عام طبیعت یا شہرت ظاہر ہوا ہو شہادت نہ دینی دے گی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ بہت سی تنقیح و تفصیلیں قایم ہو جاتی ہیں - پس دفعات مذکورہ بالا کے موافق گواہ سے سوال یون ہو سکتا ہے کہ تمہارے علم مین فلان کا چال چلن عادتاً کیسا ہے اور اوسکی بابت شہرت کیا ہے - دفعہ ۱۴۸ بھی جسکا ہم نے دفعہ ہذا سے اور اس دفعہ کے مقاصد سے کچھ بھی کام نہیں ہے +

باب اوّل اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ہے اور جس مین تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کیگئی ہے ختم ہوگیا - لیکن ظاہر ہے کہ قابل ادخال ہونا شہادت کا ایک بات ہے اور وقعت شہادت اور بات ہے یہ ضرور نہین کہ سب شہادت جو قابل ادخال قرار دیگئی ہے وہ سب ذی وقعت ہو +

یہ ایک اصول مسلمہ قانون شہادت کا ہے کہ قابل ادخال قرار دینا کام قانون کا ہے اور اوسکی وقعت قایم کرنا منصب حاکم کا حصہ ہے +

جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ تیار ہوا تھا تو ایک الگ دفعہ اس مضمون کی قایم کیگئی تھی لیکن اوسکو بوجہ غیر ضروری ہونے کے نہین رکھا لیکن اصول معروف اب بھی ایکٹ ہذا سے متعلق ہے +

باب ۲ ثبوت

باب اوّل ایکٹ ہذا مین بحث اس امر کی تھی کہ کون کونسی شہادت داخل ہو سکتی ہے اور باب ہذا مین بحث ثبوت کی ہے - شہادت اور ثبوت مین جو فرق ہے اسکا ذکر مقدمہ کتاب ہذا مین ہم کر آئے ہین یعنی یہ کہ شہادت وسیلہ ہے جس سے کہ واقعہ قایم ہوتا ہے اور ثبوت اوسکا نتیجہ ہے - پس باب اوّل مین بحث اُن صورتون سے تھی جنہین کہ واقعات متعلقہ قرار پاتے ہین اور اونکی نسبت شہادت داخل لیجا سکتی ہے اور باب ہذا مین وقعت اور نوعیت شہادت سے بحث ہے گویا کہ باب اوّل مین یہ بحث ہو

کہ شہادت آسکتی ہے یا نہیں اور باب ہذا مین یہ بحث ہے کہ اگر آسکتی ہے تو اوسکے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے +

فصل ۳

واقعات جنکا ثبوت ضروری نہین ہے

دفعہ ۵۶ کوئی واقعہ جسے عدالت وجہ ثبوت مین تسلیم کرے محتاج ثبوت کا نہین ہے +

واقعات مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کی ضرورت نہین

لفظ جسکا ترجمہ وجہ ثبوت مین تسلیم کرنا کیا گیا ہے وہ جوڈیشل نوٹس ہے اور اوسکا ترجمہ اسطرح پر محض ناکافی اور غلط ہے +

جوڈیشل نوٹس کی تعریف ایکٹ ہذا مین نہین ہے لیکن جوڈیشل نوٹس اس واقفیت کو کہتے ہین جو کہ جج بحیثیت اپنے منصب کے بلا داخل ہوئے کسی ثبوت کے کام مین لاوے مثلاً قانون تمادی یا اور کوئی قانون جو اوسکو بوجہ اپنے منصب کے جاننا چاہیئے +

فصل ہذا مین صرف دو صورتون مین ثبوت کی ضرورت نہین ہوتی ایک صورت تو وہ ہے جو مندرج ہے دفعہ ۵۶ مین - اور دوسری وہ ہے جو مندرج ہے دفعہ ۵۸ مین - لیکن اگر عدالت چاہے تو دونون صورتون مین ثبوت طلب کرسکتی ہے دیکھو فقرہ دفعہ ۵۷ وجزو آخر دفعہ ۵۸ - ایکٹ ہذا +

ان دو صورتون کے سوا باقی کل صورتون مین شہادت دینی اور ثابت کرنی لازم ہے +

دفعہ ۵۷ عدالت واقعات مفصلہ ذیل کو وجہ ثبوت مین تسلیم کرے گی :-

واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمی ہے

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکھتے ہون اور بزمانہ حال یا ماضی یا مستقبل کسی جزو برٹش انڈیا مین نافذ ہون +

(۲) قوانین متعلقہ عامہ خلایق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر ہو چکے ہون یا آیندہ صادر ہون اور تمام ایکٹ مختص المقام اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنٹ نے باین حکم صادر کیا ہو کہ وہ وجہ ثبوت مین تسلیم کئے جائین ✤

(۳) جناب ملکہ معظمہ کی فوج بری یا بحری کے آرٹکلس آف وار یعنی قانون جنگی ✤

(۴) پارلیمنٹ مذکور اور اوس کونسل کا ضابطہ جو واسطے توضیع آئین وقوانین کے حسب ایکٹ مصدرہ کونسل ہند مقرر کیگئی ہو یا اور کوئی قانون جو اس باب مین نافذ الوقت ہو ✤

تشریح — ضمن ۲ و ۴ مین لفظ پارلیمنٹ حاوی معنی مفصلۂ ذیل کا ہے —

۱— پارلیمنٹ مملکت متحدہ برٹانیہ عظمی اور ائرلنڈ ✤

۲— پارلیمنٹ برٹانیہ عظمی ✤

۳— پارلیمنٹ انگلستان ✤

۴— پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ ✤

۵— پارلیمنٹ ائرلنڈ ✤

(۵) تخت نشینی اور دستخط فرمانروا ے وقت مملکت متحدہ برٹانیہ عظمی اور ایرلینڈ کے ✤

(۶) تمام مواہیر جو انگریزی عدالتون مین وجہ ثبوت میں منظور ہوسکتی ہین اور مواہیر تمام عدالتہاے برٹش انڈیا کی اور تمام عدالت ہاے بیرون

برٹش انڈیا کی جو بحکم نواب گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ اجلاس کونسل کے مقرر کیگئی ہون اور مواہیر عدالتہاے ایڈمرلٹی اور عدالت علاقہ بحری اور نوٹری پبلک کی اور تمام مواہیر جنکو کوئی شخص از روے کسی ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے جو برٹش انڈیا مین حکم آئین کا رکھتا ہو مستعمل کرنے کا مجاز ہو ✣

(۷) تسلط عہدہ اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسی سرکاری عہدہ پر برٹش انڈیا کے کسی جزو مین مامور ہون بشرطیکہ اونکا تقرر اوس عہدہ پر گزٹ آف انڈیا مین یا کسی لوکل گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ مین مشتہر ہوا ہو ✣

(۸) ہر ایسی ریاست یا ایسے بادشاہ کی موجودگی اور خطاب اور قومی جھنڈا جسے فرمان فرماے برٹانیہ نے تسلیم کیا ہو ✣

(۹) تقسیم زمان اور زمین کی تقسیم جغرافی یعنی ممالک وغیرہ اور تیوہار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاری گزٹ مین مشتہر ہون ✣

(۱۰) ممالک قلمرو فرمانرواے برٹانیہ ✣

(۱۱) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ کا مابین ملکہ معظمہ اور کسی اور ریاست یا گروہ اشخاص کے ✣

(۱۲) نام حاکمان اور عہدہ داران عدالت اور اونکے نائبون اور عہدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹون کے اور نیز تمام عہدہ دارون کے جو عدالت کے حکمنامجات کی تعمیل مین مامور ہون اور تمام ایڈوکیٹ اور اٹرنی اور

ججون کمشنر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضری عدالت کے یا اوسکے روبرو سوال و جواب کرنے کے ہون ٭

(۱۳) قواعد درباب شارع عام ٭
(خشکی یا تری کے)[۶] ٭

ان تمام صورتون مین اور تمام امور متعلقہ تاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون مین عدالت کو جایز ہے کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہون استمداد کرے ٭

اگر عدالت سے کوئی شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپنی تجویز مین تسلیم کرے تو اوسے اختیار انکار کرنے کا ہے مگر اوس حالت مین اور اوسوقت تک کہ وہ شخص ایسی کتاب یا دستاویز نہ پیش کرے جسکی روسے عدالت کی دانست مین اوسکا تسلیم کرنا ضروری ہو ٭

نسبت نمبر ۹ کے واضح رہے کہ ہندوستان کے مختلف حصون مین مختلف قسم کے سنہ جاری ہین مثلاً سنہ عیسوی سنہ ہجری سنہ سمت سنہ فصلی سنہ جلوس سنہ بنگلہ وغیرہ یہ سب جنتری سے عدالت دریافت کرسکتی ہے ٭

دفعہ ۲۶ قانون تمادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے موافق تمادی کا حساب گریگوری کلندر کے موافق ہوگا ٭

نسبت نمبر ۱۲ کے دیکھو دفعہ ۷ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع جسکے موافق وکیل ہونے یا نہونے کے نسبت عدالت کو خود دیکھنا چاہیئے ٭

نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاریخ وغیرہ کے معاملات مین خود کتابون کو دیکھ سکتی ہے چنانچہ مقدمات

(۶) ترمیم بموجب دفعہ ۵ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

مین ہائی کورٹ کلکتہ نے تاریخ مولفہ مسٹر مل و الفنسٹن و دیگر مورخین اور اور کتابون سے حوالہ کیا تھا (۷) ✦

اسیطرح پر آلی کتاب سنسکرت کی انگریزی ترجمہ کا جسکے صحت کی نسبت حلف ہوچکا تھا پریوی کونسل نے شہادت مین داخل ہونا منظور کیا (۸) ✦

دفعہ ۵۸ کوئی واقعہ کسی ایسے مقدمہ مین ثابت کرنا ضرور نہین ہے جسمین فریقین یا اونکے مختار بذریعہ تحریر و دستخطی کے بروقت سماعت مقدمہ تسلیم کرنے پر اتفاق کرین یا پیشی مقدمہ سے پہلے اسکے تسلیم کئے جانے پر اتفاق کرین یا جواز روے کسی قاعدہ سوال و جواب مقدمہ مجریہ وقت کے انکے سوال و جواب سے تسلیم کیا ہوا متصور ہو مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کو اپنی راے کے موافق اختیار رہے کہ بجز اس اقبال کے اور نہج پر واقعات مقبولہ کے ثابت کئے جانیکا حکم دے ✦

واقعات مسلمہ فریقین

دفعہ ہذا اس اصول پر مبنی ہے کہ جب فریقین مین کوئی امر متنازعہ فیہ نہین ہے تو اوسکی نسبت شہادت داخل کرنے سے اوقات عدالت اور خرچ فریقین کیون ضایع کرنا چاہیئے ✦

ضابطہ دیوانی مین کوئی خاص قاعدہ نسبت اس امر کے نہین ہے کہ فریقین تحریری رضامندی نسبت واقعات کے داخل کرین لیکن جو امور بیانات تحریری سے قبول ہون اونکی نسبت شہادت دینے کی ضرورت نہین ہے ✦

---

(۷) ٹھکرانی داسی بنام بشیشر مکرجی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۹ - نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء اجلاس کامل — و جیمس بل بنام ایسو گھوس ویکلی نمبر خاص صفحہ ۸۴ - ۱۳۱ و ۱۴۸

(۸) کلکٹر مدہورا بنام موتو رامالیگان و باریٹی مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۸

دستاویزات جو کہ داخل مسل ہوئی ہون اور جنکی صحت کی نسبت فریق ثانی نے انکار نہ کیا ہو واقعات مسلمہ متصورہ دفعہ ہذا سمجھی جاوینگی — چنانچہ پریوی کونسل نے ایک مقدمہ مین یہی تجویز کیا[9] اور ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی بحوالہ مقدمہ مذکور ایسا ہی تجویز کیا[1] ۔

توضیحات مذکور دونون ماقبل اجرا ایکٹ ہذا کے ہین اور دفعہ ۵۷ - ایکٹ ہذا کے موافق بخوبی ظاہر ہے کہ ثبوت دستاویزات کی نسبت دینا چاہیئے ۔

نسبت اقبال مختار بہ کیفیت بھی داخل ہے اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ اقبال مختار صرف نسبت واقعات کے مؤثر ہے نسبت قانون کے نہین ۔

نسبت امور تنقیح کے عدالت کو خود امور تنقیح طلب قایم کرنی چاہئیں[2] وکالت نامہ سے وکیل کو نسبت تسلیم کرنے واقعات کے اختیار رہتا ہے[3] لیکن جب تک کہ وکالت نامہ مین اجازت خاص ہو اسکو کوئی اختیار راضینامہ دینے کا نہین ہے اور نہ وہ راضینامہ موکل پر قابل پابندی ہے[4] لیکن جس وکالتنامہ مین ایک عام طور پر اختیار دیا گیا ہو تو اس وکالت نامہ کے ذریعہ سے وکیل کو ضابطہ دیوانی کے بموجب باز دعوی باجازت مقدمہ جدید کرنیکا اختیار رہتا ہے[5] اور حصر کرنے کا بھی اختیار وکیل کو بلا اجازت خاص موکل کے نہین ہے[6] اور اسیطرح پر جزو دعوی کے واگذاشت کرنیکا بھی اختیار وکیل کو بلا اجازت موکل کے نہین ہے

(9) بی بی تقی بیگم بنام بکلس مورز انڈین اپیل صفحہ ۵۲۱

(1) نندکشور داس سمنت بنام رام جگت رائے بنگال جلد ۶ صفحہ ۹۴ ضمیمہ

(2) جودھا کنور بنام بابو گوری بیجناتھ پرشاد ۱۰ - اگست ۱۸۶۶ مندرجہ انڈین جوراس صفحہ ۳۶۵

(3) خواجہ عبد الغنی بنام گورمنٹی دیبی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۷۵ و کنور نراین سنگھ بنام ہری ناتھ تھرویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۸۵

کالی کلند چٹا چارج بنام گری بالا دیبی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ دماتادی رائے بنام مادھوسودھن سنگھ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۰۳

(4) برہمہ سنگھ بنام پرتھی رام منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ

(5) رام کنور رائے بنام کلکٹر بیربھوم ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۸ نظایر دیوانی

مسماۃ حق النساء بنام بلدیو وغیرہ منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ

(6) شیخ عبد السبحان چودھری بنام شب کرشیو بین بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۵

فصل ۴ - شہادت زبانی

یہ وہ شہادت ہے جسکو اوپر ہم شخصی لکھہ آئے ہین اور اسکی وقعت دو امر پر منحصر ہے ✢

اول ـــ نوعیت شہادت پر ✢

دوم ـــ وقعت صداقت بیان کنندہ پر یعنی اسپر کہ شاہد سچ بولتا ہے یا جھوٹ ✢

دفعہ ۵۹

اثبات واقعات بذریعہ شہادت لسانی

تمام واقعات بجز مضامین دستاویزات کے شہادت زبانی کے ذریعہ سے ثابت کئے جاسکتے ہین ✢

اس دفعہ کے الفاظ صریح اور صاف نہین اور بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی واقعہ ایک دفعہ دستاویز مین بیان ہوجاوے تو پھر اُس واقعہ کی نسبت شہادت بغیر خود اُس دستاویز کے نہین گذرسکتی لیکن واقعات مندرجہ دستاویز مین اور مضمون دستاویز مین فرق ہے مثلاً اگر کوئی واقعہ کسی خط مین بیان ہوا ہو اور یہ منظور ہو کہ صرف اُس واقعہ کا وقوع پذیر ہونا ثابت کیا جاوے تو کچھہ ضرور نہین کہ وہ خط جسمین وہ واقعہ بیان ہوا پیش کئے بغیر وہ واقعہ ثابت نہ کیا جاوے جیساکہ تشریح ۳ و تمثیلات (د) و (ھ) دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہے لیکن اگر یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ فلان خط مین یہ واقعہ بیان ہوا تھا تو شہادت اس امر کی کہ درحقیقت اس خط مین وہ واقعہ تحریر ہوا نہ لیجاوے گی جب تک کہ وہ خط پیش نہ کیا جاوے یا وہ صورتین نہ موجود ہون جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے علاوہ اسکے جن صورتون مین دستاویزات کے مضامین کی نسبت درجہ دوم کی شہادت جائز ہے اُن صورتون مین شہادت لسانی گذرسکتی ہے مثلاً بیانات تحریری و تقریری اشخاص متذکرہ دفعہ ۳۲ - اور جب کہ دفعہ ۶۵ کی شرائط صادق ہوجاوین تب

دفعہ ۳۴- ایکٹ ہٰذا ضمن ۵ کے موافق لسانی شہادت لیجا سکتی ہے نسبت دستاویزات کے دفعات ۶۴ و ۹۱- ایکٹ ہٰذا معاونکی شرحون کے قابل ملاحظہ ہین ✤

دفعہ ۶۰- شہادت زبانی تمام صورتون مین جو کچھ کہ وہ ہون بلاواسطہ ہونی چاہیئے یعنی-

شہادت زبانی بلاواسطہ ہونی چاہیئے

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے دیکھہ سکتے ہین تو لازم ہے کہ وہ شہادت ایسے گواہ کی ہو جو یہ کہے کہ مین نے اُس واقعہ کو دیکھا ✤

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے سُن سکتے ہین تو وہ شہادت ایسے گواہ کی شہادت ہونی چاہیئے جو یہ کہے کہ مین نے اُس واقعہ کو سُنا ✤

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہے جو کسی اور حس سے یا اور کسی طور پر محسوس ہو سکتا ہے تو وہ شہادت ایسے گواہ کی ہونی چاہیئے جو یہ کہے کہ مین نے اوسکو اوسی حس سے یا اوسی طور پر محسوس کیا ✤

اگر نسبت کسی راے یا ایسی وجوہ کے ہو جنکی بناء پر وہ راے قایم کیجائے تو چاہیئے کہ وہ شہادت ایسے شخص کی ہو جو اُن وجوہ پر ایسی راے رکھتا ہو ✤

مگر شرط یہ ہے کہ جو راے ماہرین نے ایسے رسالہ مین ظاہر کی ہے جو عموماً فروخت کے لئے ہو اور وجوہ جنکی بناء پر وہ راے قایم کی گئی ہو جایز ہے کہ اگر مصنف فوت ہو گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا شہادت دینے کے ناقابل ہو گیا ہو یا بغیر ایسی تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب تصور کرے طلب نکیا جا سکتا ہو تو اوس رسالہ کے پیش کرنے سی ثابت کیجا ئین ✤

نیز شرط یہ ہے کہ اگر شہادت زبانی نسبت وجود یا حالت کسی شے مادی کے بجز دستاویز کے ہو تو عدالت کو جایز ہے کہ اگر مناسب جانے تو اوس شے مادی کو معائنہ کے لئے پیش کرنیکا حکم دے ✤

دفعہ ہذا اُس اُصول نمبر ۲ مندرجہ مقدمہ شرح کتاب ہذا پر مبنی ہے یعنی اسپر کہ :-

" اعلی سے اعلی درجہ کی شہادت داخل کرنی چاہیئے " اور اوسکی نسبت مقدمہ مین ذکر ہو چکا (۷)

تین پہلی صورتین متعلق ہین واقعات سے اور چوتھی صورت راے سے متعلق ہے جسکا ذکر دفعات ۴۵ و ۴۶ - ایکٹ ہذا مین ہو چکا ہے (۸) ✤

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا مین جسمین کہ آٹھ صورتین بیانات اشخاص متوفی وغیرہ کی قابل ادخال قرار دیگئی ہین مگر اُن آٹھونمین سے کوئی صورت ایسی نہین ہے کہ جسمین ماہر متوفی وغیرہ کی شہادت (جبکہ وہ شرایط صادق آوین جنکا ذکر فقرہ اول دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا مین مندرج ہے) (۹) قابل ادخال ہو حسب دفعہ ہذا شہادت راے ماہر کی جو کہ خود بطور گواہ کے طلب نہین ہوا ہے لیجا سکتی ہے - بار ثبوت اس امر کا کہ جس ماہر کی راے داخل شہادت کرنی منظور ہے اوسپر چارون مین سے کوئی شرط صادق آتی ہے ذمہ اُس شخص کے ہے جو کہ اوسکو داخل کرنا چاہتا ہے (۱۱)

شرط دوم متعلق اُس شہادت مادی کے ہے جسکا ذکر مقدمہ کتاب ہذا مین ہم بتشریح و تصریح تمام کر چکے ہین ✤

فصل ۵ شہادت دستاویزی

دفعہ ۶۱ جایز ہے کہ مضامین دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی

اثبات مضامین دستاویزات

(۷) دیکھو صفحہ ۸

(۸) دیکھو صفحہ ۱۳۲ سے ۱۳۵ تک

(۹) دیکھو صفحہ ۱۳۰ و ۱۳۱ و شجرہ بمقابلہ صفحہ ۱۴۸

(۱۱) دیکھو دفعہ ۱۰۴

یا منقولی کے ثابت کیئے جائیں ٭

دفعہ ہٰذا حکمی نہیں بلکہ مطیع ہے دفعہ ۱۴۴ اور دفعہ ۹۱ کی اور اختیاری ہے ٭

دفعہ ۶۲ شہادت اصلی سے مراد فی نفسہ دستاویز ہے جو کہ عدالت کے معائنہ کے لئے پیش کیجائے ٭

شہادت اصلی کسکو کہتے ہیں

تشریح ۱۔ جب کسی دستاویز کے کئی حصے ہوں ہر حصہ اوسکا شہادت اصلی ہے ٭

جب کوئی دستاویز بہ تحریر متقابل تکمیل پائے اور ہر تحریر مقابل کی تکمیل صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض نے کی ہو تو ہر تحریر مقابل بمقابلہ اُن فریق کے جنہوں نے اوسکی تکمیل کی ہو شہادت اصلی ہے ٭

تشریح ۲۔ جب چند دستاویزات ایک ہی عمل سے طیار کیگئی ہوں جیسے کہ عمل چھاپہ سیسہ یا چھاپہ سنگین یا عکس سے اُتارنیکا تو ہر ایک اونمیں سے واسطے مضامین مندرجہ باقی کے شہادت اصلی ہے مگر جس حال میں کہ وہ سب نقلیں ایک ہی اصل کی ہوں تو وہ اصل کے مضامین کے واسطے شہادت اصلی نہیں ہیں ٭

تمثیل

ایک شخص کی نسبت ثابت کیا گیا کہ اُسکے پاس چند قطعات اعلانامہ ہیں جو سب ایک ہی وقت میں ایک ہی اصل سے چھاپے گئے تھے ہر ایک اونمیں سے واسطے مضمون مندرجہ دوسرے کے شہادت اصلی ہے لیکن اصل کے مضامین مندرجہ کے واسطے اُنمیں سے کوئی شہادت اصلی نہیں ہے ٭

دفعہ ۶۱ مین واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامین دستاویزات کے بیان کئے ہین اور اُس دفعہ مین تعریف شہادت اصلی کی بیان کی ہے اور دفعہ ۶۳ - مین تعریف شہادت نقلی کی بیان کی ہے - دنکے سوا اور الفاظ کی تعریفات فصل اول مین دفعہ ۳ و ۴ مین بیان کیگئی ہین - لیکن ان الفاظ کی تعریفات یہان بیان کرنی مناسب سمجھین گئین +

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

واضح رہے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھی جا سکتی ہین :-

اوّل — جبکہ صرف ایک ہی تحریر ہو اور اُس صورت مین حسب متن دفعہ ہذا سوا اوسکے اور کوئی شہادت اصلی نہین ہے +

دوم — جبکہ دو مختلف تحریرون کے ذریعہ سے ایک ہی عبارت ادا کیجاوے اور ہر ایک دستخط کل تکمیل کنندگان کے ہون اس صورت مین ہر دستاویز کو دوسرے کا مثنیٰ کہہ سکتے ہین اور اُنہین سے ہر ایک حسب فقرہ اول دفعہ ہذا شہادت اصلی ہے +

سوم - جبکہ دو دستاویزین ہم مضمون جس سے کہ فریقین پابند ہون الگ الگ لکھی جاوین اور ایک پر ایک فریق کے دستخط ہون اور دوسری پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت مین حسب فقرہ دوم تشریح اوّل جس شخص کے دستخط ہین اوسکے مقابلہ پر شہادت اصلی ہے اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جسکے دستخط نہین ہین شہادت نقلی ہے - جیسا کہ ضمن ۴ دفعہ ۶۳ کی عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۶۱ سے ظاہر ہوگا +

نسبت تشریح دوم دفعہ ہذا کے واضح رہے کہ چھپی ہوئی نقلون کو اسوجہ سے بہ نسبت ہاتھ کے لکھے ہوئے کے زیادہ وقعت دیگئی ہے کہ دستی دستاویزات مین ممکن ہے کہ کاتب نے غلطی کی ہو یا قصداً کچھہ بنا دیا ہو لیکن چھاپہ وغیرہ مین جو کہ کل کے ذریعہ سے نقلین اُترتی ہین یہ ممکن نہین + اس قسم کی شہادت زیادہ تر مستعمل ہوتی ہے نالشات ازالہ حیثیت عرفی مین جو کہ اخبارین

درج ہون تو ہر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کی شہادت اصلی ہے جبکہ مالک اخبار مدعاعلیہ ہو کیونکہ وہ ذمہ وار اُن بیانات کا ہے جو کہ اوسکے اخبار مین نکلے ہین - لیکن (جیساکہ جز واخیراس تشریح سے معلوم ہوتا ہے) اگر مقصود یہ ہو کہ مضمون اُس تحریر کا ثابت کیا جاوے جو کہ کسی شخص کی لکھی ہوئی ہو اور پھر اخبار مین چھپی ہو تب یہ چھپا ہوا کاغذ شہادت اصلی اس دستاویز کی نہین ہے بلکہ اصل مدعاعلیہ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا کاغذ شہادت اصلی ہے اور چھپا ہوا اخبار شہادت نقلی ٭ نسبت اس بحث کے کہ کون کونسی شہادت کن کن صورتون مین داخل ہو سکتی ہے -

دیکھو دفعات ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ — ایکٹ ہذا ٭

دفعہ ۶۳ شہادت منقولی مشعر معنی اور حاوی اُمور مفصلہ ذیل کی ہے :-

شہادت نقلی کسکو کہتے ہین

(۱) نقول مصدقہ جو بموجب اُن احکام کے کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین مندرج ہین حوالہ کیجائین ٭

(۲) نقول جو اصل سے بذریعہ کل کی ترکیبات کے کیجائین اور وہ ترکیبات فی نفسہ تیقن صحت نقل کا کرتی ہون اور وہ نقول جنکا مقابلہ ان نقول سے کیا گیا ہو ٭

(۳) نقول جو اصل سے کیگئی ہون یا اوسکے ساتھہ اونکا مقابلہ کر لیا گیا ہو ٭

(۴) دستاویزات کی تحریرات مقابل (جیسے پٹہ وقبولیت وغیرہ) بمقابلہ اُن فریق کے جنہون نے اونکی تکمیل نہ کی ہو ٭

(۵) زبانی بیان کسی دستاویز کے مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا

جس نے کہ خود اوسکو دیکھا ہو +

تمثیلات

(الف) ایک نقل عکسی کسی اصل کی اُس اصل کے مضامین مندرجہ کی شہادت منقولی ہی گوکہ اُن دونون کا مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اس بات کا شرط ہے کہ جس شے کا عکس لیا گیا وہ اصل تھی +

(ب) نقل جو کہ کسی خط کی ایسی نقل سے مقابل کر لیگئی ہو جو نقل کرنے کے آلہ سے طیار کیگئی ہے وہ اوس خط کے مضامین کی شہادت منقولی ہے مگر بشرط ثابت ہونے اس امر کے کہ نقل جو نقل کے آلہ سے طیار کیگئی وہ اصل سے کیگئی تھی +

(ج) جو نقل کہ ایک نقل سے کیجائے مگر مِن بعد اصل کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کر لیا گیا ہو وہ شہادت منقولی ہی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو وہ اصل کی شہادت منقولی نہین ہے گو کہ جس نقل سے اُسکی نقل ہوئی اُسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو +

(د) زبانی بیان کسی نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو اور زبانی بیان کسی اصل کی نقل عکسی کا یا ایسی نقل کا جو بذریعہ آلہ کے کیگئی ہو شہادت منقولی اصل کی نہین ہے +

اِس دفعہ مین تعریف شہادت نقلی کی بیان کیگئی ہے اور اُسکی پانچ تقسیمین کیگئی ہین +

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعہ ۷۶ سے ۷۹ تک اس قسم کی نقول کی نسبت ایک قیاس قانونی صحت کا قایم کیا گیا ہے +

نسبت نمبر دوم کے واضح رہے کہ اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر مین ہے اس قسم کی چیزین مراد ہین جنکا ذکر تمثیل الف مین ہے یعنی اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ایک فوٹو گراف لیا گیا ہے تو وہ

اصل کی شہادت نقلی تصور ہوگی اور نیز ایسے فوٹو گراف جو اس نقل سے پھر نقل اتاری گئی اور اسکا مقابلہ ہوگیا ہو تو وہ بھی اصل کی نقلی شہادت خیال کیجاویگی اور وہ نقل النقل قرار پاکر نا قابل ادخال متصور کیجاویگی جیسا کہ تمثیل (ب) سے ظاہر ہے*

نسبت نمبر سوم کے واضح رہے کہ اسمین ان نقول کا ذکر ہے جو کہ اصل سے نقل اتار کر مقابلہ کیگئی ہون تو ایسی صورت مین وہ نقل شہادت اصل کی کہلا دیگی اور نقل کنندہ کی شہادت درکار ہوگی تمثیل (ج) اس سے متعلق ہے۔ لیکن یہ امر کہ یہ نقل اصل کی ٹھیک نقل ہے کوئی ثبوت اسکا نہین کہ اصل ٹھیک تھی اور اوسپر اس شخص کے دستخط تھے یا دستے لکھا تھا جسکی نسبت بیان ہے[2]*

نسبت نمبر چہارم کے دیکھو فقرہ دوم تشریح اول دفعہ ۶۲ جس سے معلوم ہوگا کہ ایک ہی دستاویز اس شخص کے مقابلہ پر جسکے دستخط ہین شہادت اصلی ہے اور اوسکے مقابلہ مین جسکے دستخط نہین ہین شہادت نقلی ہے اس ضمن کے لئے کوئی تمثیل نہین دیگئی*

نسبت نمبر پنجم کے اس ضمن سے تمثیل (د) متعلق ہے*

واضح رہے کہ اس دفعہ مین صرف نقلی شہادت کی تعریف بیان کیگئی ہے اور نسبت اوسکے قابل ادخال یا نا قابل ادخال ہونے کی کچھہ نہین ہے لیکن دفعہ ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق ہین*

دفعہ ۶۴- لازم ہے کہ دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی کے ثابت کیجائین بجز اون حالات کے جنکا بیان قانون ہذا مین بعد ازین کیا جاتا ہے*

اثبات دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی

یہ دفعہ صریح طور پر مبنی ہے اصول دوم قانون شہادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح ہذا کے مقدمہ مین

(۲) رام جادو گنگولی بنام لکھی نراین منڈل ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۸۹

ہو چکا ہے یعنی " اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرنی چاہیئے "۔ کیونکہ نسبت مضامین دستاویز کے تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ معتبر سے معتبر گواہ کے بیان پر وہ بھروسہ نہین ہو سکتا جو کہ خود دستاویز پر ہو سکتا ہے اسوجہ سے کہ اگر گواہ کی صداقت مین کچھہ شک نہ ہو تو اُسکے حافظہ پر ہمیشہ اعتبار نہین ہو سکتا اور ممکن ہے کہ نہایت عزت دار شخص غلط اظہار دے اور اُسکو خود معلوم نہو کہ مینے غلط اظہار دیا ہے - اسی اُصول پر حکام پریوی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جب کبھی شہادت لسانی آپسمین نقیض ہون تو شہادت دستاویزی اصل رہنما ہے کہ جس سے صحیح حال معلوم ہوتا ہے[۳] +

واضح رہے کہ مقدمہ شرح ہذا مین اقسام شہادت کا ذکر ہو چکا ہے یعنی شہادت مادی اور شہادت دستاویزی اور شہادت لسانی +

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر ہوا ہے اُسی ترتیب سے اونکی وقعت قایم کرنی چاہیئے یعنی یہ کہ سب سے اعلیٰ درجہ کی شہادت شہادت مادی ہے مثلاً ایک شخص مردہ کی لاش بہ ثبوت اوسکی وفات کے اُسکے بعد شہادت دستاویزی یعنی وہ دستاویز جسمین نسبت وفات شخص مذکور کے تحریر ہو ذی وقعت ہے اوسکے بعد تیسرے درجہ پر بیانات اشخاص جنکے سامنے وہ شخص مرا قابل اعتبار ہین اسیطرح پر بیانات گواہ سے بڑھکر دستاویزی شہادت کی وقعت سے زیادہ اشخاص کی عملدرآمد پر بھروسا ہو سکتا ہے چنانچہ حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ عملدرآمد اشخاص اُنکے الفاظ سے زیادہ معتبر ہے[۴] +

اس دفعہ مین لفظ دستاویز سے مراد مضمون دستاویز نہین ہے کیونکہ اگر ہر واقعہ کی نسبت جسکو کہ ایک دفعہ کسی دستاویز مین بیان کیا ہو شہادت بغیر دستیابی اصل دستاویز کے نہ لیجاتی تو بہت سے واقعات جنکا ذکر اتفاقی طور پر خطوط اور رقعہ جات مین ہو جاتا ہے بلا پیشی اُن خطوط و رقعجات

(۳) مسماۃ امام باندی بنام ہرگوبند گھوس مورز انڈین اپیل صفحہ ۳۰۰ - و اگوری سنگھہ بنام ہیرالال سیدہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۹ پریوی کونسل

(۴) پورن ماننچودھری بنام منا نند ساہ بنگال جلد ۱۲ اجلاس کامل صفحہ ۳

گئے اور بدون اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے کسی قسم کی شہادت سے ثابت نہو سکتی مثلاً زید نے اپنے دوست عمر کو ایک خط لکھا جسمین یہ بیان کیا کہ میرے یہان ایک بیٹا پانچوین رمضان کو پیدا ہوا اور اوسکا نام بکر رکھا ہے۔ بعد انقضاے مدت دراز کے ایک مقدمہ مین بکر کی عمر کی نسبت بحث پیدا ہوئی پس فی نفسہ بکر کی پیدایش کی نسبت خط لکھا جانا مانع ادخال اور قسم کی شہادت کا نہین ہے(۵) اور فریقین مقدمہ قسم کی شہادات بلالحاظ مضمون دفعہ ۶۴ کے داخل کرسکتے ہین لیکن اگر فریقین مین سے کسی کو بغرض مسئلہ اقبال بالنسب یا اور کسی غرض کے یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ زید نے اس مضمون کا خط لکھا تھا تو وہ خط البتہ دستاویز حسب منشاء دفعہ ہذا کے ہے اور اقبال زید کا (نسبت نسب بکر کے جو کہ خط مین مندرج ہے) بلا خط کے پیش ہوئے یا بلا اُن شرایط کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے ثابت نہین ہوسکتا۔ اسیطرح پر اگر نالش اس بات کی ہو کہ مدعا علیہ نے کسی اخبار مین کچھ الفاظ ہتک آمیز نسبت مدعی کے چھاپے ہین تو اصل اخبار پیش کرنا چاہیئے یا اگر کسی خاص شخص کی نسبت ہتک عزت کی نالش ہو تو اُس تحریر کو خود پیش کرنا چاہیئے اور سواے اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ مین ہے اُس عبارت کی نسبت شہادت نہین دیجاسکتی لیکن اگر بلالحاظ وجود دستاویز کے اوس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز مین ہے تو شہادت دیجاسکتی ہے سواے دفعہ ۹۱ کے مثلاً طے ہونا حساب کا مابین دو فریقون کے بلا داخل کئے بہی کھاتہ کے ثابت کیا جاسکتا ہے ✱

متن دفعہ ہذا مین ان الفاظ سے کہ "و بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ہذا مین ہی بعد ازین کیا جاتا ہے"

صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہین ہوتا اور ترجمہ جو کہ گورنمنٹ نے مشتہر کیا ہے اسمین لفظ "دربیان کیا جاتا ہے" ٹھیک ترجمہ انگریزی کا نہین ہے ترجمہ یون ہونا چاہیئے "بجز اُن حالات کے جنکا

(۵) دیکھو تشریح ۳ دفعہ ۹۱ — ایکٹ ہذا

ذکر قانون ہذا مین بعد ازین ہوا ہے ۔۔

ان حالات سے صریح طور پر اشارہ ہے دفعہ ۹۰ سے اور ظاہر استثنا اول و دوم و تشریح سوم دفعہ ۹۱ ایکٹ ہذا سے ✤

دفعہ ۶۵ جایز ہے کہ شہادت منقولی بابت وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ دستاویز کے صورت ہاے مفصلہ ذیل مین ادا کیجائے :۔

وہ صورتین جنمین کہ دستاویزات کی شہادت نقلی گذر سکتی ہے

(الف) جب کہ اصل کی نسبت ثابت کیا جاوے یا معلوم ہوتا ہو کہ وہ قبضہ یا اختیار مین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہی ✤

ایسے شخص کے جسکے مقابلہ مین دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ہی۔
ایسے شخص کے جو عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اطاعت سی باہر ہی۔
ایسے شخص کے جو قانوناً اوسکے حاضر کرنے پر مجبور ہی۔

اور ان سب صورتون مین بعد اطلاعنامہ متذکرہ دفعہ ۶۶ کے وہ اوسکو نہین پیش کرتا ہی ✤

(ب) جب کہ وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل کی نسبت ثابت ہو چکا ہو کہ بذریعہ تحریر کے اُس شخص نے جسکے مقابلہ مین وہ ثابت کی گئی یا اسکے قایمقام حقیت نے اسکو تسلیم کیا ہی ✤

(ج) جس حال مین کہ اصل تلف یا گم ہو گئی ہو یا وہ فریق جو اسکے مضامین کی شہادت دیا چاہتا ہے کسی ایسی وجہ سے جو اُسکے قصور یا غفلت سے نہ پیدا ہوئی ہو وقت مناسب کے اندر نہین پیش کر سکتا ✤

(د) جب کہ اصل اس قسم کی ہو کہ اسکو آسانی اوسکی جگہہ سے نہ ہٹا سکتے ہون*

(ﮦ) جب کہ اصل ایک دستاویز سرکاری بہ معنی قرار دادہ دفعہ ۷۴ کے ہو*

(و) جس حال مین کہ اصل ایسی دستاویز ہو جسکی نقل مصدقہ کو ازروے ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون نافذ برٹش انڈیا کے شہادت مین پیش کرنے کی اجازت ہو*

(ز) جب کہ اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر ہو جنکو عدالت بسہولت معائنہ نکر سکتی ہو اور امر ثبوت طلب عام نتیجہ اُس تمام مجموعہ کا ہو*

صورت ہاے (الف) و (ج) و (د) مین شہادت منقولی مضمون دستاویز کی منظور ہو سکتی ہی*

صورت (ب) مین اقبال تحریری منظور ہو سکتا ہے*

صورت (ﮦ) یا (و) مین نقل مصدق دستاویز کی قابل منظوری ہے لیکن اور کسی قسم کی شہادت منقولی قابل منظوری نہین ہی*

صورت (ز) مین نسبت نتیجہ عام دستاویزات کے ہر شخص جسنے اونکا معائنہ کیا ہو اور ایسی دستاویزات کے معائنہ کرنے کی مہارت رکھتا ہو اداے شہادت کر سکتا ہی*

اس دفعہ مین دہ صورتین بیان ہوئی ہین جنمین شہادت نقلی نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سواے خود اُس دستاویز کے منظور ہو سکتی ہے*

سات صورتین جائز رہنے شہادت نقلی کے بہ ثبوت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے بیان کیگئی ہین لیکن ہر صورت مین ہر قسم کی شہادت نقلی داخل نہین ہوسکتی بلکہ اس تصریح کے موافق جسکا ذکر جزو آخر دفعہ ہذا مین مندرج ہے شہادت نقلی داخل ہونی چاہیئے +

چونکہ یہ دفعہ ایک نہایت مقدم دفعہ ہے اور اوسمین کل ان صورتون کا حاوی طور پر بیان ہے جنمین شہادت نقلی نسبت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے داخل ہوسکتی ہے ہم ایک شجرہ پیش کرتے ہین جس سے مضمون دفعہ ہذا سمجھہ مین آوے گا اور نیز تحصیل کنندہ کو مضمون دفعہ آسانی یاد ہوجاوے گا +

واضح رہے کہ ہر حال مین بار ثبوت اس امر کا کہ دستاویز کی شہادت نقلی گذر سکتی ہے ذمہ اس شخص کے ہے جو کہ اوسکو گذراننا چاہے[۶] اور اسلیئے اوسکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ دستاویز با قبضہ فریق مخالف مین ہے - دستاویز کا کسی دوسری عدالت مین داخل ہونا کافی وجہ قابل ادخال کرنے نقلی شہادت کی نہین ہے لیکن جبکہ یہ ثابت کر دیا جاوے کہ اصلی دستاویز پر جسپر مدعی اپنا دعوی مبنی کرتا ہے قبضہ مین مدعا علیہ کے ہے اور مدعا علیہ اصل دستاویز بہ وقت پیش نکرے تو نقل اصل دستاویز کی (جو کہ ایک مثل مقدمہ سابق مین بر وقت واپسی اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دی گئی تھی) قابل ادخال تصور ہوگی[۷] +

نسبت تلف ہونے دستاویز کے یہ لازم ہے کہ کچھہ ثبوت اس بات کا دیا جاوے کہ کبھی اصل موجود تھی ورنہ شہادت نقلی نہ لیجاوے گی چنانچہ شہادت نقلی نسبت مضمون ایک ڈگری کے جسکے صادر ہونیکا کافی ثبوت نہ تھا نامنظور ہوئی[۸] - اور پھر اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے کہ وہ تلف ہوگئی[۹] پر یوی کونسل

(۶) دیکھو صفحہ ۹۳ تمثیل (ب) ایکٹ ہذا
(۷) مقبول علی بنام سری متی مند بی بی بنگال جلد ۳ صفحہ ۵۴ دیوانی
(۸) مفیض الدین بنام مہر علی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دیوانی
(۹) ایش چندر چودہری بنام بھرب چندر چودہری ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۲ دیوانی

نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ جب تک کہ کافی ثبوت اس امر کا نہ دیا جاوے کہ اصل دستاویز کی بسنت اُن جگھون پر جہان کہ اوسکا ہونا غالب تھا تلاش کامل کیگئی تھی شہادت نقلی قابل ادخال نہین ہوسکتی[1]۔ اور ایک اور مقدمہ مین جسمین کہ بیان یہ تھا کہ تمسک کو چوہون نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تھے مگر کوئی ثبوت اسکا نہ تھا کہ وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تھے تو پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ شہادت نقلی داخل نہین ہوسکتی اور ڈگری عدالت ماتحت کی جو بربناء تمسک کے تھی منسوخ کردی[2]۔ لیکن جب کہ ثبوت کافی لکھے جانے تمسک اور اوسکے کھوئے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم ہے کہ شہادت نقلی داخل کرے اور یہ ضرور نہین کہ تمام گواہان نسبت مضمون دستاویز گواہان حاشیہ ہون[3]۔

نسبت ضمن (د) کے ۔ اس سے مراد کتبہ نشانات وغیرہ مین ۔

ضمن (و) مین دفعات ۷۷ و ۷۸ سے اشارہ ہے ۔

ضمن (ز) کے ساتھہ دفعہ ۱۸۱ ۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع پڑہنی چاہیئے ۔

بعض صورتین ایسی واقع ہوتی ہین کہ دستاویز اصلی دو صورتون کی وجہ سے پیش نہین ہوتین چنانچہ ایک مقدمہ مین مثل ضلع سے ہائی کورٹ کلکتہ کو جاتے ہوئے راہ مین تلف ہوگئی عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کی جنسے مثل مرتب تھی شہادت نقلی لینے کی اجازت دی[4]۔

---

(۱) میراسد اللہ بنام بی بی امامن مورز انڈین اپیل جلد ا صفحہ ۳۱

(۲) سید عباس علی بنام مادیسم رامی رومی مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۶

(۳) سید لطف اللہ بنام مساۃ نصیبا ویکلی جلد ا صفحہ ۲۴ دیوانی ۔ وروپ من چودھری بنام رام لال سرکار ویکلی جلد ا صفحہ ۱۴۵ ۔ وسکھہ رام شکل بنام رام لعل شکل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۴۸

(۴) بابو گرودیال سنگھہ بنام درباری لال تیواری ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۸ دیوانی و بنواری لال بنام مسٹر جیمس ولایک ویکلی جلد ۷ صفحہ ۳۸

اور ایک اور مقدمہ مین بوجہ تلف ہوجانے ڈگری کے ایام غدر مین ڈگریدار کو بربناء ڈگری تلف شدہ کے واسطے مابقی اپنے زر ڈگری کے نالش کرنے کی اجازت ملی اور بناء مخاصمت تاریخ تلف ہونے ڈگری کی قرار پائی (۵) +

ایک مقدمہ مین جسمین کہ ڈگری تلف ہوگئی تھی اور ڈگریدار نے اجرا کی درخواست دی اور محکمہ اجراے ڈگری سے اوسکو مقدمہ نمبری کی ہدایت ہوئی عدالت ہائیکورٹ شمال ومغرب نے یہ تجویز کیا کہ محکمہ اجراے ڈگری مین عدالت ماتحت کو لازم تھا کہ نسبت وجود یا عدم وجود ڈگری کے تجویز کرتی اور عدالت محکمہ اجراے ڈگری کے حکم سے کوئی عدالت اوسکی سماعت نہین کرسکتی (۶) +

دفعہ ہذا فوجداری اور دیوانی دونون سے متعلق ہے +

ایک قسم کی دستاویز تحریری کی نسبت مطلق شہادت نقلی کسی قسم کی نہین گذر سکتی یعنی جب کہ وہ دستاویز اقرار یا وعدہ حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادی کے ہو نہین اوسکی تاریخ کی نسبت شہادت گذر سکتی ہے اِلّا یہ حکم خاص بوجہ منشاء قانون کے ہے اور قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۵ سے ایک مستثنیٰ ہے +

دفعہ ۶۶

قواعد نسبت دینے اطلاع قانونی واسطے پیشی دستاویزات

شہادت منقولی مضامین دستاویزات کی جنکا ذکر دفعہ ۶۵ کی ضمن (الف) مین آیا ہے نہ دیجائیگی اِلّا اوس حال مین کہ جو شخص ایسی شہادت منقولی دیا چاہتا ہو وہ پیشتر اُس فریق کو جسکے قبضہ یا اختیار مین وہ دستاویز ہے (۸) یا اوسکے وکیل یا اٹرنی کو) اطلاع معینہ قانون واسطے اوسکے پیش

(۵) راے مامن بنام ہردیال سنگھ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۳۰۱

(۶) رنجیت بنام چنی لال منفصلہ ہائیکورٹ شمال ومغرب مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۸۶۶ع

(۸) ترمیم بموجب دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

کرنے کے دے چکا ہو اور جس حال مین کہ کوئی اطلاع قانون کی روسے
معین نہو تو ایسی اطلاع دے چکا ہو جو حسب حال مقدمہ عدالت کی دانست
مین مناسب ہو*

مگر شرط یہ ہے کہ اطلاع مذکور واسطے قابل منظوری ہونے دستاویز
منقولی کے صورتہاے مفصلہ ذیل یا کسی اور ایسی صورت مین ضروری
نہوگی جس مین کہ عدالت اُس سے درگذر کرنا مناسب جانے :-

(١) جب کہ دستاویز ثبوت طلب فی نفسہ ایک اطلاع ہو*

(٢) جب کہ مقدمہ کی نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم
ہو کہ اوسکو پیش کرنا پڑے گا*

(٣) جب کہ یہ معلوم ہو یا ثابت کیا جاے کہ فریق مخالف نے قبضہ
اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا ہی*

(٤) جبکہ فریق مخالف یا اوسکے مختار نے اصل کو عدالت مین
داخل کر دیا ہے*

(٥) جبکہ فریق مخالف یا اوسکے مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا
تسلیم کیا ہو*

(٦) جبکہ شخص قابض دستاویز عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا
اوسکی اطاعت سے باہر ہو*

دفعہ ہذا مین نسبت اطلاع کے مندرج ہے کہ قبل داخل ہونے شہادت نقلی کے دفعہ ٦٥ کے موافق
اطلاع دینی چاہیئے - نسبت مقدمات دیوانی کے دیکھو ضابطہ دیوانی یہ امر قابل غور ہے کہ عدالت

کو اختیار ہے کہ ایسی اطلاع کو ضروری نہ سمجھے +

اشخاص جنکو ایسی اطلاع دیجاوے اور وہ دستاویز پیش نکریں حسب دفعہ ۵ ۱۷ تعزیرات ہند

کے مجرم قرار پا سکتے ہین +

دفعہ ۶۷ جب کہ کسی دستاویز کی نسبت یہ بیان کیا جاے کہ اوسپر کسی شخص نے دستخط کئے ہین یا کسی شخص نے اوسکو کلاً یا جزءً لکھا ہے تو دستخط یا شان خط اسقدر دستاویز کی جو اس شخص کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی بیان کیجائے اوسی شخص کے خط کی شان سے ثابت ہونی چاہیئے +

ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ

الفاظ دفعہ ہذا نسبت ثابت کرنے دستخط کے لازمی ہین اور دفعات ۴۷ و ۷۳ کے دیکھنے سے

طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے +

ایکٹ ہذا مین کہین تعریف لفظ دستخط کی نہین دیگئی لیکن قانون رجسٹری ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء مین

جو تعریف دستخط کی بیان ہوئی ہے وہ علامت اور نشانی پر بھی حاوی ہے اور دفعہ ۵۰ قانون وراثت

ہند ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء مین بھی موصی کے دستخط کرنے یا علامت بنانیکا بیان ہے قانون تمادی ایکٹ ۹

سنہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۲۰ کی تشریح ۲ کی تمثیل کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ واسطے اغراض تمادی کے ہاتھہ کے دستخط

کرنے لازمی ہین اور مہر کافی نہوگی +

دفعہ ۶۸ اگر کسی دستاویز کے واسطے قانوناً گواہونکی گواہی سے مصدق ہونا ضرور ہو تو وہ شہادت مین اوسوقت تک مستعمل نہوگی کہ اسکا تکمیل پانا اقل درجہ ایک گواہ تصدیق کنندہ کی گواہی سے ثابت کیا جائے بشرطیکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ

ثبوت تکمیل دستاویزات جنپر گواہی ہونی قانوناً لازمی ہے

زندہ ہو اور اوسپر حکمنامہ عدالت جاری ہو سکتا ہو اور وہ شہادت دینے کی قابلیت رکھتا ہو۔

ہندوستان میں نہایت کم ایسی دستاویزیں ہیں جنپر تصدیق ضرور ہے اور زیادہ تر متعلق ہیں وصیتناموں سے اُن اشخاص کے جوکہ ہندو یا مسلمان یا بدھ نہیں - اسکی نسبت دفعات ۵۰ و ۳۳۱ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء کے دیکھنے سے حال معلوم ہوگا۔

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ نہ ملیں

دفعہ ۶۹ - اگر کوئی ایسا گواہ تصدیق کنندہ نہ پایا جائے یا دستاویز سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ اوسکی تکمیل ممالک متحدہ میں ہوئی ہے تو اسکی نسبت یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ اقل درجہ ایک گواہ کی گواہی سے خود بقلم اسکی تصدیق کیگئی ہے اور دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے خود بقلم اوسی شخص کے ہوں۔

ممالک متحدہ سے مراد سلطنت گریٹ برٹن یعنی انگلنڈ و اسکاٹلنڈ و ائرلنڈ مراد ہے۔

اقبال فریق دستاویز نسبت اوسکی تکمیل کے

دفعہ ۷۰ - اقبال ایک فریق کا نسبت دستاویز مصدقہ کے اس امر میں کہ اسکی تکمیل خود اسنے کی بمقابلہ اوسی فریق کے اسکی تکمیل کا ثبوت کافی ہوگا گوکہ وہ دستاویز ایسی ہو جسکا مصدق بگواہی ہونا قانوناً ضرور ہے۔

واضح ہے کہ اقبال مندرجہ دفعہ ہذا نسبت تکمیل دستاویز کے ہے اور اقبالات مندرجہ دفعہ ۲۲ و دفعہ ۶۵ ضمن (ب) نسبت مضمون وغیرہ دستاویز کے ہے۔

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق ہے اور اس فرق کی تصریح دفعہ ۶۴ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگی[9]۔

(۹) دیکھو صفحہ ۲۵۷

دفعہ ۷۱ اگر گواہ تصدیق کنندہ دستاویز پر اپنی گواہی کرنے سے انکار کرے یا اسکو یاد نہو تو جایز ہے کہ اسکی تکمیل اور شہادت سے کیجائے +

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے منکر ہو

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ - ایکٹ ہذا متعلق ہین اُن دستاویزات سے جنکا مصدقہ ہونا ضرورت - پس ان چارون دفعات کے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ خلاصہ مضمون ان چارونکا یہ ہے -

اول - جب کبھی کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ ہو اور اوسپر حکمنامہ عدالت جاری ہو سکتا ہو اور وہ قابل اداے شہادت ہو تو اوسکا بلانا لازمی ہے +

دوم .... جبکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ نہو یا اوسپر حکمنامہ عدالت جاری نہو سکتا ہو یا قابل اداے شہادت نہو تو یہ دو اُمور ثابت کرنے ضرور ہین —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کی خاص اوسیکے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو +

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اوسی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون +

سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اوسکی تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اوسکے کسی شاہد تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہین +

چہارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بھول گیا ہو تو اور شہادت داخل ہوسکتی ہے - لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جن کہ لفظ گواہ کا مفرد ہے یہ معلوم نہین ہوتا کہ اگر ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ہو یا انکار کرتا ہو اور دو گواہ حکمنامہ عدالت کی رسائی کے اندر ہو تو کیا کرنا چاہیئے +

حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا دستاویز تیس سالہ کے ثابت کرنیکے لئے گواہ تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہین ہے +

+

دفعہ ۷۲ دستاویز مصدقہ جسکے مصدق گواہی ہونے کے لئے قانون مین حکم نہو اسطور پر ثابت کی جا سکتی ہے کہ گویا وہ مصدق نہ تھی ؀

ثبوت دستاویزات جنپر گواہی ہونی قانوناً لازمی نہین

مضمون دفعہ ہذا یہ ہے کہ جس دستاویز کے مصدق گواہی ہونے کے لئے قانون مین کوئی حکم نہین ہے اسکے ثابت کرنے کے لئے گواہ تصدیق کنندہ کی شہادت لینی لازمی نہین ہے بلکہ ہر قسم کی شہادت جو کہ موافق اس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دیگئی ہے داخل ہو سکتی ہے پس مضمون دفعہ ہذا و ۶۸ ناظرہ بادحسد جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے جو کہ دفعہ ۶۸ مین ہے صریح ایک مستثنیٰ صورت ہے پس دستاویزات جنکی شہادت کیجاتی ہے باعتبار اس قسم کی ہوتی ہین جنکو قانون نے مصدق ہونا لازمی قرار دیا ہے اور انکی نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ مین مندرج ہین اور یا ایسی دستاویزات ہین جنکا مصدق ہونا قانوناً لازمی نہین ہے - اس قسم کی دستاویزات ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہین ؀

دفعہ ۷۳ واسطے تحقیق اس امر کے کہ فلان دستخط یا تحریر یا مُہر اوسی شخص کی ہے یا نہین جسکے ظاہر ہوتے ہی جائز ہے کہ وہ دستخط یا تحریر یا مُہر جو اسی شخص کی تسلیم کیگئی ہو یا حسب اطمینان عدالت ثابت ہو چکی ہو اسکے ساتھ جسکا ثبوت مطلوب ہے مقابل کیجائے گو کہ وہ دستخط یا تحریر یا مُہر واسطے کسی اور غرض کے پیش یا ثابت نہو چکی ہو ؀

خطوط کا مقابلہ

عدالت کو جائز ہے کہ کسی شخص کو جو حاضر عدالت ہے کسی لفظ یا رقم کے لکھنے کا باین غرض حکم دے کہ عدالت اس لفظ اور رقم کو جو اس نہج پر

لکھی جائے کسی لفظ یا رقم کے ساتھ جو اس شخص کے ہاتھ سے لکھی ہوئی بیان کیگئی ہو مقابل کر سکے ٭

منجملہ اُن طریقون ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شرح دفعہ ۴۷ مین ہو چکا ہے اس دفعہ مین ایک طریقہ ثابت کرنے اور تحقیق کرنیکا ہے۔ دوسرے فقرہ دفعہ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ طریقہ اطمینان عدالت کے لئے واضعان قانون نے قایم کیا ہے ٭

واضح رہے کہ واسطے مقابلہ کرنے کے ایک دوسری تحریر عدالت کو دیکھنی چاہئیے وہ تحریر یا تو مسلمہ ہو یا ثابتہ ہو ورنہ اگر وہ بھی متنازعہ فیہ ہے اور اوسکی اصلیت کی نسبت کوئی ثبوت نہین ہے تو اُس سے مقابلہ کرنا جایز نہین ہے[۹] پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ جب کہ کسی ہندوستان کی زبان کے دستخط یا تحریر کی نسبت بحث ہو تو ہندوستانی حاکم کی راے بہ نسبت حکام ہائیکورٹ کی راے کے زیادہ قابل اعتبار ہے[۱] لیکن مقابلہ خط مین نہایت احتیاط لازم ہے اور حکام پریوی کونسل نے ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز کیا ہے کہ ایسی صورت مین جب کہ اور قسم کی شہادت نسبت جعل کے طلب ہو سکتی تھی لیکن طلب نکرائی گئی ہو تو صرف محض مقابلہ خط پر کسی دستاویز کا جعلی قرار دینا قابل پسند نہین ہے[۲] ٭

سرکاری دستاویزات

دفعہ ۷۴ دستاویزات مفصلہ ذیل سرکاری دستاویزات ہین :—

دستاویزات سرکاری

(۱) دستاویزات مشتمل ایکٹ یا کاغذات متعلقہ ایکٹ :—

(۹) پورن چند چترجی بنام کرشچندر چٹرجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۰۴ دیوانی

(۱) چندر ناتھہ پھلدار بنام جگندر ناتھہ پھلدار بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۱۶

(۲) کوالی پرشاد مصر بنام اننتا رام ہجرا بنگال جلد ۸ صفحہ ۹۰۴

۱- مصدرہ سلطان وقت *

۲- مصدرہ سرکاری جماعتون اور عدالتون کے *

۳- مصدرہ عہدہ داران سرکاری من قبیل واضعان قوانین و حاکمان عدالت و عاملان برٹش انڈیا یا کسی اور حصہ قلمرو ملکہ معظمہ یا ملک غیر کے *

(۲) سرکاری دفاتر خانگی دستاویزات کے جو برٹش انڈیا مین کسی جگہہ محفوظ رکھے گئے ہون *

مضمون فقرہ اول دفعہ ہذا جسمین تصریح دستاویزات سرکاری کی ہی صاف ہے اور اوسکی شرح لکہنے کی ضرورت نہین ہے *

لیکن فقرہ نمبر ۲ دفعہ ہذا قابل غور ہے اور وہ نقلین دستاویزات کی جو کہ حسب قانون رجسٹری رجسٹرار کے دفتر مین رہتی ہین دستاویزات سرکاری ہین اور اون نقلون سے جو باضابطہ نقل لیجاوے اوس سے مضمون ہذا متعلق ہے - اس قسم کی دستاویزات کی نسبت ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع کی دفعہ ۵۱ و ۵۷ پڑہنی چاہیئے اور فیلڈ صاحب نے نہایت تلاش سے یہ بیان کیا ہے کہ موافق منشا ایکٹ مذکور جو حال کا قانون رجسٹری ہے پانچ رجسٹر رکہنے کا حکم ہے جنمین اول چار تو ہر رجسٹری کے دفتر مین رہتے ہین اور ایک پانچوان رجسٹر ہر رجسٹرار کے دفتر مین رہتا ہے *

رجسٹر نمبر اول مین تمام وہ دستاویزات مندرج ہوتی ہین جو متعلق جائداد غیر منقولہ کے ہون *

رجسٹر نمبر ۲ مین وجوہات انکار رجسٹری مندرج ہوتے ہین *

رجسٹر نمبر ۳ مین وصیت نامے اور اجازت نامجات تبنیت داخل ہوتے ہین *

رجسٹر نمبر ۴ مین متفرق دستاویزات داخل ہوتی ہین جو کہ متعلق جائداد غیر منقولہ کے نہون *

رجسٹر نمبرے مین وصیت نامے جوکہ بند لفافون مین امانت رکھے جاتے ہین مندرج ہوتے ہین ❊

رجسٹر نمبر ۱ اور ۲ و فہرست رجسٹر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظہ کرسکتا ہے اور ہر شخص کا جی چاہے

اوسکی نقل کی درخواست کرکے حاصل کرلے ❊

دستاویزات رجسٹر نمبر ۳ و ۴ کی نقل صرف اُن لوگون کو ملسکتی ہے جنکو اوسکی تکمیل سے علاقہ ہو

یا اوسکی بناء پر دعوی کرتے ہون اور وہ بثبوت مضمون دستاویز اصلی کے حسب دفعہ ۵۷ ایکٹ ۸

سنہ ۱۸۷۱ء داخل ہوسکتی ہے ❊

اسیطرح ہر اشخاص اُن رجسٹرون کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز ہین جو بکلرک کے رجسٹر رہتے

ہین حسب منشاء ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء کے دفعات ۹ و ۱۰ و ۱۱ کے مطابق اقرار نامجات چھاپخانہ ہونے کے حسب

دفعہ ۱۶ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء سے دیکھے جاسکتے ہین اور اونکی نقل حاصل ہوسکتی ہے ❊

رجسٹر حق تصنیف کتابون کا جوکہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکریٹری کے دفتر مین رہتا ہے

حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ء وہ بھی دیکھا جاسکتا ہے اور نقل اوسکی حاصل ہوسکتی ہے۔ رجسٹر جائنٹ

اسٹاک کمپنی کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ء رہتا ہے دیکھا جاسکتا ہے اور اونکی نقل حاصل ہوسکتی ہے ❊

جن قوانین کا اوپر ذکر ہوا ہے اونمین سے کسی مین کچھ چارہ کار اس امر کا نہین لکھا کہ اگر نقل

دینے سے انکار ہو تو کیا کیا جاوے ❊

مابقی رجسٹرون کا ہم ذکر کرچکے ہین ❊

دفعہ ۶۵ تمام دیگر دستاویزات خانگی ہین ❊

دستاویزات خانگی

مضمون دفعہ ہذا یہ ہے کہ جو دستاویزین دفعہ ۷۴ کی کسی قسم مین سے نہین وہ سب دستاویزات

خانگی تصور ہونگی اور اُنکی وہ وقعت باعتبار آسانی ثبوت کے نہین ہے جوکہ دستاویزات سرکاری کی

حکماً ایکٹ ہذا نے قایم کی ہے +

دفعہ ۷۶

دستاویزات سرکاری کی نقول مصدقہ

ہر عہدہ دار سرکاری محافظ کسی ایسی سرکاری دستاویز کا جسکے معائنہ کرنے کا ہر شخص کو استحقاق ہے اوس شخص کو نقل اوس دستاویز کی بروقت ادا ہونے اوسکی رسوم معینہ قانون کے حوالہ کریگا اور اوس نقل کے ذیل مین تصدیق اس امر کی لکھدیگا کہ وہ نقل مطابق اصل دستاویز مذکور یا اوسکے جزو کے ہے یعنی جیسی کہ صورت ہو اور وہ تصدیق بقید تاریخ ہوگی اور اوسکے ذیل مین عہدہ دار مذکور اپنا نام اور عہدہ کا نام مرقوم کریگا اور جس حال مین کہ اوس عہدہ دار کو قانوناً مُہر کے استعمال کرنے کی اجازت ہو مُہر بھی اوسپر ثبت کیجائیگی اور وہ نقلین جنپر اس طور کی تصدیق ہو نقول مصدقہ کہلائینگی +

تشریح — ہر عہدہ دار سرکاری جسکو اوسکی سرکاری خدمت معمولی کے ذریعہ سے ایسی نقول کے حوالہ کرنیکی اجازت ہو محافظ اون دستاویزات کا بمعنی مقررہ دفعہ ہذا متصور ہوگا +

ضابطہ دیوانی کے بموجب ڈگری او فیصلہ عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل کی ڈگری کی نقل فریقین مقدمہ کو ملسکتی ہے لیکن اور کسی کاغذات مسل کی نقل کی نسبت کوئی حکم نہین ہے لیکن اکثر نقلین عطا ہوتی ہین +

احکام ضابطہ دیوانی و فوجداری نسبت عطاے نقول

فوجداری کے مقدمات مین جو ملزم ہائی کورٹ مین سپرد کیا جاوے اوسکو نقل نسبت قرارداد جرم کی بلا کسی اُجرت کے ملتی ہے اور اظہارون کی نقل

بھی مل سکتی ہے[۳] +

اور نقل فیصلہ کی بھی حسب ضابطہ مذکور ملزم کو عطا ہو سکتی ہے[۴] +

اور جو شخص قید ہوا اور اپیل کرنا چاہے اوسکو بلا اسٹامپ کے نقل ملسکتی ہے لیکن سوائے اُن کاغذات کے جنکا ذکر ہوا اظہارات وغیرہ کی نقل ملنے کا لازمی حکم نہین ہے ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ مدراس نے سشن جج کو نقل اظہارات وغیرہ دینے کی ہدایت کرنے سے انکار کیا[۵] لیکن ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ مجسٹریٹ کو چند کاغذات کی نقل دینے سے انکار کرنا درست نہین ہے[۶] +

نسبت نقول باضابطہ کے حسب دفعہ ۷۹ - ایکٹ ہذا قیاس قانونی صحت کا ہے +

دفعہ ۷۷ جایز ہے کہ ایسی نقول مصدقہ بثبوت مضامین اُن دستاویزات سرکاری یا جزو دستاویزات سرکاری کے جنکی وہ نقلین معلوم ہوتی ہون پیش کیجائین +

نقول مصدقہ دستاویزات سرکاری داخل ہو سکتی ہین

دفعہ ۷۸ جایز ہے کہ دستاویزات سرکاری مفصلہ ذیل حسب ذیل ثابت کیجائین :-

دیگر دستاویزات سرکاری کا طریقہ ثبوت

(۱) ایکٹ یا حکم یا اشتہارات ایگزیکیوٹف گورنمنٹ برٹش انڈیا کے جو کسی صیغہ سے ہون یا کسی لوکل گورنمنٹ یا کسی صیغہ لوکل گورنمنٹ کے +

---

(۳) دیکھو دفعہ ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

(۴) دیکھو دفعہ ۲۷۶ سے ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

(۵) ملکہ بنام سبا باگندہ جلد ۱ مدراس صفحہ ۱۳۲

(۶) مقدمہ شب پرشاد پانڈے جلد ۴ بنگال صفحہ ۵۹ ضمیمہ

چاہیئے کہ وہ اوس صیغہ کی تحریر مصدقہ معرفت صیغہ مذکور کے ذریعے سے ثابت ہون *

یا کسی ایسی دستاویز سے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اوس گورنمنٹ کے حکم سے مطبوع ہوئی ہے *

(۲) عمل تحریری واضعان قانون *

واضعان مذکور کی تحریرات موقت الشیوع سے یا ایکٹ یا ایکٹون کے خلاصہ مشتہرہ سے یا اُن نقول سے جنسے معلوم ہوتا ہو کہ بحکم گورنمنٹ چھاپے گئے ہین *

(۳) اشتہارات اور احکام یا قوانین جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے کسی صیغہ سے جاری ہوئے ہون *

بذریعہ نقول یا انتخابات کے جو لندن گزٹ مین درج ہون یا جنسے ظاہر ہوتا ہو کہ ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے چھاپی ہوئی ہین ثابت کئے جائین *

(۴) ایکٹ مصدرہ حاکم عامل یا عمل تحریری واضعان قانون کسی مُلک غیر کے *

بذریعہ تحریرات موقت الشیوع کے جو وہان کے حاکم نے مشتہر کی ہون یا اُس ملک مین عموماً وہ ایسی سمجھی گئی ہون یا بذریعہ نقل مصدق بمہر ملک یا فرمان روائے مُلک کے ثابت کئے جائین یا کسی سرکاری ایکٹ مصدرۂ نواب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل مین وہ تسلیم کئے گئے ہون *

(۵) عمل تحریری کسی جماعہ میونیسپلیٹی برٹش انڈیا کا ⁜ بذریعہ نقل عمل تحریری مذکور کے جسپر تصدیق اوسی تحریر کی بصدقہ محافظ قانونی کی ہو یا بذریعہ کتاب مطبوعہ کے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اُس جماعہ کے حکم سے مشتہر کیگئی ہے ثابت کیا جاوے ⁜

(۶) اور قسم کی سرکاری دستاویزات جو ملک غیر مین ہون بذریعہ اونکی ایسی اصل یا نقل کے ثابت کیجائین جو اونکے محافظ قانونی نے تصدیق کی ہو اور اوسپر تصدیق بمہر نوٹری پبلک یا سرکار انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکی کی باین مضمون ہو کہ اس نقل کی تصدیق حسب ضابطہ اُس عہدہ دار نے جو قانوناً محافظ اوسکی اصل کا ہے کی ہے اور اُس دستاویز کی حیثیت کو حسب قانون اُس ملک غیر کے ثابت کر دیا ہے ⁜

قیاسات نسبت دستاویزات کی

دفعہ ۷۹ عدالت کو لازم ہے کہ ہر ایسی دستاویز کو جس سے پایا جاتا ہو کہ وہ ایک تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز ہے جو قانوناً بطور شہادت کسی امر واقعہ خاص کے قابل منظوری قرار دیگئی اور جس سے معلوم ہوتا ہو کہ برٹش انڈیا مین یا کسی ہندوستانی ریاست مین جسکو ملکہ معظمہ کے ساتھ رابطہ اتحاد ہے کسی ایسے عہدہ دار نے اوسکی تصدیق کی ہے جسکو نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے حسب ضابطہ اجازت اوسکے تصدیق کرنے کی دیگئی ہے غیر جعلی قیاس کرے مگر شرط یہ ہے

قیاس نسبت صحت نقول مصدقہ

⁜

کہ وہ دستاویز از روے اوسکے مضمون مندرجہ کے اُس طرز کی اور اوس طور پر تکمیل یافتہ معلوم ہوتی ہو جسکی قانوناً اسکے واسطے ہدایت ہے اور عدالت کو یہ بھی قیاس کر لینا لازم کہ ہر عہدہ دار جسکے دستخط یا تصدیق کی ہوئی وہ دستاویز معلوم ہوتی ہو بروقت دستخط کرنے کے وہی منصب از روے عہدہ رکھتا تھا جو اس دستاویز مین اوسنے اپنے واسطے لکھا ہو +

اس دفعہ مین دو قسم کے قیاسات لازمی قرار دیئے ہین +

اول ــ نسبت دستاویز مصدقہ کے +

دوم ــ نسبت منصب عہدہ داران تصدیق کنندہ کے +

جو خاص حالتین کہ ایسے قیاس کے قایم کرنے کے لئے ضروری ہیں وہ متن دفعہ ہذا سے صریح معلوم ہوتی ہین اور اسجگہہ پر فقرہ اوسط دفعہ ۴ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ لزوم قیاس کسکو کہتے ہین اور قیاس کے لازمی ہونے اور ثبوت قطعی مین بڑا فرق ہے پس کل قیاسات نسبت دستاویزات کے جو کہ دفعہ ہذا اور گیارہ دفعات مابعد مین بیان کئے گئے ہین ایسے ہین کہ فریق مخالف کو اُن قیاسات کے خلاف ثبوت دیکر اونکو معدوم کرنے کا اختیار ہے اور وہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ جس عہدہ دار نے دستخط اوسپر کیئے اوسکو منصب دستخط کرنیکا نہین تھا +

دفعہ ہذا مین جو قیاس کہ نسبت دستاویز کی نقل کے اصلی ہونے کے ہے وہ قیاس درستی دستخط و مہر سے بھی متعلق ہے +

نسبت سارٹیفکٹ کے دیکھو دفعات ۲۲۶ و ۲۷۴ و ۳۴۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء جسمین کہ مثالین اوسکی مندرج ہین +

دفعہ ۸۰ جب کوئی ایسی دستاویز کسی عدالت مین پیش کیجاے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ تحریر یا یادداشت شہادت یا جزو شہادت کسی گواہ مقدمہ عدالت کی یا ایسے گواہ کی ہے جسنے روبرو کسی ایسے عہدہ دار کے شہادت ادا کی جو قانوناً مجاز اوسکی گواہی لینے کا تھا یا وہ ایک بیان یا اقبال کسی قیدی یا شخص ملزم کا ہو اور قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ دستخطی کسی جج یا مجسٹریٹ یا کسی ایسے عہدہ دار کا ہے جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یہ قیاس کرلینا لازم ہے کہ *

قیاس نسبت شہادت کے جو مسل مین تحریر ہو کر رکھی گئی ہو

وہ دستاویز غیر جعلی ہے اور جو بیانات نسبت اُن حالات کے کئے گئے ہین کہ وہ لیگئی ہو اور انسے یہ معلوم ہوتا ہو کہ شخص دستخط کنندہ کے ہین وہ راست ہین اور نیز یہ کہ وہ شہادت یا بیان یا اقبال حسب ضابطہ قلمبند کیا گیا تھا*

ہر مقدمہ مین جسمین کوئی اظہار داخل ہو تو اس دفعہ کے موافق اوسکی نسبت قیاس قایم ہوتا ہے چنانچہ مقدمات فوجداری مین جسمین کہ مدعا علیہ پر الزام جرم حلف دروغی کا لگایا جاوے اوسکا اظہار جسکی نسبت کہ حلف دروغی کا بیان ہے شہادت مین داخل ہو کر اوسکے خلاف استعمال ہوسکتا ہے لیکن ملزم کو اختیار اس امر کا ہے کہ ثابت کرے کہ جو بیان اوسنے پہلے کیا تھا وہ فی الحقیقت اظہار مین نہین لکھا گیا *

ان لفظون کے کہ " قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو " یہ معنی ہین کہ بعد حلف ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہوا ہو لیکن اگر دیسی زبان مین اظہار لکھا گیا ہو اور افسر عدالت نے اپنے ہاتھ سے نہ لکھا ہو تو وقعت اظہار مین کچھ فرق نہین آتا چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ گو کلکٹر نے

اپنے ہاتھ سے مظہر کے بیان کی یادداشت انگریزی مین نہین لکھی تاہم چونکہ دیسی زبان مین پورا اظہار لکھا گیا تھا تو وہ اظہار بمقابلہ اس ملزم کے جسپر الزام حلفت دروغی کا لگایا گیا ہے مستعمل ہو سکتا ہے (۷)

دفعہ ۸۱ عدالت ایسی ہر دستاویز کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ

قیاس نسبت گزٹون کے

لندن گزٹ آف انڈیا یا کسی لوکل گورنمنٹ کا سرکاری گزٹ یا کسی نوآبادی یا مضافات یا مقبوضات قلمرو شاہ برٹانیہ کا سرکاری گزٹ یا کوئی اخبار یا کاغذ موقت الشیوع یا نقل کسی مخصوص ایکٹ پارلیمنٹ کی چھاپی ہوئی مہتمم مطبع ملکہ معظمہ کی ہے اور نیز ہر دستاویز کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہے جسکی نسبت قانوناً حکم ہے کہ کوئی شخص اسکو مرتب رکھے غیر جعلی قیاس کرلے گی بشرطیکہ اس دستاویز کو حسب حکم قانون بجنسہ مرتب رکھا ہو اور جو ذریعہ مناسب کہ اسکی حفاظت کا ہے اس سے نکال کر پیش کیگئی ہو +

نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ کسی ایکٹ یا نوٹیفکیشن کی دفعہ ۳۷ - ایکٹ ہذا اور نسبت دستاویزات کی دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تیس برس سے زیادہ کی دستاویز کی نسبت کیا قیاس ہے +

دفعہ ۸۲ جب کوئی دستاویز کسی عدالت مین پیش کیجاے اور

قیاس ان دستاویزات کی نسبت جو انگلستان مین بغیر ثبوت مہر یا دستخط قابل ادخال ہین

اوس سے پایا جاتا ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہے جو ازروے قانون مجریہ وقت ملک انگلستان یا آیرلینڈ کے بہ ثبوت کسی امر کے کسی عدالت انگلستان یا آیرلینڈ مین بغیر ثبوت

(۷) مقدمہ بہاری لال بھوس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۹ صیغہ فوجداری

مُہر یا اسٹامپ یا دستخط تصدیق کنندہ کے یا منصب عدالت یا عہدہ اوس شخص کے جسکے دستخط کا ثبت ہونا اوس سے پایا جاتا ہو قابل منظوری ہے تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہے کہ وہ مہر یا اسٹامپ یا دستخط اصلی ہے اور اوسپر دستخط کرنیوالا بر وقت دستخط کرنے کے وہی منصب عدالت یا عہدہ کا رکھتا تھا جو اوسنے اپنے واسطے لکھا*

اور وہ دستاویز اوسی غرض کے لئے قابل منظوری ہوگی کہ جسکے واسطے انگلستان یا آیرلینڈ مین قابل منظوری ہو سکتی ہے

چونکہ جس قسم کی دستاویزات کا ذکر دفعہ ہذا مین ہے ہندوستان مین بہت کم پیش ہوتی ہین اسلیئے اونکی نسبت یہان کچھ لکھنا ضرور نہین ہے*

دفعہ ۸۳ عدالت کو لازم ہے کہ جن نقشہ جات زمین یا عمارت سے پایا جاتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ طیار کیئے گئے تھے انکا اوسی طور پر طیار کیا جانا اور صحیح ہونا قیاس کرلے لیکن جو نقشہ جات زمین یا عمارت کہ کسی اور غرض سے طیار کیئے گئے ہون اونکا صحیح ہونا ثابت کرنا پڑے گا*

ثبوت نقشہ جات جو کسی خاص غرض کے لئے طیار کیئے گئے ہون

یہ ظاہر ہے کہ جو نقشجات ماقبل نزاع بحکم گورنمنٹ تیار کیئے گئے ہون اونکی وقعت اُن نقشجات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ہون بہت زیادہ ہے اس اصول کا مقابلہ اصول مندرجہ ضمن ۵ و ۷ دفعہ ۳۲ سے کرو - اور نسبت نقشجات کے دفعہ ۳۶ دیکھو*

دفعہ ۸۴ عدالت کو اصلیت ہر ایسی کتاب کی قیاس کر لینی لازم ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ

قیاس نسبت مجموعہ ہائے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ

کسی ملک کے چھاپی یا مشتہر کیگئی تھی اور اوسمین کوئی قوانین اُس ملک
کے درج ہین ❊

اور نیز ہر ایسی کتاب کے جس سے پایا جاتا ہو کہ اوسمین اوس ملک
کی عدالت کے فیصلہ جات کی رپورٹ بطور نظایر مندرج ہی ❊

اس مضمون سے متعلق دفعہ ۳۸ ہے اسکو اسکے ساتھ پڑہو ❊

دفعہ ۸۵ عدالت کو لازم ہے کہ جس دستاویز سے پایا جاتا ہو
کہ وہ مختارنامہ ہے اور اوسکی تکمیل روبرو اور تصدیق
کسی نوٹری پبلک یا عدالت یا جج یا مجسٹریٹ یا وکیل یا
نائب وکیل ملکی سرکار انگریزی یا وکیل ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند کے ہوئی تھی
اوسکو قیاس کرے کہ وہ اوسی طور پر تکمیل اور تصدیق کیا گیا تھا ❊

قیاس نسبت مختارنامہ کے

اس دفعہ کے ساتھ مختارنامہ کے متعلق دیکھو ضمن ۷ دفعہ ۱۸ و نیز دفعہ ۳۳ قانون رجسٹری

ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء

دفعہ ۸۶ عدالت کو یہ قیاس کر لینے کا اختیار رہے کہ ہر دستاویز
جس سے پایا جاتا ہو کہ وہ نقل مصدق کسی ایسے ملک
کے دفتر عدالت کی ہے جو کہ جزو قلمرو ملکہ معظمہ کا نہین ہے
وہ اصل اور صحیح ہے بشرطیکہ اوس دستاویز کا مصدق ہونا اوس طور پر پایا
جاتا ہو جسکی نسبت کسی سفیر متعینہ جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند نے جو
اُس ملک مین رہتا ہو یہ تصدیق کی ہو کہ کاغذات عدالت کی نقول کی
تصدیق کے واسطے اُس ملک مین عموماً یہی دستور ہی ❊

قیاس نسبت نقول مصدقہ مسل عدالت ہاے ملک غیر

اِس دفعہ کے ساتھہ پڑہو دفعہ ۸۷ کی ضمن ۲ و دفعہ ۸۲ - ایکٹ ہذا

دفعہ ۸۷ عدالت کو یہ قیاس کر لینے کا اختیار ہے کہ ہر کتاب جس سے وہ استدلال واسطے دریافت امور متعلقہ اغراض سرکاری یا عام کے کرے اور ہر نقشہ مشتہرہ جسکے امور مندرجہ واقعات متعلقہ ہون اور معائنہ کے واسطے پیش کیا جائے وہ اوسی شخص کا اور اوس وقت اور مقام کا لکہا یا مشتہر کیا ہوا ہے جو اوس سے ظاہر ہوتا ہو ◆

قیاس نسبت کتابون و نقشہ جات کے

اِس دفعہ کے ساتھہ دیکہو دفعہ ۳۶ و ۳۸ و فقرہ ماقبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ - ایکٹ ہذا

دفعہ ۸۸ عدالت کو یہ قیاس کر لینے کا اختیار ہے کہ جو پیام کہ کسی دفتر تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بہیجا گیا ہو جسکے نام اوس پیام کا بہیجا جانا پایا جاتا ہو وہ مطابق اوسی پیام کے ہے جو روانگی کے واسطے اُس دفتر مین جہان سے اوس پیام کا بہیجا جانا معلوم ہوتا ہے دیا گیا تہا لیکن عدالت کوئی قیاس اپنی طرف سے نسبت اُس شخص کے قایم نکرے گی جسنے کہ وہ پیام بہیجنے کے واسطے دیا تہا ◆

قیاس نسبت خبر تار برقی

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسودہ ایکٹ ہذا مین اسطرح پر لکہا تہا :-

دفعہ ۷۹ عدالت کو یہ تسلیم کرنا لازم ہے کہ تصویر عکسی اور کلون کی نقلین اور دیگر شبیہات اشیاء مادی کی جو ایسی تدبیر سے بنائی گئی ہون جنسے اطمینان اونکی صحت کا پایا جاتا ہو وہ شبیہات صحیحہ ہین اور جو پیام کہ کسی دفتر تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بہیجا گیا ہو جسکے نام اُس پیام کا بہیجا جانا پایا جاتا ہو وہ مطابق اوسی پیام کے ہے جو روانگی کے واسطے اوسی شخص نے جسکی طرف سے اوسکا بہیجا جانا پایا جاتا ہو حوالہ کیا تہا یا حوالہ کرایا تہا ◆

نسبت تصاویر عکسی

اس دفعہ کے ساتھ تشریح ۲ دفعہ ۶۲ ضمن ۲ دفعہ ۶۳ دیکھو ۔

دفعہ ۸۹ عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہے کہ ہر دستاویز جسکے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا اور بعد اوس کی اطلاع کے جو اوسکے پیش کرنے کے لیے دیگئی نہ پیش کیگئی وہ مصدق اور مُھری اور تکمیل پائی حسب قاعدہ محکومہ قانون تھی ۔

قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہین ہوئین

مضمون دفعہ ہذا اُس اصول پر مبنی ہے کہ جو دستاویز پیش نکرے اسکا مضمون اوس شخص پیش نکرنیوالے کے خلاف سمجھنا چاہیے جیسا کہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ ہذا سے ظاہر ہے اسلیئے کہ اسٹامپ وغیرہ سے اُس دستاویز کی وقعت قایم ہوتی ہے اسلیئے اُس دستاویز سے فایدہ اوس شخص کا ہے جو کہ اوسکو طلب کراتا ہے اور نقصان اوس شخص کا ہے جو کہ اوسکو پیش نہین کرتا - اور علاوہ اسکے حسب منشاء تمثیل د دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ ہذا کے قیاس کارروائیون کے ٹھیک ہونے پر ہوتا ہے - دفعات ۶۶ و ۱۶۴ - ایکٹ ہذا اس دفعہ کے ساتھ دیکھو ۔

دفعہ ۹۰ جب کہ کوئی دستاویز جس سے معلوم ہوتا ہو یا ثابت ہو کہ وہ تیس برس کی ہے کسی شخص کی ایسی حراست سے جسکو عدالت اُس خاص مقدمہ مین واجبی تصور کرے پیش کیجاوے تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جایز ہے کہ دستخط اور ہر جزو اوس دستاویز کا جو کسی خاص شخص کے ہاتھہ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہو اوسی خاص شخص کا لکھا ہوا ہے اور جس حال مین کہ کسی دستاویز کی تکمیل یا تصدیق بگواہی کیگئی ہو تو یہ قیاس کر لینا جایز ہوگا کہ جن اشخاص کی تکمیل یا مصدق بگواہی کی ہوئی وہ معلوم ہوتی ہے اونہین نے اوسکی

دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کی ہون

تکمیل اور تصدیق حسب ضابطہ کی تھی *

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست واجبی مین رہنا کہا جائیگا جو اُس مقام مین اور اوس شخص کے پاس ہون جسمین اور جسکے پاس اونکا ہونا خاصتہً چاہیئے اور کوئی حراست درصورت اس ثبوت کے کہ وہ دراصل جایز تھی یا یہ [illegible] ت اُس خاص مقدمہ کے ایسے ہین کہ اسکا دراصل جایز ہونا قرین قیاس ہے غیر واجب متصور نہ ہوگی *

یہ تشریح دفعہ ۸۱ سے بھی متعلق ہے *

تمثیلات

(الف) زید ملکیت اراضی پر ایک مدت دراز سے قابض ہے اور اوسنے اپنی حراست سے اوسی اراضی کی بابت وثایق پیش کئے جنسے اوسکی حقیت ظاہر ہوتی ہے یہ حراست واجبی ہے *

(ب) زید نے وثایق ملکیت اراضی کے جسکا وہ مرتہن ہے پیش کئے اور راہن قابض اُس اراضی کا ہے پس یہ حراست واجبی ہے *

(ج) زید نے جو عمرو کا رشتہ دار ہے اراضی مقبوضہ عمرو کے وثایق پیش کئے جنکو عمرو نے حفاظت سے رکھنے کے لئے اوسکے حوالہ کیا تھا یہ حراست واجبی ہے *

تجربہ انسانی سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ تیس برس ایک ایسی مدت ہے کہ جسمین اکثر ایسے لوگ جنھون نے کسی دستاویز پر گواہی کی ہو زندہ نہین رہتے اسلئے وہ قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات جدید کے لئے درکار ہین ایسی دستاویزات کے ثابت کرنے کے لئے متعلق کرنے سے اکثر وہ قابل ادخال نرہتے پس گویہ آسانی جو اس دفعہ مین ایسی دستاویزات کی نسبت بخشی ہے خالی از نقص نہین ہے *

لیکن حقیقت مین ایسی دستاویز کے متعلق داخل ہونے سے اُسکا یا جو داوس نقص کے داخل کرنا ادنی ہے لیکن عدالتون کو اس امر کی احتیاط چاہیئے کہ ہر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل تیس سال کی لکھی ہوئی ہو صحیح نہ تصور کرلے ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ فی نفسہ ایک پتہ قدیم تاریخ لکھی ہونے سے ایسی صورت مین جب کہ کوئی شہادت نسبت اُسکے قدیم ہونے کی نہین ہے کافی ثبوت اُسکی صحت کا نہین ہے[۸] ایک اور مقدمہ مین ہائیکورٹ مذکور نے یہ تجویز کیا کہ درحالیکہ کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ دستاویز کسی حراست سے پیش کیگئی ہے اور وہ کسکی حراست مین رہی ہے فی نفسہ صرف تاریخ قدیم ہونے سے اوسکی وقعت نہین[۹] اور نہ اوسکے قدیم ہونے سے خواہ مخواہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ حراست مناسب مین رہی بلکہ بحالت نہ ہونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کی دستاویز اپنے تئین خود ثابت نہین کرتے[۱] لیکن واضح رہے کہ ایک مقدمہ مین پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ اگر کوئی تمسک اُن لوگون کے قبضہ مین رہا ہو جنکو اوس سے حق ہے اور جنکو اوسکے قبضہ کا حق ہے تو یہ حراست مناسب ہے[۲] اور اسی اُصول کو حکام ہائیکورٹ کلکتہ نے بھی ایک حال کے مقدمہ مین مانا ہے[۳]

نسبت فرمان شاہی وغیرہ کے جس سے کوئی معافی وغیرہ عطا ہوئی ہو ایک خاص حکم قانون ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ع کی دفعہ ۲۸ مین درج ہے

(۸) انکا بنام کاشی چندر دت ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۱ صیغہ دیوانی

(۹) گرو پرشاد رائے بنام کاشی چندر دت ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ صیغہ دیوانی

(۱) گرو داس دی بنام شنبھوناتھ چکرپتی جلد ۳ بنگال صفحہ ۸۲۵ دیوانی

(۲) دلواجی گیاجی بنام گوداکھائی گرونہاسے جلد ۲ بنگال صفحہ ۸۶ پریوی کونسل

(۳) محمد عزالدین شاہ بنام شفیع اللہ بنگال جلد ۸ صفحہ ۲۶ و ۲۹

فصل ۶ - نامنظوری شہادت زبانی کی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے

دفعہ ۹۱ جس صورت مین کہ شرایط کسی معاہدہ یا عطیہ یا کسی اور انتقال جایداد کی بشکل ایک دستاویز کے ضبط تحریر مین آئین اور نیز ایسی تمام صورتون مین جن مین کسی معاملہ کا قانوناً بشکل دستاویز منضبط کیا جانا ضرور ہے جایز نہوگا کہ بہ ثبوت اُس معاملہ کے کوئی اور شہادت بجز خود اوسی دستاویز کے یا بجز شہادت منقولی کے جس حال مین کہ شہادت منقولی بموجب احکام مندرجہ ماسبق قابل منظوری ہے داخل کیجاے +

شہادت نسبت شرایط معاہدہ تحریری

فصل پانچ ایکٹ ہذا مین شہادت دستاویزی کا ذکر ہے اور دفعات ۵۹ و ۶۴ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ شہادت نسبت مضمون دستاویز کے جبکہ اوسکو بطور مضمون دستاویز کے ثابت کرنا منظور ہو تو سواے بذریعہ خود دستاویز کے ثابت نہین کیا جاسکتا - اِس مسئلہ قانونی کی تصریح مفصل طور پر دفعات مذکورہ کی شرح مین ہم لکھ چکے ہین فصل پنجم کی باقی دفعات نوعیت طریقہ ثبوت دستاویزات سے متعلق ہین اور اون قیاسات سے جو کہ دستاویز کے صحیح ہونے کی نسبت قانون نے قایم کئے ہین +

لیکن دفعہ ۹۱ سے ایک نئی فصل ایکٹ ہذا کی شروع ہوتی ہے اور اس فصل مین طریقہ ثبوت دستاویز سے کچھہ غرض نہین ہے لیکن واضح طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ کن کن صورتون مین بحالت موجودگی شہادت دستاویزی کے شہادت لسانی نسبت اُسی مضمون کے داخل نہوگی - لیکن

دفعہ ہذا مین ہر دستاویز کی نسبت بحث نہین ہے بلکہ خاص اُس قسم کی دستاویزات سے جنمین کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جایداد داخل ہو ✦

پس متن دفعہ پہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اوسمین دو صورتون کا ذکر ہے جسکی وجہ سے شہادت دستاویزی موجود ہوتے ہوئے شہادت منقولی داخل نہوگی اور وہ یہ ہین :—

اول — جبکہ فریقین نے شرایط معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جایداد کی دستاویز مین مندرج کی ہون ✦

دوم — جبکہ قانوناً تحریری ہونا دستاویز کا لازمی ہو ✦

نسبت حکم اول کے واضح رہے کہ وجہ اس قسم کی شرط کے لگانے کی یہ ہے کہ جب کہ فریقین ایک معاہدہ نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے خود اپنی مرضی سے باہم یہ قرار دیا کہ شہادت اُس معاملہ کی جو کہ اونکے باہم طے ہوا ہے تحریر ہو تو اونکو لازم ہے کہ جس قسم کی شہادت پر اونہون نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا تھا اوسی قسم کی شہادت پیش کیجاوے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اگر وہ معاملات جنکو بعد کافی صلاح مشورہ کے فریقین احاطہ تحریر مین لاتے ہین اور اوسکے بھروسہ پر رہتے ہین اگر اوس معاملہ کی نسبت شہادت داخل کیجاوے تو جو اصل مقصود شرایط کے تحریر کرنے سے ہی وہ فوت ہوجاتا ہے اور بہت موقع معاہدات مین فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا ہے — اس مضمون کے ساتھ دفعہ ۹۲ — ایکٹ ہذا کو دیکھنا چاہیئے ✦

نسبت حکم دوم کے واضح رہے کہ یہ امر صاف ہے کہ جب قانون نے کسی خاص مضمون کے تحریر ہونے کی نسبت حکم نافذ کیا ہے تو اوس مضمون کی نسبت سواے تحریری شہادت کے اور کوئی شہادت نہین لیجاسکتی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جس قسم کی صورتون مین قانون نے تحریری ہونیکا لازمی حکم جاری کیا ہے وہ ایسی صورتین ہین کہ جنکا انسان کے حافظہ مین رہنا سخت دشوار ہے بلکہ محال ہے

مثلاً مفصلہ ذیل صورتین ہین جنمین حسب احکام قانون کے مضمون تحریری ہونا چاہیئے:-

اظہارات گواہان بمقدمہ دیوانی (بموجب ضابطہ دیوانی) +

اظہارات گواہان بمقدمہ فوجداری (دفعہ ۳۴۲ و ۳۴۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) +

تحریرات و ڈگریات عدالت دیوانی (ضابطہ دیوانی) +

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداری (دفعہ ۴۶۳ و ۴۶۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) +

بیانات اشخاص ملزم فوجداری (دفعہ ۳۴۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) +

اقرارات جنکی وجہ سے تمادی محفوظ ہوتی ہے (دفعہ ۲۰ و ۲۱ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع) +

معاملات بلامعاوضہ (حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع) +

معاہدات ثالثی (استثناء ۲ دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع)

احکام دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع جوکہ

ہندیون سے بھی متعلق کیئے گئے ہین (حسب ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۷۲ع) +

جن صورتون مین کہ بے ضابطہ طور پر بیان ملزم کا مقدمہ فوجداری مین لکھا گیا ہو تو حسب

منشاء دفعہ ۳۴۶ ضابطہ فوجداری کے بیانات ملزم کی نسبت شہادت اسانی گذر سکتی ہے +

الفاظ ،، احکام مندرجہ ماسبق سے '' جوکہ دفعہ ہذا مین مستعمل ہوئے ہین دفعہ ۶۵ - ایکٹ ہذا

مراد ہے جسکی شرح ہم پورے طور پر لکھ آئے ہین +

مستثنیٰ ۱ — جبکہ کسی عہدہ دار سرکاری کا تقرر بذریعہ تحریر کے عملمین آنا قانوناً ضرور ہے اور یہ ثابت کیا جاوے کہ کسی خاص شخص نے بطور اوس عہدہ دار کے عمل کیا ہے تو وہ تحریر جسکی روسے کہ وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کی نہین ہے +

مستثنیٰ ۲— جائز ہے کہ وصیت نامجات (جنکا[۴] پروبیٹ برٹش انڈیا مین حاصل کیا گیا ہو) بذریعہ پروبیٹ کے ثابت کیے جائین ۔

مستثنیٰ اول مبنی ہے اس قیاس اغلب پر کہ جسنے بحیثیت کسی عہدہ کے عملدرآمد کیا ہے تو قریب الیقین ہے کہ اوسکو وہ عہدہ واقع مین حاصل ہوا تھا اسلیئے کہ عہدہ ایسی ایک عام اور مشہور چیز ہے کہ کوئی شخص بلا واقعی نصب کیے کارمنصبی کسی عہدہ دار کا کرے تو لوگون کو اوسکی حقیقت کھل سکتی ہے ۔

مستثنیٰ دوم کا اصول بھی ظاہر ہے کہ جب پروبیٹ بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامہ کے ہو چکا ہو تو اصل وصیت نامہ کی نسبت پوری تحقیقات ہو چکی ہے اور اسلیئے اوسکی ضرورت زیادہ نہین رہتی ہے ۔

نسبت مضمون وصیت نامجات کے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۲۰۸ و ۲۰۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء قابل ملاحظہ ہین اون دفعات کے دیکھنے سے جو احکام قانون نسبت وصیت نامجات کے ہین کھلجاوینگے چونکہ وہ ایکٹ ہندوا اور مسلمانون سے متعلق نہین ہے اسلیئے اوسکی نسبت زیادہ بحث کی ضرورت نہین ہے ۔

تشریح ۱ — یہ دفعہ اون صورتون سے جنمین کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز مین مندرج ہو اور اون صورتون سے جنمین کہ کئی دستاویزات مین مندرج ہو یکسان متعلق ہے ۔

تشریح ۲ — جس حال مین کہ کئی اصل دستاویزات ہون

---

(۴) ترمیم بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور ہے +

تشریح ۳ — کسی دستاویز مین بیان کیا جانا کسی واقعہ کا بجز واقعات متذکرہ دفعہ ہذا کے مانع اسکا نہوگا کہ اُس واقعہ کی شہادت زبانی منظور کیجائے +

تشریحات ۱ و ۲ کے ساتھہ مضمون دفعہ ۶۲ دیکھنا چاہیئے جسکی شرح مین ہم بیان کر آئے ہین کہ کن صورتون مین اصل دستاویز کی ایک سے زیادہ ہوسکتی ہے تشریح نمبر ۳ سے تمثیل (د) و (ہ) دفعہ ہذا متعلق ہے اور ان دونون تمثیلون پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاویز کی نسبت شہادت لسانی داخل ہوسکتی ہے مثلاً تمثیل (د) مین بیان ادائے قیمت نیل کا ہے اُسکو اوس دستاویز کے معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہین اور اسلئے وہ غیر متعلق واقعہ ہے جسکا کہ عارضی طور پر اتفاقاً ذکر اوس دستاویز مین ہے اور دستاویز کے معاہدہ کی شرایط سے کچھہ علاقہ نہین رکھتا علی ہذا القیاس تمثیل (ہ) مین رسید صرف ایک یادداشت ہے ادائے روپیہ کی اور نہ ایسی دستاویز جسکی بنا پر کوئی معاہدہ قایم ہو جسکی شرایط کے موافق روپیہ ادا ہوا ہو +

غرضکہ اُصول عام یہ ہے کہ جب کسی شرایط معاہدہ مندرجہ دستاویز کی بحث ہو تو اُس صورت مین اوس دستاویز کا فی نفسہ خود پیش ہونا لازمی ہے لیکن جب کہ اتفاقی و عارضی طور پر کسی واقعہ کا بیان اُسمین درج ہوجاوے تو ایسا اندراج مانع ادخال شہادت لسانی نہین ہے مثلاً کوئی شخص جو بذریعہ ایک رہن نامہ کے مرتہن ہوکر قابض ہوا اور کسی مقدمہ مین صرف یہ بحث ہے کہ آیا فلان شخص واقع مین قابض جائداد کا ہے یا نہین تو رہن نامہ کا پیش کرنا لازمی نہین ہے بلکہ لسانی شہادت قبضہ کی گذر سکتی ہے لیکن اگر کسی مقدمہ مین یہ بحث ہو کہ شرایط

اس رہنامہ کی کیا تعیین یا کسقدر روپیہ کی عوض وہ رہن ہوا تھا تب البتہ رہن نامہ کا پیش ہونا لازمی ہے - اسیطرح پر اگر کوئی کرایہ دار بذریعہ ایک پٹہ کے قابض اراضی ہو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُسکے قبضہ کے یا ادا کرنے کرایہ کے شہادت لسانی بلا پیش کئے کرایہ نامہ کے گذر سکتی ہے لیکن شرایط مندرجہ کرایہ نامہ کی نسبت شہادت لسانی داخل نہیں ہو سکتی - اسیطرح پر جبکہ دو شخص شریک ہو کر ایک تجارتی کام کریں تو فی نفسہ یہ بات کہ فلان دو شخص شریک تھے ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہے لیکن شرایط شراکت کی نسبت شراکت نامہ پیش کرنا لازم ہے +

تمثیلات

(الف) اگر ایک معاہدہ کئی خطوط میں مندرج ہو چاہیئے کہ تمام خطوط جنمیں کہ وہ درج ہو تا ثابت کئے جائیں +

(ب) اگر ایک معاہدہ کسی بل آف ایکسچینج میں مندرج ہو تو اُس بل آف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور ہے +

(ج) اگر کسی بل آف ایکسچینج کے تین پرت ہوں تو اونمیں سے صرف ایک کا ثابت ہونا چاہیئے +

(د) زید نے بذریعہ تحریر عمرو سے واسطے حوالگی نیل کے مشروط بچند شرایط معاہدہ کیا اور اوس معاہدہ میں یہ لکھا گیا کہ عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کی جسکا زبانی معاملہ کسی اور وقت ہوا تھا ادا کر دی +

زبانی شہادت اس امر کی پیش کیگئی کہ اوس دوسرے نیل کی قیمت نہیں ادا ہوئی ہے یہ شہادت قابل منظوری ہے +

(ہ) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیہ کی حوالہ کی جو کہ عمرو نے دیا تھا +

زبانی شہادت اُسکے ادا ہونے کی پیش کیگئی +

یہ شہادت قابل منظوری ہے +

دفعہ ۹۲ جب کہ شرایط کسی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائداد کی یا کسی معاملہ کی جسکا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے منضبط ہونا چاہیئے حسب دفعہ ماسبق کے ثابت ہوجائین توکوئی شہادت کسی زبانی اقرار یا بیان کی جو مابین اُنہین فریق دستاویز قسم مذکور کے یا اونکے قایمقامان حقیت کے ہوا ہو بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد اُن شرایط کے یا اخراج کسی امر کے اُن شرایط مین سے منظور نہ کیجائے گی +

خارج کرنا شہادت نسبت اقرار لسانی کے

دفعہ ہذا مبنی ہے اُسی اُصول اخراج شہادت پر جسپر کہ دفعہ ۹۱ مبنی ہے دفعہ ۹۱ مین اس امر کی بحث ہے کہ جس حالت مین دستاویز مشعر معاہدہ وغیرہ پیش کیجاوے تو اوسکی نسبت شہادت لسانی نگذرے گی اور دفعہ ہذا مین اس امر کی بحث ہے کہ جب ایسی دستاویز پیش بھی ہو جاوے تو اسکے مضمون کے ذریعہ سے کسی بیان کی نہ تردید کیجا سکتی ہے نہ تبدیل کیجا سکتی ہے نہ ازدیاد ہو سکتا ہے نہ اخراج ہو سکتا ہے غرضکہ واضعان قانون کا یہ منشا ہے کہ سوا اُن چھہ حالتو مین جنکا شرایط دفعہ ہذا مین ذکر کیا گیا ہے جب ایک معاہدہ کی شرایط احاطہ تحریر مین آچکی ہون تو اوسکی نسبت افراط تفریط جائز نہین +

لیکن دفعہ ۹۱ و ۹۲ مین فرق یہ ہے کہ دفعہ ۹۱ متعلق ہے تمام اشخاص سے گو وہ فریق دستاویز ہون یا نہون لیکن دفعہ ہذا صرف اُن لوگون سے متعلق ہے جو فریق دستاویز یا اونکے قایم مقام ہون اور دفعہ ۹۹ کی روسے یہ امر صاف کردیا گیا ہے کہ جو اشخاص فریق دستاویز یا اونکے قایم مقام نہون اس قسم کی افراط تفریط ثابت کرنے کے مجاز ہین +

پس دفعہ ہذا مین امور مفصلہ ذیل قابل ملاحظہ ہین +

اول- یہ کہ نوعیت دستاویز کی اُس قسم کی ہو جسکا ذکر ہے اور وہ حسب دفعہ ۹۱ داخل ہو چکی ہو +

دوم- کوئی شہادت کسی زبانی اقرار کی نہ داخل ہوگی +

سوم- بشرطیکہ ادخال چاہنے والا فریق دستاویز یا اوسکا قایم مقام ہو +

چہارم- جبکہ ادخال بغرض افراط تفریط کے ہو +

اس قاعدہ عام سے مفصلہ ذیل شرایط مستثنےٰ ہین :-

شرط ۱ — جایز ہے کہ ہر ایسا امر واقعہ ثابت کیا جائے جسکے سبب سے کوئی دستاویز ناجایز ہو جاتی ہو یا جسکے سبب سے کوئی شخص مستحق ڈگری یا حکم کا اوسکی بابت ہوتا ہو مثلاً فریب یا تخویف یا ناجوازی بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطہ یا بے منصبی کسی فریق کی متعاقدین مین سے یا نہ ادا کرنا (۵)(یا عدم ادائے) یا قصور ادائے زر ثمن یا غلطی کسی امر واقعہ یا امر قانونی کی +

یہ امر ظاہر ہے کہ جب سرے سے دستاویز کو بے اثر کرنا منظور ہو تب اوسی شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پہونچتا ہے قصد اُس دستاویز کے بے اثر ثابت کرنے کا ہے کیونکہ مثلاً بحالت غلطی یا فریب وغیرہ کے یہ ظاہر ہے کہ منشاء فریق معاہدہ کا وہ نہین تھا جو کہ غلطی سے دستاویز سے ظاہر ہوتا ہی اور اسلیئے اوس قسم کی شہادت کا داخل ہونا جایز رکھا گیا ہی اور ایسی ہی ہر قسم کی شہادت کا داخل کرنا جایز رکھا گیا ہی کہ جس سے ایک ایسی غلطی ثابت ہو جس سے فریق دستاویز کو ایک ڈگری ملنے کا استحقاق ہو تمثیل ہے نیچ قابل ملاحظہ ہے +

(۵) ترمیم بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

شرط ہذا مین امور مفصلہ ذیل سے دستاویز بے اثر ہو جاتی ہے +

۱- فریب - دفعہ ۱۷ و ۱۹ و ۳۴۸ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء +

۲- تخویف - دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ +

۳- ناجوازی بحسب قانون - دفعہ ۲۳ و ۳۴ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۳۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند +

۴- عدم تکمیل حسب ضابطہ +

۵- بے منصبی کسی فریق کی - دفعہ ۱۱ و ۱۲ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء +

۶- نہ ادا کرنا زر ثمن کا - دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء +

۷- غلطی کسی امر واقعہ یا قانونی کی - دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و تمثیل (د) و (ہ) لیکن کسی فریق کو یہ منصب نہین کہ کسی معاہدہ کو اپنا فائدہ اوٹھانے کے لئے فریبی ثابت کرے اور فریق مخالف کو اوسی سے پابند قرار دے[۶] +

شرط ۲ — موجودگی کسی علیحدہ اقرار زبانی کی نسبت کسی امر کے جو کہ دستاویز مین نہ لکھا گیا ہو اور اوسکی شرائط کے مغایر نہو جایز ہے کہ ثابت کیجاے اور یہ تجویز اس امر کے کہ یہ شرط قابل لحاظ ہے یا نہین عدالت اس بات پر غور کرے گی کہ دستاویز کس درجہ تک حسب ضابطہ ہے +

اس شرط کی تمثیلات (د) (ز) (ح) ملاحظہ طلب ہین +

واضح رہے کہ متن شرط ہذا مین عدالت پر یہ لازمی رکھا گیا ہے کہ نوعیت دستاویز پر

(۶) ساہ لکھن لال بنام سری کشن سنگھ بنگال جلد ۲ صفحہ ۴۹ پریوی کونسل

جسکی نسبت شہادت لسانی شرط ہذا کی داخل کرنی جائز کیگئی ہے غور کرے اور تمثیل (ح) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ صورت اول مین جبکہ دوسو روپیہ ماہواری پر رہنے کیلئے مکان کرایہ پر لیا اور اوسکی نسبت صرف مجمل طور پر ایک بے ضابطہ دستاویز مین ذکر اُس معاہدہ کا آگیا تو زبانی شہادت اُسکے مضمون پر ایزاد کرنے کے لیئے داخل کرنی جائز رکھی گئی اور دوسری صورت مین جبکہ بدلے کرایہ نامہ ایک نہایت باضابطہ تحریر کیا اُس صورت مین زبانی شہادت واسطے ایزاد مضمون دستاویز کے داخل نہوگی وجہ اسکی یہ ہے کہ ایک اُصول قانون شہادت کا ہے کہ قیاس اغلب ہے کہ جس شخص نے کسی معاہدہ کو اسقدر احتیاط سے کرایا ہو وہ کوئی امر بیرون دستاویز نہ چھوڑے گا اور پہلی صورت مین چونکہ خود معاہدہ کے تحریر ہونے کی نسبت احتیاط نہین کیگئی تو قیاس قانونی مانع اس امر کا نہین ہے کہ شاید کوئی امر زبانی ٹھیر گیا ہو۔ ایک مقدمہ مین جسمین کہ اس امر کی بحث تھی کہ پٹہ مین کسقدر زمین داخل ہے اور اُس پٹہ مین کچھ حدود اراضی کی جو بذریعہ اُس پٹہ کے دیگئی تھی مندرج نہین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ زبانی شہادت نسبت وسعت حدود اراضی کے جسکا کہ پٹہ دیا گیا ہے لیجا سکتی ہے اسلیئے کہ شرایط کے متغایر نہین بلکہ پٹہ اُسکی نسبت ساکت ہے[۱] لیکن واضح رہے کہ اگر بعوض ہونے ایسے ایک بیضابطہ پٹہ کے اگر ایک بیعنامہ باضابطہ تحریر ہوا ہوتا اور اوسمین حدود اربع کسی اراضی کی تحریر نہوتین تو حسب شرایط ہذا اجازت ادخال شہادت نسبت کسی اقرار زبانی کے متعلقہ وسعت حدود داخل نہوسکتی جیسا کہ تمثیل (ج) دفعہ ہذا سے ظاہر ہے +

شرط ۴ — موجودگی کسی علیحدہ اقرار زبانی کی جو ایک ایسی شرط ہو کہ کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد سے جو ذمہ داری عاید ہوتی ہو اوسپر وہ مقدم ہے جایز ہے کہ ثابت کیجاے +

---

(۱) موہن لال راے بنام ارلر پرماداسی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۶۶ دیوانی

اِس شرط کے ساتھ تمثیل (ی) قابل ملاحظہ ہے +

شرط ۴ — موجودگی کسی صاف وصریح اقرار زبانی مابعد کی دربابِ تنسیخ یا ترمیم کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد مذکور کے جایز ہے کہ ثابت کیجائے بجز اُن معاہدات کے جنمین کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جایداد کا از روے قانون تحریراً ہونا ضروری ہے یا مطابق قانون رجسٹری دستاویزات مجریہ وقت کے جسکی رجسٹری ہو چکی ہو +

یہ شرط اس اُصول قانون پر مبنی ہے کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قایم کیگئی ہو تو وہ اُس سے کم درجہ کے وسیلون سے معدوم نہین ہوسکتی پس شرط ہٰذا مین معاہدہ —

جسکا قانوناً تحریری ہونا لازمی ہو — یا —

جسکی رجسٹری حسب قانون رجسٹری ہو چکی ہو —

وہ زبانی معاہدہ سے نہ ترمیم ہوسکتا ہے نہ باطل ہوسکتا ہے —

واضح رہے کہ لفظ زبانی قابل غور ہے کیونکہ تحریری معاہدے یا رجسٹری شدہ معاہدہ کے وجود کی نسبت جس سے کوئی معاہدہ تحریری یا رجسٹری شدہ سابق ترمیم ہونا ہو یا باطل ہوتا ہو اوسکی شہادت قابل ادخال ہے لیکن چونکہ فصل ہٰذا مین صرف اون صورتون کا بیان ہے جنمین شہادت لسانی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے داخل نہین ہوسکتی اسوجہ سے واضعان قانون نے یہان صراحت نہین کی اور فی الحقیقت بے محل ہوتی +

شرط ۵ — جایز ہے کہ ہر رسم یا رواج ثابت کیا جاے جسکے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسی دستاویز معاہدہ مین صراحتاً مرقوم نہوئے ہون اس قسم کے معاہدات مین معمولاً لاحق ہوتے ہون مگر شرط

یہ ہے کہ لاحق ہونا کسی ایسے لوازم کا اس دستاویز کی شرایط صریح کے خلاف یا مغایر نہو *

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اسیوجہ سے قابل ادخال تصور کیا ہے کہ قیاس غلب ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جبکہ ایک دستور کسی امر کی نسبت پورے طور پر قایم ہے تو جب اُس امر کی نسبت کوئی معاہدہ ہو تو گو صراحتاً ظاہر نکیا گیا ہو ضمناً ہمیشہ مفہوم ہوتا ہے مثلاً بعض مقامون مین آم بحساب سیکڑہ کے بکتے ہین اور ہر سو پر پانچ آم زیادہ ملتے ہین پس اگر ایسے مقام پر کہین معاہدہ نسبت خریداری پانچ سیکڑہ کے ہو تو حسب شرط ہذا کے نزاع باہمی مین یہ امر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ گو دستاویز مین پانچ سیکڑہ مندرج ہے لیکن مراد پانسو پچیس تھی *

پریوی کونسل نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ جس معاہدہ مین سود کی نسبت کچھہ شرط نہو تو سود عدالت نہ دلواوے گی جبتک پورے طور پر یہ ثابت نہو کہ رواج تجارتی اسقدر عام تھا کہ بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تھا[8] لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز کے شہادت رسم کی نسبت ہنڈوی کے داخل نہین ہوسکتی کیونکہ وقعت ضمنی شرط رسم کی اُس صورت مین ہوتی ہے جبکہ صراحت دستاویز مین نہ ہو[9] لیکن ایک مقدمہ مین جسمین کہ یہ رسم مہاجنی طور پر ثابت ہوئی کہ گماشتہ پر ہنڈوی کی ذمہ داری عاید نہین ہوسکتی ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ ایسی رسم قابل پذیرائی ہے[1] چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ ایک خاص فصل اناج کی خریداری کی دستاویز مین شرط تھی اور بایع نے اوس معاہدہ کے پورا کرنے مین بعوض اسکے کہ کل اناج فصل مذکور کا مشتری کو دے دو فصلون کا اناج

(۸) جگموہن گھوس بنام کیسری چندر جلد ۹ مورز انڈین اپیل صفحہ ۵۵۶

(۹) اندو چندر ڈونگر بنام لچھمین بی بی جلد ۷ بنگال صفحہ ۲۸۲

(۱) ہری موہن بیساکھہ بنام کرشنو موہن بیساکھہ جلد ۹ بنگال صفحہ ا ضمیمہ

مشتری کو ملا کر دیا اور یہ عذر پیش کیا کہ ایسی رسم ہے کہ ایک قسم کا اناج گو دو مختلف فصلون کا ہو ملا کر
بیچ سکتے ہین عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ قرار دیا کہ درصورتیکہ دستاویز مین شرط اناج کی فلان
فصل کے ہونے کی صریح ہے تو کوئی شہادت خلاف ایسے معاہدہ کے نہ لیجاوے گی[۲] لیکن ایک اور
مقدمہ مین جب کہ پورے طور پر یہ ثابت کر دیا کہ حسب رسم ممالک مغربی و شمالی کے رعیت کو خاص ضلع
مین اختیار کھودنے کنوے یا لگانے درخت کا ہے اراضی زمیندار پر تو اوسکا یہ فعل نقض معاہدہ
کاشتکاری سمجھا گیا[۳]*

لیکن عدالتون کو شرایط معاہدہ پر رسم کی وجہ سے معنی پہنانے مین از حد احتیاط لازم ہے
اور جب تک نہایت صریح طور پر وجود رسم ثابت نہو تو دستاویز کی پوری تعمیل ہونی چاہیئے*

شرط ۶- ہر ایسا واقعہ جایز ہے کہ ثابت کیا جائے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ کسطور پر عبارت دستاویز کی واقعات موجودہ سے علاقہ رکھتی ہے*

جب کہ کوئی وسیلہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہین ہے کہ دستاویز کس شے سے یا کس امر سے
متعلق ہے تو البتہ شہادت لسانی دستاویز کے معنی صاف کرنے کی غرض سے لیجا سکتی ہے مثلاً اگر
کسی شخص نے بیعنامہ مین یہ لکھا کہ مینے نیم والی حویلی فلان شخص کے ہاتھہ بیع کردی اور بایع کی دو
حویلیان ہون جنمین نیم کا درخت ہے تو اس امر کی شہادت لیجا سکتی کہ ان دونون مین سے کونسی
حویلی مراد تھی علیٰ ہذ القیاس*

لیکن اس مثال مین اور تمثیل (ح) مین فرق یہ ہے کہ ایک مین یہ لامعلوم ہے کہ کونسی

---

(۲) مکفرلین بنام کار جلد ۸ بنگال صفحہ ۴۵۹

(۳) کنج بہاری پھاٹک بنام شیو پالک ہائیکورٹ آگرہ

حویلی مراد ہے اور تمثیل (ح) مین مدود جایداد واقع رام کے نقشہ سے ظاہر ہین +

تمثیلات

(الف) ایک تحریر ہبہ کی بابت اُس مال کے عمل مین آئی جسپر یہ لکھا تھا کہ - کلکتہ سے لندن جانیوالے جہاز وان ہین - اور وہ مال ایک خاص جہاز مین لادا گیا جو کہ تباہ ہو گیا پس یہ واقعہ کہ وہی خاص جہاز زبانی تحریر ہبہ سے مستثنی کیا گیا تھا ثابت نہین کیا جا سکتا ہے +

(ب) زید نے بذریعہ تحریر کے مطلقاً اقرار کیا کہ عمرو کو ایک ہزار روپیہ یکم مارچ ۱۸۷۳ء کو دونگا ثبوت اس واقعہ کا نہ لیا جائیگا کہ اوسیوقت یہ زبانی اقرار ہوا تھا کہ روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا نہ ہونا چاہیئے +

(ج) ایک محال جو رامپور کی چاے کا محال کہلاتا ہے بذریعہ ایک وثیقہ کے جسمین نقشہ جایداد معینہ کا مندرج ہے بیع کیا گیا پس ثبوت اس واقعہ کا کہ جو اراضی نقشہ مین داخل نہین ہے جزو اس محال کی متصور ہوتی رہی ہے اور بذریعہ وثیقہ کے اوسکا منتقل ہو جانا مراد تھا نہ لیا جائیگا

(د) زید نے کسی کان مین جو کہ عمرو کی ملکیت سے ہے خاص شرایط پر کام کرنے کے لئے عمرو کے ساتھ معاہدہ کیا زید کو اس بات کی ترغیب اسوجہ سے ہوئی تھی کہ عمرو نے اوس کان کی حیثیت کو خلاف واقع بیان کیا تھا جایز ہے کہ یہ واقعہ ثابت کیا جائے +

(ہ) زید نے عمرو پر حسب مندرجہ معاہدہ معاہدہ کی تعمیل کے لئے نالش دایر کی اور مستدعی ہوا کہ اُس معاہدہ کی ایک شرط کی اصلاح کیجائے اسواسطے کہ وہ شرط اوسمین بغلطی درج ہوئی تھی جایز ہے کہ زید یہ ثابت کرے کہ وہ ایسی غلطی تہی جسکی اصلاح کرانیکا وہ قانوناً مستحق ہے +

(و) زید نے بذریعہ ایک خط کے عمرو کو مال بھیجنے کے لئے لکھا اور اوسمین درباب وقت ادای

قیمت کے کچھہ مرقوم نہ ہوا اور بر وقت حوالگی کے اوسنے وہ مال لے لیا عمرو نے اُس قیمت کی زید پر نالش کی جایز ہے کہ زید یہ ثابت کرے کہ وہ مال ایک ایسی مدت کے اُودھار پر بھیجا گیا تھا جو ابتک منقضی نہین ہوئی ہے +

(ز) زید نے عمرو کے ہاتھہ ایک گھوڑا بیچا او اوسکے اطمینان کے لئے زبانی کہا کہ یہ تندرست ہے زید نے عمرو کو ایک کاغذ باین عبارت لکھدیا کہ زید سے ایک گھوڑا پانچ سو روپیہ کو خرید کیا جایز ہے کہ عمرو اوس زبانی کلام کو ثابت کرے +

(ح) زید نے عمر سے مکان کرایہ لیا اور عمر کو ایک پرچہ باین الفاظ لکھدیا کہ مکان دوسو روپیہ ماہوار پر زید کو اس زبانی اقرار کا ثابت کرنا جایز ہے کہ اُس شرط مین کھانے کا خرچ بھی داخل تھا +

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لئے کرایہ پر لیا اور ایک اقرار نامہ حسب ضابطہ کاغذ اسٹامپ پر جسکا مسودہ ایک اٹرنی نے کیا تھا مابین اونکے لکھا گیا اور اوسمین کھانیکا ذکر کچھہ نہین لکھا ہے تو زید سے اِس بات کا ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کھانے کا خرچ زبانی آن شرایط مین داخل کیا گیا تھا +

(ط) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو یافتنی زید کا تھا درخواست کی اور روپیہ کی رسید بھیجدی عمرو نے وہ رسید رکھہ چھوڑی اور روپیہ نہ بھیجا پس اوس روپیہ کی بابت جو نالش دایر ہو اوسمین زید اس بات کا ثبوت داخل کر سکتا ہے +

(ی) زید اور عمرو نے ایک معاہدہ تحریری کیا جو ایک امر کے وقوع پر عمل مین آنیوالا تھا اور وہ تحریر عمرو کے پاس چھوڑی گئی اور اوسنے اوسکے ذریعہ سے زید پر نالش کی زید کو جایز ہے کہ وہ حالات ثابت کرے جنمین کہ وہ تحریر حوالہ کیگئی تھی +

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسی دستاویز کی بادی النظر مین مبہم یا ناقص ہو تو جایز نہین ہے کہ شہادت ایسے واقعات کی پیش کیجائے جنسے اُسکے معنی کی توضیح یا سقم کا دفعیہ ہوتا ہو ❊

خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبہم کی ہوتی ہو

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعہ تحریر کے عمرو کے ہاتھ ایک گھوڑا ایکہزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا ❊

شہادت اِس بات کی داخل نہ ہوسکے گی کہ کس قیمت پر گھوڑا دے دینا چاہیئے ❊

(ب) ایک دستاویز مین چند خالی جگہ ہین شہادت اُن واقعات کی داخل نہین ہوسکتی ہے جنسے یہ ظاہر ہو کہ اُن جگہون کو کسطرح پر کرنا مرکوز تھا ❊

دفعہ ۹۱ مین واضعان قانون نے شہادت لسانی کو نسبت اُن شرایط معاہدہ کے قایم کرنے کے جو ایک دفعہ دستاویز مین مندرج ہوچکی ہون منع کیا ہے اور دفعہ ۹۲ مین اُسی قسم کی دستاویزی شرایط کی بذریعہ شہادت لسانی کے تردید یا تبدیل یا ازدیاد نہین ہوسکتا ❊

دفعہ ۹۳ سے دفعہ ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وہ قاعدے بیان کیے ہین کہ جنکے موافق بحالت مبہم ہونے دستاویز کے شہادت لسانی لیکر معنی صاف کیے جاسکتے ہین اور کن صورتون مین نہین — واضح رہے کہ دستاویزات کے مطلب مین دو قسم کا ابہام واقع ہوسکتا ہے ❊

اول — ابہام جلی یعنی ایسا ابہام کہ جس سے منشاء صریح دستاویز کا صریح طور پر بےمعنی ہوتا ہو اور اسوجہ سے قانوناً اُسکے منشاء کا نفاذ ہو ❊

دوم — ابہام خفی یعنی ایسا ابہام جوکہ گو صریح طور پر دستاویز کو بےمعنی نہین کرتا لیکن جبکہ واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز کو متعلق کرنا ہوتا ہے تب اوسکا مبہم ہونا معلوم ہوتا ہے +

قانون شہادت مین اصول یہ ہے کہ جس صورت مین کہ دستاویز مین ابہام جلی ہو تو اوسکے منشاء کو ظاہر کرنیکے لیئے شہادت لسانی نہین لیجا سکتی ہے کیونکہ درحقیقت ایسی شہادت کے معنے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے ہوتا ہے اوسمین آسانی افراط تفریط ہوسکتی ہے پس ایسی دستاویز جوکہ جلی طور پر مبہم ہو باعتبار شہادت محض بیکار ہے اور یہی اصول قانون معاہدہ مین بھی مانا گیا ہے اور دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء اور اوسکی تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ قانوناً ایسے معاہدات جنکے معنی سمجھہ مین نہ آتے ہون کالعدم ہین +

نسبت ابہام جلی

البتہ ابہام خفی ایک ایسا ابہام ہوتا ہے کہ جو صریح دستاویز کو لغو نہین کردیتا بلکہ مبہم صرف بوجہ ہونے ایک شبہہ کے شرایط دستاویز کا قانوناً نافذ کرنا مشکل ہوتا ہے — وہ شبہہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ جس سے آدہا بیان نسبت کسی چیز کے متعلق ہوتا ہے اور آدہا غلط جیسا کہ تمثیل دفعہ ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا - پس اس قسم کے ابہام کی نسبت معنی صاف کرنے کے لیئے شہادت زبانی قابل ادخال ہے — دفعہ ہذا اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ - ایکٹ ہذا یا تو ابہام جلی کی صورتین ہین یا ابہام خفی کی اور ہر ایک کے نیچے مختصر طور پر اوسکی شرح بیان ہوگی +

نسبت ابہام خفی

یہ امر ظاہر ہے کہ دفعہ ہذا صورت ابہام جلی کی ہے اور اسوجہ سے دستاویز کے معنی متعین کرنے کے لیئے قانوناً شہادت زبانی قابل ادخال نہین +

دفعہ ۹۴

خارج کرنا ایسی شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جاوے

جبکہ عبارت کسی دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھہ متعلق کیجاسکے تو ایسی شہادت داخل نہین ہوسکتی ہے

جس سے ظاہر ہو کہ اُن واقعات سے اوسکا متعلق ہونا مقصود نہ تھا*

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت بیع کی کہ میرا محال واقع رامپور مشتمل اوپر ایکسو بیگہہ ---- اور زید کا محال رامپور میں ہے اور وہ سو بیگہہ کا ہے پس شہادت اس بات کی داخل نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ محال جسکا بیع کرنا مقصود تھا وہ کسی اور جگہہ اور کسی اور مقدار کا تھا*

دفعہ ہذا مین فی الحقیقت کوئی ابہام نہیں ہے بلکہ معنی صاف ہین اور واقعات موجودہ متذکرہ دستاویز متعین ہو سکتا ہے پس اُسی اصول پر جسپر کہ دفعہ ۹۲ مبنی ہے شہادت زبانی نسبت مضمون صریح دستاویز کے اسوجہ سے نہین لیجا سکتی کہ ایسی شہادت زبانی سے مضمون دستاویز کی تردید ہوتی ہے لیکن دفعہ ہذا اور دفعہ ۹۲ مین فرق یہ ہے کہ گو

فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۴

دونو دفعات ایک اصول پر مبنی ہین لیکن دفعہ ۹۲ صرف دستاویز معاہدہ سے جسکا ذکر دفعہ ۹۱ مین ہے متعلق ہے اور یہ دفعہ ہر قسم کی دستاویز سے علاقہ رکہتی ہے چونکہ تحریر ایک اعلیٰ قسم کی شہادت ہے بہ نسبت بیان زبانی کے اسلیئے اصول عام قانون کے موافق کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کو باطل نہین کر سکتی لسانی شہادت سے اُس دستاویز کے مضمون کی تردید نہین ہو سکتی لیکن ایزاد یا تبدیل یا اخراج کی نسبت احکام دفعہ ۹۴ کے اسقدر سخت معلوم نہین ہوتے جیسے دفعہ ۹۲ کے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ دفعہ ۹۲ مین صرف اُن دستاویزات کا ذکر ہے جو کہ یا تو دستاویزات معاہدہ وغیرہ ہین یا ایسی ہین جنکا تحریری ہونا قانوناً لازمی ہے اور اس دفعہ مین اس قسم کی کوئی قید نہین ہے*

دفعہ ۹۵

شہادت نسبت دستاویز کے معنی کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو

جبکہ عبارت کسی دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو لیکن بلحاظ واقعات موجودہ کے بیمعنی ہو تو شہادت

اِس امر کی داخل ہو سکتی ہے جس سے ثابت ہو کہ وہ کسی خاص معنی مین مستعمل کیگئی تھی +

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھہ بذریعہ وثیقہ کے بابن عبارت بیع کی کہ میرا مکان واقع کلکتہ +

زید کا کوئی مکان کلکتہ مین نہین ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا ایک مکان ہوڑا مین ہے اور اوسپر عمرو اوس وثیقہ کی تکمیل کے وقت سے قابض ہے +

اُن واقعات کا ثبوت یہ بات ظاہر کرنے کے لیئے داخل ہوتا ہے کہ وہ وثیقہ اُس مکان سے متعلق تھا جو کہ ہوڑا مین ہے +

اس دفعہ مین ابہام خفی کی صورت بیان ہوئی ہے اور اسوجہ سے اوسکے معنی معین کرنے کے لیئے شہادت داخل ہوسکتی ہے مثلاً تمثیل کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ میرا مکان مطلب دستاویز کو صاف کردیتا ہے لیکن لفظ واقع کلکتہ سے ابہام واقع ہوتا ہے اور ایسا ابہام رفع ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے دستاویز کے معنون مین کوئی فرق نہین آتا +

دفعہ ۹۶

> شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جبکہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء مین سے صرف ایک سے متعلق ہوسکتا ہے

جب کہ واقعات ایسے ہون کہ عبارت مستعملہ کے معنی چند اشخاص یا اشیاء مین سے ایک سے متعلق ہوسکتے ہون اور ایک سے زیادہ سے متعلق نہو سکتے ہون تو شہادت اس بات کی داخل ہوسکتی ہے کہ اُن اشخاص یا اشیاء مین سے کس سے متعلق ہونا مقصود تھا +

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کے ہاتھہ گھوڑا ایک ہزار روپیہ کو باین الفاظ فروخت کرنے کا اقرار کیا کہ میرا سفید گھوڑا۔ اور زید کے دو سفید گھوڑے ہین پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہے جنسے ظاہر ہو کہ کونسا گھوڑا مقصود تھا +

(ب) زید نے عمرو کے ساتھہ حیدرآباد جانے کا اقرار کیا شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ کونسا حیدرآباد مقصود تھا آیا حیدرآباد واقع دکن یا حیدرآباد واقع سندہ +

اس دفعہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اس دفعہ مین ایک صورت ابہام خفی کی ہے کیونکہ دونون تمثیلون مین یہ امر تو صاف ہے کہ زید نے ایک سفید گھوڑا بیچنے کا یا حیدرآباد جانیکا اقرار کیا تھا صرف یہ امر کہ کونسا گھوڑا بیچنے کا اقرار اور کونسے حیدرآباد جانیکا اقرار کیا تھا صاف نہین ہے پس درحالیکہ منشاء نویسندہ دستاویز مین کوئی مخالفت واقع نہین ہو سکتی تو شہادت زبانی سے یہ امر صاف کیا جا سکتا ہے کہ زید کو اور نیز مشتری کو بیع کے وقت کونسا گھوڑا مراد تھا یا دوسری صورت مین کونسا حیدرآباد مراد تھا +

دفعہ ۹۷ جبکہ عبارت مستعملہ جزء ایک قسم کے واقعات

شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اُسکی عبارت دو قسم کے واقعات مین سے کلیتہً کسی سے متعلق نہین ہو سکتی

موجودہ سے متعلق ہو اور جزء دوسری قسم کے واقعات موجودہ سے لیکن کل عبارت صحت کے ساتھہ کسی ایک سے بھی متعلق نہو سکتی ہو تو شہادت اس بات کی داخل ہو سکتی ہے کہ اُن دونون اقسام مین سے کونسی قسم کے واقعات سے متعلق ہونا مقصود تھا +

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھہ باین لفظ بیچنے کا اقرار کیا کہ میری زمین واقعہ بمقام (غ) مقبوضہ (ف) اور زید کی زمین بمقام (غ) موجود ہے لیکن (ف) کے قبضہ مین نہین ہے اور اوسکی زمین جو (ف) کے قبضہ مین ہے وہ بمقام (غ) نہین ہے پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہے جنسے ظاہر ہو کہ اوسے کسکا بیچنا مرکوز تھا *

اس دفعہ مین ایک صورت ابہام خفی کی ہے اور تمثیل کے دیکھنے سے منشاء دفعہ کا صاف ہوتا ہے *

دفعہ ۹۸

شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ

شہادت بہ ثبوت معنی ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہون یا عموماً سمجھہ مین نہ آتے ہون یا معنی عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحی اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معنی مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کسی خاص معنی مین مستعمل ہون داخل ہو سکتے ہین *

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپنی دستکاری کی اشیاء کی بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان مین صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف دلالت اُسکی مصنوعات اور آلات دونون پر کرتے ہون تو جایز ہے کہ شہادت اس بات کی داخل کیجائے کہ کس چیز کے

بیچنے سے اُسکی مراد تھی +

اس دفعہ کے ساتھہ فقرہ ماقبل فقرۂ آخر دفعہ ۹۲ قابل ملاحظہ ہے +

دفعہ ۹۹ جو اشخاص کہ متعاقدین کسی دستاویز کے یا اونکے قایمقام حقیت نہون اونکو جایز ہے کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کرین جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر ہوتا ہو جوکہ دستاویز کی شرایط سے مغایر ہو +

دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کسکو منصب ہے

تمثیل

زید و عمرو نے بذریعہ تحریر کے یہ معاہدہ کیا کہ عمرو زید کے ہاتھہ کچھہ روئی بیچے گا جسکی قیمت بروقت حوالگی ادا کیجایگی اور اوسیوقت اُن دونون مین زبانی باہم یہ اقرار ہوا کہ تین مہینے کی مہلت زید کو دیجاے گی پس ثبوت اسکا مابین زید و عمرو کے نہ لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق مین وہ کسی نہج سے موثر ہو تو وہ اوسکا ثبوت دیسکتا ہے +

دفعہ ۹۲ کی شرح مین ہم بیان کر چکے ہین کہ شرایط مندرجہ دفعہ مذکور صرف اون لوگون سے متعلق ہین جو دستاویز کے فریق یا اونکے قایمقام ہون اور ایسا ہی اُس دفعہ کے متن سے ظاہر ہے اور دفعہ ہذا مین صاف کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ فریق دستاویز نہین ہین اُنکو اختیار ہے کہ اُسیوقت کا ایسا اقرار ثابت کرین جو دستاویز کی شرایط کے مغایر ہو +

لفظ مغایر جو کہ اس دفعہ کے ترجمہ مین استعمال ہوا ہے وہی لفظ ہے جسکا ترجمہ دفعہ ۹۲ مین بہ لفظ تبدیل ہوا ہے اور دفعہ ہذا مین تردید و ایزاد و اخراج کا ذکر نہین ہے لیکن میرے نزدیک جبکہ شخص غیر مغایر معاہدہ کو ثابت کر سکتا ہے تو اوسکو تردید اور ایزاد اور اخراج کا بھی منصب ہونا چاہئیے +

دفعہ ۱۰۰ - کوئی امر مندرجہ فصل ہذا قانون وراثت مجریہ ہند (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء) کے کسی احکام کا مخل درباب تصریح معنی وصیت نامجات کے نہوگا *

بحالی احکام قانون وراثت مجریہ ہند

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء سے اُسکا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغایت ۷۰ مراد ہے *

باب سوم

شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر

باب اول ایکٹ ہذا مین اس امر کا ذکر ہے کہ کن کن صورتون مین اور کون کون امر واقعات متعلقہ ہین اور موثر شہادت تصور کیے جاسکتے ہین یعنی کونسی شہادت داخل ہوسکتی ہے *
باب دوم مین اس امر کا ذکر ہے کہ کس کس شہادت کی کیا کیا وقعت ہے *
اور باب سوم مین یعنی باب ہذا مین واضعان قانون نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ شہادت کسطرح پر پیش ہونی چاہیئے اور جب پیش ہوچکے تو اُسکا کیا اثر ہوگا پس مختصر طور سے اس ایکٹ کے مضمون کو یون بیان کرسکتے ہین کہ باب اول متعلق شہادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شہادت سے اور باب سوم اثر شہادت سے متعلق ہے *

فصل ۷ - بارثبوت

دفعہ ۱۰۱ - جو فریق عدالت سے درخواست صدور فیصلہ کی نسبت ایسے قانونی حق یا ذمہ داری کے گذرانے جسکا مدار ایسے واقعات پر ہو جنپر وہ اصرار کرتا ہے اوسی

بارثبوت کی تعریف

فریق کو لازم ہوگا کہ واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے +

اور جب کسی شخص پر کسی واقعہ کے وجود کا ثابت کرنا لازم ہو تو یہ امر باین عبارت تعبیر کیا جاتا ہے کہ اُس شخص پر بار ثبوت ہے +

تمثیلات

(الف) زید عدالت سے یہ فیصلہ صادر ہونیکا مستدعی ہوا کہ عمرو کو بعلت اُس جرم کے جسکا ارتکاب عمرو نے کیا ہے سزا ہونی چاہیئے +

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ عمرو نے ارتکاب جرم کیا ہے +

(ب) زید عدالت سے یہ فیصلہ صادر ہونے کا مستدعی ہوا کہ وہ مستحق اراضی مقبوضہ عمرو کا از روے ایسے واقعات کے ہے جنپر وہ یعنی زید اصرار کرتا ہے اور عمرو اونکی صداقت سے انکار کرتا ہے +

زید کو لازم ہے کہ اُن واقعات کا وجود ثابت کرے +

اِس فصل مین قانون شہادت کے ایک نہایت مشکل اور پر از دقت مسئلہ کی بحث ہے اور جسقدر وہ مسئلہ مشکل ہے اوسیقدر وہ اہم اور مقدم ہے کیونکہ ہر قسم کی کارروائی قانونی مین اِس امر کی بحث آتی ہے کہ فریقین مین سے بار ثبوت کس پر ہے اور اکثر مقدمات مین جیتنا ہارنا اِس مسئلہ کی تنقیح پر منحصر ہوتا ہے پس ہم اِس فصل مین حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئلہ کی تشریح کرینگے اور اوسکو جہانتک ہوسکیگا آسان کرینگے +

اصول جسپر بار ثبوت مبنی ہے

اصل اصول بار ثبوت کا اِس اصول منطقی پر مبنی ہے کہ جو شخص کسی امر کا وجود بیان کرتا ہو اور فریق ثانی اُس امر کے وجود سے منکر ہو تو اُس شخص پر جو کہ وجود

بیان کرتا ہے اُس امر کا ثابت کرنا چاہیئے اسلئے کہ قیاس نسبت عدم ہر چیز کے ہوتا ہے اور اوسکو
معدوم سمجھنا چاہیئے جب تک ثابت نہو مثلاً جیساکہ تمثیلات دفعہ ہٰذا کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ ایک
صورت مین زید یہ کہتا ہے کہ عمرو نے ایک جرم کیا ہے پس ہماف ہے کہ عمرو کی شکل دیکھنے سے ظاہر
نہین ہوتا کہ اوسنے جرم کیا ہے یا نہین اور جب تک کہ زید یہ ثابت نکرے کہ عمرو نے جرم کیا ہے یا نہین
اوسکو سزا نہین ملسکتی اور دوسری صورت مین بھی جب کہ بقول "القبض دلیل الملک" مالک
اپنی جائداد پر قابض ہوتا ہے اور زید باوجود قبضہ عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا ہے
جنسے عمرو منکر ہے تو بار ثبوت زید پر ہے ۔
یہ اُصول بار ثبوت کا اس سبب سے قایم نہین کیا گیا ہے کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا محال
ہے بلکہ اسوجہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سیدھے طور پر ہو سکتا ہے اور اوسکا عدم ثابت کرنا بہت
ہیرپھیر کے ساتھہ ممکن ہے مثلاً اگر یہ ثابت کرنا منظور ہو کہ عید کے دن زید دہلی کی جامع مسجد مین تھا
پس جو شخص یہ بیان کرتا ہے اوسپر اُسکا بار ثبوت ہے اسلئے کہ وہ بآسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا ہے
جنہون نے زید کو اُس روز اُس جگہہ دیکھا تھا لیکن جو شخص کہ زید کے دہلی مین ہونے سے منکر ہے اُسکو
یہ ثابت کرنا کہ زید عید کے دن دہلی مین نہ تھا سخت دشوار ہے گو محال نہین ہے البتہ عدم اس واقعہ
کا مفصلہ ذیل اُمور سے ثابت ہو سکتا ہے ۔

۱ ـــ یہ کہ زید عید کے دن دوسری جگہہ تھا ۔

۲ ـــ یہ کہ اُسجگہہ سے دہلی کی جامع مسجد تک اسقدر فاصلہ ہے کہ کسی وسیلہ سے زید جامع مسجد
مین موجود نہو سکتا تھا ۔

پس ظاہر ہے کہ اُس شخص کو جو زید کا جامع مسجد مین موجود ہونا بیان کرتا ہے زیادہ آسانی ہے بہ نسبت
اُس شخص کے جو کہ اُس امر سے منکر ہے اور یہ بات اکثر پیش آتی ہے کہ منکر کسی واقعہ کے عدم کو ثابت

نکر سکے مثلاً اس تمثیل مین اگر شخص منکر کو یہ معلوم نہو کہ زید عید کے دن کہان تہا تو زید کا جامع مسجد مین نہونا ثابت نہین کرسکتا- لیکن یہ اصول بار ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہین ہے بلکہ اس اصول انصاف پر مبنی ہے کہ جو شخص جس بیان سے مستفید ہونا چاہتا ہے اُس بیان کو وہ ثابت کرے اور یہ خلاف انصاف ہوتا کہ اُس شخص پر جسکا کسی امر واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہے اُس واقعہ کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت کرایا جاوے - اس امر کے طے کرنے مین کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہے اُسپر بار ثبوت پڑنا چاہیئے یہ احتیاط لازمی ہے کہ فقرہ کی عبارت کے منفیہ یا مثبتہ ہونے سے گھپلا واقع نہو--- اس امر کی بحث کہ ایک ہی بات کو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کرسکتے ہین ہم پہلے لکھہ آئے ہین[4] اور صورت فقرہ سے عدم و وجود واقعہ کی نسبت بحث طے نہین ہوسکتی بلکہ بیان کا اصل مقصد دیکہنا چاہیئے مثلاً کسی کرایہ دار پر مالک مکان دعوی اسام کا کرے کہ کرایہ دار مذکور نے اپنے معاہدہ کے موافق مکان کو حالت مرمت مین نرکہا اور اسوجہ سے ذمہ دار مطالبہ ہرجہ کا ہے بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کرایہ دار نے مکان کو بحالت مرمت نرکہا ذمہ مالک مکان کے ہے اسلیئے کہ اگر وہ خستہ حالت مکان کی ثابت نکرے تو اُسکا دعوی ڈسمس ہوجاویگا- اس تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو نحوی حالت اِس فقرہ کی منفیہ ہے تاہم در حقیقت مضمون اُس فقرہ کا مثبتہ ہے کیونکہ وجود خستگی مکان ایک واقعہ ہے جسکی بنا پر دعوی مدعی مبنی ہے اور اگر وہ وجود اُس واقعہ کا ثابت نکرسکے تو دعوی ڈسمس ہوجاویگا +

مفصلہ ذیل تمثیل سے اِس اصول کی اور صراحت ہوگی +

زید یہ کہتا ہے کہ موضع اسلامپور پانچ ہزار روپیہ کو بکا تہا عمرو بیان کرتا ہے کہ موضع مذکور نوہزار

تصریح پڑنے بار ثبوت کی کو بکا اب جو لوگ کہ منطق سے واقف نہین ہین وہ خیال کرینگے کہ دونون

(۴) دیکھو صفحہ ۱۸ و ۵۵

بیان متبعہ واقعات ہین اور زید کو چاہیئے کہ پانچ ہزار ثابت کرے اور عمرو کو چاہیئے کہ نو ہزار ثابت کرے اور ہر ایک پر اپنے اپنے بیان کا بار ثبوت ہے لیکن کسی مقدمہ مین بار ثبوت ایک ہی امر کا فریقین پر نہین پڑسکتا اور اس مثال مین مقدار زرثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہین ہوسکتا - بیان زید و بیان عمرو نسبت زرثمن کے درحقیقت یون ہین :—

عمرو زید کے اس بیان کو کہ زرثمن مین پانچہزار شامل تھے تسلیم کرتا ہے اور نو ہزار کے کہنے سے یہ مراد ہے کہ چار ہزار اور زیادہ تھے پس وجود پانچ ہزار مسلمہ فریقین ہے باقی چار ہزار کے وجود سے زید منکر ہے پس صریح بار ثبوت ذمہ عمرو کے ہے *

اسقدر تقریر سے یہ ظاہر ہوگا کہ جس شخص کے حق مین قیاس ہوتا ہے اس شخص کے مخالف پر بار ثبوت ہوتا ہے اس دفعہ کی شرح مین قیاسات کا ذکر کرنا بیجا ہوگا اور ان اصول کا بھی ذکر کرنا جنکی وجہ سے بار ثبوت الٹ جاتا ہے اس جگہہ ضرور نہین ہے لیکن آیندہ اس فصل کی دفعات کی شرح مین ان اصول کا ذکر ہوگا *

دفعہ ۱۰۲

کس پر بار ثبوت ہوتا ہے

بار ثبوت کا ہر نالش یا کارروائی مین اوس شخص پر ہوتا ہے جو طرفین سے مطلق کسی شہادت کے نہ گذرنے کی صورت مین مقدمہ ہار جاے *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضی مقبوضہ عمرو کے نالش کی اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اسکے واسطے عمرو کا باپ ازروے وصیت چھوڑ مرا تھا *

اگر اس مقدمہ مین طرفین سے شہادت نہ گذرے تو عمرو بحالی قبضہ کا مستحق ہوگا *

بنا بران بارثبوت زید پر ہے +

(ب) زید نے بابت زرتمسک کے عمرو پر نالش کی +

تمسک کی تکمیل سے اقبال ہے لیکن عمرو یہ کہتا ہے کہ وہ تمسک فریب سے کرالیا گیا تھا

اور زید کو اس بات سے انکار ہے +

اگر طرفین سے کوئی شہادت نہ گذرے تو زید مقدمہ مین کامیاب ہوگا اسواسطے کہ تمسک

کی نسبت انکار نہین ہے اور فریب ثابت نہین کیا گیا +

پس بارثبوت عمرو پر ہے +

اس دفعہ مین واضعان قانون نے ایک علامت بارثبوت کے تنقیح کرنے کی بیان کی ہے

بارثبوت کی علامت اور وہ نتیجہ جو کہ ثبوت نگذرنے سے پیدا ہوتا ہے بیان کیا ہے لیکن اس دفعہ

کے پورے طور پر سمجھنے کے لئے اور کام مین لانے کے لئے اون اصولون پر جنکا کہ ہم دفعہ ۱۰۱ کی

شرح مین ذکر کر آئے ہین خیال رکھنا لازمی ہے - ایک اور علامت بارثبوت کے دریافت کرنے

کی یہ ہے کہ جس امر کے بارثبوت کو دریافت کرنا منظور ہو کہ کس فریق پر ہے اس امر کو فرض کیا جاوے

کہ بیان ہی نہین ہوا تھا اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوتا ہے - جو شخص اوس

بیان کے معدوم ہو جانے سے ہارجاوے اُسی پر بارثبوت ہے - مثلاً زید نے عمرو پر موضع اسلام پور

کی متابعت کا دعوی کیا بیانات فریقین حسب ذیل ہین :-

زید کہتا ہے کہ موضع اسلام پور میری جائداد موروثی ہے اور شرعاً مین بعد وفات اپنے

باپ کے اُسکا مالک ہون اور مجھکو قبضہ ملنا چاہیئے +

عمرو کہتا ہے کہ زید کے باپ نے یہ جایداد میرے پاس پانچہزار روپیہ کو رہن کردی ہے

اور وہ روپیہ ابتک ادا نہین ہوا اسلئے مجھکو حق متابعت حاصل ہے +

اب جائداد کا زید کی ملکیت ہونا تسلیم ہے زید واقعہ رہن سے منکر ہے پس عمرو کو رہن ثابت کرنا چاہیئے کیونکہ اگر بیان رہن کالعدم تصور کیا جاوے تو زید کو قبضہ اسلام پور کا ملجاوے گا اور اسلئے بارِ ثبوت عمرو پر ہے لیکن اگر عمرو یہ بیان کرتا کہ جائداد زید کی نہین ہے تو بارِ ثبوت اس امر کا کہ جائداد زید کی ہے ذمہ زید کے ہوتا کیونکہ اگر بیان زید نسبت اوسکی ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو عدالت اوسکو مقابضت کی ڈگری ندے گی +

اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ علاوہ قیاس کے اقبال بھی بارِ ثبوت کو اُلٹ دیتا ہے جیسا تمثیل مذکور مین عمرو کا یہ تسلیم کرنا کہ موضع اسلام پور زید کے باپ کی ملکیت تھا بارِ ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعنی حق مقابضت مرتہنانہ کا اُسکے ذمہ ڈال دیتا ہے ورنہ زید پر اپنی ملکیت ثابت کرنے کا بارِ ثبوت ہوتا +

یہ امر کہ بارِ ثبوت کیونکر قاعدہ عام کے برخلاف (جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ کی شرح مین ہوچکا ہے) فریق مخالف پر اُلٹ جاتا ہے اور اثر یہ ہوتا ہے کہ بدلے اسکے کہ اُس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا ہے بارِ ثبوت پڑے اُس شخص پر بارِ ثبوت جا پڑتا ہے جو کہ اُس واقعہ کے وجود سے مطلقاً انکار کرتا ہے ــ وہ دو سبب یہ ہین :ــــ

اُلٹنا بارِ ثبوت کا

اول ــ جب کہ منکر نے کبھی صحیح ہونے بیان فریق ثانی کو تسلیم کیا ہو یعنی اُسکا اقبال +

دوم ــــ جب کہ قیاس بحق شخص منکر ہو +

اِن دونون صورتون مین بفیصلہ بالا اِین شخص منکر پر عدم واقعہ کے ثابت کرنیکا بارِ ثبوت قانوناً عاید ہوتا ہے +

یہ امر کہ اقبالات کس قسم کی شہادت ہین اور اونکا اثر کیا ہوتا ہے اور کن کن صورتون مین وہ شہادت مین داخل ہوسکتے ہین ہم پہلے بیان کر آئے ہین [۵] اب چند

اُلٹنا بارِ ثبوت کا بوجہ اقبال کے

[۵] دیکھو صفحہ ۸۵ سے ۸۷ تک و ۱۰۷ سے ۱۰۹ تک

صورتین ایسی بیان کرینگے جنسے ظاہر ہوگا کہ بار ثبوت کیونکر اقبال کی وجہ سے اس شخص پر جا پڑتا ہے جو کہ وجود کسی واقعہ سے منکر ہو مثلاً کسی مقدمہ مین جسمین کہ زید نے عمرو پر بربناے تمسک نوشتہ عمرو دعوی دائر کیا تمسک مذکور مین عمرو نے یہ لکھا تھا کہ مینے پورا روپیہ وصول پایا اس مقدمہ مین عمرو مدعاعلیہ نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یہ بیان کیا کہ روپیہ وصول نہین ہوا بس ظاہر ہے کہ اس مقدمہ مین اثبات کرنیوالا اس امر واقعہ کا روپیہ ادا ہوا زید مدعی ہے اور منکر وجود واقعہ عمرو ہے پس اس عام قاعدہ کے موافق جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ کی شرح مین کر آئے ہین بار ثبوت ادائے زر کا ذمہ زید کے ہوتا نہ ذمہ عمرو کے جو منکر ہے لیکن چونکہ دستاویز تمسک مین ایک اقبال ادائے زر کا منجانب عمرو کے ہے اسلیئے بار ثبوت ادائے زر کا زید کے ذمہ سے الٹ کر عمرو کے ذمہ جا پڑا یہی صورت بعینہ تمثیل (ب) دفعہ ہذا کی ہے اور وہ تمثیل غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ[6] پر مبنی ہے جسکو حکام پریوی کونسل نے بھی تسلیم کیا[7]*

اُلٹنا بار ثبوت کا بوجہ قیاس کے — قیاس ایک دوسری وجہ ہے جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ عام متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر الٹ جاتا ہے مسئلہ قیاس و مسئلہ بار ثبوت فی الحقیقت ایک ہین کیونکہ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ دو فریق کے حق مین سے کسکے حق مین قیاس ہے تو اسکے خلاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس شخص کے حق مین قیاس نہین ہے اسکے اوپر بار ثبوت ہے مضمون قیاسات اور بار ثبوت اسقدر متحد ہین کہ واضعان قانون نے فصل ہذا مین بار ثبوت کے ساتھ ان قیاسات کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ اس فصل کی دفعات آیندہ سے ظاہر ہوگا*

---

(۶) ملی بی بی بنام نصیر الدین مڈہا بنگال جلد ۳ صفحہ ۵ — اجلاس کامل و رامانک لال بنام رام داس موزرم دا بنگال جلد ا صفحہ ۱۵ — و رگھوناتھ بنام لچھمین نراین سنگھ ویکلی جلد ا صفحہ ۲۰

(۷) چودہری دیبی پرشاد بنام چودہری دولت سنگھ موزر انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۷ — و صاحب پرہلا دسین بنام بدہو سنگھ موزر انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵

نوعیت قیاس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین اور یہان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اقسام قیاسات کا ذکر کرین تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجھنے مین آسانی ہو +

قیاسات دو قسم کے ہوتے ہین —

اقسام قیاسات

اول قیاسات قانونی +

دوم قیاسات واقعاتی +

قیاسات قانونی وہ قیاسات ہین جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت اور تجربہ مجمع عقول انسانی پر مبنی ہین اور جنکو قانون نے صاف طور پر بغرض وقعت دینے کے قایم کیا ہے +

قیاسات واقعاتی وہ قیاسات ہین جنکو کہ قانون نے کوئی خاص وقعت عطا نہین کی ہے تاہم وہ غالب ہونے واقعات متنازعہ مین

قیاسات واقعاتی اور قیاسات قانونی مین یہ فرق ہے کہ قیاسات قانونی ہر حالت مین اور ہر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق ہوتے ہین اور قیاسات واقعاتی ہر مقدمہ خاص کے حالات سے جانچے جاتے ہین اور اونکی وقعت حسب حالات مختلف مقدمون کے مختلف ہوتی ہے اور قیاسات قانونی کے برابر وقعت نہین ہوتی ہے +

قیاسات قانونی کی دو قسمین ہین —

۱— قیاسات قطعی (جنکو کہ ایکٹ ہذا نے ثبوت قطعی کہا ہے) +

اقسام قیاسات قانونی

۲— قیاسات غیر قطعی +

قیاسات قطعی اُن قواعد قانون کو کہتے ہین جنسے کہ قانون نے یہ امر معین کر دیا کہ کس قسم کی شہادت (کسی واقعہ کے غالب ہونے کی) درجہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے +

قیاس قطعی

یہ قیاسات اُس تجربہ انسانی پر مبنی ہین کہ جب دو واقعات اسقدر عام طور پر اور بلا استثناء کے ہمیشہ ساتھ وجود پذیر ہوتے ہین اور کبھی یا نہایت شاذ و نادر وہ ساتھ نہین ہوتے تو قانون نے

اس تجربہ کی بناء پر ان واقعات کے تعلق کو بغرض مصلحت قایم رکھنے اس گروہ انسانی کے درجہ استحقاق سے خلاف شہادت دینے کی اجازت نہین دی +

ایکٹ ہذا مین دفعہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مین دہ صورتین بیان ہین جنمین قیاس غالب کو قیاس قطعی قرار دیکر ثبوت قطعی قرار دیا ہے اور حسب دفعہ ۴ کے اسکے خلاف شہادت دینے کی عدالت اجازت نہین دیتی سواے اُن قیاسات کے ایکٹ ہذا مین اور کسی کو درجہ قیاس قطعی یا ثبوت قطعی کا عطا نہین کیا +

لیکن اور ایکٹو نمین بوجہ خاص حکمت قانون کے قیاسات قطعی اور ثبوت قطعی قانون نے قایم کیا ہے (۸) +

قیاسات غیر قطعی

قیاس غیر قطعی وہ قیاسات قانون ہین جنکو قانون نے بوجہ اغلب ہونے کے قایم کیا ہے اور اُسی اصول پر مبنی ہین جنپر کہ قیاسات قطعی ہین لیکن انمین درجہ اغلب ہونے کا اسقدر قوی نہین ہوتا کہ انکو قانون ثبوت قطعی قرار دے لیکن تب بھی چونکہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ دو واقعات اکثر ساتھ ہون تو قانون مین یہ بیان کر دیا ہے کہ قیاسات اسطرف ہوتے ہین اور اسوجہ سے فریق مخالف پر بار ثبوت ہمیشہ ہوتا ہے اس قسم کے قیاسات قانونی اول تو ایکٹو نمین بیان ہوئے ہین اور دوسرے اصول قانون پر مبنی ہین مثلاً تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے جنکا ذکر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج ہے قیاسات غیر قطعی ہین اور اونکے خلاف شہادت دیجاسکتی ہے۔ اسیطرح پر ایکٹ مین دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتین قیاسات غیر قطعی کی بیان کی ہین اور اونکی تشریح ہر دفعہ کی شرح مین کیجاوے گی۔ سواء ان دفعات کے اور بھی خاص صورتین ایسی ہین جنمین ایکٹون کا قیاس قایم کیا ہے مثلاً دفعہ ۱۱ ۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے دیکھنے سے معلوم ہوگا

(۸) دیکھو دفعہ ۱۱۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع دفعہ ۴ ۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع دفعہ ۵ ۔ ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۰ع دفعہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

کہ قانونًا پنجاب احاطہ کے ہر گانون مین وجود شفع قیاس کر لیا گیا ہے جبتک کہ خلاف اسکے ثابت نہو علاوہ اسکے اور بھی مختلف قانون مین احکام نسبت قیاسات غیر قطعی کے مندرج ہین[91]

یہ مثالین اُن قیاسات قانونی غیر قطعی کی ہین جنکو کہ ایکٹون نے قایم کیا ہے اب جو قیاسات غیر قطعی اُصول قانون پر مبنی ہین اونکی چند مثالین بیان کیجاتی ہین +

مثلاً ہر شخص بے گناہ تصور کیا جاوے گا جب تک کہ اوسپر جرم ثابت نہو +

ہندو خاندان کی جایداد مشترک سمجھی جاوے گی جب کہ اوسکی تقسیم ثابت نہو +

اور اس قسم کے قیاسات کا آیندہ ذکر کیا جاوے گا +

قیاسات واقعاتی کی تعریف پہلے ہو چکی اور ایکٹ ہذا مین واضعان قانون نے صرف

قیاسات واقعاتی

ایک دفعہ مین اس قسم کے قیاسات کا ذکر کیا ہے اور اونکے قایم کرنیکی اجازت دی ہے گو اُنکا قایم کرنا لازمی نہین ٹھیرایا وہ دفعہ ۱۱۴ ہے جسکی تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ کن کن صورتون مین کس کس قسم کے قیاسات عدالت قایم کر سکتی ہے لیکن ان قیاسات کا قایم کرنا بالکل عدالت کی راے پر چھوڑ دیا ہے جیسا کہ دفعہ ۴ مین جواز قیاس کی تعریف سے معلوم ہوگا +

مفصلہ ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کی معلوم ہونگی اور جو جو قسم جس دفعہ ایکٹ ہذا سے

شجرہ اقسام قیاسات

متعلق ہے وہ بھی واضح ہوگی — اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ قیاسات واقعاتی کل ایسے ہوتے ہین کہ جنکا قایم کرنا راے عدالت پر چھوڑ دیا گیا ہے پس وہ لازمی نہین لیکن قیاسات قانونی قطعی تو سب لازمی ہین اور قیاسات غیر قطعی کی دو قسمین ہین ایک تو وہ

(۹۱) دفعات ۳ و ۴ و ۵ و ۵ اور ۱۹ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۵۹ء - و دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۶ء - و دفعات ۳۰ و ۳۶ و ۱۷۰ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۶ء و دفعہ ۹ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ء

ہین جو لازمی ہین اور دوسری قسم اختیاری عدالت ہین جیساکہ شجرہ سے ظاہر ہوگا +

قیاسات

قانونی
دفعہ ۴

واقعاتی
دفعہ ۴ و ۱۱۴

قطعی
(فقرہ سوم دفعہ ۴)
دفعہ ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳

غیر قطعی

لازمی
(فقرہ دوم دفعہ ۴)
دفعہ ۷۹ لغایت ۸۵ و ۸۹
دفعہ ۱۰۳ لغایت ۱۱۱

اختیاری
(فقرہ اول دفعہ ۴)
دفعہ ۸۶ لغایت ۸۸ و ۹۰

قیاسات متعلق جنمین کہ قیاس کی وجہ سے بارثبوت الٹ گیا

ہم یہ امر بیان کر چکے ہین کہ اقبال کی وجہ سے کیونکر بارثبوت اُلٹ سکتا ہے اور قیاس قانونی قطعی کا بھی دفعات سے حوالہ ہوچکا ہے اور یہ قیاسات غیر قطعی قانونی جنکا کہ ایکٹون کی دفعات مین ذکر ہے بیان ہوچکا ہے اب اون چند صورتونکا ذکر کرتے ہین کہ جنمین قانونی قیاس کی وجہ سے بارثبوت اُلٹتا ہے گو وہ قانونی قیاس کسی ایکٹ کی دفعہ کیوجہ سے قایم نہوئے ہون +

بارثبوت فریب وسازش

یہ ایک اصول عام قانونی ہے کہ کسی کارروائی کو فریبی یا سازشی نہین تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش ثابت نہ کیجاوے اور جب کبھی کوئی شخص کسی معاملہ کو فریبی یا سازشی قرار دینا چاہتا ہے اور اوسکی بنا پر اُس معاملہ کو ناجایز ٹھہرانا چاہتا ہے تو اوسکا ذمہ

بارثبوت[1] اسلیئے کہ ہمیشہ قیاس بحق درستی معاملہ کے ہوتا ہے *

جن نظایر کا ہمنے حوالہ دیا ہے اونکے دیکھنے سے مختلف اقسام کے فریب معلوم ہونگے اور

بارثبوت نسبت دباو ناجایز یا جبر کے

دفعہ ۱۷ و ۱۸ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے تعریف فریب قانونی واضح ہوگی لیکن فریب وسازش کے سوا اور بھی ایسی وجوہات قانونی ہین جنکی وجہ سے معاہدات وغیرہ واجب التعمیل نہین رہتے دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ - ایکٹ مذکور کے دیکھنے سے نوعیت دباؤ ناجایز کی معلوم ہوگی - پس اگر کسی مقدمہ مین کوئی شخص اس قسم کا عذر پیش کرے تو بارثبوت دباؤ ناجایز وغیرہ کے ثابت کرنیکا اوسکے ذمہ ہے حکام پریوی کونسل نے اس اصول کو چند مقدمات مین تسلیم کیا ہے[2] *

تمام مقدمات مین جنمین کہ مدعی کا دعوی صرف اوس صورت مین قابل سماعت عدالت

بارثبوت نسبت مقدمہ کے مابین میعاد ہونے کے

متصور ہوتا ہے جبکہ وہ مابین میعاد ہو تو بارثبوت اس امر کا کہ دعوی مابین میعاد ہے ہمیشہ مدعی کے ذمہ ہوتا ہے کیونکہ حسب دفعہ ۱۰۲ یعنی دفعہ ہذا اگر وہ اپنے دعوے کو مابین میعاد نہ ثابت کرے تو وہ ہار جاوے گا چنانچہ بارہا یہ تجویز ہوچکا ہے کہ جبکہ مدعی کسی اراضی سے مدعا علیہ کو بیدخل کرنا چاہتا ہے اور مدعا علیہ عذر قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ پیش کرتا ہے تو بارثبوت اس امر کا کہ مدعی مابین دوازدہ سال قابض تھا

(۱) راچندنارائن بنام بیجے گوبند سنگھ مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ - ومساۃ سوورکنور بنام جے نرائن سنگھ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۰ - واجیت سنگھ بنام کشن پرشاد سنگھ ویکلی جلد ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۰ - واندموئی دیبی بنام شب دیال تیواری ویکلی جلد ۳ صفحہ ۴ دیوانی - وگریش چندر جاترجی بنام مہیش چندر بھانکر ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ دیوانی - ورام گہی بنام مختار بی بی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۴۰ - ولالہ روپ رام ساد ابنام ہنوبیرام سین ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲

(۲) موتی لال اوپدیا بنام جگنا تھہ گرگ مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱ ورانی نازیب وردی ناچیز بنام جبا ودرا رنا کمرا بنانا ناکا مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۳ - وجدو ناتھہ گھوس بنام شمس النساء بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۹۲

ذمہ مدعی کے ہے اور نہ یہ کہ مدعا علیہ اپنا قبضہ مخالفانہ دوازدہ سال ثابت کرے[3] اور اسی اصول کو حکام پریوی کونسل نے تسلیم کیا ہے[4]۔ بمقدمات شفع جبکہ بغرض انفصال عذر تمادی یلسالہ یہ امر طے کرنا ضرور ہو کہ آیا قبضہ واقعی مشتری کا بتاریخ بیعنامہ ہوا یا بعد ازین تو بار ثبوت اس امر کا کہ قبضہ مشتری تاریخ بیعنامہ سے نہیں ہے اور دعوی مابین میعاد ہی ذمہ مشتری کے ہے[5]۔

بار ثبوت نسبت مقدار زرثمن بمقدمات شفع

جب کہ کسی مقدمہ میں مابین شفیع مدعی اور مشتری مدعا علیہ کے نسبت مقدار زرثمن کے نزاع ہو اور مدعا علیہ مشتری کی طرف سے بیعنامہ بہ ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو بار ثبوت اس امر کا کہ مقدار زرثمن مندرجہ بیعنامہ غلط ہے ذمہ مدعی شفیع کے ہوتا ہے اس وجہ سے کہ قیاس نسبت درستی بیعنامہ جات کے ہوتا ہے۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے ایسا ہی تجویز کیا ہے[6] لیکن یہ ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہے اور دفعہ ۱۰۶۔ ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہے۔

---

(۳) دینا نندہر سہائے بنام جے نرائن ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ دیوانی۔ دجگدما چودھرائن بنام چندر دیو بخش ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ دیوانی۔ وکلکٹر رنگپور بنام پرسنو کمار ٹھاکر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۱ دیوانی۔ و پرانند گوسائین بنام سرکار ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ دیوانی۔ و برلی سنگہ بنام ہربنس نراین ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ دیوانی۔ وناظر سندی بابو علیجان بنام اویش چندر متر ویکلی جلد ۲ صفحہ ۷ دیوانی۔ ومرزا محمد حسن بنام سارۃ النساء خانم ویکلی جلد ۲ صفحہ ۸۹ دیوانی۔ وگوردا اس رائے بنام ہرناتھ رائے ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ دیوانی۔ ورام لوچن چودھری بنام جے درگا داس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۸۳

(۴) کنور متھرا سنگہ بنام نندلال مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۹

(۵) قمر علی بنام عظمت علی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸۳۔ وہرنراین سنگہ بنام نواب محمود علیخان منفصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۴ مئی ۱۸۷۶ء

(۶) شیخ محمد نور الحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلی جلد ۲۴ ۱۸۷۵ء صفحہ ۴۲۔ وشیخ محمد نور الحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلی جلد ۱۴ صفحہ ۴۲

حکام پریوی کونسل نے ایک بڑے نامی مقدمہ الو ہر بنام رام سہارین یہ تجویز کیا ہے کہ نوعیت جائداد اہل ہنود کی مشترک تصور ہوگی اور ہمیشہ حسب احکام شاستر ہر جائداد مشترکہ قیاس کیجاوے گی جب تک کہ اوسکا منقسم ہونا ثابت نہو[7]*

قیاس قانونی نسبت مشترک ہونے جائداد اہل ہنود کے

پس بار ثبوت جایداد اہل ہنود کے منقسم ہونے کا ذمہ اُس شخص* کے ہے جو اوسکا منقسم ہونا بیان کرتا ہے[8] اور قیاس شاستری یہی ہے کہ ہر جایداد ہندؤں کی موروثی متصور ہوگی اور جو شخص اوسکو مکسوبی قرار دینا چاہتا ہے اُسی کے ذمہ اوسکا بار ثبوت ہے[9]۔

بار ثبوت نسبت منقسم ہونے جائداد ہنود کے

یہ اکثر مسئلہ مسلمہ شاستری ہے کہ بیوہ کو صرف قبضہ حین حیاتی کا اختیار ہے اور جب کبھی کوئی بیوہ رہن یا کسی قسم کا انتقال جائداد کا کرے تو وہ ناجایز تصور کیا جاتا ہے جبتک کہ کسی ضرورت شاستری کا پورا ثبوت نہو - پس جو شخص کہ بغرض جایز کرنے کسی ایسے انتقال کے جسکو بیوہ نے کیا ہو بیان کرتا ہے

قیاس قانونی نسبت عدم اختیار نسبت انتقال جائداد کے

(۷) الو ہیر بنام رام سہارین مور انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵ ۔

(۸) مسماۃ جسیا بنام بابو مہشن لال مور انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۰ - و رام چند ردت بنام چندر کمار منڈل مور انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱ — و پران کشن مارچودہری بنام متھرا موہن مارچودہری مور انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۴ - و لچھمن راو سدا سنو بنام ملہر راؤ باجی سدر لینڈ پریوی کونسل ججمنٹ صفحہ ۱ — و لکھا ناچند بنام راجہ شبھو گنگا مور انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ - و شیو غلام سنگھ بنام ہرن سنگھ بنگال لا رپوٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۴ - و امرت ناتھ چودہری بنام گوری ناتھ چودہری بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ پریوی کونسل — و سر نراین سرکار بنام بکیدری ہلدی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ — و بشمبر سرکار بنام سرودہی داسی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۲ — و گروپرشاد مکرجی بنام کالی پرشاد مکرجی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۲۱

(۹) رام پرشاد تواری بنام شیو چرن داس مور انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۵۱ - و سری راجہ بنا ملا دیکیا ما بنام سری راجہ بیا ملا لوچیا ریکمند را مور انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ و شیو رتن کنور بنام گور بہاری بھگت ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۴ دیوانی - و راد ہا رامن کشنند بنام پھول کماری بی بی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۸ دیوانی - و لالہ بہاری لال بنام مدہادہو پرشاد ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۹ دیوانی

اُسکے ذمہ بار ثبوت ثابت کرنے اُس ضرورت کا ہے(۱)+

سیطرح پر انتقالات ولی نابالغ ہندو پر بھی یہی شرائط عاید ہوتی ہین اُس ضرورت کا ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے ہے جو اُس انتقال جائداد سے مستفید ہوتا یا ہوا ہے(۲)+

یہ بحث سے مقدمات بیان سے ہو چکا ہے کہ جب زمیندار کاشتکار پر اضافہ لگان کی نالش کرے تو اُسپر بار ثبوت وجوہات اضافہ کا ہوتا ہے(۳) اسیطرح پر جب کہ کاشتکار زمیندار پر تخفیف لگان کا دعویٰ کرے تو بار ثبوت وجوہات تخفیف لگان کا ذمہ کاشتکار کے رہتا ہے(۴)+

بار ثبوت بمقدمات اضافہ وتخفیف لگان

جو کارروائی کہ عدالت کرتی ہے یا معرفت اپنے کسی اہلکار کے کراتی ہے اُسکو صحیح تسلیم کرنا چاہیے جبتک کہ اُسکے خلاف نہ ثابت ہو اور اسیلئے بار ثبوت اُن امور کا جو کہ خلاف کارروائی عدالت ثابت کئے جاتے ہین ذمہ اُن اشخاص کے ہے جو کارروائیون کو باطل کرنا چاہتے ہین چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ ایک ڈگری بوجہ منسوخی نیلام کا بربناے عدم اختیار کلکٹر تھا ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ ثبوت عدم اختیار کلکٹر ثابت کرنیکا ذمہ مدعی کے ہے(۵) اسیطرح پر جب کہ ایک مدعی تنسیخ فیصلہ عہدہ داران گورنمنٹ

قیاس بحق درستی کارروائیہاے عدالت

---

(۱) کولی دنکھیا نراین بنام کلکٹر مسلی پٹم مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۹ — وکلکٹر مسلی پٹم بنام کولی دنکھیا نراین مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۲۵

(۲) لالہ بنسی دھر بنام کنور بسری دیپ سنگھ مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۵۵ — وہنومان پرشاد پانڈے بنام مساۃ ببوی منراج کنور مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳

(۳) راج کرشنا مکرجیہ بنام کالی چرن دوبائی بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۲۲ — وغلام علی بنام گوپال لال ٹھاکر ریکلی جلد ۹ صفحہ ۶۵ دیوانی

(۴) تامسن سی ڈی بنام اوجھی ناتھ سہوس ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۷ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع — وبنواری لال بنام جے فرنگ ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۴۳ دیوانی

(۵) کالی کمار مکرجیہ بنام مہاراجہ بردوان ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴۹ دیوانی

کا جو بحیثیت عہدہ داران سررشتے کے صادر کرین دعویدار ہو اور بیان کرے کہ صدور نقایم کردہ افسران مذکور غلط ہین تو بارثبوت ذمہ اوس مدعی کے ہی[6] اسیطرح پر جو شخص کہ صحت رپورٹ امین پر معترض ہو تو بارثبوت اعتراض کے ثابت کرنیکا اوسکے ذمہ ہے گو وہ مدعا علیہ کیون نہو ایسی صورت مین مدعی پر ثبوت صحت رپورٹ امین ثابت کرنیکا نہین ہے[7] ؛

جبکہ ایک ڈگریدار نے حکمنامہ اجراے ڈگری مدیون کی جائداد پر عمل کرلیا ہو اور مدیون کے پاس کچھہ جائداد نہین ہے تو ڈگریدار کو اختیار ہے کہ مدیون کی ذات پر ڈگری جاری کرے اور بارثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ پاس کوئی مد ادا ے ڈگری کا نہین ہے ذمہ مدیون ڈگری کے ہے اور ڈگریدار پر اس امر کا بارثبوت نہین ہے کہ ثابت کرے کہ مدیون کو قید مین بھیجنے سے اوسکے قرضے ادا ہونے کی کوئی صورت نکلیگی[8]

بارثبوت بمقدمات اجراے ڈگری.

اور جبکہ ایک شخص ثالث ایک ایسی جائداد پر جو کہ اجراے ڈگری مین قرق ہوچکی ہے دعویدار ہے تو بارثبوت اس امر کا کہ جائداد اوسکی ہے اور قابل قرقی نہین ہے ذمہ مدعی کے ہے[9] اسیطرح پر جب کہ کوئی شخص بموجب ضابطہ دیوانی اس امر کا دعویدار ہو کہ وہ جائداد جو کہ اجراے ڈگری مین قرق ہوئی ہے اوسکے قبضہ مین ہے اور مدعا علیہ سے اوسکو کچھہ تعلق نہین ہے تو بارثبوت جائداد کو قرقی سے بری ثابت کرنیکا ذمہ اوس شخص کے ہے لیکن یہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ وہ اپنے استحقاق ملکیت کا کچھہ ثبوت دے بلکہ محض اپنی مقابضت ثابت کرنا کافی ہوگا ؛

(۶) راجہ لیلا نند سنگہ بہادر بنام مہاراجہ ہیشر سنگہ مونز انڈین اپیلز جلد ۱ صفحہ ۔ ؛
و راجہ بہلانند سنگہ بہادر بنام راجہ مہندر نراین مونز انڈین اپیلز جلد ... صفحہ ...

(۷) گوپی نراین مجمودار بنام مادہوسودن دت ویکلی رپورٹر جلد ... صفحہ ... فل بنچ ... ۱۸۶۵ع

(۸) ... بنام اے ایس ٹی جان بنگال جلد ... صفحہ ... ۲ ...

(۹) لکا تھاتا بنام ایف ان برن۔ بنگال جلد ۲ صفحہ ۹۱ اجلاس کامل

قیاسات واقعاتی کا۔ اگر دفعہ ۱۱۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا یہ وہ قیاسات ہین جو کہ حسب حالات

الٹنا بار ثبوت کا بوجہ قیاسات واقعاتی

مقدمہ عدالت خود قایم کر سکتی ہے اور جبکہ وہ قایم ہو جاتے ہین تو بار ثبوت خواہ مخواہ فریق ثانی پر جا پڑتا ہے ان قیاسات کا ذکر دفعہ ۴ کی شرح مین کیا جاوے گا

دفعہ ۱۰۳ ۔ بار ثبوت نسبت ہر خاص واقعہ کے اُس شخص پر ہوتا ہے جو عدالت کو اوسکے وجود کا باور کرانا چاہتا ہو الا اوس حال مین کہ قانوناً حکم ہو کہ داخل کرنا اُس واقعہ کے ثبوت کا ذمہ فلان شخص پر ہے

بار ثبوت نسبت واقعہ خاص کے

تمثیل

زید نے عمرو پر سرقہ کی نالش کی اور عدالت کو یہ باور کرانا چاہا کہ عمرو نے اُس سرقہ کا اقبال بکر سے کیا تھا زید کو وہ اقبال ثابت کرنا چاہیئے ۔

عمرو نے عدالت کو یہ باور کرانا چاہا کہ اُسوقت وہ کہین اور تھا پس اوسکو لازم ہے کہ یہ بات ثابت کرے ۔

دفعہ ہذا درحقیقت اُس اصول پر مبنی ہے جسپر کہ دفعہ ۱۰۱ مبنی ہے لیکن مابین دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا کے یہ فرق ہے کہ دفعہ ۱۰۱ مین کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجہ مقدمہ کا منحصر ہے ذمہ اُس شخص کے ڈالا گیا ہے جو اونکے وجود کو بیان کرتا ہو اور نتیجہ اُن واقعات کے ثابت نکرنے کا وہ ہوگا جو کہ دفعہ ۱۰۲ مین بیان ہوا ہے یعنی یہ کہ وہ شخص مقدمہ ہار جاویگا دفعہ ہذا صرف واقعات خاص سے متعلق ہے اور اُس شخص کو جو کسی واقعہ خاص کا وجود بیان کرتا ہو اُس واقعہ کا وجود ثابت کرنا چاہیئے لیکن اگر وہ وجود ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اوسکا نتیجہ یہ نہوگا کہ وہ مقدمہ ہار جاوے ۔ اس فرق

کی تشریح دفعہ ۱۰۱ کی تمثیل الف اور دفعہ ہذا کی تمثیل سے مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوگی تمثیل الف دفعہ ۱۰۱ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مقدمات فوجداری مین بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ نے جرم کیا ہے ذمہ مدعی کے ہوتا ہے اور اگر وہ جرم ثابت نکر سکے تو مدعا علیہ رہا ہوگا اور تمثیل دفعہ ہذا مین یہ ضرور نہین ہے کہ اگر عمرو مدعا علیہ اپنا کہین اور ہونا ثابت نکر سکے تو نخواہ مخواہ اوسکو قید ہو یعنی اوسکے خاص واقعہ کے ثابت نکرنے سے وہ نتیجہ پیدا نہوگا جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ مین مندرج ہے اور ممکن ہے کہ عمرو مدعا علیہ اپنا کسی دوسری جگہہ ہونا نہ ثابت کرسکے اور تب بھی وہ اسوجہ سے کہ زید مدعی نے وقوع جرم ثابت نہین کیا رہا ہو جاوے +

واضح رہے کہ جزو اول تمثیل دفعہ ہذا مین اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعہ ہے کہ جسکا بار ثبوت ذمہ مدعی کے ہے اور جزو آخر مین اُسکا دوسری جگہہ ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جسکا بار ثبوت ذمہ مدعا علیہ کے ہے مگر ان دونون کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ مین ہے یعنی عمرو کے اقبال جرم نہ ثابت ہونے سے نہ خواہ مخواہ وہ رہا ہو جاویگا اور عمرو کے جاے دیگر ہونے کے نہ ثابت کرنے سے نہ وہ خواہ مخواہ قید ہو جاوے گا پس حکم مندرجہ دفعہ ۱۰۲ متعلق دفعہ ۱۰۱ سے ہے نہ دفعہ ۱۰۳ سے +

جبکہ ظاہرا اشیاء کی حالت ایک خاص طرح پر ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ حقیقت واقع مین اور کچھ حالت ہے ذمہ اُس شخص کے ہے جو کہ ایسا بیان کرتا ہے[1] +

قیاس بحق درستی حالت ظاہری اشیاء کے

اسیطرح پر جبکہ کوئی شخص کسی دستاویز کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو خلاف اوس کے بادی النظر مین سمجھے ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ کسی خاص رواج کی وجہ سے دستاویز کے معنی دوسرے ہونے چاہئین ذمہ اُس شخص کے ہے جو یہ بیان کرتا ہے[2] +

(۱) لیاقت علی بنام کورٹ آف وارڈس ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ دیوانی
(۲) مہاراج تیج چند بہادر بنام سری چند کنٹھ گھوس موز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۶۱

اسیطرح پر جو شخص بیان کرتا ہو کہ کوئی خاص بیع بینامی ہوئی ہے اور درحقیقت اجراے ڈگری کے نیلام مین خود مدعی مدیون ڈگری ہے تو بار ثبوت اس امر کا کہ روپیہ مدیون ڈگری نے ادا کیا ذمہ اُس شخص کے ہے جو اُس بیع کو فرضی قرار دیتا ہے[۳] اور جب کبھی کوئی شخص سلسلہ وراثت کو بوجہ کسی خاص رسم کلاچر کے قایم کرنا چاہتا ہے اور جایداد کو عام اصول وراثت سے بری کرنا چاہتا ہے تو بار ثبوت اس خاص رسم کا ذمہ اُس شخص کے ہے جو اوسکو بیان کرتا ہے[۴] اسطرح پر اگر کوئی ہندو حیات مین بیوہ کے اوسکو بیدخل کرنا چاہتا ہے تو وجہ اس بیدخلی کی ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے ہے[۵] اور اگر کوئی مدیون اداے زر سود سے اس بنا پر بری ہونا چاہتا ہے کہ اوسنے قرضہ کا روپیہ دائن کو دینا چاہا تھا اور اوسنے اوسکو نہ لیا اسوجہ سے اُس تاریخ سے سود نہ ملنا چاہیئے تو بار ثبوت اسطرح پر روپیہ پیش کرنیکا ذمہ اُس شخص کے ہے جو کہ سود سے بری ہونا چاہتا ہے[۶] جبکہ ایک کاشتکار کسی زمیندار کی بہت سی اراضی کی کاشت کرتا ہے لیکن چند خاص قطعات کی نسبت کوئی خاص شرط نامناسب بیان کرتا ہے تو بار ثبوت اُسکے ثابت کرنیکا ذمہ کاشتکار کے ہے[۷]۔

دفعہ ہذا کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثانی کے جو کہ کسی کارروائی مین ثابت کرنے منظور ہون تو بار ثبوت اُن اقبالات کے ثابت کرنے کا اُس شخص کے ذمہ ہے جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا ہے ؎

بار ثبوت نسبت اقبالات کے

(۳) سری چند دیو بنام گوپال چندر چکرپتی مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۸

(۴) گردہاری سنگہ بنام ملایل مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۴۴

و پاربتی چرن چودہری بنام سرودا سندری داسی بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ دیوانی

(۵) برجوکشور داسی بنام سری ناتھہ بھوس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ دیوانی

(۶) رانی سرب سندری دیبی بنام کلکٹر میمن سنگہ ویکلی جلد ۵ صفحہ ۶۹ - نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

(۷) رام کمار راے بنام نیجے گوبند پٹیل ویکلی جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ دیوانی

حسب دفعہ ۸۹ ضابطہ فوجداری کے ہر شخص پر اُن دفعات تعزیرات ہند کے جرائم کی نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمی ہے اور بارثبوت اس امر کا کہ کیون نہین اطلاع دی ذمہ اُس شخص کے ہے جسپر کہ اطلاع دینا لازمی تھا *

دفعہ ۱۰۴ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو کہ جب وہ ثابت ہوجائے تب کوئی شخص کسی دوسرے واقعہ کی نسبت شہادت داخل کر سکے تو اوس واقعہ اول الذکر کا ثبوت ذمہ ایسے شخص کے ہے جو شہادت داخل کیا چاہتا ہو *

بارثبوت نسبت ایسے واقعہ کے جس سے شہادت قابل ادخال ہوجاوے

تمثیلات

(الف) زید چاہتا ہے کہ عمرو کا اقرار جو اوسنے وقت نزع کیا ثابت کرے *

پس زید کو عمرو کی وفات ثابت کرنی چاہیئے *

(ب) زید بذریعہ شہادت منقولی کے ایک دستاویز گمشدہ کے مضمون کو ثابت کیا چاہتا ہے *

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ دستاویز گم ہوگئی *

تمثیلات دفعہ ہذا کے دیکھنے سے معنی متن دفعہ کے صریح معلوم ہونگے - ظاہر ہے کہ تمثیل (الف) متعلق ہے دفعہ ۳۲ سے اور تمثیل (ب) متعلق ہے دفعہ ۶۵ سے دفعات سابق کی شرح مین بارہا دفعہ ہذا کا حوالہ دیا گیا ہے اور یہ قاعدہ عام ہے کہ جب کبھی کسی شہادت کے داخل ہونے کے لیئے شرایط لازمی ہین تو بارثبوت اِس امر کا کہ وہ شرایط موجود ہین ذمہ اُس شخص کے ہے جو کہ اُس شہادت کو داخل کرنا چاہتا ہے - مضمون دفعہ ہذا سے مقابلہ کرنا چاہیئے دفعہ ۱۳۶ ایکٹ ہذا

سے علی الخصوص اُسکے فقرہ دوم سے جو کہ قریب قریب اس دفعہ کے مضمون سے متعلق ہے ٭

دفعہ ۱۰۵ جب کسی شخص پہ الزام کسی جرم فوجداری کا رکھا جاوے تو بار ثبوت موجودگی ایسے حالات کا جنکے سبب سے مقدمہ مستثنیات عامہ مندرجہ مجموعہ تعزیرات ہند سے متعلق ہو جائے یا کسی استثنا سے خاص یا حکم خاص مندرجہ کسی اور جزو مجموعہ مذکور یا کسی قانون سے جسمیں اُس جرم کی تعریف لکھی ہو متعلق ہو اُسی شخص پہ ہوگا اور عدالت اُن حالات کا عدم تصور کرے گی ٭

بار ثبوت اس امر کا کہ مقدمہ متعلق مستثنیات ہے

تمثیلات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا الزام رکھا گیا یہ بیان کرتا ہے کہ بوجہ فتور عقل کے وہ نوعیت اُس فعل کی نہیں جانتا تھا ٭

بار ثبوت زید پر ہے ٭

(ب) زید جسپر الزام قتل عمد کا رکھا گیا یہ بیان کرتا ہے کہ بوجہ سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کے وہ اپنے تئیں ضبط کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

بار ثبوت زید پر ہے ٭

(ج) از روے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے یہ حکم ہے کہ جو شخص بجز صورت مذکورہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ہوتا ہے وہ مستوجب فلان سزا کا ہوگا ٭

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا الزام بسبب دفعہ ۳۲۵ کے رکھا گیا ٭

بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۱۰۵ ہوجاوے زید پر ہے *

تعزیرات ہند مین ہر جرم کی تعریف اور اوسکی سزا درج ہے لیکن باب چہارم مین مستثنیات عامہ کا ذکر ہے جنکی وجہ سے خاص حالتون مین نوعیت اُن افعال کی جو کہ تعزیرات کے موافق جرم قرار دیئے گئے ہین بدلجاتی ہے اور ملزم بری الذمہ قرار پاتا ہے باب مذکور مین مستثنیات عامہ کا ذکر ہے لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات ہند کی مختلف دفعات مین علیحدہ علیحدہ ایسی صورتین بھی بیان کیگئی ہین کہ جنکی وجہ سے جرایم کی سزا مین نہایت فرق واقع ہوتا ہے اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصہ کہتے ہین *

جبکہ کسی شخص پر الزام کسی دفعہ تعزیرات ہند کا قایم کیا جاوے تو اوسکی نسبت فرد قرارداد جرم طیار کیجاتی ہے اور احکام نسبت فرد قرار داد جرم کے دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہین اون مین مستثنیات کا کچھہ ذکر نہین ہے قانوناً یہ تصور کیا گیا ہے کہ ہر شخص کا فعل جو کہ جرم ہے مستثنیات عامہ اور خاصہ سے خارج ہے جبتک کہ ملزم یہ ثابت نکرے کہ نوعیت اوسکے فعل کی اُن مستثنیات مین داخل ہے جنکی وجہ سے وہ فعل جرم تصور نہین ہوسکتا پس بار ثبوت ثابت کرنے مستثنیات کا حسب دفعہ ہذا ذمہ مدعا علیہ ملزم کے ہے۔ ہندوستان مین اکثر ملزم جو کہ اقبال جرم کرتے ہین اونکو باوجود موجود ہونے صورت مستثنا کے وہ اوس عذر کو پیش نہین کرتے پس حاکم عدالت کو لازم ہے کہ حسب احکام دفعہ ۲۵۶ و ۳۴۲ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۲۵ ایکٹ ہذا کے اگر شہادت سے مستثنیٰ حالت ہونا کسی خاص جرم کا ثابت ہو تو اوسکو لحاظ رکھے *

دفعہ ۱۰۶

بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم مین ہو

جب کوئی امر واقعہ بالخصوص کسی شخص کے حد علم مین ہو تو بار ثبوت اُس امر واقعہ کا اُسی شخص پر ہے *

تمثیلات

(الف) جب کہ کوئی شخص ایک فعل کسی ایسے ارادہ سے کرے جو اوس فعل کے خاصہ اور حالات سے نہ پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اوسی شخص پر ہے *

(ب) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اوسنے بغیر ٹکٹ کے ریلوے پر مسافت طے کی بار ثبوت اِس امر کا کہ زید کے پاس ٹکٹ تھا زید کے ذمہ ہے *

دفعہ ہذا ایک اور طریقہ تنقیح بار ثبوت کا ہے اور تحقیقات سے ظاہر ہے کہ اگر یہ آسانی نہ برتی جاتی تو اون لوگون پر جنکو کچھ وسائل ثابت کرنے کے نہین ہین نہایت ظلم ہوتا *

عموماً مقدمات رہن مین مقدار زر رہن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمہ مرتہن کے ہوتا ہے اول اسوجہ سے کہ رہنا مہ ہمیشہ بقبضہ مرتہن ہوتا ہے اور بعد اسکی وفات کے اوسکے ورثاء کے قبضہ مین آتا ہے دوسرے اسوجہ سے کہ جائداد مرہون کے قبضہ مین رہتی ہے اور اوسکے منافع اور خرچ کا حال اوسکو معلوم رہتا ہے ۔ پس جب کبھی مابین راہن اور مرتہن کے بحث نسبت مقدار زر رہن کی پیش ہو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمہ مرتہن کے ہوتا ہے[۸] *

اسیطرح جب کہ کسی اہل ہنود کے وارث منتقل الیہ مورث پر دعوی تنسیخ انتقال کا بربناء بدچلنی مورث منتقل کہ کے دایر کرین تو گو بار ثبوت اس امر کا کہ بروقت انتقال جائداد داین یا مشتری نے یہ دیکھ لیا تھا کہ ضرورت شاستری موجود ہے بذمہ داین یا مشتری کے ہے لیکن ثبوت مورث کی بدچلنی یا فضول خرچی کا ذمہ ورثاء مورث کے ہوتا ہے اسلیئے کہ اونکو زیادہ وسائل واقفیت کے ہین *

جب کبھی کوئی دستاویز ایسی پیش ہو کہ جسمین چند لفظ کاٹ کر بنائے گئے ہون تو بار ثبوت

(۸) بھجن لال بنام رام لال منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ اپیل خاص نمبر ۴۳ ۱۸۶۵ء

اس امر کا کہ وہ الفاظ قبل تکمیل اُس دستاویز کے بنائے گئے تھے ذمہ اُسی شخص کے ہے جو کہ اُس سے فائدہ اوٹھانا چاہتا ہے[9]*

اس دفعہ کا متعلق کرنا عدالت کے اختیار مین ہے کیونکہ اوسکو تجویز کرنا چاہیئے کہ کس فریق کو نظر بحالات مقدمہ زیادہ وسائل ثابت کرنے کسی امر کے ہین لیکن جب تک کہ یہ تحقیق نہو کہ کسکے پاس زیادہ وسائل واقفیت کے ہین اوسوقت تک یہ دفعہ متعلق نہوگی*

دفعہ ۱۰۷ جب بحث اس امر کی ہو کہ فلان شخص زندہ ہی یا مرگیا اور یہ ثابت کیا جائے کہ وہ ۳۰ سال کے اندر زندہ تھا تو بارثبوت اوسکے فوت ہوجانے کا ذمہ اوس شخص کے ہے جو اسکا مرجانا بیان کرتا ہے*

بارثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زندہ ہو

اس دفعہ سے وہ قیاسات قانونی شروع ہوتے ہین جنکو قیاسات قانونی غیر قطعی کہتے ہین انکی نوعیت کی نسبت ہم پہلے ذکر کر آئے ہین[1] دفعہ ہذا اس قیاس پر مبنی ہے کہ ہر شخص جو کہ تیس برس کے اندر زندہ پایا گیا تھا وہ اب بھی زندہ ہوگا اور اوس شخص کو جو کہ اپنے حق کو شخص مذکور کی وفات پر مبنی کرتا ہے اوسکی وفات ثابت کرنی چاہیئے*

دفعہ ۱۰۸ (مگر شرط یہ ہے کہ[2]) جب بحث اس امر کی ہو کہ فلان شخص زندہ ہے یا فوت ہوگیا اور یہ بات ثابت کیجائے کہ جن شخصونکو

بارثبوت وفات ایسے شخص کی جسکی سات برس سے کچھہ خبر نہ ملی ہو

(9) پتمبر بانکلھی بنام موتی چند نانک جی مورز انڈین اپیل جلد ا صفحہ ۳۲۰ و مساۃ خوب کنور بنام بابو مدنرائن سنگھ مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ا

(1) دیکھو صفحہ ۳۱۵

(2) ترمیم بموجب ۹ - ایکٹ ۱۸ اسنہ ۱۸۷۲ع

درصورت اوسکی حیات کے اوسکی خبر ضرور ملتی اونکو سات برس سے اوسکی کچھہ خبر نہین ملی ہے تو بار ثبوت اوسکے زندہ ہونے کا اُس شخص (کی طرف منتقل ہوتا ہے[۳]) جو اوسکا زندہ ہونا بیان کرے*

دفعہ ہذا بھی قیاس قانونی غیر قطعی پر مبنی ہے قیاسات قانونی کا ذکر اوپر ہوچکا ہے[۴]* حسب احکام شرع محمدی کے مقدمات وراثت مین یہ قاعدہ ہے کہ شخص مفقود الخبر کی تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اوسکو متوفی سمجھینگے اور یہ اصول بلحاظ ادرکتا بون سے لیکر ہائیکورٹ شمال و مغرب نے بھی اختیار کیا ہے چنانچہ چند مقدمات مین اسی بناء پر فیصلہ کیا ہے[۵] اور حسب احکام شاستر بھی مفقود الخبر کی جائداد بعد اوسکے بارہ برس تک مفقود الخبر رہنے کے اوسکے وارثان مین تقسیم ہوتی ہے[۶] لیکن دفعہ ہذا سے یہ بحث قایم ہوتی ہے کہ مفصلہ بالا قواعد شرع وشاستر نسبت اشخاص مفقود الخبر کے عدالتون پر واجب التعمیل ہین یا نہین اسوجہ سے کہ درحقیقت اون دونون مسئلون کو مسئلہ قانون شہادت تصور کرنا چاہیئے لیکن چونکہ یہ قانون وراثت سے نہایت متعلق ہے تو گو ایک مسئلہ قانون شہادت کا ہے تاہم مثل مسئلہ اقبال بالنسب وقیاس صحبت دایمی مادر کے حکام عدالت ہاے برٹش انڈیا اونپر معاملات وراثت کے طے کرنے مین لحاظ رکھتے ہین چنانچہ منجملہ اُن نظایر کے جنکا حوالہ ابھی دے چکے ہین ایک فیصلہ ۱۸۷۵ع کا ہے جو بعد نفاذ ایکٹ ہذا

(۳) ترمیم بموجب دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

(۴) دیکھو صفحہ ۱۴۳

(۵) امام علیخان بنام عبدالعلیخان منفصلہ ہائیکورٹ شمال و مغرب مورخہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۶۹ع وسماۃ دولت فاتون بنام خواجہ علیخان ایضاً مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۷۵ع وسماۃ رکھی بی بی بنام مسماۃ الفت بی بی ایضاً مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع

(۶) جمنا جٹی موزم دار بنام کیشب لعل گھوس بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ دیوانی - دگر دداس ناگ بنام موتی لال ناگ بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۰ ضمیمہ

صادر ہوا ہے مگر ایک مقدمہ حال مین جسمین کہ مدعیان نے اس بیان سے دعوی کیا تہا کہ وہ بعد جانکی راے شخص مفقود الخبر کے وارث سالگراے متوفی کے ہوتے ہین اور بیوہ سالگراے متوفی نے مدعا علیہما کے نام انتقال جائداد غیر منقولہ کا کردیا لہذا وہ انتقال منسوخ کیا جاے مدعا علیہما کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ ہرگاہ شاستر کے موافق جب تک کہ بارہ برس مفقود الخبر کو نہ گذر جاین وہ مردہ تصور نہین کیا جاسکتا اور جانکی راے کو مفقود الخبر ہوئے صرف آٹھ یا نو برس ہوئے ہین پس ایسی صورت مین مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکی راے کے کوئی حق دعویداری کا نہین ہے — فریقین کیطرف سے کوئی شہادت نسبت زندہ یا متوفی ہوتے جانکی راے کے نہ تھی پس بحث اس امر کی تھی کہ ایسی صورت مین شاستر متعلق ہوگا یا قانون شہادت اور قیاس قانونی کسطرف ہے اور بارثبوت کس فریق پر ہے — عدالت ہائیکورٹ الہ آباد نے اجلاس کامل سے یہ تجویز کیا کہ بحالت عدم موجودگی ثبوت کے جانکی راے مفقود الخبر متوفی تصور کیا جاے اور دفعہ ہذا اس صورت سے متعلق ہے نہ دہرم شاستر[۷] +

دفعہ ۱۰۹

بارثبوت نسبت شراکت کرایہ داری وگماشتگی

جب بحث اس امر کی ہو کہ فلان اشخاص شریک اور زمیندار اور رعایا ہین یا مالک اور گماشتہ ہین اور یہ بات ثابت کیجاے کہ وہ اوسی طور پر باہم عمل کرتے رہے ہین تو بارثبوت اس امر کا کہ یہ واسطہ اونکے درمیان نہین ہے یا موقوف ہو گیا ہے ذمہ اوس شخص کے ہے جو اوس واسطہ کا نہونا یا موقوف ہونا بیان کرتا ہو +

متن دفعہ ہذا گورنمنٹ کے ترجمہ سے نقل کیگئی ہے اور اوسکے الفاظ کو بجنسہ اوپر نقل کردیا ہے

(۷) پرمیشری راے بنام بشیشر سنگھہ منفصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲۲ - اگست ۱۸۷۶ء

لیکن اُسمین ایک سخت غلطی واقع ہوئی ہے* بدلے اس عبارت کے کہ بارثبوت اُس شخص پر ہے جو اس واسطہ کا ہونا بیان کرتا ہو یہ عبارت چاہیئے بارثبوت اُس شخص پر ہے جو کہ ایسا بیان کرتا ہو (یعنی واسطہ کا موقوف ہوجانا) +

بارثبوت محکومہ دفعہ ہذا مبنی ہے اس قیاس پر کہ جسطرح پر حالت ایک شے کی تھی اُسیطرح پر اوسکا رہنا تصور کرنا چاہیئے جب تک کہ اوسکے خلاف نہ ثابت ہو دفعہ ہذا مین تین تعلقونکا ذکر ہے +

۱ــ رشتہ شرکاء +

۲ــ رشتہ زمیندار وکاشتکار +

۳ــ رشتہ اصل مالک وگماشتہ +

نسبت رشتہ اول کے باب ۱۱- ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء وعلی الخصوص دفعہ ۲۶۴ قابل ملاحظہ ہے +

نسبت رشتہ دوم کے واضح رہے کہ چند نظایر اس اُصول پر قبل نافذ ہونے ایکٹ ہذا کے قایم ہوچکی ہین ـ چنانچہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ جب کاشتکار اراضی کے چھوڑنے کی اطلاع حسب ضابطہ دیچکا ہو تو بارثبوت اس امر کا کہ باوجود اس اطلاع کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہے لیکن جبکہ کاشتکار نے باضابطہ اطلاع نہین دی تو زمیندار کا قبضہ اور اپنی بیدخلی ثابت کرنا ذمہ کاشتکار کے ہے (۸) لیکن جب کہ پٹہ ایک میعاد معینہ کے لئے کاشتکار کو دیا گیا ہو اور وہ میعاد منقضی ہوچکی ہو تو بارثبوت اس امر کا کہ باوجود انقضاے میعاد معینہ کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہے جو کہ کاشتکار پر دعوی واسطے لگان کے کرتا ہے (۹) +

نسبت رشتہ سوم کے باب ۱۰- ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہے علی الخصوص دفعہ ۲۰۶ +

(۸) مسٹر جیمس ارسکن بنام رام کمار راے ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۲۱ دیوانی

(۹) تلک پاتک بنام مہابیر پانڈے بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۱ ضمیمہ

دفعہ ۱۱۰

بار ثبوت نسبت ملکیت شے مقبوضہ

جب بحث اس امر کی ہو کہ ایک شخص جو ایک شے کا قابض ہے وہ اوسکا مالک ہے یا نہین تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ مالک نہین ہے ذمہ اُس شخص کے ہے جو اوسکا مالک نہونا بیان کرتا ہو۔

بار ثبوت محکومہ دفعہ ہذا مبنی ہے مسئلہ القبض دلیل الملک پر اور اسیوجہ سے جب کبھی کوئی شخص کسی شخص قابض کو کسی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ سے بیدخل کرنا چاہتا ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کو حق ملکیت حاصل نہین ہے ذمہ اُس شخص کے ہے جو کہ اوسکو بیدخل کرنا چاہتا ہے۔ اس قسم کے مقدمات مین استحقاق مدعا علیہ قابض سے کچھہ بحث ہوتی ہے او جب تک کہ مدعی کوئی اپنا حق اعلےٰ ثابت نکرے اسوقت تک اوسکو ڈگری نہین ملسکتی[۱] چنانچہ جب کبھی گورنمنٹ کسی جایداد کی نسبت اس بنا پر کہ متوفی لاوارث مرا اور اسلیئے گورنمنٹ کو اوسکی جایداد کی نسبت استحقاق پیدا ہوا ذمہ گورنمنٹ کے ہے اور جب تک گورنمنٹ یہ نہ ثابت کرے تو مدعا علیہ قابض کی بے استحقاقی سے کچھہ سروکار نہین ہو سکتا[۲] لیکن جب کہ ایک مدعی اپنا استحقاق بادی النظری طور پر ثابت کردے اور دستاویزات اپنے نام کی نسبت جایداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمہ مدعا علیہ کے جا پڑتا ہے[۳]۔

---

(۱) جوالابخش سنگھہ بنام دہرم سنگھہ مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۱ —

و رام نراین راے بنام فرخ النساء مورز انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۳۳ —

و راجہ بردہ کنت راے بنام بابو چند کمار راے مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰

(۲) گردہاری لال راے بنام گورنمنٹ بنگال مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۸

و ایضاً ایضاً ایضاً بنگال جلد اول صفحہ ۴۴ پریوی کونسل

(۳) سوار امی اور بنام سری ناماش کوئل بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۴۵

لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعہ ۱۵- ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے دایر ہوتے ہین

مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵- ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

اور اُنسے اصول مفصلہ بالا متعلق نہین ہے اُس قسم نالشات کی نوعیت جو دفعہ ۱۵- ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی اور اُس دفعہ کو ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادی نے منسوخ نہین کیا اور حسب دفعہ ۲۶- ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع احکام مصدرہ دفعہ مذکور قابل اپیل وتجویز ثانی نہین ہین — دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع یہ ہے-

دفعہ ۱۵- ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

"اگر کوئی شخص سواے بذریعہ عمل قانونی کے اپنی کسی جائداد غیر منقولہ سے بلا رضامندی اپنے اور طرح پر بیدخل کیا جاے تو اگر شخص مذکور یا شخص دیگر جو اوسکے ذریعہ سے دعویدار ہو نالش دلاپانے قبضہ اوپر جائداد مذکورہ کے عدالت مین رجوع کرے تو شخص مذکور باوصف پیش ہونے کسی اور استحقاق کے قبضہ پانیکا مستحق ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ نالش مذکور تاریخ بیدخلی سے چھہ مہینے کے اندر دایر کیجاے اور ملحوظ رہے کہ اس دفعہ کی کسی عبارت سے اوس شخص کو جس سے قبضہ چھوڑا لیا گیا ہو یا کسی اور شخص کو ممانعت اس بات کی نہوگی کہ وہ نالش بغرض ثبوت استحقاق اپنے اور حصول قبضہ جائداد اندر میعاد مقررہ ایکٹ ہذا پیش کرے" +

اس دفعہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ اس قسم کے مقدمات مین مدعا علیہ کا قبضہ جائداد پر بجبر یا فریب یا دھوکے سے حاصل ہوتا ہے اور اس وجہ سے اوسکی مقابضت کے حق مین وہ قیاس قانونی نہین پیدا ہوتا جسکی وجہ سے بار ثبوت ذمہ مدعی یعنی شخص بیدخل شدہ کے پڑے پس جب کہ مدعی اپنا قابض ہونا قبل ایسی بے دخلی کے ثابت کردے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اس قسم کے مقدمات مین مدعا علیہ کے ذمہ ہوتا ہے لیکن استحقاق کی تجویز ان مقدمات مین نہین ہوتی اور مدعی کو صرف اپنا قبضہ

سابق ثابت کرنا کافی ہے[4] اور جبکہ حسب منشاء دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۴ - سنہ ۱۸۵۹ع کسی شخص کا قبضہ بحال کر دیا جاوے اور پھر نمبری نالش اُس شخص پر نسبت جایداد مذکور کے دایر ہو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمہ مدعی کے پڑے گا[5]*

یہ قیاس جو کہ کسی شخص کی جایداد پر قابض رہنے سے ہوتا ہے اُن صورتون مین جبکہ کسی فریب یا جبر کی وجہ سے قبضہ حاصل کیا گیا ہو نسبت شخص قابض کے نہین ہوتا اور گو کسی شخص بیدخل شدہ نے دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے موافق قبضہ نہ حاصل کیا ہو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع اوسکے اس قسم کے دعوے مین تمادی عارض ہو جاوے تاہم اگر وہ نالش نمبری مین جسمین کہ وہ خود مدعی ہو یہ بات ثابت کر دے کہ مین فریبًا یا جبرًا بیدخل کیا گیا ہون تو بار ثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنیکا ذمہ مدعا علیہ کے ہوگا اسلیئے کہ کوئی شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نہین اوٹھا سکتا اور گو مدعا علیہ قابض ہو لیکن چونکہ اوسنے فریبًا یا جبرًا قبضہ حاصل کیا ہے اِسلیئے اُسکے حق مین قیاس قانونی نہین ہے اور اوسکے ذمہ اثبات نسبت حق ملکیت کے ہے[6] اور مدعی اپنی مقابضت سابق لسانی شہادت سے ثابت کر سکتا ہے[7] وجہ اس قاعدہ قانونی کی یہ ہے کہ مقابضت سابق ایک اعلی حق ہے بہ نسبت اُس شخص کے حق کے جسنے ناجایز طور پر قبضہ حاصل کیا ہائی کورٹ کلکتہ نے چند مقدمات کی تجویزون کے ساتھ

> قبضہ جو کہ فریبًا وجبرًا حاصل کیا گیا ہو قیاس ملکیت نہین پیدا کرتا اور موثر بار ثبوت نہین ہے

(۴) گوباری بنام ادما بند اسی دیبی ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۴ دیوانی - درادہا گنت گوشائین بنام کشن گوبند ادہنائین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۷ دیوانی - رچندر ناتھہ بنام رام سندر سوا ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۴۷ دیوانی - ومہین چندر پنڈا پادیبی بنام سری منی پرودا دیبی بنگال جلد ۴ صفحہ ۲۷۵ - اپیل دیوانی -

(۵) مولوی معین الدین بنام گریش چندر رائے چودہری ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۲۰ دیوانی -

(۶) تارچند گھوس بنام سدہتر میونک بھٹا چارج جلد ۳ بنگال صفحہ ۲۹۸ - اپیل دیوانی -

(۷) منی رام دیپ بنام دیبی چرن دیپ بنگال جلد ۴ صفحہ ۹۷ - اجلاس کامل -

اس مسئلہ کی بحث کی ہے اور وہ قابل ملاحظہ ہین[8] لیکن اب باب ۴ قانون تمادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء نے اس امر کو صاف کردیا ہے اور وہ قابل ملاحظہ ہے[9] لیکن قبضہ ظاہری خیال ملکیت پیدا کرتا ہے اور اگر مدعی یہ بیان کرے کہ مدعا علیہ بحیثیت سربراہ کاری قابض ہے تو بارثبوت ایسی سربراہ کاری ثابت کرنے کا ذمہ مدعی کے ہے[1] ✦

دفعہ ۱۱۱

بارثبوت نیک نیتی ایسے معاملہ کا جو معتمد علیہ کے ساتھ کیا گیا ہو

جب فیمابین فریقین کسی معاملہ مین نیک نیتی کے باب مین گفتگو ہو اور ایک اونمین سے ایسے منصب مین ہو کہ اوسپر کوئی عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے تو بارثبوت راستی معاملہ کا اوسی فریق کے ذمہ ہے جو اوس عمل مین معتمد علیہ ہونے کا منصب رکھتا ہو ✦

تمثیلات

(الف) ایک موکل نے ایک مختار پر درباب ایک بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک نالش اس باب مین دایر کی اوسمین راست معاملگی کی بحث ہے پس بارثبوت راست معاملگی کا اوس مقدمہ مین ذمہ مختار کے ہے ✦

(ب) ایک بیع کے معاملہ مین بیٹے کی جانب سے جو ابھی بالغ ہوا ہے باپ کی نسبت نیک نیتی سے معاملہ کرنے کی بحث ایک مقدمہ مین واقع ہے اور وہ مقدمہ بیٹے کی طرف سے دایر

(۸) خواجہ عنایت اللہ چودہری بنام کشن چند رسرا ویکلی جلد ۸ صفحہ ۴۸۷ دیوانی - عایشہ بی بی بنام کہنی مولا ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۶ دیوانی - رسامان سندری دیبی بنام کلکٹر مالدہ ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۴ دیوانی -

(۹) دیکھو صفحہ ۷۵ لغایت ۸۲ دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء

(۱) کیسری سنگھ بنام راماس ویکلی جلد ۲ فیصلجات اجلاس کامل سنہ ۱۸۶۳ء

ہو لسبہ بار ثبوت نیک نیتی سے معاملہ کرنیکا باپ کے ذمہ ہے *

یہ اصول تجربہ انسانی پر مبنی ہے کیونکہ اکثر وہ لوگ جنکو کہ منصب صلاح کاری کا حاصل ہوتا ہے اپنے نفع ذاتی کے لئے ایسے معاملات کر لیتے ہین جنسے اونکا فائدہ متصور ہوتا ہے *

نوعیت اس رشتہ اعتمادی کی تمثیلات دفعہ ہذا سے ظاہر ہوگی لیکن علاوہ ان تمثیلات کے تمام اور رشتہ اعتمادی کیوجہ سے بھی بار ثبوت ذمہ اوس شخص کے ہوگا جو ایسے معاملہ سے مستفید ہونا چاہتا ہے اس قسم کی بحث ہندوستان مین اکثر مستورات پردہ نشین کی نسبت واقع ہوتی ہے اور حکام پریوی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جب کبھی کوئی پردہ نشین عورت کسی ایسے شخص کے حق مین جو اوسکا صلاح کار ہو کوئی دستاویز لکھے یا اور کسی قسم کا معاملہ کرے تو وہ معاملہ نیک نیتی کا نہ سمجھا جاویگا جبتک کہ کوئی شخص جو اوس سے مستفید ہونا چاہتا ہے تحریری ثبوت نیک نیتی کا نہ داخل کرے اور بار ثبوت ایسی نیک نیتی کا اوسکے ذمہ ہوتا ہے[۲] اور ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی اسی اصول پر بہت سے فیصلجات نافذ کئے ہین[۳] اور ایک مقدمہ مین جسمین کہ ولیہ پردہ نشین نے اپنے نابالغون کی جائداد منتقل کر دی تھی اور نابالغون نے بعد بلوغ کے مشتریان پر تنسیخ کا دعویٰ کیا تو بار ثبوت نیک نیتی معاملہ کا ذمہ مشتریان قایم ہوا[۴] اسیطرح پر جب کہ معاملہ مابین صلاح کار قانونی اور اوسکے موکل کے تھا تو یہ تجویز ہوا کہ معاملہ بوجہ دباؤ ناجایز کے تصور کیا جاویگا جب تک کہ اوسکے خلاف ثبوت نہو اور بار ثبوت ذمہ اوس شخص کے ہے جو ایسے معاملہ سے مستفید ہونا چاہتا ہے[۵] غرض کہ اس

---

(۲) منشی عبدالرحیم بنام شمس النسا بیگم مور زانڈین اپیل جلد ا صفحہ ۱۵۵ - وتکوردین تیواری بنام نواب سید علی حسین خان ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ - ومسماۃ عظیم النسا بنام باقر خان بنگال جلد ۱ صفحہ ۲۰۵-

(۳) عبدالعلی بنام کریم النسا ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵۱ - نظایر دیوانی - وسندر کماری دیبی بنام کشوری لال ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۴۶ دیوانی

(۴) روپ نراین سنگھ بنام گنگا پرشاد ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۰۷ دیوانی

(۵) کشنگ بنام بینا علوا ین بنگال جلد ا صفحہ ۵۹ - اپیل دیوانی

قسم کے معاملات مین قانون نے نہایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیتی کا ذمہ اُس شخص کے رکہا ہے جسنے کہ بحالت معتمد علیہ ہونے کے اپنے معتمد سے کوئی معاملہ کر لیا ہو اور اوسکی مختلف نظیرین دیکھنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کی معلوم ہوگی (۶)۔

دفعہ ۱۱۲

ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعی صحت نسب

یہہ واقعہ کہ کوئی شخص بایام قایم رہنے ازدواج جایز مابین اوسکی والدہ اور کسی اور شخص کے پیدا ہوا تھا یا اوس ازدواج کے فسخ ہونے کے بعد مابین ۲۸۰ یوم کے پیدا ہوا اور اوسکی والدہ بے شوہر رہی ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ وہ صلبی بیٹا اوس شخص کا ہے الا اُس حال مین کہ یہہ ثابت ہو کہ زوجہ اور شوہر اوس زمانہ مین کہ اوسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہین رکھتے تھے۔

لفظ صلبی بیٹا انگریزی عبارت قانونی کا صحیح ترجمہ نہین ہے۔ صحیح النسب بیٹا مراد ہے۔

پانچ دفعات ماسبق مین جو قیاسات کا ذکر ہے وہ قیاسات قانونی غیر قطعی ہین۔ دفعہ ۱۱۲ و دفعہ ۱۱۳ مین وہ دو قیاس قایم کیئے گئے ہین جنکو قیاسات قانونی قطعی کہنا چاہیئے اور انکی نسبت ہم اوپر ذکر کر چکے ہین (۷) قیاس قطعی اور ثبوت قطعی ایک چیز ہین۔

مسئلہ قانون شہادت مندرجہ دفعہ ہذا مصلحت ملکی پر مبنی ہے اور نیز قیاس پر جو کہ انسان

---

(۶) کنہیا لعل جوہری بنام کامنی دیبی بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۳ و ۲۲۔ و منوہر داس بنام بھگ متی داسی بنگال جلد ۱ صفحہ ۲۸۰ ابتدائی۔ و پنا لال بھل بنام سری متی بالا سندری داسی بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۲۷۔ و گروسی بنام امر ناتہ داسی بنگال جلد ۶ صفحہ ۱ ابتدائی۔ و رام پرشاد مصر بنام رانی پھول متی دیکلی جلد ۷ صفحہ ۹۹ دیوانی۔ و رام پرشاد مصر بنام رانی پھول متی مور انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۶۔

(۷) دیکھو صفحہ ۱۳و ۱۴ و ۳۱۶

کے روزمرہ تجربہ سے قائم ہوتا ہے ٭

شرع محمدی مین بھی قیاس صحت نسب ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہو اور حکام عدالتہاے دیوانی نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جو اولاد کہ ایسے ایام مین پیدا ہو کہ جو مدت ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھ رہے ہون اور کوئی امر مانع نکاح مابین اوس مرد اور عورت کے نہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور ہوگی[۸] اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اوس عورت اور مرد کے باہم نکاح شرعی ہوا ہے یا نہین اُنکی اولاد صحیح النسب تصور ہوگی[۹] اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح مین پیدا ہو وہ شرعاً لازمی طور پر صحیح النسب قرار پاوے گی جبتک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائی اُن ایام مین نہین رکھتے تھے کہ جسمین اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو[۱] نسبت تعریف ثبوت قطعی کے دیکھو دفعہ ۴[۲] ٭

دفعہ ۱۱۳ اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا باین مضمون کہ ایک حصہ عملداری سرکار انگریزی کا کسی ہندوستانی ریاست یا والی ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا ہے ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ تفویض ملک کی اوس تاریخ مین جو اوس اشتہار کے اندر لکھی ہو جو از عمل مین آئی ٭

ثبوت تفویض ملک

(۸) خواجہ ہدایت اللہ بنام راے جان خانم مور ز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

(۹) محمد باقر حسین خان بہادر بنام شرف النسا بیگم مور ز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۳۶

و ولس بنام صندل النسا چودہرین مور ز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷

(۱) جسونت سنگھہ جی بنام جیت سنگھہ جی مور ز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۵

(۲) دیکھو صفحہ ۳۲ - ۳۳ - ۳۴

دفعہ ۱۱۴ عدالت کو جایز ہے کہ وجود کسی واقعہ کا جو اوسکی

عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جایز ہے

دانست مین غالباً وقوع مین آیا ہو قیاس کرلے البتہ معمولی طریقہ واقعات طبعی اور رویۂ انسانی اور سرکاری اور خانگی کاروبار کا بنظر اوس نسبت کے جو اوس مقدمہ کے واقعات کے ساتھہ اونکو ہے ملحوظ رکھنا ہوگا ✦

تمثیلات

عدالت کو اُمور مفصلۂ ذیل کے قیاس کرلینے کا اختیار ہے ✦

(الف) یہ کہ جس شخص کے پاس سرقہ کے بعد زمانہ قریب مین مال مسروقہ ہو وہ خود چور ہے یا دانستہ اوسنے مال مسروقہ لیا ہے اِلّا اوس حال مین کہ وہ اپنے پاس اوسکے آنیکی وجہ بیان کرے ✦

(ب) یہ کہ شریک جرم اعتبار کے قابل نہین ہے اِلّا اوس حال مین کہ مقدمہ کے اہم امور جزئی مین اوسکے بیان کی تائید اور طور سے ہوتی ہو ✦

(ج) یہ کہ ایک ہنڈی جو سکاری ہوئی یا پشت پر بیچا لکھی ہوئی ہے وہ بابت معاوضہ کافی کے سکاری گئی ہوگی یا اوسکی پشت پر بیچا لکھا گیا ہوگا ✦

(د) یہ کہ ایک شے یا حال اشیاء کا موجود ہونا ثابت کیا گیا اور اوس وقت سے اوسقدر عرصہ نہین گذرا جسکے اندر ایسی اشیاء یا حالات اشیاء معدوم ہو جایا کرتے ہون تو اونکی نسبت یہ قیاس کرلینا جایز ہے کہ ابتک موجود ہونگی ✦

(ہ) یہ کہ عدالت اور دفتر کے کام حسب ضابطہ انجام دیئے گئے ہین ✦

(و) یہ کہ معمولی طریقہ کاروبار کا خاص امور مین مرعی رکھا گیا ہے ✦

(ز) یہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتی تھی اور پیش نہین کیگئی اگر وہ پیش کیجاتی تو جس شخص نے کہ اوسکو دبا رکھا اوسکے حق مین مضر ہوتی +

(ح) یہ کہ ایک شخص ایک سوال کا جواب نہین دیتا ہے اور وہ جواب دینے پر قانوناً مجبور نہین کیا جا سکتا ہے اوسکا جواب اگر وہ دیتا تو اوسکے حق مین مضر ہوتا +

(ط) یہ کہ ایک دستاویز جس سے کوئی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے دستاویز کے لکھدینے والے کے پاس ہے تو اُس ذمہ داری سے برأت حاصل ہوئی ہوگی +

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل مین ذکر کیا جاتا ہے بہ تجویز اس امر کے ملحوظ رکھنے ضرور ہین کہ یہ قاعدے خاص مقدمہ مرجوعہ سے متعلق ہوتے ہین یا نہین +

تمثیلات جو متعلق اس دفعہ کے ہین یہان ختم ہو چکی ہین لیکن واضعان قانون نے بغرض صراحت مزید ہر تمثیل کی نسبت ایک صورت بیان کی ہے اور اوس ہر صورت کو اُس تمثیل کے ساتھ پڑھنا چاہیئے جس سے کہ وہ متعلق ہے +

مثلاً تمثیل (الف) ایک دوکاندار کے روپیہ کی تھیلی مین ایک نشان کیا ہوا روپیہ اوسکے چرائے جانے کے بعد عرصہ قریب مین موجود ہے اور وہ بتصریح نہین کہہ سکتا ہے کہ اوسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولی اثناء کاروبار مین ہمیشہ روپیہ لیا کرتا ہے +

تمثیل (ب) ایک شخص نہایت مہذب کی تجویز بعلت باعث ہلاکت ہونے ایک شخص کے اس نہج سے کہ اوس نے ایک کل کی ترکیب مین غفلت کی پیش ہے اور عمرو ایک شخص ویسا ہی نیکنام جو اوسکی ترکیب مین شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع مین آئے بیان کرتا ہے اور تسلیم کرتا ہے اور بوجوہ کہتا ہے کہ زید سے اور اُس سے جیسا کہ ہو جایا کرتا ہے بے احتیاطی ہوئی +

تمثیل (ب) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص سے ہوا اور مجرمون مین سے تین شخص زید اور

عمرو اور بکر موقع واردات پر پکڑے گئے اور ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا گیا اور اونمین سے ہر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ہے جس سے خالد بھی ماخوذ ہوا اور وہ بیانات موئد ایک دوسرے کے اس طور پر ہین کہ سازش سابقہ نہایت قرین قیاس ہے +

یہان ترجمہ گورنمنٹ مین غلطی ہے ۔ بدلے لفظ قرین قیاس کے لفظ بعید قیاس ہونا چاہئے +

تمثیل (ج) زید ایک ہنڈی کا لکھنے والا ایک شخص کاروباری ہے اور عمرو اوسکا نیوالا نوعمر اور ناواقف اور بالکل زید کی داب مین ہے +

تمثیل (د) ثابت کیا گیا کہ پانچ برس پیشتر ایک دریا ایک سمت مین بہتا تھا لیکن معلوم ہوا کہ اس عرصہ مین طغیانی پانی کی ہوئی جس سے دہار اوسکی بدل گئی ہوگی +

تمثیل (ہ) ایک عمل عدالت کا جسکے باضابطہ ہونے کے بابت شبہہ ہے خاص حالات مین انجام دیا گیا تھا +

تمثیل (و) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خط پہونچا تھا یا نہین اور اوسکی نسبت ڈاک مین ڈالا جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث ڈاک کا معمولی راستہ بند ہوگیا تھا +

تمثیل (ز) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش نہین کرتا ہے جو ایک چھوٹے سے معاملہ مین جسکی بابت اوسپر نالش ہے موثر ہوتی ۔ لیکن ایسا بھی ہے کہ پیش ہونا اوسکا اسکے گہرانے کی ناگواری اور بدنامی کا موجب ہوتا +

تمثیل (ح) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہین دیتا ہے جسپر قانوناً جواب دینے کے لئے جبر نہین کیا جا سکتا ہے لیکن اوسکا جواب دینا ایسا ہے کہ جس معاملہ مین اوس سے سوال کیا گیا اوس سے علیحدہ معاملات مین اوسکا نقصان ہوتا ہے +

تمثیل (ط) ایک تمسک اوسکے لکھدینے والے کے پاس ہے لیکن حالات مقدمہ کے

ایسے ہین کہ اوسنے اوسکو چرا لیا ہوگا +

دفعہ ہذا کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ جن قیاسات کا ذکر اسمین کیا گیا ہے وہ قیاسات اختیاری ہین دفعہ ۴ مین یہ الفاظ ,, جایز ہے کہ قیاس کرے ،، کے معنی بیان ہوئے ہین - قیاسات کی نسبت دفعہ ۱۰۲ کی شرح مین مفصل طور پر ذکر کر آئے ہین[۳] تمثیلات دفعہ ہذا مین چند قسمین قیاسات واقعاتی کی جو کہ قدرتی اُصول پر مبنی ہین بیان کیگئی ہین - ان قیاسات سے بھی اوسی فریق پر جو کہ مخالف قیاس ہے بار ثبوت جا پڑتا ہے مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے امور مفصلہ ذیل ظاہر ہونگے +

اول یہ کہ ہر شخص کے بیگناہ ہونے کا قیاس ہوتا ہے +

اس قیاس کے مقابلہ پر دوسرا قیاس یہ ہے کہ اوس شخص کے قبضہ مین مال مسروقہ ہے اور جبکہ یہ ثابت ہوجاوے تو دونون قیاس برابر ہوجاتے ہین اور یہ بات کہ سرقہ کے مال کا خود قبضہ بھی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قایم کرتا ہے پس جب تک کہ وہ اپنی بیجرمی نہ ثابت کرے وہ مجرم تصور ہوگا پس بار ثبوت اسطرح پر اس قسم کے قیاس سے بھی اولٹ جاتا ہے - علاوہ ان قیاسات کے جنکا کہ ذکر تمثیلات دفعہ ہذا مین ہے صدہا اور قسم کے قیاسات ہین جنکا ذکر ممکن نہین ہے +

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعہ ۱۱۵ جب کسی شخص نے اپنے اظہار یا فعل یا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسی چیز کی نسبت یہ باور کرایا ہو یا اسکو باور کرنے دیا ہو کہ وہ راست ہے اور اوسی اعتبار

مانع تقریر مخالفت

(۳) دیکھو صفحہ ۳۱۴ لغایت ۳۱۷

پر اس سے عمل کرایا ہو یا اسکو عمل کرنے دیا ہو تو وہ یا اسکا قایم مقام مجاز اسکا نہوگا کہ کسی نالش یا کارروائی مین جو فیما بین اسکے اور اس شخص یا اسکے قایم مقام کے ہو اس چیز کی صداقت سے انکار کرے +

تمثیل

زید نے عمداً اور بدروغ عمرو کو یہ باور کرایا کہ فلان زمین زید کی ہے اور اس طور سے عمرو کو اوس زمین کے خریدنے اور اوسکی قیمت کے ادا کرنے کی ترغیب دی +

بعدازان وہ زمین زید کی ملک مین آئی اور زید نے چاہا کہ وہ بیع اس بناء پر منسوخ ہوجاے کہ بروقت بیع کے وہ اوسپر کچھہ استحقاق نہین رکھتا تھا پس زید مجاز اوسکا نہوگا کہ اپنے عدم استحقاق کا ثبوت پیش کرے +

ہم دفعہ ۴ کی شرح مین نوعیت قیاس قانونی قطعی کی جسکو ثبوت قطعی کہتے ہین بیان کر آئے ہین اور دفعہ مذکور کے متن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جہان کہین ثبوت قطعی موجود ہو اوسکے خلاف عدالت شہادت داخل نہونے دیگی ـ مانع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ہذا مین ہے [illegible] خاص شخص کے وہی اثر رکھتا ہے جو کہ ثبوت قطعی بمقابلہ ہر شخص کے رکھتا ہے یعنی اوسکے [illegible] ـ شہادت نہین داخل کیجا سکتی لیکن ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف مین یہ فرق ہے کہ ثبوت قطعی ہمیشہ قیاس راستی واقعہ پر مبنی ہوتا ہے اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامی بلالحاظ راستی واقع کے بطور جواب دندان شکن کے ہوتا ہے ـ دفعہ ۱۱۲ مین ایک صورت ثبوت قطعی کی مندرج ہے اور دفعہ ہذا مین صورت مانع تقریر مخالف کی بیان کیگئی ہے +

دفعہ ہذا کے صادق آنے کے لیئے امور مفصلہ ذیل ضرور ہین :-

مانع تقریر مخالف کے صادق آنے کی شرایط

اول - یہ کہ کسی شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو +

دوم - یہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل ارادتاً ہوا ہو +

سوم - یہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل کے بھروسہ پر کوئی کام کیا ہو +

چہارم - وہ شخص اول کسی مقدمہ مین جو کہ ما بین اوسکے اور اُس دوسرے شخص کے دایر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کی راستی سے منکر نہین ہوسکتا +

مگر یہ امر واضح رہے کہ اور مقدمات مین جو کہ بھروسہ کرنیوالے کے مقابلہ پر نہین ہین وہ شخص اول اوس سے انکار کرنے کا مجاز ہے چنانچہ جبکہ دو شخصون نے ملکر ایک جھوٹ امر ایک شخص ثالث کے دعوے کے جواب مین بیان کیا تھا بعدازان اُن دونون شخصون کے خود مابین ایک مقدمہ قایم ہوا تو یہ قرار پایا کہ چونکہ ان دونون فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھہ بھروسہ نہین کیا تھا بلکہ دانستہ جھوٹ بیان کیا تھا اسلیئے ایک ایسے مقدمہ مین جو کہ اُن دونون کے باہم ہو اونکا کذب سابق مانع تقریر مخالف نہین تصور ہوسکتا اور فریقین کو اختیار ہے کہ اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کرین (۴) اور نیز یہ امر قابل لحاظ ہے کہ قبل اسکے کہ مسئلہ مانع تقریر مخالف صادق آوے دوسرے شخص کا بھروسہ کرکے کچھہ عملدرآمد کرنا ضروری ہے ورنہ مانع تقریر مخالف پیدا نہین ہوتا (۵) +

---

(۴) رام سرن سنگھہ بنام پران پیاری ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۱

(۵) اگر کشچندر گھوش بنام ایشرچندر مکرجی بنگال جلد ۳ صفحہ ۳۳۰ - اپیل دیوانی و چندر گپت اپاکھی بنام بہاری موہن دتا ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

تمثیل دفعہ ہذا ایک سادہ بیان مسئلہ مانع تقریر مخالف کا ہے قریب قریب اسی قسم کا ایک مقدمہ کلکتہ مین پیش ہوچکا ہے اُسکے واقعات یہ تھے کہ زید نے اپنے نام کا بیعنامہ نسبت اپنے ایک بھائی کی جائداد کے لکھہ لیا اور بکر کو یہ دہوکا دیکر کہ جائداد مذکور میری ہے اوسکے ہاتھہ بیع کردی بعدازان بیعنامہ جعلی جوکہ زید نے اپنے نام لکھہ لیا تھا منسوخ ہوا اور اوسکے بعد زید کے بھائی کا انتقال ہوگیا اور وہ وارث شرعی اپنے برادر متوفی کا قرار پایا پھر زید کا بھی انتقال ہوگیا اور اُسکے وارثون نے بحیثیت ورثاء زید بکر پر دعویٰ واسطے دلاپانے اُس جائداد کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہ تجویز ہوا کہ جب کہ زید نے خود اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوٹ یقین دلاکر بکر کے ہاتھہ جائداد بیچی تھی تو اوسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمہ مین جوکہ مابین زید اور بکر کے نسبت جائداد مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا اور اوسکی اولاد کو بھی حاصل نہین ہے جوکہ اوسکو خود حاصل نہین تھا اور مانع تقریر مخالف اُنکے دعوے مین عارض ہے[۶] اسی اُصول پر یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ ایسی صورت مین کہ جب کسی شخص کو ایک حق محدود حاصل ہے اور وہ اُس حق سے زیادہ کسی شخص کو منتقل کرے اور بعد اُس انتقال کے وہ حق زاید بھی اُسکو حاصل ہوجاوے تب اپنے انتقال سابق کو وہ منسوخ نہین کراسکتا ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ ایک شخص کو ذیلی پٹہ دینے کا اختیار تھا لیکن اوسنے پٹہ دوامی دوہزار روپیہ کے عیوض مین دیدیا اور اوسکی حق ملکیت اُس پٹہ دہندہ کو حاصل ہوا تو یہ تجویز ہوا کہ گو بروقت پٹہ دینے کے اُسکو اختیار پٹہ دوامی دینے کا نہ تھا اور اب اُسکو حاصل ہوگیا تاہم اُس پٹہ دوامی کو منسوخ نہین کراسکتا[۷]*

---

(۶) منشی سید امیر علی بنام سیف علی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ دیوانی و بابو رادہا کشن بنام مسماۃ شرف النساء ویکلی جلد ۶ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۱ دیوانی و فریدالنساء بنام رحمت ویکلی جلد ۴ صفحہ ۳۶

(۷) کرن چوبے بنام جانکی پرشاد منفصلہ ہائیکورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۶۶ء

یہ ایک صورت مانع تقریر مخالف بوجہ قول اور فعل کے ہے اب ہم نوعیت اُن موانع تقریر

مانع تقریر مخالف بوجہ ترک قول وفعل

مخالف کی جوکہ بوجہ ترک قول یا فعل کے قایم ہوتی ہین بیان کرتے ہین مثلاً اگر ایک جائداد کو جوکہ ملکیت زید کی ہے عمرو اپنی بیان کرکے بکر کے ہاتھ بیچتا ہے اور زید باوجود اپنی موجودگی کے معترض نہین ہوتا تو اوسکو بعدازان یہ منصب باقی نہین رہتا کہ بکر مشتری پر یہ بیان اس امر کے کہ عمرو بایع کو منصب بیع کرنے کا نہ تہا اور یہ جائداد میری ہے دعوی دایر کرے چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ اصل مالک نے ایک اسم فرضی مشتری کو اس امر کی اجازت دی کہ اشخاص غیر کو یہ یقین دلائے کہ وہ جایداد واقع مین اُسکی ہے اور اُن اشخاص غیر نے اسم فرضی مالک کو مالک واقعی تصور کرکے رہنامہ اپنے نام لکھوایا یہ تجویز ہوا کہ مالک اصلی بوجہ اپنے عملدرآمد کے مرتہنان پر دعوی تنسیخ رہن نہین کرسکتا اور مانع تقریر مخالف اوسکے مقابلہ مین عارض ہے اور وہ مالک اسم فرضی کے افعال کا پابند ہے[۸] اور ایک اور مقدمہ مین جسکے واقعات ہمشکل مقدمہ مذکور تہے اور سواے اسکے مالک اصلی نے رہنامہ پر گواہی بہی کردی تہی تو وہی اُصول اس مقدمہ سے بہی متعلق ہوا[۹] یہی اُصول جوکہ مالک سے متعلق ہے مرتہن سے بہی متعلق ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین جب کہ ایک جائداد ایک شخص کے پاس رہن تہی اور بعدازان راہن نے اوسی جائداد کی کفالت پر اور روپیہ قرض لینا چاہا اور مرتہن نے اوسکے قرض دلوانے مین مدد کی اور اپنے مطالبہ کا کچہہ ذکر نہین کیا تو ہائی کورٹ شمال ومغرب نے یہ تجویز کیا کہ مرتہن اول نسبت اپنے مطالبہ کے یہ حق رکہتا ہے کہ بدلے اسکے کہ اُسکے مطالبہ کو سبقت ملے مرتہن ثانی کو سبقت ملیگی اور بعد اداے اُسکے مطالبہ کے اگر جائداد مین سے کچہہ بچے تو مطالبہ مرتہن اول

---

(۸) بابا سندری دیبی بنام ریشانی دیبی ویکلی جلد ۴ صفحہ ۴۶ دیوانی

(۹) برجانتہ گہوس بنام کیلاس چندر بانرجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۹۳ دیوانی

ادا کیا جاویگا[1] اسیطرح پر جب کہ ایک شخص داین نے باجراے ڈگری زر نقد مدیون کی ایک جایداد قرق کرائی لیکن اس بات کا کچھہ ذکر نہین کیا کہ وہ جائداد ایک اور مطالبہ داین مذکور مین مستغرق ہے اور اُس جائداد کو ایک شخص ثالث نے خرید لیا اور اوسکے بعد داین مذکور نے بربناے کفالت مذکور اوس جائداد کو پھر قرق کرایا اور جب کہ عذر داری مشتری نیلام کی بصیغۂ متفرقہ نا منظور ہوئی اور اوسنے نالش نمبری ڈگری دار پر بغرض تنسیخ حکم متفرقہ دایر کی تو ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ داین مذکور کا بروقت اجراے ڈگری زر نقد کے اپنے مطالبہ کفالت کا کچھہ ذکر نکرنا ایک ایسا ترک فعل ہے کہ جو اوسکو مشتری کے مقابلہ پر کامیاب ہونے سے باز رکھتا ہے اور مانع تقریر مخالف اُسکے خلاف عاید ہے[2] اسیطرح پر ایک مقدمہ مین جسمین کہ ایک شخص نے بحیثیت مشتری حقوق مدعی بجاے نام مدعی کے اپنا نام داخل کرایا اور مدعا علیہ نے اسپر کچھہ عذر نہین کیا تو یہہ تجویز ہوا کہ مدعا علیہ کو کوئی ایسا حق نہین ہے کہ بعد ازان اس امر کی بحث کرے کہ مشتری قایمقام جایز مدعی کا نہین ہے اور اسلیئے مقدمہ ختم ہونے کے لایق ہے[3]

مسئلہ مانع تقریر مخالف بوجہ سکوت کے سمجھنے کے لئے نوعیت اقبالات بوجہ عمل درآمد اشخاص سمجھنا چاہیئے اور اوسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے تشریح دفعہ ۱۷- ایکٹ ہذا- اور دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۲۳۸- ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ کی قابل ملاحظہ ہین

اصول شرع محمدی نسبت زایل ہوجانے حق شفع سکوت کی وجہ سے اسی اصول پر مبنی ہے

(۱) راے سیتارام بنام کشنداس منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع

(۲) دلت سرکار بنام کشن کار بخشی بنگال جلد ۲ صفحہ ۴۰۰

(۳) پیری چندر بنام بنسی دہر بنگال ۳ صفحہ ۲۱۴ دیوانی

اور اگر شفیع خریداری سے انکار کرے اور اوسکے بعد ایک شخص غیر نے اُس جائداد کو خرید لیا اور بعد ازان اُس شفیع نے پھر دعوی شفع کا اُس مشتری پر کیا تو یہ قرار پایا کہ فعل مدعی بروقت بیع متنازعہ ایک مانع تقریر مخالف ہے کہ جو اُسکے دعوی مین عارض ہے اور دعوی ڈسمس ہوا[۴] ایک اور مقدمہ مین جسمین کہ بحث اس امر کی تھی کہ آیا وصیت نامہ حسب شرع محمدی جایز ہے یا نہین اور مدعی نے وصیت نامہ تنسیخ طلب پر دستخط کر دیئے تھے یہ تجویز ہوا کہ اُسکا حق تنسیخ وصیت نامہ زایل ہو گیا[۵]

پس یہ ایک اصول عام یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعنامجات اور رہن نامجات پر گواہ حاشیہ ہونا ایک ایسا فعل ہے کہ جو اُن دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع ہے ایک ہندو بیوہ نے ایام نابالغی اپنے پسر مین چند انتقالات بلاضرورت شاستری کیئے تھے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوہ مذکور کے مابین جائداد مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع ہوئی اور مسماۃ کی طرف سے اُسکے بیٹے نے جوابدعوی داخل کیا جسکا مضمون جواز انتقالات مذکور تھا بعد ازان پسر مذکور نے دعوی تنسیخ بیعنامجات مذکور بمقابلہ مشتریان کے دایر کیا تو یہ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنی اُسکا اپنی مان کیطرف سے جوابدعوی داخل کرنا ایک ایسا فعل ہے جو وقعت مانع تقریر مخالف کی رکھتا ہے[۶]

مانع تقریر مخالف بوجہ معاملات اسم فرضی

جب کہ کوئی شخص کسی جائداد کو اس نیت سے کہ اوسکی ملکیت کی نسبت اصلی واقفیت لوگون کو نہو اسم فرضی خریدے اور پھر اُس شخص کو جسکے نام جایداد اسم فرضی خریدی گئی ہے ایسا عملدرآمد کرنے دے کہ گویا وہ اوسکا مالک واقعی ہے تو بعد ازان اُسکو منصب نہین رہیگا کہ اُس جایداد کا اُن لوگون کے مقابلہ مین جو اس بھروسہ پر عملدرآمد

(۴) برجاکشور رسوریا بنام کرتی چندر سوریا بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۹

(۵) خدیجہ بی بی بنام صغر علی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۳۶ دیوانی

(۶) کپل کرشنا داس بنام رام کمار ساہا ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۷۰ دیوانی

کرین دعوی کر سکے بجز ایسی صورت کے کہ یہ امر ثابت ہو کہ منتقل الیہ کو اسم فرضی ہونے کی واقفیت تھی (۷) چنانچہ ایک مقدمہ مین سمجھین کہ جائداد اس غرض سے کہ دائنان اپنا روپیہ وصول کر سکین مدیون یعنی مالک واقعی نے اسم فرضی منتقل کر دی تھی یہ تجویز ہوا کہ اوسکے بعد مالک واقعی یا اُسکے قایم مقام بغرض تنسیخ آن انتقالات اسم فرضی کے بہ بیان فریب دعویدار نہین ہوسکتے (۸) اور اسی اصول پر اور مقدمات بھی اسی قسم کے تجویز ہوئے ہین (۹)

احکام قوانین نسبت خرید اسم فرضی کے قابل غور ہین۔ حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء) جو اراضی اجرائے ڈگری مین نیلام ہو اور سارٹیفکٹ خریدار نیلام کے نام طیار کیا جائے تو نالش واسطے بیدخلی مشتری نیلام سارٹیفکٹ یافتہ کے مقابلہ مین ڈسمس ہو جائے گی اور مدعی اس بیان کرنے سے منع کیا جائیگا کہ جس شخص کے نام سارٹیفکٹ طیار ہے وہ محض اسم فرضی ہے اور واقعی مشتری مین ہون یہی قاعدہ نسبت مشتری نیلام سارٹیفکٹ یافتہ جسنے کہ جائداد کو بعلت نیلام بقایا مالگذاری کے خریدا ہو متعلق سمجھا جائیگا دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۱ ۱۸۵۹ء نسبت نیلام بقایا مالگذاری ملک بنگالہ اور دفعہ ۱۸۴ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء نسبت اضلاع شمال مغرب متعلق اسی مضمون کے ہین اور اونمین یہ احکام مندرج ہین - اور ایکٹ ۱ ۱۸۴۵ء کی دفعہ ۲۱ مین بھی ایسے ہی احکام مندرج تھے

احکام قانون نسبت خریداری اسم فرضی

(۷) بھگوانداس بنام ایرج سنگھہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۸۵ دیوانی - و بینی پرشاد بنام مان سنگھہ ویکلی جلد ۸ صفحہ ۷۰ - (۸) لکھی نراین چکرپتی بنام تارمانی داسی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۹۲ دیوانی

(۹) بھوانی پرشاد بنام احیدن ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۷۰ دیوانی - و روشن بی بی بنام شیخ کریم بخش ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۲ دیوانی - و رتن دائی بنام رائے گوری شنکر ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۷ دیوانی و مارکمٹ ساہو بنام رادھاکشن ساہو ویکلی جلد ۳ صفحہ ۲۲۱

لیکن اصول مذکورہ بالا متعلق مدعی ہے اور اگر خریدار واقعی قابض جائداد ہوجائے اور پھر اوسپر دعویٰ منجانب سارٹیفکٹ یافتہ کے دایر ہو تو پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوا ہے کہ خریدار واقعی کو اختیار ہے کہ بمقابلہ سارٹیفکٹ یافتہ کے یہ عذر پیش کرے کہ اوسکا نام سارٹیفکٹ مین اسم فرضی داخل کیا گیا تھا اور اصلی مالک مین ہون[1]*

بمقدمہ رام پرشاد بنام شیو پرشاد جسکے واقعات یہ تھے کہ مالکان واقعی جائداد نے بغرض محفوظی اجراے دستک بقایا مالگذاری کے اسم فرضی بیع ایسے شخصون کے ہاتھہ کردی جوکہ ملک غیر مین سکونت پذیر تھے اور محکمہ مال نے اوس جائداد کو مستاجری بندوبست کرکے زرباقی مالگذاری وصول کیا اور بعدازآن مالکان کو جائداد واپس کردی اور پھر مشتری اسم فرضی نے دعویٰ دلاپانے جائداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دایر کیا عدالت ہائی کورٹ سے یہ تجویز ہوا کہ گو اگر بایعان بیدخل ہوتے اور مشتریان اسم فرضی دخیل ہوتے بایعان مداخلت کا دعویٰ نہین کرسکتے تھے لیکن تاہم چونکہ اس صورت مین بایعان قابض ہین اور مصلحت ملکی بھی یہ ہے کہ اصل مالک قابض رہین لہذا دعویٰ قابل ڈسمس ہے[2]*

مگر قبل اسکے کہ مانع تقریر مخالف کا مسئلہ صادق آوے لازم ہے کہ تمام وہ صورتین صاف طور پر ظاہر کیجائین جنکے بغیر مانع تقریر مخالف قایم نہین ہوتا[3] چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ مدیون نے تمسک مین یہ اقرار کیا تھا کہ جو رقومات داین کو بابت قرضہ تمسک کے دیجاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول دیدی جایا کرینگی اور اگر ایسا نکیا جاوے گا تو عذر اداے زر قرضہ بطریق دیگر پیش نہ چلیگا

کل شرایط مانع تقریر مخالفت کا صادق آنا ضرور ہے ورنہ کچھہ اثر نہین پیدا ہوتا۔

(1) مسماۃ بھنس کنور بنام لالہ بھورے لال بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۵۹
(2) رام پرشاد بنام شیو پرشاد منفصلہ ہائی کورٹ شمال مغرب مورخہ ۶ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء
(3) مسٹر لریٹی بنام پورن چند گنگولی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۲۵ دیوانی

عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر دائن بابت قرضہ کے نالش کرے تو مدعا علیہ مدیون کو اختیار رہے کہ اوسے قرضہ دوسرے طریقہ سے ثابت کرے اور اسکے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عاید نہین ہے[4] اسیطرح پر عدالت مذکور نے یہ تجویز کیا کہ محض بیان بیدخلی سے جو کہ کسی شخص دعویدار نے حسب منشاء دفعہ ۲۶۹- ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع اپنی عرضی مین درج کیا ہو شخص مذکور پر ایسی پابندی لازم نہین آتی کہ اگر وہ دعوی نمبری واسطے استقرار حق وبحالی قبضہ کے دایر کرے تو اوس دعوے مین اپنا قابض جائداد ہونا بیان نکرسکے اور مانع تقریر مخالف اوسکے مقابلہ پر عاید نہین ہے گو اوسکا بیان مندرج عرضی نسبت بیدخلی کے سچ ہو یا جھوٹ[5]*

ایک ہندو نامی بلدیوبخش مالک اصلی جائداد متنازعہ فیہ نے ایک بیوہ مسماۃ لاڈو اور دو پسران کلیان و شب لال چھوڑکر وفات پائی کلیان بحیات بلدیوبخش اپنے باپ کے لاولد اپنی زوجہ اودے کنور چھوڑکر مرگیا بعد اوسکے شب لعل پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا اور مسماۃ لاڈو اوسکی مان نے دعوی وراثت حصہ شب لال کا کیا لیکن اودے کنور کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ قبل اس نزاع کے مسماۃ لاڈو اوس حصہ کی نسبت بھی اودے کنور کا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کرچکی ہے اور اپنے حق سے دستبردار کرچکی ہے اور اوسکا نام خانہ ملکیت مین داخل کراچکی ہے عدالت ہائی کورٹ شمال مغرب نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ عرضی مذکور مسماۃ لاڈو نے بغرض رفع کرنے عذر رہتنان کے مقدمہ انفکاک رہن مین دی تھی اوسکا اثر یہ نہین ہوسکتا کہ مسماۃ لاڈو کو مقدمہ ہذا مین منصب اس بات کا باقی نرہے کہ اوس جائداد کو اپنا قرار دیکر دعوی کرے اور مانع تقریر مخالف اوسکے مقابلہ پر عاید نہین ہے[6]*

---

(۴) کالی داس متر بنام تارا چند رائے ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ دیوانی

(۵) مسماۃ بی بی خانم جان بنام رتن لال ویکلی جلد ۸ صفحہ ۹ دیوانی

(۶) مسماۃ لاڈو بنام مسماۃ اودے کنور فیصلہ ہائی کورٹ شمال مغرب باجلاس کامل مورخہ ۲۱- اگست سنہ ۱۸۶۶ع

ایک ہندو بیوہ نے جسنے بوراثت اپنے شوہر کے جائداد پائی تھی اور ایک جزو اُس جائداد کا بہ بنا ضرورت شاستری مندرجہ بیعنامہ کے بیع کیا اور اوس بیعنامہ پر اوس شخص نے جو کہ بعد وفات بیوہ کے وارث جائداد کا ہوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازآن وہ مرگیا اور اُس شخص نے جو کہ شخص متوفی دستخط کنندہ کے بعد وارث ہوتا دعوی تنسیخ بیع مذکور کا دایر کیا لیکن بروقت تحریر بیعنامہ کے دعویدار پیدا نہین ہوا تھا تو یہ تجویز ہوا کہ رضا مندی وارث ماقبل دستخط کنندہ کی وقعت مانع تقریر مخالف کی بمقابلہ دعویدار حال کے نسبت وجود ضرورت شاستری کے نہین رکھتی گو کہ مشتری کی نیک نیتی کی نسبت وارث ماقبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور ہے(۷) اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ مدعی اس مقدمہ کا جائداد کا دعوی بذریعہ وراثت شخص متوفی دستخط کنندہ کے دعویدار نہ تھا بلکہ اُسکا دعوی بوراثت شوہر بیوہ تھا اور اسلیئے وارث ادنی کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اوسپر لازم نہین آتی کیونکہ وارث اولی وارث ادنی کا مورث نہین ہے۔

ایک ہندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیان اور ایک بیوہ چھوڑکر مرگیا بعد اوسکی وفات کے پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا بیوہ نے بہ بیان اجازت شوہری بذریعہ وصیت نامہ کے ایک متبنی کیا اُسکے بعد آن بیٹیونمین سے ایک کے بیٹا ہوا اور اُس لڑکے کی مان نے نالش واسطے استقرار حق نسبت ترکہ مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت بہ بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامہ کے ولایتاً دایر کی مدعا علیہ کی طرفسے یہ بحث پیش ہوئی کہ بروقت تبنیت کے مدعیہ ولیہ کو تبنیت کے ہونیسے واقفیت تھی اور وہ رضامند ہوگی اسلیئے اب اوسکو منصب بوجہ مانع تقریر مخالف ایسی نالش کرنیکا نہین ہے یہ تجویز ہوا کہ گو ایسا بھی ہوتا ہم اوسکے عملدرآمد سے اُسکے بیٹے کے حقوق پر کچھ اثر نہین پہونچیگا کیونکہ وہ اوسوقت تک پیدا بھی نہین ہوا تھا جب تبنیت ہوئی تھی(۸) اس فیصلہ کی بھی وجہ ویسی ہی ہے

(۷) مادر چندر ہجرا بنام گوبند چندر بانرجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ نظایر دیوانی

(۸) تارینی چرن چودھری بنام انند چندر چودھری بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ دیوانی

جیسی کہ نظیر ماقبل کی ہے یعنی شاستر مین نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ہے اور اس مقدمہ مین نابالغ بیٹے نے جائداد کا دعوی اپنی ماں کی وراثت سے نہین کیا تھا +

ایک ہندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازآن بایام حیات پسر متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستر ایسی تبنیت ثانی ناجایز ہے پسر متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اس امر سے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ اوسکا باپ ہر دو پسران متبنی کے درمیان مین جائداد تقسیم کردے یہ تجویز ہوا کہ گو بوجہ ایسی رضامندی کے پسر متبنی اول اُس تقسیم سے جو کہ اوسکے باپ نے جائداد مکسوبہ کی کی تھی معترض نہین ہوسکتا لیکن تاہم نسبت جایداد موروثی کے وہ ایسی تقسیم کا پابند نہین ہے(۹) +

ایک مقدمہ بیع بالوفا مین مرتہنان نے قابض جایداد پر جو اپنے تئین حقوق راہنی کا مشتری بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعیات جاری کرایا اُسکے بعد اُس شخص نے دعوی انفکاک رہن کا دایر کیا تب مرتہنان نے یہ عذر پیش کیا کہ مدعی قایم مقام راہن نہین ہے پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ اُس اطلاعنامہ بیعیات کے جاری کرنے سے ایسی تسلیم مدعی کے حق کی لازم نہین آتی کہ جس سے مرتہنان کو اب ایسا عذر پیش کرنے کا منصب باقی نرہے اور اونکے مقابلہ پر اس بارہ مین مانع تقریر مخالفت عارض نہین ہے(۱) +

بلحاظ دفعہ ۳۱- ایکٹ ہذا کے یہ امر ہمیشہ قابل لحاظ ہے کہ اقبال اُس صرف حالت مین مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہے کہ جب دفعہ ہذا کی شرایط صادق آجادین ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ہوسکتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین ایک عہدہ دار سرکاری نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائداد سے انکار کیا اور اوسکے وارثون نے پھر بعد اُسکی وفات کے اُسی حقیت کی نسبت

(۹) دیگمبر بنام اجما موزر انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱

(۱) پران ناتھ راے چودہری بنام رفعت علی سوزر انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۵۹

دعوی پیش کیا تو ادنکے مورث کا بیان مانع تقریر مخالف نہین قرار دیا گیا[۲] اسلیئے کہ اُس بیان کے بھروسہ پر مدعا علیہمانے کوئی اپنی حالت نہین تغیر کی۔ اسیطرح پر جب کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمہ مین کیا تھا جسمین کہ اور لوگ فریق تھے تو یہ تجویز ہوا کہ اُن لوگون کے مقابلہ مین جنکو اُس بیان سے کچھ اثر نہین پہونچا وہ اقبال مانع تقریر مخالف کا نہین رکھتا[۳]+

محض بیان سے جو کہ مقدمہ سابق مین کیا جائے مانع تقریر مخالف قایم نہین ہوتا اور اگر شرایط مانع تقریر مخالف موجود نہون تو جایز ہے کہ بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کی اجازت دیجائے گو کہ ثبوت مدخلہ مقدمہ حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا ہو[۴]+

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت نامہ کا پروبیٹ حاصل کیا اور بعدازان اوس کے وارثون نے اوسکی تنسیخ چاہی تو اونکے مقابلہ مین مانع تقریر مخالف عارض نہین قرار دیا گیا[۵]+

دفعہ ۱۱۶

مانع تقریر مخالف بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ

کوئی دخیل جائداد غیر منقولہ کا یا وہ شخص جو بذریعہ ایسے دخیل کے دعویدار ہو بایام دخیلکاری کے اِس بات کے کہنے کا مجاز نہوگا کہ اوسکے دخل کی جائداد مذکور کا مالک بروقت شروع ہونے اوسکی دخیلکاری کے اُس جائداد غیر منقولہ پر استحقاق نرکھتا تھا اور کوئی شخص جو کسی جائداد غیر منقولہ پر باجازت شخص قابض جائداد کے

(۲) شیخ محمد واحد بنام مسماۃ صغیر النساء ویکلی جلد ۶ صفحہ ۳۸
(۳) چندر کنتہ چکردتی بنام پیاری موہن دت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹
(۴) بشیشری دیبی بنام جانکی داس متھہ ویکلی جلد اول صفحہ ۱۶۲ - رسجے نراین بنام شیخ تراب منفصلہ ہائیکورٹ شمال مغرب مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۶۶ء ومہاراج جگنند تیواری بنام دینیدیال چاترجی ویکلی جلد اول صفحہ ۳۱۰
(۵) محمد مدن بنام خدیجۃ النساء ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ دیوانی

دخیل ہوا اس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہوگا کہ وہ شخص استحقاق قبضہ کا بروقت دینے اوس اجازت کے رکھتا تھا +

متن دفعہ ہذا بلفظہٖ ترجمہ سرکاری سے نقل کردیا گیا ہے لیکن اُس ترجمہ مین دو تین مقدم لفظون کا غلط ترجمہ ہوا ہے - مثلاً لفظ دخیلکار سے وہ معنی ظاہر نہین ہوتے جو قانون کی اصل عبارت انگریزی سے مراد ہین - جس لفظ کا ترجمہ دخیلکار ہے وہ ٹینینٹ ہے اور اس لفظ انگریزی کے قانونی معنی یہ ہین کہ وہ شخص جو چند شرایط پر کسی ایسی جائداد کا جسکا وہ خود مالک نہین ہے قبضہ اور تصرف بمرضی اصل مالک کے رکھتا ہو - پس ظاہر ہے کہ اس تعریف مین کرایہ دار و پٹہ دار و کاشتکار شامل ہین - اور اُس لفظ سے وجود ایسے رشتہ کا مراد ہے جو کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہوتا ہے -

۱ پٹہ دار و پٹہ دہندہ +

۲ کرایہ دار و مالک مکان +

۳ ٹھیکہ دار و ٹھیکہ دہندہ +

۴ کاشتکار و زمیندار +

۵ مرتہن و راہن +

اور دیگر اسی قسم کے تعلقات جو کہ بوجہ معاہدہ اور رضامندی مابین مالک جائداد غیر منقولہ اور شخص غیر کے پیدا ہوتے ہین پس ظاہر ہے کہ لفظ دخیلکار ترجمہ ٹھیک نہین ہے +

دوسرے قسم کے اشخاص جنسے دفعہ ہذا متعلق ہے وہ لوگ ہین جو کہ نہ بوجہ کسی معاہدہ کے بلکہ صرف برعایت و اجازت مالک کے جائداد پر قابض ہوئے ہین +

دفعہ ہذا مین امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہین -

اول - یہ کہ جس شخص کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف ہوتا ہے وہ کرایہ دار وغیرہ یا اوسکا

قایم مقام ہو یا ایسا شخص ہو کہ جو باجازت مالک قابض ہوا ہو +

دوم — یا یام پٹہ داری یا کرایہ داری وغیرہ یا اجازتی دخیلکاری +

سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنے کا منصب نہوگا +

چہارم — بروقت ابتدا اونکی دخیلکاری کے دخل دہندہ کو استحقاق نسبت جائداد مقبوضہ کے تھا +

لیکن پٹہ دار یا کرایہ دار وغیرہ کو یہ اختیار ہے کہ یہ بیان کرین کہ بعد ابتدا اونکی مداخلت کے دخل دہندہ کا حق نسبت جائداد کے بوجہ مختلف وجہات کے زایل ہو گیا گو کہ وہ اس بات سے انکار نہین کر سکتے کہ جب اونکو دخل ملا تھا تب دخل دینے والے کو استحقاق نہ تھا +

اصول مندرجہ دفعہ ہذا پر چند نظایر ہو چکی ہین [6] اور یہ تجویز ہو چکا ہے کہ ادا کرنا کرایہ کا اقبال کرایہ دار ہونے کا ہے [7] لیکن یہ ایک ایسا اقبال ہے جو ثبوت قطعی نہین ہے بلکہ اوسکے برخلاف شہادت دیکر یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ رشتہ کرایہ دار و مالک جائداد موجود نہین ہے [8] اور اسیلئے مسئلہ مانع تقریر مخالف مندرجہ دفعہ ۱۱۶ اُس سے متعلق نہین - ایک مقدمہ مین یہ قرار پایا ہے کہ جب کہ زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتہن سے لگان وصول کرے تو بعد ازان اوسکو رہن مذکور کی نسبت بحث کرنیکا منصب باقی نہین رہتا [9] لیکن گورنمنٹ اگر کسی شخص سے جو شخص لاوارث کی جایداد پر قبضہ کرے مالگذاری وصول کرے تو اوسکا فعل ایسا نہین ہے کہ

(۶) جے نراین گھوس بنام خادم بینی داسی بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۲۷

(۷) اودھی گوبند چودھری بنام سیچے گوبند چودھری ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ دیوانی

(۸) بینی مادہب بنام ٹھاکر داس منڈل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۷

(۹) رام کشن بنام رام گت راے منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۶۸ء

جسکی وجہ سے وہ اوس جایداد کی نسبت بوجہ لاوارث ہونے کے دعوی کرے [1]*

اور اگر کوئی زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعوی کرے اور بعد ازآن یہ معلوم ہو کہ اصل مین وہ شخص صرف اسم فرضی کاشتکار رہے اور واقعی کاشتکار ایک دوسرا شخص ہے تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اوس شخص ثالث پر دعوی لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عارض نہین ہے [2]*

دفعہ ۱۱۷ کوئی سکار نیوالا بل آف ایکسچینج کا اس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہوگا کہ اوسکا لکھنے والا اختیار اوسکے لکھنے کا یا اوسکی پشت پر بیچا کرنے کا رکھتا تھا اور نہ کوئی امانت دار یا لیسنس دار اس بات سے انکار کرنیکا مجاز ہوگا کہ امانت یا لیسنس دہندہ کو بروقت شروع ہونے امانت یا لیسنس کے اختیار اوس امانت یا عطاے لیسنس کا تھا*

مانع تقریر مخالف بمقابلہ سکار نیوالا و لیسنس دار

تشریح ۱ — کسی بل آف ایکسچینج کا سکار نیوالا یہ بات کہسکتا ہے کہ وہ بل آف ایکسچینج حقیقت مین اوسی شخص کا لکھا ہوا نہ تھا جسکا لکھنا اوس سے پایا جاتا ہے*

تشریح ۲ — اگر ایک امانت دار مال امانتی کو بجز اوس شخص کے جسنے امانت رکھا ہو کسی اور کے حوالہ کرے تو اوسے یہہ ثابت کرنا جایز ہے کہ بمقابلہ اوس شخص کے جس نے امانت رکھوایا تھا اوس دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور کا ہے*

مضمون دفعہ ہذا نہایت صاف ہے اور اوسکے ساتھہ باب ۹ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ہے*

(۱) گورنمنٹ بنام گردھاری لال راے دیکھو جلد ۴ صفحہ ۱۳ دیوانی
(۲) پرسن کمار پال چودہری بنام کیلاس چندر پال چودہری دیکھو جلد ۷ صفحہ ۴۲ دیوانی

فصل ۹ - گواہ

دفعہ ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز گواہی دینے کے ہون گے الاُاس حال مین کہ عدالت یہ تصور کرے کہ (بوجہ صغر سن یا نہایت عمر رسیدہ ہونے کے یا بباعث سقم جسمانی یا عقلی کے یا اسی طور کی اور کسی وجہ سے اُن سوالات کے سمجھنے مین جو اوسنے پوچھے جاوین یا اونکے جواب دینے مین معذور رہیں[۳]) *

کون مجاز گواہی دینے کے ہین

تشریح - ایک شخص مجنون کا گواہی دینا ناجایز نہین ہے اِلّا اوس حال مین کہ وہ جنون کے باعث اُن سوالات کے سمجھنے مین جو اوس سے پوچھے جائین اور اونکے معقول جواب دینے مین معذور رہے *

یہ دفعہ اس اُصول پر مبنی ہے کہ گواہون کی قسم کا کچھہ تدنون کو لحاظ نہین ہے بلکہ اون کے قابل اعتبار ہونے پر قانون نے لحاظ رکھا ہے پس ہر حاکم گو اس امر کا اختیار ہے کہ اپنی راے نسبت معتمد ہونے گواہ کے قایم کرے اور محض تعداد گواہون پر لحاظ کرنے سے کوئی نتیجہ نسبت صدق و کذب شہادت کے نہین نکالنا چاہیئے[۴] *

اس اُصول کی اس درجہ تک پابندی کیگئی ہے کہ جب کہ چند شخصون پر کوئی الزام فوجداری ساتھہ لگایا جاوے تو ہر ملزم کا اظہار بمقابلہ ملزمون کے لیا جا سکتا ہے[۵] لیکن ملزم کا خود اظہار اپنے

(۳) ترجمہ مصححہ مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اضلاع شمال ومغرب مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۰۵۰
(۴) شاہ محمود بنام گھنشام سنگہ ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۶ دیوانی
(۵) ملکہ بنام شیخ اشرف ویکلی جلد ۲ صفحہ ۹۱ فوجداری

حق میں ایسا نہیں سمجھا جاتا ہے کہ حسب دفعہ ۳۴۰ ضابطہ فوجداری اوسکو حلف نہیں دیا جاسکتا ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی جب کہ مقدمہ دیوانی میں مدعی مدعا علیہ کے اظہار ہوسکتے ہیں تو مقدمہ فوجداری میں کیوں مدعا علیہ کا اظہار نہو سکے *

دفعہ ۱۱۹ جو گواہ کہ بول نہیں سکتا ہے وہ کسی اور طور سے بھی جو سمجھہ میں آنے کے لایق ہو یا بذریعہ تحریر یا اشارات کے گواہی دیسکتا ہے لیکن تحریر اور اشارات برسر اجلاس عدالت ہونے چاہئیں اور ایسی گواہی شہادت زبانی متصور ہوگی *

گونگا گواہ

دفعہ ۱۲۰ تمام کارروائی ہاے دیوانی میں اہالی مقدمہ اور ہر فریق مقدمہ کا شوہر یا اوسکی زوجہ گواہی دینے کی مجاز ہوگی اور کارروائیہاے فوجداری میں بمقابلہ شوہر کے زوجہ یا زوجہ کے مقابلہ میں شوہر گواہی دینے کا مجاز ہوگا *

گواہی زوجین بمقابلہ یکدگر جایز ہے

دفعہ ہذا میں صرف اجازت دینے شہادت اون فریق کی بحق و بمقابلہ ایک دوسرے کے قابل ادخال ہے لیکن اس دفعہ کو دفعہ ۱۲۲ کے ساتھہ پڑہنا چاہیے اور اوس دفعہ کی شرایط سے مطیع ہے * ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ میں ایسا ہی تجویز ہو چکا ہے[۶] *

دفعہ ۱۲۱ ہر جج یا مجسٹریٹ بجز حکم خاص اوس عدالت کے جسکا وہ ماتحت ہو بابت اپنے عمل کے جو اوس نے

گواہی جج اور مجسٹریٹ

(۶) ملکہ بنام خیر اللہ ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۱ فوجداری

عدالت مین منصب جج یا مجسٹریٹ کیا ہو یا بابت کسی امر کے جو اوس منصب سے عدالت مین اوسکو معلوم ہوا ہو کسی سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہ کیا جاویگا لیکن جایز ہے کہ بابت دیگر امور کے جو اوسکے روبرو اسوقت کہ وہ اوس طور پر عمل کرتا ہو وقوع مین آئین اس سے اظہار لیا جاوے ✤

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے روبرو اپنے مقدمہ کے تجویز ہونے کے وقت کہا کہ عمرو مجسٹریٹ نے اظہار بطور نامناسب لیا تھا پس عمرو بجز حکم خاص عدالت بالاتر کے اس باب مین سوالات کا جواب دینے پر مجبور نہین کیا جا سکتا ✤

(ب) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ اوسنے روبرو عمرو مجسٹریٹ کے جھوٹی شہادت دی تھی عمرو سے بجز حکم خاص عدالت بالاتر کے اس امر کی بابت جو زید نے کہا کوئی سوال نہین کیا جا سکتا ✤

(ج) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ جسوقت اوسکے مقدمہ کی تجویز روبرو عمرو سشن جج کے ہو رہی تھی اوسنے اہلکاران پولیس کے قتل کا قصد کیا جایز ہے کہ جو حال وقوع مین آیا ہو اوسکی بابت عمرو سے اظہار لیا جاوے ✤

لفظ جج کی تعریف اس ایکٹ مین نہین ہے لیکن دفعہ ۱۹ - تعزیرات ہند قابل ملاحظہ ہے - ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ جج ایک گواہ قابل ادائے شہادت کے ہے ایک ایسے مقدمہ مین جو کہ اوسی کے روبرو پیش ہو بشرطیکہ اوسکی کوئی ذاتی غرض متعلق نہو جسکی

وجہ سے کہ وہ حاکم ہونے سے معذور رہو(۷) لیکن یہ امر ضرور ہے کہ وہ خود عام طور پر اپنی شہادت کو باضابطہ مقدمہ کی مثل مین داخل کرے(۸) نسبت اسیران وغیرہ کے دفعہ ۲۵۸ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہے۔ دفعہ ہذا سے لغایت ۱۳۰ تک جو ذکر شہادت کا ہے وہ شہادت زبانی و دستاویزی دونون سے متعلق ہے*

دفعہ ۱۲۲ کوئی شخص جسکا ازدواج ہوا یا جسکا ازدواج ہو چکا ہو اس امر کے ظاہر کرنے پر جس سے دراثناء ازدواج اوس شخص نے جسکے ساتھ اوسکا ازدواج ہوا ہے مطلع کیا ہو مجبور نہ کیا جائے گا اور نہ اوس امر کے ظاہر کرنے کی اوسکو اجازت دی جائیگی اِلّا اوس حال مین کہ وہ شخص جسنے کہ اوس امر کی اطلاع دی یا اوسکا قایم مقام حقیقت راضی ہو بجز ان مقدمات کے جو فیمابین ان اشخاص کے ہون جنکا باہم ازدواج ہوا یا ان کارروائیون کے جنمین کہ ایک فریق ازدواج پر ایسے جرم کی نالش ہو جسکا ارتکاب اسنے بمقابلہ دوسرے فریق ازدواج کے کیا ہو*

اطلاع بایام ازدواج

یہ اُصول قانون اس دلیل پر مبنی ہے کہ اِس قسم کی شہادت کے قابل ادخال کرنے سے خانہ داری کے معاملات مین فساد واقع ہوتا جس سے زن و شو اُس راحت دلی کو جو کہ اونکو آپس مین ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ہوتی ہے حاصل نکر سکتے۔ پس یہ قاعدہ ممانعت ادخال شہادت کا مابعد منقطع ہونے عقد نکاح کے بھی نسبت اون اُمور کے جو ایام ازدواج مین زن شو نے آپسمین ایک دوسرے سے کہے تھے متعلق ہے لیکن اُن امور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت

(۷) ملکہ بنام بکتا سنگھ بنگال جلد ۳ صفحہ ۵،

(۸) کشوری سنگھ بنام گنیش کرجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ دیوانی۔ وردسو بنام کنتہ ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۹ دیوانی

نے آپسمین ایک دوسرے سے کہے ہون یہ قاعدہ متعلق نہین ✦

جب کہ شخص بیان کنندہ یا اوسکا قایم مقام راضی ہوجاوے تب البتہ اس قسم کے اُمورکی نسبت بھی جو ایام ازدواج مین زن وشو نے ایک دوسرے سے کہے ہین شہادت لیجاسکتی ہو ✦

یہ قاعدہ عام مطلق ہے اُس استثناء کے جو کہ جزو آخر دفعہ ہذا مین بیان ہوا ہے یعنی-

اول — جب کہ مقدمہ مابین اُن اشخاص کے ہو جنکا باہم ازدواج ہوا- اِس سے مراد ہے کہ مقدمات دفعہ ۱۰ قانون طلاق ہند ہون(۹) ✦

دوم- کارروائی جسمین جرم ایک فریق نکاح نے دوسرے کے مقابلہ کیا ہو مثلاً جورو کو پیٹنا یا اُسکے ساتھ بے رحمی سے پیش آنا اِس قسم کی شہادت اِسلیئے قابل ادخال کیگئی ہے کہ ممکن ہے بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ سواے خود فریق کے کوئی گواہ نہین ہوتا ✦

اس دفعہ کے ساتھ دفعہ ۱۲۰ کو پڑہنا چاہیئے ✦

دفعہ ۱۲۳ شہادت نسبت امورات سلطنت — کوئی شخص ایسے حال کو اداے شہادت مین بیان کرنیکا مجاز نہوگا جو کہ اوسکو اُمورات سلطنت کے سرکاری دفاتر غیر مشتہرہ سے معلوم ہوا ہو بجز اجازت افسر اُس سرشتہ کے جس سے کہ تعلق ہوا ور اوسکو اختیار ہوگا کہ حسب صوابدید اپنے اوسکو اجازت دے یا نہ دے ✦

یہ دفعہ مصلحت ملکی پر مبنی ہے اور اسمین یہ امر قابل لحاظ ہے کہ شہادت کا قابل دخال ہونا یا نہونا حاکم عدالت کی راے پر مبنی نہین ہے بلکہ افسر سرشتہ کی راے پر ہے ✦

اور یہ اُصول بمقدمہ راجہ پرتک بنام ایسٹ انڈیا کمپنی ماناگیا ہے ✦

(۹) کیلی بنام کیلی بنگال جلد ۳ صفحہ ۱ ضمیمہ

دفعہ ۱۲۴ جو اطلاع کہ کسی عہدہ دار سرکاری کو باعتبار رازداری اسکے عہدہ کے دیگئی ہو اور اوسکی دانست مین اوسکے افشا سے اغراض سرکاری مین فتور واقع ہوتا ہو اوسکے ظاہر کرنے کے لئے وہ عہدہ دار مجبور نہ کیا جائیگا +

اطلاع عہدہ دار سرکاری

یہ دفعہ بھی اوسی اصول پر مبنی ہے جسپر دفعہ ۱۲۳ ہے - اس مین یہ امر قابل لحاظ ہی کہ خود گواہ کی رائے پر قابل ادخال ہونا یا غیر قابل ادخال ہونا شہادت کا چھوڑا گیا ہی - فرق مابین دفعہ ۱۲۳ و ۱۲۴ کے یہ ہی کہ دفعہ ۱۲۳ متعلق اوس شہادت کے ہے جو کہ غیر مشتہرہ کاغذات سرکاری سے حاصل کیگئی او ہر شخص سے متعلق ہے اور دفعہ ۱۲۴ صرف افسران سرکاری سے متعلق ہے +

دفعہ ۱۲۵ کوئی مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس اس بات کے کہنے پر مجبور نہ کیا جائیگا کہ کسی جرم کے ارتکاب کے باب مین اسکو اطلاع کہان سے ہوئی تہی

اطلاع نسبت ارتکاب جرم

اس دفعہ مین واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹون اور افسران پولیس کو ایک استحقاق دیا ہے لیکن اگر وہ چاہین اور رکھنا اونکو عذر نہو تو ہر قسم کا بیان اپنے اظہار مین کر سکتے ہین اور قانوناً اوسکے شہادت مین داخل کرنے کی ممانعت نہین ہے +

دفعہ ۱۲۶ کوئی بیرسٹر یا اٹرنی یا سوال وجواب کنندہ یا وکیل بلا صریح رضامندی اپنے موکل کے کسی وقت مجاز افشا اس امر کا نہوگا جسکی اطلاع دراثنا اور بغرض اوسکی ماموری کے بکار بیرسٹر یا اٹرنی یا وکیل کے اوسکے موکل نے دی ہو یا موکل کیطرف سے دیگئی ہو اور نہ مجاز بیان کرنے مضامین یا شرایط کسی دستاویز کا ہوگا

اطلاع بحیثیت پیشہ وری

جس سے کہ وہ اپنے پیشہ کے کام پر مامور رہنے کے اثناء مین یا اسکی غرض سے مطلع ہوا ہو اور نہ مجاز افشاے کسی مشورہ کا ہوگا جو اوسنے اپنے پیشہ کے کام مین یا بغرض اوسکے اپنے موکل کو دیا ہو*

مگر شرطیہ ہے کہ از روے کسی عبارت دفعہ ہذا کے یہ لازم نہوگا کہ امور مفصلہ ذیل کا بھی اخفا کیا جاوے*

۱- ہر ایسی اطلاع جو کسی غرض (خلاف قانون) کے پیش رفت کے لئے کی جاوے*

۲- ہر ایسا واقعہ جسکو کسی بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرنی یا وکیل نے در اثناء اپنی ماموری کے مشاہدہ کیا ہو اور اس سے ثابت ہوتا ہو کہ اسکی ماموری کے آغاز کے بعد کوئی جرم یا فریب کیا گیا ہے*

اس امر سے کچھہ بحث نہین ہے کہ اس واقعہ کی طرف اوسکے موکل نے یا اوسکی طرف سے کسی اور نے اوس بیرسٹر (یا سوال جواب کنندہ[1]) یا اٹرنی یا وکیل کو متوجہ کیا یا نہین*

تشریح- جو ذمہ داری کہ اس دفعہ مین بیان کیگئی ہے کام پر ماموری کے موقوف ہونے کے بعد بھی قایم رہیگی*

تمثیلات

(الف) زید ایک موکل نے اپنے اٹرنی عمرو سے کہا کہ مین نے جعل کیا ہے اور مین

(۱) ترمیم بموجب دفعہ ۱۰- ایکٹ ۱۸ ا ۱۸۷۲ء

چاہتا ہون کہ تم میری طرف سے جوابدہی کرو ✦

چونکہ جوابدہی منجانب ایسے شخص کے جسکا مجرم ہونا معلوم ہے جرم کا کام نہین پس ایسی اطلاع کا افشا ممنوع ہے ✦

(ب) زید ایک موکل نے اپنے اٹرنی عمرو سے کہا کہ مین ایک دستاویز جعلی کے ذریعہ جائداد کا قبضہ حاصل کیا چاہتا ہون تم اوسکی بنا پر نالش رجوع کرو ✦

یہ اطلاع ایک غرض مجرمانہ کی پیش رفت کے لئے کیگئی ہے اسلیئے افشا اُسکا ممنوع نہین ہے ✦

(ج) زید پر الزام غبن کا کیا گیا اور اسنے عمرو ایک اٹرنی کو اپنی طرف سے جوابدہی کرنے کے لئے مقرر کیا دراثناء کارروائی مقدمہ عمرو نے دیکھا کہ زید کی بہی حساب مین ایک رقم ایسی داخل ہے جو زید کے نام پر بقدر اوسی مبلغ کے لکھی ہوئی ہے جسکے غبن کا بیان کیا گیا اور وہ رقم اوسکی ماموری کے آغاز کے وقت اُس بہی مین نہ تھی ✦

چونکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اوسکو دراثناء اپنی ماموری کے عمرو نے دیکھا اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ فریب کارروائی مقدمہ کے شروع ہونے کے بعد کیا گیا اس لئے اُسکا افشا ممنوع نہین ہے ✦

یہ دفعہ اس مصلحت پر مبنی ہے کہ اگر صلاح کار قانونی اطلاع دینے پر مجبور رہتا تو کبھی کوئی شخص اپنے معاملہ کا حال کسی صلاح کار سے نہ کہسکتا اور کوئی شخص عدالت سے ٹھیک طور پر اپنا چارہ کار حاصل نکرسکتا　لیکن رضامندی صریح موکل سے وہ بیان کرسکتا ہے ✦

لفظ کسی وقت سے جو کہ متن دفعہ مین استعمال ہوا ہے اُس سے وہ مراد ہے جو کہ تشریح دفعہ ہذا مین بیان کیگئی ہے یعنی بعد انقضاء رشتہ وکیل و موکل بھی یہ شرط قید قانونی قایم رہتی ہے ✦

واضح رہے کہ ہر قسم کے بیانات و معاملات سے یہ دفعہ متعلق نہیں ہے بلکہ صرف اُن امور سے جو کہ اثناء کار منصبی مین ہون متعلق ہے خواہ قبل ابتداء نالش اونکی نسبت ذکر ہوا ہو یا بعد۔

اس دفعہ مین بیرسٹر و اٹرنی و پلیڈر (جسکا ترجمہ سوال جواب کنندہ ہے) وکیل داخل ہے اور یہ امر قابل بحث ہے کہ آیا مختار اونکے حدود تعریف مین آتے ہین یا نہین سے قبل نفاذ ایکٹ ہذا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ مختار اسمین داخل نہین ہے[2] اور اس قاعدہ کی مستثنےٰ اوسکی شرایط جو کہ اس دفعہ کے ساتھہ متعلق کیگئی ہین وہ محض اس امر کے لیے قایم کیگئی ہین کہ اس قانون کیوجہ سے دہوکا و فریب نہ چھپے +

تمثیلات دفعہ ہذا کو پڑہنے سے شرایط کے معنی واضح ہونگے اور تشریح متعلق دفعہ ۱۲۴ ایکٹ ہذا بھی قابل ملاحظہ ہے[3] +

شرط اول سے تمثیل (ب) متعلق ہے اور شرط دوم سے تمثیل (ج) +

دفعہ ۱۲۷ احکام دفعہ ۱۲۶ کے مترجمان اور بیرسٹر اور اٹرنی اور وکلا اور سوال و جواب کرنیوالون کے محرریا ملازمون سے متعلق ہونگے +

تعلق دفعہ ۱۲۶ مترجمان وغیرہ کی

یہ دفعہ اسی مصلحت پر مبنی ہے جسپر دفعہ ۱۲۶ کیونکہ دفعہ ۱۲۶ کے قاعدہ کا کچھہ اثر نہوتا اگر ان لوگون سے جو اکثر وسیلہ خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے ہوتے ہین وہ قاعدہ متعلق کیا جاتا +

دفعہ ۱۲۸ اگر کوئی فریق مقدمہ اپنی خوشی سے یا اور نہج پر اوسی مقدمہ مین اداے شہادت کرے تو وہ ایسا متصور نہوگا کہ اس سبب سے وہ واسطے افشا اس نوع کے جسکا ذکر دفعہ ۱۲۶ مین کیا گیا ہے راضی ہوا اور اگر کوئی

شہادت منوع مرضی سے دینے سے حق اخفاء زائل نہین ہوتا

(۲) ملکہ بنام چندر گیٹ نیکر پتی بنگال جلد ۱ صفحہ ۹ فوجداری ۔ (۳) دیکھو صفحہ ۳۶۴

فریق مقدمہ یا کارروائی کسی بیرسٹر یا اٹرنی (یا سوال جواب کنندہ[۴]) یا وکیل کو بطور گواہ کے پیش کرے تو راضی ہونا اس نوع کی افشاء کی نسبت صرف اُسی صورت مین متصور ہوگا جب کہ وہ بیرسٹر یا اٹرنی یا وکیل سے ایسے امور کی نسبت سوال کرے جنکو وہ صورت نہ کرنے ایسے سوال کے اسے اختیار ظاہر کرنے کا نہوتا ٭

اس دفعہ مین یہ بات صاف کر دیگئی ہے کہ صرف طلب کرنے سے بیرسٹر وکیل وغیرہ کی رضامندی نسبت افشاء راز کے نہ متصور ہوگی جب تک کہ سوالات نہ کئے جاوین ٭

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہو چکا ہے کہ جس مقدمہ مین کوئی شخص وکیل ہو اُسی مقدمہ مین باوجود اسکے کہ سوال وجواب کرتا ہے گواہی دیسکتا ہے[۵] ٭

دفعہ ۱۲۹ کوئی شخص عدالت مین واسطے افشاء اُن امور رازداری کے مجبور نہ کیا جائیگا جنکا مشورہ فیما بین اوسکے اور اُسکے مستشار قانونی کے عمل مین آیا ہو

> امور رازداری جو مستشار قانونی سے کیے گئے ہون

الا اُس حال مین کہ وہ اپنے تئین گواہ قرار دے اور اوس صورت مین جائز ہے کہ وہ واسطے افشاء ہر امر کے منجملہ امور مذکور جو عدالت کو اوسکی شہادت کی تصریح کیواسطے ضروری متصور ہو مجبور کیا جائے نہ واسطے کسی اور امور کے ٭

واضح رہے کہ دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق تھین وکیل وغیرہ سے جب کہ وہ بطور گواہ طلب ہو۔ دفعہ ہذا موکل سے متعلق ہے جب وہ بطور گواہ کے پیش ہو اور اوسکو ذہی

---

(۴) ترمیم بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

(۵) رام چھل ساہ بنام بسوانا تھہ مندل بنگال جلد ۵ صفحہ ۸ ضمیمہ

استحقاق قانونی عطا کیا ہے جو کہ اوسکے وکیل وغیرہ کو عطا کیا ہے - یہ امر صاف نہین معلوم ہوتا کہ منشاء قانونی سے وہی لوگ مراد ہین جنکا کہ ذکر دفعات ماسبق مین ہو چکا ہے یا مختار وغیرہ کل داخل ہین *

دفعہ ۱۳۰ کوئی گواہ جو فریق مقدمہ نہین ہے اپنے قبالہ جات کسی جائداد کے یا کوئی دستاویز جسکے ذریعہ سے

> پیشی قبالجات مملوکہ گواہ

وہ کسی جائداد پر بطور رہن قابض ہو یا کوئی دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا ہوتا ہو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا اِلّا اوس حال مین کہ اوسنے بذریعہ تحریر اونکے پیش کرنیکا اقرار اوس شخص سے کیا ہو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاہتا ہے یا کسی ایسے شخص سے کیا ہو جسکے ذریعہ سے وہ شخص دعویدار ہے *

یہ دفعہ اصل مالک سے متعلق ہے اور دفعہ ۱۳۱ گماشتہ سے - جب کہ بیرسٹر یا وکیل وغیرہ کے قبضہ مین کوئی دستاویز ہو تو دفعہ ۱۲۶ کے بموجب وہ اوسکے معنی افشاء کرنے سے بری ہے *

دفعہ ۱۳۱ کوئی شخص ایسی دستاویزات کے پیش کرنے پر جو اوسکے پاس ہون مجبور نکیا جائیگا جنکے پیش کرنے کے لئے کوئی اور شخص درصورت اونپر قابض ہونے کے اونکے پیش کرنے سے انکار کرنیکا استحقاق رکھتا اِلّا اوس حال مین کہ یہ شخص آخر الذکر اونکے پیش کرنے پر راضی ہو *

> پیشی اُن دستاویزات مقبوضہ گواہ کی جنکے پیش کرنیسے شخص دیگر انکار کرسکتا

دفعہ ہذا سے اُن لوگون کو جنکی دستاویزات غیرون کے قبضہ مین ہون قانون نے افشاء راز سے امن دیا ہے اور ایسی دستاویزات بلا رضامندی اصل شخص کے لازمی طور پر پیش نہین کرائی جاسکتین *

دفعہ ۱۳۲ کوئی گواہ کسی سوال کے جواب دینے سے درباب کسی معاملہ متعلقہ امر تنقیح طلب کے کسی نالش یا کسی کارروائی عدالت دیوانی یا فوجداری مین اسوجہ سے متعذر نہوگا

> غیر متعذری گواہ سوالات مستوجب افشاء جرم سے

کہ اُس سوال کے جواب دینے سے وہ گواہ مجرم ٹھیرے گا یا وہ جواب صراحتاً یا من وجہ باعث اوسکے مجرم ٹھیرائے جانیکا ہوگا یا اوسکو کسی قسم کی سزا یا تاوان کا مستوجب کریگا یا صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مستوجب سزا یا تاوان ہونیکا ہوگا ✤ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی گواہ اُس جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے مستوجب گرفتاری یا نالش فوجداری کا نہوگا اور نہ وہ کہی مقدمہ فوجداری مین بمقابلہ اوسکے ثبوت مین پیش کیا جائیگا بجز اُس مقدمہ فوجداری کے جو بذریعہ اُسی جواب کے جھوٹی گواہی دینے کی علت مین ہو ✤

اس دفعہ مین دو امور قابل لحاظ ہین ✤

۱۔ سوال متعلق کسی امر تنقیح طلب کے ہو ✤

۲۔ یہ کہ وہ شہادت جوکہ وہ ادا کرے حسب شرط متعلقہ دفعہ ہذا کسی کارروائی فوجداری مین اُسکے مقابلہ پر استعمال نہین ہو سکتی سوائے اُس حالت کے کہ اوسپر مقدمہ دروغ حلفی قایم کیا جائے لیکن یہ شرط مقدمات دیوانی سے متعلق نہین ہے ✤

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۴۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہین اُنسے معلوم ہوگا کہ اہالیان پولیس کو اختیار نہین ہے گواہ سے جبراً جواب لین ✤

دفعہ ۱۳۳ شریک کسی جرم کا بمقابلہ کسی شخص ملزم کے گواہ ہونیکا مجاز ہے اور کوئی حکم بہ ثبوت جرم محض اِسوجہ سے

> گواہی شریک جرم

**ناجایز نہوگا کہ وہ اُس شریک جرم کے ایسی گواہی کے اعتبار پر صادر ہوا جسکی تائید کسی اور شہادت سے نہین ہوتی ہے *

دفعہ ہذا اُس ضرورت پر مبنی ہے جو کہ عدالتون کو اکثر انفصال مقدمات فوجداری مین پیش ہوتی ہے کہ بلا ایئے اظہار شریک جرم کے مطلق حال جرم کا نہین معلوم ہوتا لیکن واضح رہے کہ گو قانون نے ایسی شہادت کے داخل کرنے کو اور اسکی بنا پر سزا دینے کو جایز کیا ہے تاہم نسبت وقعت شریک جرم کی شہادت کے کچھ نہین لکھا - شریک جرم اکثر وہ لوگ ہوتے ہین جو کہ بسبب مجرم ہونیکی وجہ سے غیر قابل اعتبار ہوتے ہین اور نیز اونکو اکثر ایسی وجوہات ہوتی ہین کہ جرم کی نسبت واقعات اسطرح پر جس سے اُنکا خود اپنا یا کسی اور شخص کا جسکو وہ بچایا چاہتے ہین بچاؤ ہو بیان کرین پس عدالتہاے فوجداری کو از حد احتیاط موازنہ وقعت شہادت سے تائید کی شریک جرم کی کرنی ضرور ہے - محض یہ امر کہ شریک جرم نے نہایت صفائی سے یا بلا اختلاف اظہار دیا ہے کافی وجہ پوری وقعت اس قسم کی شہادت کی نہین ہے اسوجہ سے کہ گو ایک شریک جرم واقعات ٹھیک ٹھیک اور واضح طور پر بیان کرے لیکن ممکن ہے کہ اُن واقعات کو بجاے اسکے کہ زید سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زیادہ عدالت کو اسی امر پر غور کرنا چاہیئے کہ گرفی نفسہ واقعات سچ ہی ہون تو آیا وہ واقعات خاص اُس ملزم سے متعلق ہین یا نہین جس سے کہ شریک جرم گواہ نے اونکو متعلق کیا ہے اور ایسا نہو کہ بدلے اسکے کہ زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے *

اُصول دفعہ ہذا ما قبل نفاذ ایکٹ ہذا کی بھی عدالت ہائی کورٹ کلکتہ ایک نامی مقدمہ مین تجویز کر چکی ہے اور اوسی کے موافق ایکٹ ہذا نے حکم جاری کیا ہے [۶] لیکن شریک جرم کی شہادت

(۶) ملکہ بنام آلہی بخش ویکلی جلد ۵ صفحہ ۸۰ فوجداری

کو ضعیف سمجھنا چاہیئے یہان تک کہ ایک مقدمہ مین بلکہ بارہا یہ تجویز ہو چکا ہے کہ جن مقدمات مین تنقیح واقعات کی ذمہ جوری کے ہوتی ہے اور جج بروقت انفصام شہادت جوری کو یہ بات صریح طور پر نہ جتائے کہ اس قسم کی شہادت نہایت احتیاط کے ساتھہ قابل اعتبار سمجھنی چاہیئے تو وہ فیصلہ جوری کا جو بغیر ایسی ہدایت کے کیا گیا ہو خلاف قانون ہے اور جوری کی سماعت واقعات اور تجویز دوبارہ لازمی ہے[7]

دفعہ ۱۳۴ واسطے ثبوت کسی واقعہ کے کسی مقدمہ مین یہہ ضرور نہوگا کہ گواہ کسی خاص تعداد کے ہون ✣

تعداد گواہان

دفعہ ہذا اس اصول پر مبنی ہے کہ اثبات کسی واقعہ کا مقدار شہادت پر مبنی نہین ہے بلکہ وقعت شہادت پر اور یہ امر پہلے بیان ہو چکا ہے کہ شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاہیئے نہ کمیت پر۔ لیکن باوجود اس اصول مسلمہ کے قانوناً کسی حاکم عدالت دیوانی کو منصب اس امر کا نہین ہے کہ کسی شہادت کو جو کہ قانوناً قابل ادخال ہے بعض اس بنا پر کہ وہ زائد یا فضول ہے داخل نہ کرے۔ اس اصول کو حکام پریوی کونسل نے تسلیم کیا ہے اور ایک نامی مقدمہ کو اسی بنا پر واپس بھیجا کہ صدر نے عدالت ضلع کی اس غلطی کو کہ اوسنے اظہارات گواہان لینے سے انکار کیا درست نہین کیا تہا[8] یہ اصول ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی بارہا تسلیم کیا ہے[9] اور یہی اصول مقدمات مال سے بھی متعلق ہے[1] لیکن فوجداری

---

(۷) ملکہ بنام شمشیر جنگ ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵ فوجداری و ملکہ بنام بیدو ویکلی جلد ۸ صفحہ ۱ فوجداری و ملکہ بنام قطب شیخ ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱ فوجداری

(۸) جسونت سنگہہ جی او بہے سنگہہ جی بنام جیت سنگہہ او بہے سنگہہ جی مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۲

(۹) واکہل داس منڈل بنام پرتاب چندر ہجرا ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۵ دیوانی و مسو سنگہہ بنام ... ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ دیوانی او جالا کماری دہوجیالی دیبی بنام غلام مصطفے خان ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۶۰ و رام دین منڈل بنام راج بلب ... بنگال جلد ۶ صفحہ ...

(۱) واٹسن کمپنی بنام تقی منڈل ویکلی جلد ۶ صفحہ ۸۳ نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

کے مقدمات مین مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۳۵۹ - ضابطہ فوجداری نسبت طلبی گواہون کے اختیارات دیئے گئے ہین وہ دفعہ یہ ہے +

اگر مجسٹریٹ کی یہ راے ہو کہ کسی گواہ کا نام بہ نیت ایذا رسانی یا تعویق تجویز مقدمہ یا اس

دفعہ ۳۵۹ - ایکٹ ۱۸۸۲ء

نیت سے اسم نویسی مین داخل کیا گیا ہے کہ انجام کار انصاف مین ہرج ہو تو جایز ہے کہ وہ شخص ملزم کو حکم دے کہ وہ مجسٹریٹ موصوف کو اس امر سے مطمئن کرے کہ وجہ معقول اس امر کے باور کرنے کی ہے کہ اظہار گواہ مذکور کا موثر مقدمہ ہے +

اگر مجسٹریٹ کو امر مذکورہ بالا پر اطمینان نہو تو اوسپر گواہ مذکور کے نام سمن جاری کرنا واجب نہو گا لیکن جن مقدمات مین اُس امر کا شبہہ ہو اُنمین سے جایز ہے کہ ایسے گواہون کے نام سمن جاری کردے بشرطیکہ اُسقدر روپیہ جو واسطے اداے اُس خرچہ کے مجسٹریٹ کے نزدیک ضرور ہو جو گواہ کے حاضر کرانے مین صرف ہو گا مجسٹریٹ کے محکمہ مین داخل ہو +

لیکن مجسٹریٹون کو بھی پورا اختیار بلا کسی شرط کے نہین ہے بلکہ صاف صورتہاے مذکورہ مین قانون نے اختیار دیا ہے اور ایک مقدمہ مین جو کہ مجسٹریٹون نے گواہون کے طلب کرنیسے انکار کیا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ بے طلبی گواہ کے جو فیصلہ مجسٹریٹ نے صادر کیا وہ خلاف قانون ہے[۲] +

دفعہ ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطہ فوجداری جنمین گواہون کی طلبی کا مقدمات فوجداری مین ذکر ہے قابل ملاحظہ ہے +

فصل ۱۰ - اظہار گواہان

دفعہ ۱۳۵ ترتیب گواہون کے پیش کئے جانے اور اظہار

ترتیب پیشی و اظہارات گواہان

(۲) رام سہاے چودہری بنام شنکر بہادر بنگال لا جلد ۶ صفحہ ۱۶ ضمیمہ

لیئے جانے کی حسب قانون اور دستور عدالت مجریہ وقت متعلقہ عدالت دیوانی اور فوجداری کے ہوگی اور جب کوئی ایسا قانون نہو تو عدالت کی تجویز کی موافق ہوگی ؛

گو دفعہ ہذا مین ذکر ضابطہ دیوانی و فوجداری کا ہے لیکن ضوابط مذکور مین ترتیب گواہان کی نسبت کوئی حکم صریح نہین پایا جاتا لیکن عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ قاعدہ قایم کیا ہے کہ جس فریق پر جس امر کا بار ثبوت ہو وہ اپنے گواہون کا اظہار پہلے سُنتا ہے اور بعد اوسکے وہ شخص اظہار کراتا ہے جسپر کہ بار ثبوت نہین ہے یہی اُصول عموماً عدالت ہاے دیوانی و فوجداری مین اختیار کیا جاتا ہے گواہون کے اظہار لینے مین احکام ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء مرعی رکھنے چاہئین ؛

دفعہ ۱۳۶

تجویز نسبت قابل ادخال ہونے شہادت کے ذمہ حاکم ہے

جب دونون فریق مین سے کوئی کسی امر واقعہ کی شہادت گذراننا چاہے تو حاکم عدالت کو جایز ہے کہ جو فریق شہادت گذراننا چاہتا ہو اُس سے پوچھے کہ واقعہ مبینہ اگر ثابت ہوجائے تو کسطور پر متعلق مقدمہ ہوگا اور حاکم عدالت کے نزدیک اگر وہ امر واقعہ درصورت ثابت ہونے کے متعلق مقدمہ ہو تو شہادت کا لینا منظور کرے ورنہ منظور نکرے ؛

اگر وہ واقعہ جسکے ثابت کرنے کی درخواست کیجائے ایسا ہو کہ اوسکی شہادت صرف بشرط ثبوت کسی اور واقعہ کے قابل منظوری ہو تو یہ واقعہ آخر الذکر قبل پیش ہونے شہادت واقعہ اول الذکر کے ثابت ہونا چاہیئے الا اس حال مین کہ فریق مذکور اُس واقعہ کا ثبوت داخل کرنے کا ذمہ دار ہوا ور عدالت کو اُسکی ایسی ذمہ داری پر اطمینان ہو ؛

اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ مبینہ کا منحصر اسپر ہو کہ دوسرا واقعہ مبینہ پہلے ثابت کر لیا جائے تو حاکم عدالت کو حسب اپنے اقتضاے راے کے جائز ہے کہ واقعہ اول کی شہادت کا گذرنا قبل ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے شہادت واقعہ ثانی کی طلب کرے *

تمثیلات

(الف) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کی بابت واسطے ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت ہوجانا ظاہر کیا گیا درخواست کیگئی اور وہ بیان بموجب دفعہ ۳۲ کے واقعہ متعلقہ ہے یہ واقعہ کہ وہ شخص مر گیا ہے اوسکے بیان کی شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کھوجانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لئے درخواست کیگئی *

یہ واقعہ کہ اصل دستاویز کھوئی گئی ہے نقل کے پیش ہونے سے پہلے اُس شخص کو ثابت کرنا چاہیئے جو اُس نقل کو پیش کرنے کی درخواست کرتا ہو *

(ج) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے ایک شے مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا ہے * اس بات کے ثابت کرنے کی درخواست کیگئی کہ اُسنے اپنے پاس اُس شے کے ہونے سے انکار کیا *

متعلق ہونا انکار کا اُس شے کی شناخت پر منحصر ہے پس عدالت کو اپنی راے کے موافق اختیار ہے کہ اُس شخص کا انکار ثابت ہونے سے پہلے اُس شے کی شناخت کا ثبوت طلب کرے یا

اُس شے کی شناخت سے پہلے اُس شخص کے انکار کیے ثابت کیے جانے کی اجازت دے +

(د) ایک امر واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی درخواست کیگئی اور بیان کیا گیا کہ امر تنقیحی کی وجہ یا نتیجہ وہی ہے اور چند واقعات درمیانی (ب) و (ج) و (د) ایسے ہیں جنکے وجود کا ثابت ہونا پیشتر اُس سے ضرور ہے کہ واقعہ (الف) وجہ یا نتیجہ واقعہ تنقیحی کا تصور کیا جاسے پس عدالت کو اختیار ہے کہ چاہے واقعات (ب) یا (ج) یا (د) کے ثابت کرنے سے پہلے واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی اجازت دے چاہے واقعہ (الف) کے ثبوت کی اجازت دینے سے پہلے واقعات (ب) و (ج) و (د) کا ثبوت طلب کرے +

حکم دفعہ ہذا اختیاری ہے اور نہ لازمی اور اس دفعہ کو دفعہ ۱۰۴ کے ساتھ پڑھنا چاہیے خاصکر تمثیلات (الف) و (ب) کے ساتھ +

دفعہ ۱۳۷ جو سوال کہ گواہ کا پیش کرنے والا اُس گواہ سے کرے وہ فریق اول کا سوال کہلائیگا +

سوال فریق اول

اور جو سوال کہ فریق ثانی اُسی گواہ سے کرے وہ سوال فریق ثانی کہا جائے گا +

سوال فریق ثانی

جو سوال کہ بعد سوال فریق ثانی کے گواہ کا پیش کرنیوالا گواہ سے کرے وہ سوال مکرر فریق اول کہلائیگا +

سوال مکرر فریق اول

دفعہ ۱۳۸ گواہوں سے ابتداءً سوال فریق اول کا کیا جائیگا بعد ازان اگر فریق ثانی چاہے تو سوال فریق ثانی کا ہوگا اور اوسکے بعد اگر فریق حاضر کنندہ گواہ چاہے تو اوسکا سوال مکرر ہوگا +

ترتیب سوالات و عرض سوال مکرر فریق اول

سوال فریق اول اور سوال فریق ثانی واقعات متعلقہ کی بابت ہوگا لیکن یہ ضرور نہین ہے کہ سوال فریق ثانی کا محض اونہین واقعات کی نسبت ہو جنکی گواہی گواہ نے سوال فریق اول پر دی ہو*

سوال مکرر فریق اول نسبت تصریح اُن امور کے ہوگا جو سوال فریق ثانی مین بیان کیے جاوین اور اگر کوئی نیا امر باجازت عدالت سوال مکرر فریق اول کی بحث مین پیدا ہو تو فریق ثانی کو اختیار ہے کہ اُس امر پر پھر سوال کرے*

حسب احکام دفعہ ۱۳۵ کے اظہار گواہان کے شروع ہوتے ہین اور سوالات وہ شخص

مقصد سوال فریق اول

کرنے شروع کرتا ہے جو گواہ طلب کرتا ہے غرض ان سوالات سے یہ ہوتی ہے کہ جس مدکا وہ گواہ ہے اور جن جن امور کے ثابت کرنے کے لئے طلب ہوا ہے وہ عدالت کے روبرو ظاہر کیے جاوین*

جس اصطلاح کو متن دفعہ ۱۳۷ و ۱۳۸ مین سوال فریق ثانی کہا ہے اُسکا ترجمہ سوال فریق

مقصد سوال جرح

مخالف یا سوال جرح کرنا بہتر ہوتا ان سوالات سے اصل مقصود یہ ہوتا ہے کہ جو تعلق گواہ کو فریق مقدمہ سے ہوتا ہے وہ معلوم کرین اوسکی اغراض اُسکی نیت اُسکے خیالات اُسکا چال چلن اُسکے تعصبات اور اوسکے وہ وسائل جنسے اوسکو علم پہونچا اور وہ طریقہ جسطرح پر کہ اوسنے واقفیت حاصل کی اور قوت اُسکے حافظہ کی یہ سب امور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہون تاکہ اُسکے اظہار کی وقعت معلوم ہو اور اگر کہین نقیض باتین وہ بیان کرے یا ایسے جوابات دے کہ جنسے اوسکے حافظہ کی قوت معلوم نہو تو اوسکے اظہار کی وقعت کم ہوگی جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے ہین اونکے سوالات کرنے کے بعد ممکن نہین کہ گواہ کا صدق و کذب

+

صاف طور پر معلوم ہو جاوے *

متن دفعہ ہذا سے واضح ہے کہ واقعات متعلقہ کی نسبت جو سوال دل چاہے وہ سوال

وسعت سوال جرح

جرح کنندہ کر سکتا ہے اور یہ اصول ہائی کورٹ کلکتہ نے مانا ہے[2]

علاوہ اسکے دفعہ ۱۴۶ - ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہے *

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل ہے کہ کوئی شہادت کسی شخص کے مقابلہ پر داخل نہین ہو سکتی جبتک کہ اوسکو ایک منصب سوال جرح کرنے کا نہ ملا ہو[3] اور دفعہ ۳۳ کا بھی اصول یہی ہے *

سوال مکرر فریق اول سے غرض ان امور کے مطلب صاف کرنے کی ہوتی ہے جو کہ فریق

مقصد سوال مکرر فریق اول

ثانی نے سوالات جرح کے ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکہ سوالات مکرر فریق اول مین کوئی نئے امور داخل کیئے جاوین تو فریق مخالف کو باجازت عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنیکا ہے ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۹۱ و ۱۴۰ و ۲۴۷ قابل ملاحظہ ہین *

دفعہ ۱۳۹

سوالات جرح اوس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طلب ہوا ہو

جو شخص کہ دستاویز کے پیش کرنے کے لیئے طلب کیا جائے وہ محض اس بات سے کہ اوس دستاویز کو پیش کرے گواہ نہین ہو جاتا ہے اور تاوقتیکہ وہ بطور گواہ نہ طلب کیا جاوے اُس سے سوال طرف ثانی کا نہین ہو سکتا ہے *

حسب احکام ضابطہ دیوانی کے ہر شخص کو جسپر کہ سمن واسطے طلبی دستاویز کے جاری ہو اختیار ہے کہ خود آوے یا اوسکو پیش کرا دے سمن کی تعمیل کافی ہوگی *

(۲) ملکہ بنام ایشان دت بنگال جلد ۸ صفحہ ۸ ضمیمہ
(۳) رام بخش لال بنام گوری موہن ساہ - بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ دیوانی
و گوراچن سرکار بنام رام نراین چودھری ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۰۷ دیوانی

دفعہ ۱۴۰ جو گواہ کہ چال چلن کی بابت ہو اُس سے سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول ہو سکتا ہی +

گواہ چال چلن

یہ دفعہ صرف تصریح کے لیئے ہی لازمی نہین ہے +

دفعہ ۱۴۱ ایسا سوال جس سے وہ جواب نکلتا ہو جو پوچھنے والا اُسکا چاہتا ہے یا جسکی اُمید رکھتا ہے وہ سوال موصل الی المقصود کہلائیگا +

سوال موصل الی المقصود

تعریف سوال موصل الی المقصود جسکو سوال ہدایتی کہنا بہتر ہوتا متن دفعہ ہذا مین مندرج ہے اور پہچان اوسکی یہ ہے کہ جسکے جواب مین محض ہان یا نہ کہنے سے پورا جواب ہو جاوے

مثلاً ــ تم دہلی کے رہنے والے ہو +

تمہارا نام زید ہے +

تم عمرو کے نوکر ہو +

یہ سب ہدایتی سوالات ہین اور انسے بدلے اسکے کہ کچھہ اطلاع حاصل ہوتی ہو درحقیقت سوال کنندہ خود اطلاع بخشتا ہے +

دفعہ ۱۴۲ سوالات موصل الی المقصود کی نسبت اگر فریق ثانی اعتراض کرے تو وہ سوال فریق اول مین یا سوال مکرر فریق اول مین بجز اجازت عدالت کے اور نہج پر نہ پوچھے جائین +

سوالات ہدایتی کب نہین کیئے جاسکتے

عدالت سوالات موصل الی المقصود کی اجازت اُن اُمور کی بابت دیگی جو کہ مقدمہ کے مبادیات یا غیر متنازعہ فیہ ہون یا عدالت کی راے مین پہلے بوجہ کافی ثابت ہو چکے ہون +

دفعہ ۱۴۱ مین نوعیت سوال ہدایتی کی بیان ہوچکی ہے اور قاعدہ عام یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے خود گواہ سے ہدایتی سوال نہین کرسکتا لیکن جیسا کہ فقرہ ثانی دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے اور نیز حسب منشاء دفعہ ۱۵۴ عدالت کو اختیار اجازت دینے اس قسم کے سوالات کا دیا گیا ہے اس دفعہ مین اجازت صرف مفصلہ ذیل تین صورتون مین جایز کیگئی ہے ✣

۱ نسبت مقدمہ کے مبادیات یعنی تمہیدی امور کے ✣

۲ نسبت اُن امور کے جو فریقین کو تسلیم ہین ✣

۳ جو امور کہ عدالت کی راے مین کافی ثابت ہوچکے ہین ✣

وجہ اس قسم کی اجازت دینے کی یہ ہے کہ ہدایتی سوال سے شہادت کم عرصہ مین لیجاتی ہے اور اسلیئے اس قاعدہ کے قایم کرنے سے نہ تو انصاف کرنے مین کچھہ خلل واقع ہوتا ہے اور نہ عدالت کا وقت ضایع ہوتا ہے مثلاً کسی شخص کو بتاکر گواہ سے پوچھنا کہ یہ فلان شخص ہے یا نہین ایک ہدایتی سوال ہے لیکن اس قسم کے سوال کی اجازت اسلیئے دیگئی ہے کہ حلیہ بیان کرنا ایک طول طویل طریقہ پر ہوسکتا ہے اور بعض دفعہ جب کہ گواہ کی یاد سے ایک بات نکلگئی ہو لیکن اوسکے روبرو اوسکا ذکر کرنے سے اُسکو یاد آجاوے تب بھی سوالات ہدایتی کی اجازت حسب اختیار خود عدالت دے سکتی ہے مثلاً کسی شخص کو کسی دوکان کے شرکا کا نام نہ معلوم ہو تو اوسکے سامنے نام لیکر یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ یہ اوسکے شریک ہین یا نہین یہ اوسی اصول پر مبنی ہے جسپر کہ دفعہ ۱۵۹ مبنی ہے ✣

اسیطرح پر جب کہ کسی گواہ کو اُسکے بیان پر جھٹلانا منظور ہو تو اوسکا بیان سابق دوہراکر بیان کیا جاسکتا ہے ✣

دفعہ ۱۴۳ سوالات موصل الی المقصود فریق ثانی کے سوال مین پوچھے جا سکتے ہین ✣

سوالات ہدایتی کب کیئے جا سکتے ہین

دفعہ ہذا کے متعلق کرنے کے لیئے تعریف سوال ہدایتی مندرجہ دفعہ ۱۴۱ کو مدنظر رکھنا چاہیئے
سوال ہدایتی سے مراد یہی ہے کہ ہر سوال فریق مخالف اسطرح پر کیے کہ گواہ کو صرف ہان یا نہ کہنا
پڑے اور نہ اس قسم کے سوالات کی اجازت دیجا سکتی ہے کہ جو ایک ایسے خیال پر مبنی ہون کہ
گویا کوئی واقعہ ثابت ہو چکا ہے جو کہ درحقیقت ثابت نہین ہو چکا ہے اور نہ اس طرح پر سوال کرنا
چاہیئے کہ گواہ کو خواہ مخواہ دہوکا لگے اور اسطرح پر سوال کیا جاوے کہ فلان بات تو آگے کہہ چکا
ہے جو کہ درحقیقت وہ نہین کہہ چکا ✤

دفعہ ۱۴۴ کسی گواہ سے جبکہ وہ اظہار دیتا ہو یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ کوئی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جایداد

اظہار گواہ نسبت مضمون دستاویزات

جسکی بابت وہ اداے شہادت کرتا ہے کسی دستاویز مین مندرج ہے یا نہین اور
اگر وہ یہ کہے کہ مندرج ہے یا وہ نسبت مضمون کسی دستاویز کے کچھہ بیان کرنے کو
ہو جسکا پیش کرنا عدالت کی راے مین مناسب معلوم ہو تو فریق مخالف کو یہ عذر
کرنا جایز ہے کہ جبتک وہ دستاویز پیش نہ کیجاے یا جب تک وہ واقعات ثابت
نہون جنسے فریق پیش کنندہ گواہ مذکور شہادت منقولی کے داخل کرنیکا مستحق ہو
وہ گواہ اداے شہادت نکرے ✤

تشریح — گواہ کو جایز ہے کہ جو بیانات اور اشخاص نے بابت
مضمون دستاویزات کے کیئے ہون اگر وہ فی نفسہ واقعات متعلقہ ہین تو اونکی
زبانی شہادت دے ✤

تمثیل

سوال یہ ہے کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہین ✤

بکر یہ اظہار دیتا ہے کہ اوسنے زید کو خالد سے یہ کہتے ہوئے سُنا تھا کہ عمرو نے ایک خط بنام میری نسبت اتہام سرقہ کا لکھا ہے اور مین اوس سے بدلا لونگا یہ بیان واقعہ متعلقہ ہے اسواسطے کہ اوس سے زید کے لئے وجہ تحریک حملہ کرنے کی پائی جاتی ہے پس اس بات کی گواہی دیجا سکتی ہے گو اور کوئی شہادت بابت اوس خط کے نہ دیجاوے ÷

دفعہ ہذا کا اثر یہ ہے کہ فریقین مقدمہ کو منصب اُن اعتراضات کے لازمی طور پر پیش کرنیکا اور اُن قواعد کی تعمیل کرانے کا استحقاق ہے جو کہ حسب شرایط دفعہ ۹۱ و ۹۲ - اونکو حاصل ہین دفعات مذکور کی تعمیل ضرور ہے گو فریقین عذر پیش کرین یا نکرین ÷

فقرہ آخر دفعہ ۱۴۵ - ایکٹ ہذا و دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہین ÷

دفعہ ۱۴۵ گواہ سے فریق ثانی نسبت اُن بیانات سابقہ کے

سوالات جرح نسبت بیانات سابقہ جو تحریر مین کیئے گئے ہون

جو اوسنے بذریعہ تحریر کیئے ہون یا وہ بضبط تحریر لائے گئے ہون اور امور تحقیق طلب سے متعلق ہون اُس تحریر کے دکھلانے یا اوسکے ثابت کیئے جانے کے بدون سوال کرسکتا ہے لیکن جس حال مین کہ بذریعہ اُس تحریر کے اُس گواہ کی تردید مقصود ہو تو قبل ازانکہ وہ تحریر ثابت کیجائے اُس گواہ کو اُس تحریر کے اون مضامین کا خیال کرانا چاہیئے جنکے ذریعہ سے اوسکی تردید کرنی مقصود ہے ÷

دفعہ ہذا مین صرف یہ امر قابل غور ہے کہ جب کبھی گواہ سے سوال جرح نسبت اُسکے بیان سابق کے جو کہ اوسنے لکھا ہو مثلاً کوئی خط یا دستاویز یا جو کہ بضبط تحریر لایا گیا ہو مثلاً اوسکا اظہار سابق کیا جاوے تو اُسکو جتا دیا جاوے کہ وہ ایسا بیان پیشتر کر چکا ہے ÷

دفعہ ۱۴۶ جب کسی گواہ سے فریق ثانی سوال کرے تو اوس سے علاوہ سوالات متذکرہ دفعہ ماسبق کے ہر ایسا سوال پوچھا جاسکتا ہے جس سے اُمور مفصلہ ذیل حاصل ہوتے ہون

کونسے سوالات جرح جایز ہین

(۱) اوسکی صداقت کا امتحان *

(۲) یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ کون ہے اور کس حیثیت کا ہے *

(۳) تزلزل اوسکے اعتبار مین اوسکے چال چلن مین نقص پیدا کرنے سے گو کہ ایسے سوالات کے جواب مین صراحتاً یا من وجہ وہ گواہ مجرم ٹھیرے یا اوسپر کوئی سزا یا تاوان عائد ہو یا صراحتاً یا من وجہ سزا یا تاوان کے عاید ہونے کی طرف منجر ہو *

جن امور کا ذکر دفعہ ہذا مین ہے وہ ماسواے اُن امور کے ہین جنکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ۱۳۸ مین ہو چکا ہے یعنی ماسواے واقعات متعلقہ کے ہین اور اغراض مذکور الصدر کے لیئے سوالات جرح ہو سکتے ہین لیکن اس اجازت سے یہ مطلب نہین ہے کہ گواہ سے سوالات بیمحل اور غیر متعلق کیئے جاوین کہ جس سے غرض اُس سے نقیضین کہلانیکی نہو کیونکہ سواے اُن صورتون کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ مین ہے اُن سوالات کے خلاف جو کہ صرف بغرض ہلانے اعتبار کے کیئے جاتے ہین شہادت نہین لیجا سکتی اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن ۳ کوئی ایسی شہادت نقیض گذر سکتی ہے جسکے خلاف شہادت دینے کا منصب نہو *

نسبت قایم کرنے وقعت اظہار گواہان کے پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا ہے کہ عدالت اپیل کو راے عدالت ابتداء سے اختلاف کرنے مین نہایت احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ عدالت ابتدائی کو ہر قسم کے موقع تحریر بیان گواہان وغیرہ سے وقعت اوسکے قایم کرنے کے

موقع ملتے ہیں اور جو اپیل کہ عفص اخباروں کے نامعتبر ہونے کی بناء پر ہے وہ اکثر کرور اپیل ہوتا ہے ✤

دفعہ ۱۴۷ اگر کوئی ایسا سوال کسی امر متعلقہ مقدمہ یا کارروائی سے علاقہ رکھتا ہو تو احکام دفعہ ۱۳۲ کے اُس سے متعلق ہوں گے ✤

گواہ سوال کے جواب دینے پر کب مجبور ہے

دفعہ ہذا ایک گونہ مثابہ دفعہ ۱۳۲ کے ہے لیکن واضح رہے کہ احکام دفعہ ۱۳۲ متعلق ہیں صرف اُن واقعات سے جو امور تنقیح طلب سے متعلق ہوں اور دفعہ ہذا وہی حکم کل تمام واقعات سے جو متعلق مقدمہ ہو خواہ تنقیح طلب ہوں یا نہوں متعلق ہے ✤

دفعہ ۱۴۸ اگر کوئی ایسا سوال کسی ایسے امر سے علاقہ رکھتا ہو جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہے بجز اسیقدر کے کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے اوسکے اعتبار میں خلل ڈالے تو عدالت تجویز کرے گی کہ گواہ اوسکے جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اوسپر لازم نہیں ہے مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ہے کہ امور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :—

اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوری گواہ جواب دینے پر

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ہیں جبکہ وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی جو اوسپر عاید ہوتا ہو گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جسکی وہ گواہی دیتا ہو عدالت کی رائے بدرجۂ عظیم بدل جائے ✤

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ہیں جبکہ وہ الزام جو اوسپر عاید ہوتا ہو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسی قسم کے معاملات سے علاقہ

رکھتے ہون کہ صداقت اُس الزام کی گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ مین جسکی وہ گواہی دیتا ہو عدالت کی راے کو نہ بدلے یا بدرجہ خفیف بدلے +

(۳) ایسے سوالات اُس صورت مین نامناسب ہین جبکہ اُسکی شہادت کی ضرورت اُسقدر نہو جتنا بڑا اوسکے چال چلن کی نسبت اُنسے الزام پیدا ہوتا ہو +

(۴) عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب جانے تو جواب دینے مین گواہ کے انکار سے یہ استنباط کرے کہ اگر وہ جواب دیتا تو مفید نہوتا +

دفعہ ہذا مین یہ بات گویا فرض کر کے کہ تمہید متعلق سوالون کے جواب دینے پر کوئی گواہ مجبور نہین ہوسکتا یہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ اگر سوالات نسبت چال چلن کے کیے جاوین تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ یہ تجویز کرے کہ کونسے سوالون کا جواب دینا اوسکو لازمی ہے اور کونسے کا نہین - پھر دفعہ ۱۵۲ مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسے سوالون کی حقیقت جو کہ صرف گواہ کے چال چلن کی نسبت ہون شہادت نہین گذر سکتی اسلئے کہ چال چلن گواہ صرف اوسکی وقعت قایم کرنے کے لیے ضروری ہے اور درحقیقت اُمور متعلقہ اور واقعات مقدمہ کے متعلق نہین +

یہ الفاظ متن دفعہ ہذا کہ (جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہین ہے بجز اسقدر کے کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے) وہ مراد ہے جسکا کہ پھر ذکر دفعہ ۱۵۲ مین ان الفاظ کے ساتھہ کیا گیا ہے - (جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکھتا ہو کہ اوسکے چال چلن مین نقص ظاہر ہونیسے اُسکے اعتبار کے تزلزل کیطرف منجر ہو) +

نسبت فقرہ آخر دفعہ ہذا کے ملاحظہ کرو تمثیل (۵) دفعہ ۱۱۴ +

دفعہ ۱۴۹ ایسا سوال جسکا ذکر دفعہ ۱۴۸ مین ہوا نہ پوچھا جانا چاہیئے اِلّا اُس حال مین کہ پوچھنے والے کی دانست

ناجوازی سوالات نامعقول

+

مین بوجہ معقول یہ ثابت ہو کہ جو الزام اُس سے عاید ہوتا ہے وہ واجبی ہی +

تمثیلات

(الف) ایک بیرسٹر سے ایک اٹرنی یا وکیل نے کہا کہ گواہ جسکی گواہی اہم ہے ڈکیت ہے پس یہ وجہ معقول اُس گواہ سے اس سوال کے پوچھنے کی ہے کہ تم ڈکیت ہو یا نہین +

(ب) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت مین یہ کہا کہ گواہ جسکی گواہی اہم ہے ڈکیت ہے اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجہ پوچھی تو اوسنے وجوہ اپنے بیان کے صداقت کی حسب اطمینان بیان کین پس یہ وجہ معقول اس بات کی ہے کہ اُس گواہ سے یہ سوال کیا جاے کہ تم ڈکیت ہو یا نہین +

(ج) ایک گواہ سے جسکا کچھہ حال معلوم نہین اتفاقاً یہ پوچھا گیا کہ تم ڈکیت ہو پس اِس صورت مین کوئی وجہ معقول ایسے سوال کی نہین ہے +

(د) ایک گواہ کا کچھہ حال معلوم نہین ہے مگر جب اُس سے یہ پوچھا گیا کہ تمہاری معاش کیا ہے اور کسطور پر بسر کرتے ہو تو اوسنے جواب قابل اطمینان نہ دیئے پس یہ وجہ معقول اس سوال کی ہے کہ کیا تم ڈکیت ہو +

تمثیلات دفعہ ہذا سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ وجہ معقول سے مراد ہی کہ جس سے شبہہ پیدا ہوتا ہو اور اُس سے ایسی وجہ مراد نہین کہ جسپر مختلف حالات مین کوئی شخص شبہہ یا الزام لگاوے پس وکیل کو جب کہ نسبت چلن گواہ کے سُنا ہو اختیار ہے کہ ایسے سوالات کرے یہانتک کہ گواہ جواب قابل اطمینان دینا کافی وجہ اِس قسم کے سوالات کی ہے +

دفعہ ۱۵۰ اگر عدالت کی یہ راے ہو کہ کوئی سوال بلا وجہ معقول پوچھا گیا تو اوسکو اختیار ہے کہ اگر کسی بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اٹرنی نے کیا ہو تو کیفیت حالات مقدمہ عدالت ہائی کورٹ یا اور حاکم کو جسکا کہ وہ بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اٹرنی اپنے اُس پیشہ مین ماتحت ہو بھیجے *

ضابطہ عدالت ایسی صورت مین کہ جب سوال بلا وجہ معقول پوچھا جاوے

دفعہ ۱۵۱ عدالت کو جایز ہے کہ جن سوالات یا استفسارات کو فحش یا تہتک آمیز سمجھے اونکی ممانعت کرے گو کہ وہ سوالات یا استفسارات کچھہ تعلق امورات نزاعی مرجوعہ عدالت سے رکھتے ہون الّا اوس حال مین کہ اونکو واقعات تنقیحی سے علاقہ ہو یا ایسے امور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غور اس امر کے ضروری ہو کہ واقعات تنقیحی کا وجود ہے یا نہین *

سوالات فحش وتہتک آمیز

دفعہ ۱۵۲ عدالت کو لازم ہے کہ جو سوالات اوسکی دانست مین توہین یا رنج دینے کے لیئے ہون یا عدالت کے نزدیک ایسے ہون کہ گو فی نفسہ مناسب ہین مگر اونکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزی ہونگے اونکی ممانعت کرے *

سوالات موجب رنج وتوہین

یہ تینون دفعات اس غرض سے قایم کیگئی ہین کہ صاف طرح پر وکلاء ہر درجہ کو اُن سوالات کے کرنے مین جو کہ بغرض گواہ کے چال چلن دریافت کرنے کے لیئے کیئے جاوین یہ معلوم رہے کہ کس قسم کے سوالات کرنیکا اونکو اختیار ہے اور کس قسم کا نہین اور عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے سوالات سے منع کرے جو کہ ناحق رنج دین *

دفعہ ۱۵۳ جب کسی گواہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جائے اور وہ اسکا جواب دے جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکھتا ہو کہ اوسکے چال چلن مین نقص ظاہر ہونے سے اوسکے اعتبار کے تزلزل کیطرف منجر ہو تو اوسکی تردید مین کوئی شہادت نہ گذرانی جائیگی لیکن جو سوال مین کہ وہ جھوٹا جواب دے تو اوسکے بعد جھوٹی گواہی دینے کا الزام اوسپر عاید ہوگا +

تخریج شہادت جو بغرض تکذیب جوابات متعلق صداقت گواہ پیش کیجاوے

مستثنیٰ ۱ - اگر کسی گواہ سے پوچھا جائے کہ وہ پیشتر کسی جرم کا مجرم ثابت ہوا تھا یا نہین اور وہ اسکا اقبال نکرے تو اوسپر پیشتر کا جرم ثابت ہونے کی شہادت گذر سکتی ہے +

مستثنیٰ ۲ - اگر گواہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا طرفدار ہونے پر حرف آتا ہو اور وہ اون واقعات سے جو اوس سوال سے نکلتے ہون انکار کرے تو جایز ہے کہ اوسکی تردید کیجائے +

تمثیلات

(الف) ایک بیمہ کرنے والے پر دعویٰ کیا گیا اور اوسکی جواب دہی اس نہج پر کیگئی کہ وہ مبنی بر فریب ہے +

مدعی سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ مین تمنے دعویٰ مبنی بر فریب کیا تھا یا نہین اوسنے انکار کیا +

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ اوسنے ایسا دعویٰ کیا تھا +

یہ شہادت قابل منظوری نہین ہے +

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بددیانتی کی علت مین عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہین اوسنے انکار کیا +

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ وہ بعلت بدمعاملگی کے موقوف کیا گیا تھا +

یہ شہادت قابل منظوری نہین ہے +

(ج) زید نے کہا کہ فلان تاریخ اوسنے عمرو کو لاہور مین دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسی تاریخ کو کلکتہ مین تھا یا نہین اوسنے انکار کیا +

شہادت یہ بات ثابت کرنے کے لیئے پیش کیگئی کہ زید اوس تاریخ کو کلکتہ مین تھا +

یہ شہادت قابل منظوری ہے نہ باین وجہ کہ اُس سے تردید ایسے واقعہ کی ہوتی ہے جس سے اُسکا اعتبار جاتا رہے بلکہ اسوجہ سے کہ اُس سے تردید اس واقعہ مبینہ کی ہوتی ہے کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب لاہور مین دیکھا گیا تھا +

ان مقدمات مین سے ہر ایک مین اگر گواہ کا انکار جھوٹا ہو تو اوسپر جھوٹی گواہی دینے کا الزام عاید ہو سکتا ہے +

(د) زید سے پوچھا گیا کہ تمہارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواہی دیتا ہے ایسا فساد ہوا تھا یا نہین جسمین خونریزی ہوئی +

اُسنے انکار کیا پس جایز ہے کہ اوسکی تردید اس بناء پر کیجاسکے کہ یہ سوال اُسکی طرفداری کے ظاہر ہونے کی طرف منجر ہوتا ہے +

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعہ ۱۵۵ کی تمثیلات (ن) و (س) ونیز دفعہ ۱۵۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ کرنے کے لایق ہین +

دفعہ ۱۵۴ عدالت کو بحسب اپنی اقتضاے راے کے اختیار ہے کہ جو شخص کوئی گواہ پیش کرے اُسے اجازت ایسے سوال کرنے کی دے جو کہ فریق مخالف اپنی طرف سے کرسکتا ہو ٭

سوالات فریق مقدمہ خود اپنے گواہ سے

جو اختیار کہ حسب منشاء دفعہ ہٰذا کے عدالت کو دیا گیا ہے اُن صورتون سے متعلق ہے جنمین کہ جو شخص ایک فریق مقدمہ کا گواہ بنکر آتا ہے اوسی فریق کے خلاف عمداً شہادت دے ایسا خاص کر ایسی صورتون مین ہوتا ہے جبکہ ایک فریق دوسرے فریق کو بطور اپنا گواہ قرار دیکر طلب کراتا ہے تو ایسی صورت مین ظاہر ہے کہ اظہار گواہ کا خلاف ہوگا اور اسوجہ سے عدالت کو اختیار رہتا ہے کہ ایک فریق مقدمہ کو خود اپنے گواہ سے سوالات جرح کرنے کے اختیارات دے ۔ علاوہ خود فریق مقدمہ کے بعضی ایسی صورتین بھی ہوسکتی ہین کہ جنمین گواہ بوجہ خاص حالات کے مخالف اُس فریق کے گواہی دے جسنے اوسکو طلب کرایا ہے ایسی صورت مین بھی عدالت کو سوالات بھی کرنے دینے کا اختیار رہے ٭

دفعہ ۱۵۵ گواہ کے اعتبار پر فریق مخالف یا بمنظوری عدالت کے وہی فریق جو اُسے پیش کرے حسب مفصلہ ذیل اعتراض کرسکتا ہے :-

اعتراض گواہ کی معتبری پر

(۱) بشہادت اُن اشخاص کے جو اُس بات کی گواہی دین کہ جو کچھہ وہ اُس گواہ کی نسبت پہلے سے جانتے ہین اوسکی وجہ سے وہ اُس گواہ کو نامعتبر سمجھتے ہین ٭

(۲) بہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ نے رشوت لی ہے یا اوسنے رشوت کے دیئے جانے کو قبول کیا ہے یا اور کوئی ترغیب ناجایز واسطے اداے شہادت

کے اُسکو ہوئی ہے *

(۳) ثبوت بیانات سابقہ کے جو مغایر کسی جزو اوسکی ایسی شہادت کے ہون جسکی تردید ہو سکتی ہے *

(۴) جب ایک شخص پر نالش زنا بالجبر یا اقدام زنا بالجبر کی ہو تو یہ ثابت کرنا جایز ہے کہ مدعیہ عموماً فاحشہ ہی *

تشریح — جو گواہ کہ کسی اور گواہ کو نا قابل اعتبار ظاہر کرے اوسے جایز نہین ہے کہ جس فریق نے اوسکو پیش کیا ہو اوسکے سوال پر وہ اپنے اس باور کرنے کے وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثانی اپنے سوال مین اوس سے وجوہ طلب کر سکتا ہے اور جو جواب وہ دے اوسکی تردید نہین ہو سکتی گو کہ درصورت جھوٹے ہونے اُن جوابات کے اوسپر من بعد جھوٹی گواہی دینے کا الزام عاید ہو *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت قیمت اُن اجناس کے جو عمرو کے ہاتھہ بیچی گئی تہین اور اوسکو حوالہ کر دیگئی تہین نالش کی بکر نے کہا کہ اوسنے وہ مال عمرو کے حوالے کر دیا *

شہادت بہ ثبوت اس امر کے پیش کیگئی کہ پیشتر ایک مرتبہ اوسنے یہ کہا تھا کہ مین نے مال عمرو کو حوالہ نہین کیا ہے یہ شہادت قابل منظوری ہے *

(ب) زید بعلت قتل عمد عمرو کے ماخوذ ہوا *

بکر نے کہا کہ عمرو نے بروقت فوت ہونے کے یہ ظاہر کیا تھا کہ زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تہا جس سے وہ مرگیا شہادت اس امر کے ثابت کرنے کے لئے پیش کیگئی کہ ایک مرتبہ پیشتر بکر نے کہا تہا

کہ زید نے زخم نہین لگا یا یا یہ کہ اوسکے سامنے نہین لگا یا گیا ٭

یہ شہادت قابل منظوری ہے ٭

تشریح دفعہ ہذا تعلق ضمن اول دفعہ ہذا سے ہے اور ضمن ۲ دفعہ ہذا کے ساتھہ مستثنا ۲ دفعہ ۱۵۳ پڑہنا چاہیئے ـ نسبت نمبر ۳ کے یہ امر لازمی ہے کہ اگر وہ بیان کسی تحریر نوشتۂ گواہ مین مندرج ہو تو قبل اسکے کہ تردید کیجاے دفعہ ۱۴۵ کی تعمیل کرنی چاہیئے یعنی یہ کہ گواہ کی توجہ اُس تحریر کی طرف پہلے مایل کرلی جاوے ـ

نسبت ضمن ۴ کے واضح رہے کہ یہ ایک خاص صورت ہے جسمین مستغیث عدالت فوجداری کے چال چلن کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی ہے ٭

دفعہ ۱۵۶ جب کوئی گواہ جسکی تطبیق کرنی منظور ہے شہادت کسی واقعہ متعلقہ کی دے تو جایز ہے کہ اُس سے اور ایسی واقعات پوچھے جائین جو اوسنے واقعہ متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اوسکے قریب دیکھے ہون مگر ایسی صورت مین کہ عدالت کی راے مین وہ حالات درصورت ثابت ہوجانے کے موئد گواہی اُس گواہ کے نسبت واقعہ متعلقہ کے ہون جسکی بابت وہ گواہی دے ٭

سوالات موئد بیان گواہ نسبت واقعہ متعلق

تمثیل

زید ایک سازشی نے بیان ایک سرقے کا کیا جسمین کہ وہ شریک تھا اور اوسنے ذکر کئی واقعات کا کیا جو سرقے سے کچھہ تعلق نہین رکھتے ہین اور مقام ارتکاب سرقے کی راہ مین آنے اور جانے کے وقت ہوئے تھے ٭

اِن واقعات کی شہادت خارجی گذر سکتی ہے تاکہ اوسکی گواہی کی جو نسبت نفس سرقہ مذکور کے ہے تائید ہو ✦

تمثیل دفعہ ہذا متعلق شہادت اُن شریک جرم سے ہے جنکا اظہار حسب دفعہ ۳۴۷ و ۳۴۸ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء لیا گیا ہو اور ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ وہ تطبیق جس سے کہ شہادت شریک جرم کی قابل اعتبار قرار پاوے ایسی ہونی چاہیئے کہ جو علاوہ شہادت شریک جرم سے ہو اور مزید برآن وہ تطبیق ایسی ہونی چاہیئے جس سے شہادت شریک جرم کی اُس جزو کی تائید کرتی ہو جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ملزم بروقت صدور جرم کے موجود تھا اور اُس جرم کے سرزد ہونے مین شریک تھا [۵] ✦

دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت ایک گواہ کے جائز ہے کہ کوئی بیان سابق اُسی گواہ کا جو اُسی امر واقعہ کے متعلق اُوس کے وقوع کے وقت یا اوسکے قریب کیا گیا ہو یا روبرو ایسے حاکم کے کیا گیا ہو جو قانوناً اُس واقعہ کی تحقیقات کا مجاز ہو ثابت کیا جائے ✦

بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار

دفعہ ہذا کے ساتھ تمثیلات (ی) و (ب) دفعہ ۸ قابل ملاحظہ ہین ✦

دفعہ ۱۵۸ جب کوئی بیان جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ کے واقعہ متعلقہ ہو ثابت کیا جائے تو جائز ہے کہ واسطے اُسکے تائید یا تردید کے یا واسطے ضعف یا استحکام معتبری اُس شخص کے جس نے کہ وہ بیان کیا ہو تمام ایسے اُمور ثابت کیے جائین جو اُس صورت مین ثابت کیے جاتے جبکہ وہ شخص بطور گواہ کے طلب کیا جاتا اور بسوال

امورات قابل ادخال نسبت بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳

(۵) ملکہ معظمہ بنام مہیش پورس ویکلی جلد ۱۹ صفحہ ۱۶ فوجداری

طرفثانی اُس امر کی صداقت کی نسبت انکار کرتا جو کہ اُس سوال کے جواب کی طرف منجر ہوتا ہو*

دفعہ ۱۵۹ گواہ کو جایز ہے کہ جب اُسکا اظہار ہوتا ہو تو یاد کرنے کے لیئے کسی ایسی تحریر کو معاینہ کرے جو خود اُسنے عین بروقت اُس معاملے کے جسکی بابت اُس سے سوال کیا جائے یا اوسکے بعد اُسقدر عرصہ قلیل مین کی ہو کہ عدالت کی دانست مین وہ معاملہ اُسوقت اُسکو خوب یاد تھا*

تازہ کرنا یاد کا

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنہ کا بھی اختیار ہے جو کسی ور شخص نے کیا ہو اور اُس گواہ نے زمانہ مذکورہ بالا کے اندر پڑھا ہو اور بروقت پڑھنے کے اوسکو صحیح جانتا ہو*

جب گواہ یاد کرنے کے لیئے کسی دستاویز کا معائنہ کرسکتا ہو تو اوسکو جایز ہے کہ باجازت عدالت اُس دستاویز کی نقل کو بھی اُس کام کے لیئے مستعمل کرے بشرطیکہ عدالت کو اطمینان اس امر کا حاصل ہو کہ اصل کے نہ پیش کرنے کی وجہ کافی ہے*

کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے مستعمل کرسکتا ہے

ہر شخص کو بھی جو ماہر کسی فن کا ہو اختیار ہے کہ یاد کرنے کے لیئے اُس فن کی کتابونکو معاینہ کرے*

دفعہ ۱۶۰ گواہ کو ایسے واقعات کی نسبت بھی گواہی دینا جایز ہے جو اُس قسم کی دستاویزون مین مندرج ہون جسکا ذکر دفعہ ۱۵۹ مین ہوا یا آنکہ اُسکو بصحت خود اُن واقعات

شہادت نسبت واقعات مندرجہ دستاویز متذکرہ دفعہ ۱۵۹

کی یاد نہو مگر اس شرط سے کہ اُسکو یہ یقین ہو کہ وہ واقعات اُس دستاویز مین بصحت مرقوم ہوئے تھے ؛

تمثیل

ایک بہی کا مرتب رکھنے والا اُن بہی جات مین لکھے ہوئے واقعات کی نسبت جنکو وہ اپنے کاروبار کے اجراے مین مرتب رکہتا رہا ہو شہادت دیسکتا ہے بشرطیکہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ بہی جات بصحت مرتب رکھی گئی تہین گو کہ اُن خاص معاملات مندرجہ کو بھول گیا ہو ؛

ان دفعات کے ساتھ دفعہ ۱۱۹ - اور ۱۲۶ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء قابل لاحظہ ہین ؛

دفعہ ۱۶۱ ہر نوشتہ جسکا معائنہ حسب احکام دو دفعات ملحقہ بالا کے کیا جاے لازم ہے کہ اگر فریق ثانی چاہے تو اوسکے روبرو بھی پیش کیا جائے اور اوسکو دکھلایا جائے اور اگر وہ فریق چاہے تو اوسکی بابت گواہ سے سوال کرے ؛

(استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے جو بغرض تازگی یاد مستعمل ہوئی ہو)

دفعہ ۱۶۲ جو گواہ کہ واسطے پیش کرنے کسی دستاویز کے طلب کیا جائے اُسے لازم ہے کہ اگر وہ دستاویز اوسکے پاس یا اوسکے اختیار مین ہو تو اوسکو عدالت مین لے آئے گو اوسکے پیش کرنے یا قابل منظوری ہونے کی نسبت کچھہ عذر بھی ہو اور جواز اُس عذر کا عدالت تجویز کرے گی ؛

(پیشی دستاویزات)

عدالت اگر مناسب سمجھے تو اُس دستاویز کا معائنہ کرے الا اُس حال مین کہ دستاویز مذکور معاملات سرکاری سے تعلق رکھتی ہو یا اوسکو جایز ہے

کہ اُسکے قابل منظوری ہونے کے باب مین تجویز کرنے کے لیئے اور شہادت طلب کرے ❊

ترجمہ دستاویزات

اگر اس غرض کے لیئے کسی دستاویز کا ترجمہ کرانا ضروری ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مضامین کے اخفا کرنے کے لیئے ہدایت کرے الا اُس حال مین کہ دستاویز شہادت مین گذرنے والی ہو اور اگر مترجم اس ہدایت کی خلاف ورزی کرے تو وہ مرتکب جرم محکومہ دفعہ ۱۷۷ مجموعہ تعزیرات ہند کا متصور ہوگا ❊

نسبت فقرہ آخر دفعہ ہذا کے دفعہ ۳۴۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء قابل ملاحظہ ہے ـــ دفعہ ۱۶۶ تعزیرات ہند متعلق عدول حکمی افسر سرکاری کے ہے ❊

شہادت مین داخل کرنا دستاویزات طلب شدہ کا

دفعہ ۱۶۳ اگر کوئی فریق اس دستاویز کو جسکے پیش کرنے کے لیئے فریق ثانی کو اوسنے اطلاع دی ہو طلب کرائے اور وہ دستاویز پیش کیجائے اور وہ فریق جسنے طلب کرائی ہو اوسکا معاینہ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ اُس دستاویز کو شہادت گردانے بشرطیکہ فریق پیش کنندہ اس بات پر اصرار کرے ❊

ممنوع الادخال ہونا اُن دستاویزات کا جنکی پیشی سے انکار ہے

دفعہ ۱۶۴ اگر کوئی فریق کسی ایسی دستاویز کو جسکے پیش کرانے کے لیئے اطلاع اوسکو دیگئی ہو پیش نکرے تو وہ فریق اُس دستاویز کو من بعد بدون رضامندی فریق ثانی یا حکم عدالت کے شہادت مین نہین گذران سکتا ہے ❊

تمثیل

زیدنے عمرو پر بنا ایک اقرارنامہ کے نالش رجوع کی اور عمرو کو اوسکے پیش کرنے کے لیے اطلاع دی بروقت تجویز زیدنے اس اقرارنامہ کو طلب کرایا اور عمرو نے اوسکے پیش کرنے سے انکار کیا زیدنے اوسکے مضامین کی شہادت منقولی پیش کی عمرو نے اوس اصل اقرارنامہ کو واسطے تردید شہادت منقولی گذرانیدہ زید کے یا واسطے ثبوت اس امر کے کہ اقرارنامہ اشٹامپ پر نہین ہے پیش کرنا چاہا پس اس صورت مین وہ اسکا مجاز نہین ہوسکتا +

دفعہ ہذا کے ساتھہ دفعہ ۶۶ و ۸۹ - ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہین +

دفعہ ۱۶۵ حاکم عدالت کو اختیار ہے کہ واسطے انکشاف یا حصول ثبوت مناسب واقعات متعلقہ کے جو سوال چاہے کسی طور پر کسی وقت کسی گواہ سے یا کسی فریق سے کسی واقعہ متعلقہ یا غیر متعلقہ کی بابت کرے یا واسطے پیش کرنے کسی دستاویز یا کسی شے کے حکم دے اور اہالی مقدمہ یا اونکے مختاروں کو یہ استحقاق نہوگا کہ ایسے کسی سوال یا حکم پر عذر کرین اور نہ یہہ کہ بدون اجازت عدالت کے کسی گواہ کے جواب کی بابت جو ایسے سوال پر اوسنے دیا ہو اوس سے کوئی سوال کرین +

اختیار عدالت نسبت سوالات وطلبی دستاویزات

مگر شرط یہ ہے کہ فیصلہ مبنی ایسے واقعات پر ہو جو از روے ایکٹ ہذا کے واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ہین اور حسب ضابطہ ثابت کیے جائین +

نیز شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کی رو سے کسی حاکم عدالت کو یہ اختیار نہوگا کہ کسی گواہ کو کسی سوال کے جواب دینے پر یا کسی دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور

کرے جسکی بابت بموجب دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ - ایکٹ ہذا کے اوسکو
استحقاق جواب نہ دینے یا پیش نکرنے کا اُس صورت مین حاصل ہوتا جبکہ وہ سوال
فریق ثانی نے اُس سے کیا ہوتا یا وہ دستاویز طلب کرائی ہوتی نہ حاکم عدالت کو
ایسے سوال کرنے کا منصب ہوگا جو حسب دفعات ۱۴۸ یا ۱۴۹ کے کسی اور
شخص کو کرنا نامناسب ہو اور نہ کسی حاکم عدالت کو یہ اختیار ہوگا کہ بجز اُن صورتون
کے جو دفعات ماسبق مین مستثنیٰ کیگئی ہین کسی دستاویز کی شہادت اصلی کے
پیش ہونے سے درگذر کرے ⁂

دفعہ ہذا دیوانی و فوجداری دونون کی کارروائیون سے متعلق ہے ---- دفعات ۱۶۱
لغایت ۱۶۶ ضابطہ دیوانی کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ حاکم عدالت دیوانی کو نسبت اظہار
لینے فریقین مقدمہ کے یا نسبت طلبی اُن دستاویزات کے جو اوسکے قبضہ مین ہون قانون
نے کیا کیا اختیارات عطا کیے ہین اور دفعہ ۹ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ
اسی قسم کے اختیارات نسبت اور گواہون کے بھی حاکم عدالت دیوانی کو حاصل ہین دفعہ ۱۹۲ و ۲۱۴
و ۳۱۵ ضابطہ فوجداری کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اسی قسم کے اختیارات حکام فوجداری کو
بھی قانون نے عطا کیے ہین ⁂

یہ امر بحث طلب ہے کہ مقدمات دیوانی مین جب کہ فریق ثانی کوئی عذر پیش نکرے تو
آیا حاکم عدالت کو یہ منصب ہے کہ کسی سوالات یا شہادت کو ناقابل ادخال قرار دے لیکن یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ حسب دفعہ ۱۲۹ ضابطہ دیوانی جو نسبت دستاویزات کے ہے عدالت کو صاف
اختیار ہے کہ شہادت دستاویزی کو اگر غیر متعلق اور ناقابل ادخال تصور کرے تو اُن دستاویزات
کو منظور نکرے اور بملاحظہ دفعہ ۵ و ۷ و ۱۶۴ - ایکٹ ہذا یہ ظاہر ہوگا کہ منشاء واضعان قانون یہ ہے

کہ عدالت بلالحاظ عذر فریقین کے قواعد منضبطہ ایکٹ ہذا کو ملحوظ رکھے - اور ایک فیصلہ عدالت ہائی کورٹ کلکتہ بھی ہویدا اس رائے کا ہے (۶)٭

مقدمات فوجداری مین حسب دفعہ ۲۵۷ ضابطہ فوجداری کے حاکم عدالت کا یہ فرض ہے کہ کل امور نسبت شہادت کے خود طے کرے ٭

جن گواہون کو کہ حسب منشاء قواعد مذکور عدالت خود طلب کرے اُن سے سوالات جرح کرنیکا فریقین کو اختیار ہوگا یہ امر فیصلہ جسٹس لاک صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ سے ظاہر ہوتا ہے (۷)٭

دفعہ ۱۶۶ اُن مقدمات مین جنکو اہل جوری تجویز کرین یا باعانت اسیسرون کے تجویز کیئے جائین اہل جوری یا اسیسرون کو جائز ہے کہ کوئی سوالات جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو مناسب سمجھتا گواہون سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کرین ٭

> اختیار جوری و اسیسران نسبت سوالات

دفعہ ہذا صرف متعلق کارروائی ہاے فوجداری سے ہے اسلیئے کہ ہندوستان مین دیوانی کے مقدمات مین جوری کبھی نہین بیٹھتی — دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطہ فوجداری کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کن کن مقدمات مین جوری بیٹھتی ہے اور دفعہ ۲۵۷ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ جوری کا کیا کام ہے ٭

فصل ۱۱ - اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت

دفعہ ۱۶۷ اقبال بیجا یا شہادت کی نامنظوری کسی مقدمہ مین بذاتِ خود وجہ تجویز جدید یا تنسیخ فیصلہ کی ایسے

> ممانعت نسبت تجویز جدید محض بربناء نامناسب اخراج یا ادخال شہادت

(۶) ملکہ معظمہ بنام تیمبر سردار ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲ فوجداری
(۷) تارینی چرن چودہری بنام سرودا سندری داسی بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۵۸

حال مین نہو گی جب کہ اُس عدالت کو جسکے روبرو ایسا عذر پیش کیا جاوے یہ معلوم ہو کہ قطع نظر اُس شہادت کے جسکی نسبت اعتراض ہے یا اُس اقبال کے شہادت کافی اس بات کی ہے کہ فیصلہ جایز رکھا جائے یا یہ کہ وہ شہادت نامنظور شدہ اگر منظور ہوتی تو بھی فیصلہ مین کوئی تبدیل لازم نہوتی ✣

ترجمہ دفعہ ہذا مین لفظ اقبال کے بدلے لفظ ادخال یا لفظ منظوری ہوتا تو بہتر ہوتا ✣

یہ دفعہ مقدمات دیوانی اور فوجداری دونون سے متعلق ہے[8] اور اُسکے معنی یہ ہین کہ اگر عدالت ماتحت مقدمہ کی تجویز ایسی شہادت کی بناء پر کرے کہ جسکا ایک جزو قانوناً قابل ادخال ہو اور کچھ ناقابل ادخال ہو تو یہ لازم نہین آتا کہ صرف اسیوجہ سے فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ ہو جائے بلکہ عدالت اپیل کو لازم ہے کہ یہ امر طے کرے کہ آیا وہ جزو شہادت جو کہ قانوناً قابل ادخال ہے واسطے تائید تجویز عدالت ماتحت کے کافی ہے یا نہین اور اگر کافی سمجھے تو فیصلہ بحال رکھنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی حکام پریوی کونسل نے قبل نفاذ ایکٹ ہذا کے تجویز کیا ہے[9] یہ امر واضح رہے کہ گو ایکٹ ہذا اُس زمانہ مین نافذ نہ تھا لیکن ایکٹ ۲ ۱۸۵۵ء اُس زمانہ مین قانون شہادت ہندوستان مین تھا۔ اوسکی دفعہ ۵۷ دفعہ ہذا سے بلفظہٖ مطابقت کھاتی ہے۔ اسی مضمون کے پریوی کونسل نے اور بھی فیصلہ کیے ہین[1] ✣

لیکن اگر عدالت بالادست کو یہ ظاہر ہو کہ مقدمہ کے واقعات کی تجویز ناجایز شہادت پر ہوئی ہے تو اُس فیصلہ کو ناقص یا منسوخ کر سکتی ہے[2] مگر یہ امر کہ شہادت نامناسب وقت پر داخل کی گئی ہے فی نفسہ وجہ نا جوازی اُس شہادت کی نہین ہے جبتک کہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ فریق ثانی کو اس کارروائی سے ضرر پہونچا ✣

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعات ۲۸۳ و ۲۸۴ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہین ✣

---

(8) ملکہ بنام ہری بول چندر گھوش انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷
(9) ہر سکھ بنام عزیبا بنگال جلد ۳ صفحہ ۴۵۶ نظایر پریوی کونسل
(1) مہاراجہ کنور چتر اسنگہ بنام بابو نند لال مور انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۹ – ولالہ بنسی دہر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷
(2) گوشائین طوطارام بنام راجہ رکانی بلب مور انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۰

خاتمہ

ایکٹ ا سنہ ۱۸۷۲ء مین جسکی یہ شرح لکھی گئی ہے صرف وہ قواعد منضبط ہین جنسے کہ تعلق واقعات کا امر متنازعہ فیہ سے معلوم ہوتا ہے اور طریق ثبوت اور پیشی شہادت اور اسکے اثر کے قواعد بھی تین ابواب مین تشریح کئے گئے ہین لیکن واضعان قانون نے وقعت شہادت قایم کرنے کی نسبت کوئی قواعد مقرر نہین کیئے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر مقدمہ کے حالات اور قرینہ اور مقدمات سے اسقدر مختلف ہوتے ہین کہ شہادت کی وقعت قایم کرنے کے لیئے کوئی قاعدہ عام بطور قانون کے جاری نہین ہو سکتا پس حاکم عدالت پر یہ بات چھوڑی گئی ہے کہ وہ اپن مقدمہ سے اور حالت دستاویزات سے اور حیثیت گواہون سے شہادت کی وقعت کی نسبت اپنی راے قایم کرتے +

اس غرض سے کہ تحصیل کنندہ قانون کو اس ایکٹ کے یاد کرنے مین آسانی ہو اس کتاب کے اخیر مین تین شجرے شہادت کے لگائے ہین۔ مگر اُن شجرونکو کل متن قانون اور شرح کے پڑہے بغیر دیکھنے سے نہ تو انکا مضمون بخوبی سمجھہ مین آویگا اور نہ اونسے یاد کو مدد ملیگی لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجرون کے سمجھنے مین کچھہ دشواری پیش نہ آویگی اور امید ہے کہ طالب علم کو کچھہ کم آسانی نہوگی +

شجرہ اول مین شہادت کو باعتبار اوسکی نوعیت کے دکھایا ہے اور جو دفعات ایکٹ ہذا اسکی فروعات سے متعلق ہین انکا حوالہ دیا گیا ہے

شجرہ دوم مین شہادت پر باعتبار اصول کے نظر ڈالی ہے اور بحوالہ دفعات ایکٹ ہذا دکھایا ہے کہ ان اصولونکا کیا اثر ہوتا ہے اور کیونکر اونکی بنا پر قواعد قایم کیئے گئے ہین +

شجرہ سوم سب سے بڑا ہے اور اوسمین یہ دکھایا گیا ہے کہ شہادت کے ذریعے کیا ہین اور کیونکر کام مین آتے ہین یعنی واقعات کا اثبات کیونکر کیا جاتا ہے +

علاوہ ان تین شجرون کے متن کتاب مین اور شجرے بھی قابل تحصیل ہین جنسے وقت طلب مسائل قانون شہادت حل ہوتے ہین اور بعض سخت مشکل دفعات کا مضمون بعد انکے پڑہنے کے ایک نظر مین سمجھہ مین آتا ہی اور یاد ہوتا ہی +

تتمہ جات

ایکٹ نمبر ۱۸ بابت سنہ ۱۸۷۲ء

ایکٹ بہ ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ

سنہ ۱۸۷۲ء

ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ قانون شہادت مجریۂ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کی ترمیم کیجائے

لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے ٭

دفعہ ۱ جایز ہے کہ یہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند کے نام سے موسوم ہو٭

یہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ہوگا ٭

دفعہ ۲ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۳۲ کی ضمن ۵ و ۶ مین بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدری یا مادری یا رشتہ ازدواجی یا تبنیت داخل کیا جائے گا ٭

دفعہ ۳ ایکٹ کی مذکور دفعہ ۴۳ کی سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مین بعد لفظ فیصلہ کے لفظ حکم ڈگری کا داخل کرنا چاہیئے ٭

دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۵ مین بعد لفظ ہنر کی بابت کے یہ عبارت ہونی چاہیئے یا درباب بحث شناخت دستخط کے ٭

دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۱۳ مین بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکی یا تری کا زیادہ کرنا چاہیئے ٭

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶۶ کی سطر ۳ مین بعد لفظ دستاویز ہی کے یہ الفاظ داخل کرنے چاہئین یا اوسکے اٹرنی یا وکیل کو ✤

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۹۱ کے مستثنیٰ ۲ مین بجاے الفاظ حسب قانون وراثت مجریہ ہند کے یہ الفاظ قایم کرنے لازم ہین جنکا پروبیٹ برٹش انڈیا مین حاصل کیا گیا ہو ✤

دفعہ ۸ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۹۲ کی شرط اول مین بجاے ان الفاظ کے یا قصور اداے یہ الفاظ قایم کرنے چاہئین یا عدم اداے یا قصور اداے ✤

دفعہ ۹ اوسی ایکٹ کی دفعہ ۱۰۸ کی سطر اول مین بجاے لفظ جب کے یہ الفاظ قایم کرنے چاہئین مگر شرط یہ ہے کہ جب اور سطر اخیر مین بجاے لفظ اُس شخص پر ہی کے اُس شخص کیطرف منتقل ہونا ہے ✤

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۶ کی سطر ۱۲ مین بجاے لفظ اوسکو کے اُس بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرنی یا وکیل کو قایم کرنا چاہیئے اور ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۸ کی سطر ۳ مین بعد لفظ بیرسٹر کے لفظ یا سوال جواب کنندہ کا قایم کرنا چاہیئے ✤

ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۶ کی سطر ۸ مین بجاے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قایم کرنا چاہیئے ✤

دفعہ ۱۱ اوسی ایکٹ کی دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۲ مین بجاے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ہے یہ الفاظ قایم کرنے چاہئین کہ اوسنے رشوت کے دیئے جانے کو قبول کیا ہے ✤

دفعہ ۱۲ † قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۲ع کی کسی عبارت سے یہ متصور نہوگا کہ وہ مخل دفعہ ۱۲ - ایکٹ نمبر ۱۵ ۱۸۵۲ع کا (متضمن ترمیم قانون اداے شہادت) ہے ✤

تنبیہہ اس تصحیح مین ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۲ع متذکرہ بالا کی سطور کی شمار مین طبع مندرجہ اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی کے ✤

† یہ دفعہ منسوخ ہوئی ہے بموجب دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۳ع کے

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۱۸۷۳ء

قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۳ء

ایکٹ واسطے اجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے اور واسطے دیگر اغراض کے

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ عدالت کے حلف کے طریقون اور اظہار اور اقرار صالح کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جائے اور عہدہ ہاے سرکاری مین حلف اور اظہار اور اقرار صالح کرنے کے باب مین جو قوانین ہین اونکی تنسیخ ہو لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے *

امراتب ابتدائی

دفعہ ۱ جایز ہے کہ یہ ایکٹ قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۳ء کے نام سے موسوم ہو *

یہ ایکٹ تمام برٹش انڈیا مین اور جسقدر کہ اسکو تعلق رعایاے ملکہ معظمہ سے ہی اون ہندوستانی والیان ملک اور ریاستون کی قلمرو مین بھی جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتی ہے نافذ ہوگا *

یہ قانون یکم مئی ۱۸۷۳ء سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قوانین کے احکام مندرجہ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا جسقدر کہ اس ضمیمہ کے خانہ سوم مین تصریح ہے منسوخ کئے گئے *

دفعہ ۳ کوئی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا کورٹ مارشل کی کارروائیون سے یا اس حلف

یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہوگی جو ازروے کسی ایسے قانون کے مقرر ہے جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء کے نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل اختیار منسوخ کرنیکا نہین رکھتے ہین *

۲- اختیار حلف اور اقرار صالح کرانے کا

دفعہ ۴ عدالتون اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اجازت ہے کہ خود یا بذریعہ کسی عہدہ دار کے جسے انہون نے اِس باب مین اختیار دیا ہو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناے عمل مین لانے اُن اختیارات کے جو اُنسے ازروے قانون متعلق ہین یا اونکو مفوض ہین حلف اور اقرار صالح کرائین *

(الف) تمام عدالتون اور اشخاص کو جنھین ازروے قانون یا برضامندی اشخاص اختیار شہادت لینے کا ہے *

(ب) کمان افسر ہر مقام فوج کو جہان افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم ہون مگر بشرائط مفصلہ ذیل —

۱- یہ کہ حلف یا اقرار صالح اُسی مقام کی حدود کے اندر کرایا جاے *

۲- یہ کہ حلف یا اقرار صالح ایسا ہو کہ ہر جسٹس آف دی پیس برٹش انڈیا مین اُسکے کرانیکا مجاز ہو *

۳- کن اشخاص کو حلف یا اقرار صالح کرنا چاہیے

دفعہ ۵ حلف یا اقرار صالح اشخاص مفصلہ ذیل کو کرنا لازم ہے —

(الف) تمام گواہوں کو یعنی تمام اشخاص کو جنسے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی اشخاص ایسے اشخاص سے اظہار یا شہادت لینے کا اختیار ہو یا جو روبرو کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے اداے شہادت کریں یا جنکو اداے شہادت کا حکم دیا جاے ✤

(ب) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواہوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں ✤

(ج) اہل جوری کو ✤

دفعہ ہذا کی کسی عبارت سے یہ جایز نہوگا کہ کارروائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائے اور نہ یہہ ضرور ہوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد از آنکہ وہ اپنے عہدہ کی خدمات کے انصرام پر مامور ہوا ہو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جاے کہ وہ بدیانت اپنی خدمات کو انجام دے گا ✤

دفعہ ۶ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اہل جوری ہندو یا مسلمان ہو یا جس حال میں کہ اسکو حلف کرنے پر اعتراض ہو اُسے لازم ہے کہ بجاے حلف کے اقرار صالح کرے ✤

دوسری ہر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اہل جوری کو لازم ہے کہ حلف کرے ✤

۴ - نمونہ حلف اور اقرار صالح کا

دفعہ ۷ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعہ ۵ کیئے جائیں وہ اُس نمونہ کے مطابق کرائے جائیں گے جو کہ عدالت ہائی کورٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے ✤

اور جب تک کہ ایسے نمونے عدالت ہائی کورٹ کے حضور سے مقرر نہوں حلف او اقرار

صالح اُسی طور سے کرائے جائینگے جو کہ بالفعل مستعمل ہے *

تشریح — درباب حلف و اقرار صالح عدالت ریکارڈر رنگون اور عدالت مطالبہ خفیفہ رنگون کے رنگون کا صاحب ریکارڈر حسب معنی دفعہ ہذا کے ہائی کورٹ تصور کیا جائیگا *

دفعہ ۸ اگر کوئی فریق یا گواہ کسی کارروائی عدالت کا کسی ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جسکا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذہب کے اشخاص جس سے کہ وہ متعلق ہے واجب سمجھتے ہون اور خلاف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہو اور اُسمین ایسا مضمون نہو جو کسی اور شخص پر مؤثر ہوتا ہو ادائے شہادت کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ باوجود کسی عبارت کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین مندرج ہے اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے *

دفعہ ۹ اگر کوئی فریق کسی کارروائی عدالت کا یہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ مین کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور مین کرے تو مجھپر پابندی اُسکی لازم آئیگی تو اس صورت مین عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہین *

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت مین اصالتاً محض اسلیئے جبراً حاضر نہ کرایا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال مین کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باہر لیا جا سکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکی شہادت لیکر عدالت مین بھیجدے *

دفعہ ۱۱ جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کیجاوے بمقابلہ اس شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بالا اوسکو وجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ مین جوکہ بیان کیا گیا ثبوت قطعی ہوگی ✦

دفعہ ۱۲ جس حال مین کہ وہ فریق یا گواہ اُس حلف یا اقرار صالح متذکرہ دفعہ ۸ کے کرنے سے انکار کرے تو اوسپر جبر نکیا جائیگا لیکن عدالت اپنی کارروائیون مین یہ بات قلمبند کریگی کہ اس قسم کا حلف یا اقرار صالح کرنا چاہا گیا تھا اور نیز یہ کہ اُس سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ایسا حلف یا اقرار صالح کرے گا یا نہین اور اوسنے انکار کیا معہ اسوجہ کے جوکہ اوسنے اپنے انکار کے واسطے بیان کی ہو ✦

فصل ۵ متفرقات

دفعہ ۱۳ کسی حلف یا اقرار صالح کا نہ لیا جانا اور اونمین سے ایک کے بجاے دوسرے کا لیا جانا اور کوئی بے ضابطگی جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے طریق مین واقع ہو باعث ناجوازی کسی کارروائی یا نامنظوری کسی شہادت کی نہوگی جسمین یا جسکی بابت وہ ترک یا تبدیل یا بے ضابطگی وقوع مین آئی ہو اور نہ مخل اُس پابندی کی ہوگی جوکہ گواہ پر راست بیان کرنے کے لیئے ہے ✦

دفعہ ۱۴ جو شخص کہ کسی عدالت یا ایسے شخص کے روبرو جسے ازروے ایکٹ ہذا حلف اور اقرار صالح کرانیکا اختیار ہے نسبت کسی امر کے اداے شہادت کرے اُسپر واجب ہے کہ اُس امر کی نسبت راست راست بیان کرے ✦

دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معنی ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ حلف کے لفظ یا اقرار صالح کا بھی اونمین داخل تھا ✦

دفعہ ۱۶ بر رعایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسی شخص پر جو کسی عہدہ پر مقرر کیا جاوے یہ لازم

نہوگا کہ اپنے عہدہ کی خدمات کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسی طرح کا اظہار یا اقرار صالح کرے یا اوسپر اپنے دستخط کرے *

ضمیمہ

(دفعہ ۲ کو دیکھو)

حصہ ۱ - قوانین مصدرہ پارلیمنٹ

سنہ اور باب	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
سنہ ۹ جلوس جارج چہارم باب ۷۴	قانون درباب اصلاح انتظام عدالت فوجداری کے ملک ہند مین	دفعات ۳۶ و ۳۷
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۴۹	ایکٹ بغرض اجازت اِس امر کے کہ اہالی فرقہ کویکر اور مورے ویا تمام مقدمات مین جنمین کہ حلف لینا ضروری ہو اقرار صالح کرین	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہے
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اجازت اِس امر کے کہ وہ لوگ جو سپریٹسٹ کے نام سے موسوم ہین بجاے حلف کے اقرار صالح کرین	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہے
سنہ ۵ و ۶ جلوس ولیم چہارم باب ۶۲	ایکٹ بہ تنسیخ ایکٹ مصدرہ اجلاس حال پارلیمنٹ جسکا یہ عنوان ہے ایکٹ باین مراد کہ حلف اور اقرار صالح جو سرکار کے مختلف صیغون مین لیا جاتا ہے اور	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہے

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
	کرایا جاتا ہے یا حسن وجوہ موقوف کیا جاوے اور اُسکے بجاے اقرار کرالیا جاوے اور بابت مراد کہ جو حلف اور اقرار صالح بطور خود اور سواے امور متعلقہ عدالت کے کیا جاتا ہے اسکا انسداد کلی ہو اور حلف غیر ضروری کی موقوفی کے لیے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب مین	
سنہ اور جلوس ملکہ وکٹوریا باب ۷۷	ایکٹ باجازت اس امر کے کہ بعض صورتون مین بجاے حلف کے اقرار صالح کی اجازت دیجاے	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہے

حصہ ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۹ سنہ ۱۸۳۶ء	متضمن اس کے کہ کمان افسر کو اختیار ہے کہ حلف لیا کرے	کل
۲۱ سنہ ۱۸۳۷ء	درباب حلف اور اقرار صالح متعلقہ عہدہ	جسقدر کہ منسوخ نہین ہوا تھا
۵ سنہ ۱۸۴۰ء	ہندو اور مسلمانون کے حلف اور اقرار کی بابت	ایضاً

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۱۵ سنہ ۱۸۴۳ء	متضمن اسکے کہ عدالت مین بہ نسبت سابق زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائین	دفعہ ۲
۱۵ سنہ ۱۸۵۲ء	بغرض ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۶ء	ایکٹ جس سے یہ مقصود ہے کہ جو قانون پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ مین اس حکم سے جاری ہے کہ محکمہ جات دیوانی کے حکام اہنا مقرر کرین اسمین اصلاح دیجاوے	دفعہ ۴
۷ سنہ ۱۸۵۷ء ۱	پریزیڈنسی مندراس کے صیغہ مال اور عدالت مین زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائین	دفعہ ۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۹ء	متضمن اسکے کہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ مین پائیلٹ جہاز کی عدم بجا آوری کار خدمت کے مقدمات کی تجویز عمل مین آئے	دفعات ۱۲ و ۱۵
۱۸ سنہ ۱۸۶۳ء	یہ ایکٹ درباب کارروائی دفتر ماسٹر ہائیکورٹ فورٹ ولیم بنگالہ کے ہے اور نیز بموقوفی حلف ہندوا ور مسلمانون کے عدالت مذکورہ مین اور بہ ترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت اجراے حکمنامجات عدالت مذکور بصیغہ اختیار عدالت ابتدائی کے	دفعہ ۹

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۳ سنہ ۱۸۶۶ء	ایکٹ مشعر اصلاح انضباط عدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ء	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آف دی پیس کے	دفعات ۷ و ۸
۴ سنہ ۱۸۷۰ء	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کارونر کے	دفعہ ۷ اور دفعہ ۳۸ کی یہ عبارت یعنی اور ڈپٹی مذکور عدالت العالیہ ہائی کورٹ کے حاکم واحد کے روبرو اس امر کا حلف کریگا کہ وہ اپنے عہدہ کے امورات بدیانت انجام دیگا
۶ سنہ ۱۸۷۱ء	قانون درباب اجتماع و ترمیم اُن قوانین کے جو دیوانی کی عدالت ہائے ضلع و عدالت ہائے ماتحت واقع بنگالہ سے متعلق ہین	دفعہ ۱۳
۶ سنہ ۱۸۷۲ء	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء	دفعہ ۱۲

حصہ ۳ - قوانین

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ع مجموعہ بنگالہ	قانون درباب سماعت وتجویز وانفصال آن مقدمات یا نالشات کے جو قابل سماعت عدالتہائے دیوانی مقررہ اضلاع وشہرہاے پٹنہ وڈھاکا و مرشدآباد قرار دیگئین	اُسقدر عبارت دفعہ ۶ کی جو کہ منسوخ نہین ہوئی ہے
۳ سنہ ۱۸۰۳ع	قانون درباب سماعت وتجویز اور انفصال مقدمات یا نالشات قابل رجاع عدالتہاے دیوانی کے جو اُن ممالک کے تمامی ضلاع مین جنھین نواب وزیر نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض کیا ہے مقرر کیگئین	اُسقدر عبارت دفعہ ۷ کی جو منسوخ نہین ہوئی تھی اور دفعہ ۸
سنہ ۱۸۳۳ع	قانون بہ ترمیم بعض اجزاے قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع اور قانون ۹ سنہ ۱۸۲۵ع اور متضمن احکام کے بنظر جلدتر اور قرارواقعی انفصال پانے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال ماموره بندوبست کے جو حسب قوانین مذکور عمل مین آئے اور باین مراد کہ حساب دہیہ جبر پیش کرایا جاوے اور سررشتہ مال مین اہالیان ہند کی ماموری کو زیادہ وسعت دیجاوے اور درباب دعوی مالکانہ کے توضیح معنی دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع کے ہو	دفعہ ۱۹